رامائن

والمیکی

ترجمہ: یاسر جواد

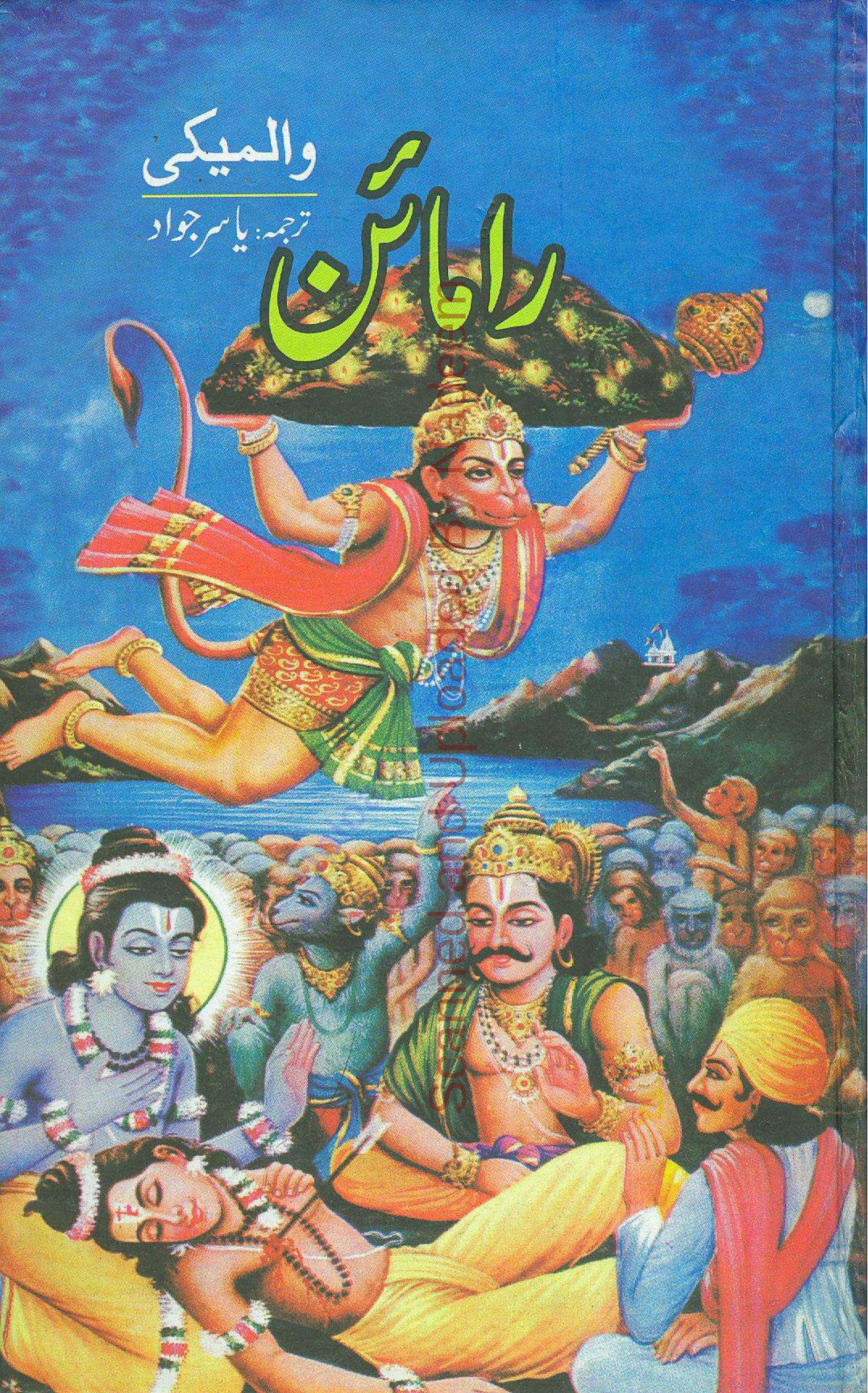

فہرست

دیباچہ 7

I- بال کانڈ

-1 پیدائش 13

-2 رشی وشوامتر 16

-3 تری سانکو 20

-4 رام کا گھر سے نکلنا 25

-5 رام کے ہاتھوں راکششوں کا خاتمہ 28

-6 سیتا 34

-7 بھاگیرتھ اور گنگا کی کہانی 38

-8 آہلیہ 42

-9 رام اور سیتا کی شادی 45

II- ایودھیا کانڈ

-10 پرسو رام کی مایوسی 48

-11 جشن کی تیاریاں 51

-12 منتھرا کا شیطانی مشورہ 54

-13 کائیکی کی پسپائی 61

-14 بیوی یا ناگن؟ 67

-15 عجیب منظر 73

-16 طوفان اور سکون 79

-17 سیتا کا عزم 85

Scanned and Uploaded By Nadeem

18- جنگل 93
19- تنہائی 99
20- چترکوٹ 104
21- ماں کا دکھ 107
22- بیکار کوشش اور خوفناک نتیجہ 110
23- آخری لمحات 114
24- بھرت کی آمد 117
25- سازش کی ناکامی 124
26- بھرت پر شک 130
27- بھائیوں کی ملاقات 138
28- رام کا نائب 144
29- ویرادھ کا خاتمہ 150

III- آرنیہ کانڈ

30- دس سال گزر گئے 157
31- سورپ نکھا (راون کی بہن) 162
32- کھر اور اس کی فوج کی تباہی 168
33- تباہی کا راستہ 173
34- سنہری ہرن 180
35- اچھا پرندہ جٹایو 187
36- سخت پہرہ 194
37- رام کی اداسی 199
38- دوسرے باپ کی موت 204
39- بائیں پتلی کا پھڑکنا 208

Scanned and Uploaded By Nadeem

IV- کشکندھیہ کانڈ

40- سیتا کے زیور 215
41- سوگریو کا شک دور ہونا 218
42- بالی کا قتل 223
43- تارا کا غم 228
44- غصہ اور مفاہمت 232
45- تلاش کا آغاز 238
46- وایو کا بیٹا 245
47- لنکا میں تلاش 252
48- سیتا اشوک باغ میں 258
49- راون کی التجا 262
50- اولین پیغام رساں 268
51- سیتا کا اطمینان 273
52- سیتا اور ہنومان 280
53- لڑائی کی دعوت 285
54- خوفناک ایلچی 287
55- ہنومان قید میں 290
56- لنکا میں آگ 294
57- جشن مسرت 300
58- صورتحال سے آگاہی 303

V- سندر کانڈ

59- فوج کی پیش قدمی 306
60- لنکا میں ہلچل 309

61- راون کی دوسری مجلس مشاورت 313
62- وبھیشن کا شک 316
63- وانروں کا شبہ 320
64- وبھیشن کا مسئلہ 323
65- عظیم راہ گزر 326

VI- یدھ کانڈ

66- جنگ کا آغاز 330
67- سیتا کی خوشی 333
68- ناگ تیر 336
69- راون کی شکست 341
70- دیو کی بیداری 345
71- کیا نارائن بذات خود؟ 348
72- اندرجیت کی موت 350
73- راون کا خاتمہ 354
74- اختتام 357
75- حوالہ جات 361

Scanned and Uploaded By Nadeem

دیباچہ

رامائن یعنی "رام کی مہمات" سنسکرت رزمیہ داستانوں میں سب سے پرانی ہے۔ ایک خیال کے مطابق یہ 500 برس قبل مسیح میں مرتب ہوئی اور اس کو اپنی موجودہ شکل ایک یا دو سو برس بعد ملی۔ رامائن کے مسودے آپس میں کافی فرق ہیں۔ تاہم دو زیادہ مقبول ہوئے، ایک شمالی اور دوسرا بنگال کا۔ شمالی نسخہ زیادہ پرانا اور خالص ہے۔ جبکہ بنگال والے نسخے میں اتنے اضافے اور تبدیلیاں ہو گئیں کہ وہ قابل بھروسہ نہیں رہا۔ بعد کی تحقیقات سے پتہ چلا ہے کہ مسودوں میں تبدیلیاں ہندوستان کے مختلف حصوں میں اس قدر متضاد ہیں کہ کسی ایک قسم کے نسخوں کو بنیاد نہیں بنایا جا سکتا۔ بدقسمتی سے اہل یورپ کو ایک گھٹیا ایڈیشن پسند آ گیا۔

قدیم رامائن کے علاوہ ایک اور عوامی کتاب (نسبتاً جدید ادوار کی) ادھیاتم رامائن کہلاتی ہے۔ اس کا مصنف ویاس کو قرار دیا جاتا ہے۔ مگر وہ برہمانڈ پران کا ہی ایک حصہ ہے۔ اس میں رام کو انسان کے بجائے دیوتا بنا کر پیش کیا گیا جو انسانیت کو دکھوں سے نجات دلاتا ہے۔

رامائن میں رام چندر کی زندگی اور کارنامے، رام اور سیتا کی محبت، راون کی سیتا کے ساتھ زیادتی، رام اور راون کی جنگ بیان کی گئی ہے۔ یہ سات کانڈوں یا حصوں میں تقسیم ہے اور تقریباً 50 ہزار سطروں پر مشتمل ہے۔ ساتواں حصہ غالباً بعد کا اضافہ ہے۔

1- بال کانڈ ----- رام کا بچپن۔
2- ایودھیا کانڈ ----- ایودھیا کے واقعات اور رام کی جلاوطنی۔
3- آرنیہ کانڈ ----- رام کا بن باس اور سیتا کے ساتھ راون کی زیادتی۔
4- کش کندھیہ کانڈ ----- کش کندھیہ (میسور) میں رام کا قیام
5- سندر کانڈ ----- رام کا اپنے حلیفوں کے ہمراہ سائیلون (لنکا) پہنچنا۔

6- یدھ کانڈ ـــــ راون اور رام کی جنگ جس میں اول الذکر کو شکست ہوئی۔ اسے لنکا کانڈ بھی کہتے ہیں۔

7- اتر کانڈ ـــــ "موخر حصہ" ایودھیا میں رام کی زندگی' سیتا کی جلاوطنی' اس کے دو بیٹوں کی پیدائش' رام اور سیتا کا دوبارہ ملاپ' سیتا کی موت اور رام کا آسمان پر جانا۔

آخری حصے میں داستان کو ایک افسوسناک انجام تک پہنچایا گیا' جو کچھ یوں ہے کہ سیتا کی شہرت ایودھیا واپسی کے بعد بھی مشکوک رہی اور ملک کے لوگوں نے اپنے بادشاہ رام کے رویہ پر انگلیاں اٹھائیں۔ کیونکہ وہ راون کے محل میں ایک سال سے زائد عرصہ گزارنے والی بیوی کو واپس گھر لے آیا تھا۔ رام نے عوامی رائے کے آگے سر جھکا کر اپنی پیاری اور وفادار بیوی کو ایک مرتبہ پھر جنگل میں بھیج دیا۔

سیتا نے اس کہانی کے مشہور مصنف والمیکی کے آشرم میں پناہ لی اور وہاں جڑواں بچوں لاوا اور کش کو جنم دیا۔ سال گزرتے رہے اور لاوا اور کش بڑے ہو گئے۔ والمیکی نے انہیں اپنے شاگردوں کے طور پر پالا۔

کئی سال بعد رام نے ایک اشومیدھ (گھوڑے کی قربانی) کا اہتمام کیا۔ پڑوسی ممالک کے بادشاہ اور شہزادے ایودھیا میں آئے۔ وہاں والمیکی اور اس کے شاگردوں لاوا اور کش نے عظیم داستان رامائن پڑھی۔ اس دلچسپ حصے میں ہمیں پتہ چلتا ہے کہ قدیم ہندوستان میں گیت اور شاعری کیسے سینہ بہ سینہ منتقل ہوتی تھی۔ دونوں لڑکوں نے یہ کہانی زبانی یاد کر رکھی تھی۔ ہمیں بتایا گیا ہے کہ یہ نظم 500 کینٹوز (Cantos) اور 24 ہزار شعروں پر مشتمل تھی۔ وہ ہر روز 20 کینٹوز پڑھتے اور یوں 25 دن میں ساری نظم مکمل ہو جاتی۔

رام نے اپنے بیٹوں کو پہچان لیا اور اس کے دل میں جلاوطن کی گئی سیتا کی خواہش ایک مرتبہ پھر پیدا ہوئی۔ وہ ملک سے گئی تھی لیکن دل سے نہیں۔ اس نے شاعر والمیکی سے اپنی بیوی واپس مانگی اور خواہش کی کہ وہ ایک مرتبہ پھر راج سبھاء میں اپنی پاکیزگی کا ثبوت دے تاکہ لوگوں کا شک دور ہو سکے۔

سیتا آئی' مگر اس کی شخصیت شک کی کالی گھٹاؤں میں ملفوف تھی۔ اس کا دل ٹوٹ گیا اور اس نے دھرتی سے درخواست کی کہ اسے اپنے اندر سمو لے۔ اور دھرتی' جس نے سیتا کو جنم دیا تھا' نے اپنی تکلیف زدہ اور دکھی بچی کو واپس سمیٹ لیا۔ قدیم بھجنوں میں (رگ وید کے) سیتا محض کھیتوں کی دیوی ہے جو انسانوں کے لئے فصلیں اگاتی ہے۔

اتر کانڈ کے آخر میں بتایا گیا ہے کہ رام اور اس کے بھائیوں کی اولاد نے عظیم شہروں اور سلطنتوں کی بنیاد رکھی جو عیسوی عہد سے چار پانچ سو سال قبل مغربی ہندوستان میں بہت پھلی پھولی۔

بھرت کے دو بیٹے تکش اور پشکل تھے جنھوں نے دریائے سندھ کے مشرق میں تکشا شلا (ٹیکسلا) اور دریائے سندھ کے مغرب میں پشکلاوتی کی بنیاد ڈالی۔

لکشمن کے دو بیٹے انگد اور چندر کیتو تھے۔ اول الذکر نے کروپد سلطنت اور موخرالذکر نے مالوہ علاقہ میں چندر کانتی شہر قائم کیا۔

شتروگھن کے دو بیٹے سواہو اور شترو گھتی متھرا اور ودیش کے حکمران بنے۔

رام کے دو بیٹے لاوا اور کش تھے۔ لاوا یا لاو نے پانچویں اور چھٹی صدی قبل مسیح میں اودھ کے دارالحکومت سرسوتی پر راج کیا۔ جبکہ کش نے وندھیا پہاڑوں کے دامن میں کشاوتی کی بنیاد رکھی۔ ایک ہندو روایت کے مطابق چوتھی صدی قبل مسیح میں لاو (یا لوہ) اور کش نے لاہور اور قصور شہر قائم کیے تھے۔

رام اور اس کے بھائیوں کی موت ہندو نظریات کے مطابق ہوئی۔ لکشمن کی موت کچھ مخصوص حالات میں ہوئی۔ آسمان سے ایک قاصد نے آکر رام سے ملاقات کی' اور رام نے لکشمن کو دروازے پر ان ہدایات کے ساتھ بٹھایا کہ جو کوئی بھی خفیہ اجلاس میں آیا اسے مار دیا جائے گا۔ آسمانی رشی درواس کے کہنے پر خود لکشمن ہی اس غلطی کا مرتکب ہوا اور رام کے احکامات کے مطابق اپنی زندگی سے ہاتھ دھوئے۔

وقت پورا ہونے پر رام اور اس کے دیگر بھائی ایودھیا سے نکلے' سرایو پار کیا' فانی زندگی کو خیرباد کہا اور آسمان پر چلے گئے۔

قدیم یونان کی طرح قدیم ہندوستان میں بھی دو عظیم داستانیں تھیں۔ تاریخی جنگ کی روایات پر مبنی مہابھارت ہندوستان کی "ایلیڈ" ہے۔ جبکہ رام کی مہمات پر مبنی رامائن کافی

Scanned and Uploaded By Nadeem

حد تک "اوڈیسے" سے ملتی جلتی ہے۔ ہندوؤں کا سارا داستانی ادب یہی ہے۔

مہابھارت کے مانند رامائن بھی کئی صدیوں کے دوران بنی' لیکن مرکزی کہانی واضح طور پر ایک ہی ذہن کی تخلیق لگتی ہے۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ کسی یونانی نے ہی ہندوستانی سنگتراشی کی طرح ہندوستانی داستانوں پر بھی اپنا دائمی رنگ جما دیا ہو؟ اس کا امکان زیادہ نہیں کیونکہ سکندر 326 ق-م میں یعنی رامائن کی تخلیق کے سوڈیڑھ سو سال بعد ہندوستان آیا تھا۔

تاہم' ہندوستانی تہذیب پر زیادہ اثر آریوں کا ہے۔ حتیٰ کہ رگ وید کا سب سے نمایاں دیوتا اندر بھی آریوں کا نمائندہ تھا۔ غالباً اشو میدھ یعنی گھوڑے کی قربانی بھی آریہ رسم تھی۔ رامائن میں آریائی اثر ہمیں بہت واضح نظر آتا ہے۔

آریہ یا آریا کا مطلب وفادار اور مخلص ہے۔ رگ وید میں ان لوگوں کو آریہ کہا گیا جو اپنی نسل اور مذہب سے تعلق رکھتے تھے۔ ان کے برعکس داسیئس یا داس تھے۔ اس اصطلاح داس سے مراد خبیث روحیں یا شیطان اور ہندوستان کے اصل قبائل تھے۔ ہمالیہ اور وندھیا پہاڑوں کا سارا درمیانی خطہ آریہ ورت یعنی آریوں کی سرزمین کہلاتا تھا۔ ہندی اردو لغت میں آریہ کا مطلب بڑا' بزرگ' معزز' شریف' نجیب' اعلیٰ' قابل پرستش وغیرہ ملتا ہے۔

ہندوستانی دراوڑی کرشن (کالا) کو پوجتے تھے۔ لہٰذا آریوں نے اس کے مقابلے میں اپنا دیوتا رام (سفید) پیش کیا۔ چھاندوگیہ اپنشد میں کرشن ایک دانشور کا نام ہے۔ جبکہ ویدک ادب میں کرشن ایک طاقتور آسور (شیطان) بن گیا جس نے اپنے 10 ہزار پیروکاروں کے ساتھ مل کر بڑی تباہی مچائی اور اندر کے ہاتھوں قتل ہوا۔ ایک اور ویدک بھجن میں 50 ہزار کرشنوں کا قتل بیان کیا گیا۔ بعد میں کرشن نے مہابھارت میں باعزت دیوتا کا رتبہ حاصل کیا۔ لیکن ویدوں میں کرشن کا حوالہ راکشسوں اور ارواح خبیثہ کے طور پر ملتا ہے۔

یہی وجہ تھی کہ رامائن میں ولن راون اور اس کی ساری راکشس نسل کالے رنگ کی ہے۔ آریوں نے مقامی لوگوں کو جنوب کی طرف بھگایا' اس لئے راون کا شہر لنکا (سائیلون) بھی انتہائی جنوب میں تھا۔ سفید دمکتے ہوئے چہرے والا رام کالے راون کو مارنے کے لئے گیا اور واپس آکر شمالی ہند یعنی آریہ ورت میں اپنی حکومت قائم کی۔

عین ممکن ہے کہ رامائن محض من گھڑت داستان کی بجائے کسی حقیقی آریہ بادشاہ اور جنوب کے کسی مقامی بادشاہ کی تاریخی لڑائی کا افسانوی بیان ہو۔ بہرحال سیتا اور رام کامل مرد اور کامل عورت کا ہندوستانی مثالی نمونہ بن گئے۔ کڑی آزمائشوں میں ان کی ثابت قدمی کامل زندگی کا ہندو تصور ہے۔ اس اعتبار سے رامائن ہندو عقیدے اور راستباز زندگی کی تصویر اسی طرح پیش کرتی ہے جیسے دانتے کی "ڈیوائن کامیڈی" زمانہ وسطیٰ کے یورپ کی۔

بے شک آج کا ہندوستان اڑھائی ہزار سال پہلے والا ہندوستان نہیں۔ لیکن اس کی موجودہ روایات میں رامائن کا اثر ضرور موجود ہے۔ بلکہ سارے برصغیر کو اس کے زیر اثر قرار دیا جائے تو بھی بے جا نہ ہوگا۔ آپ کو اپنی موجودہ دور کی فلموں میں ہیرو اور ہیروئن کافی حد تک رام اور سیتا جیسے نظر آئیں گے۔ رامائن کو سمجھنے کا مطلب ہندوستانی ذہن کو سمجھنا ہے۔

راقم الحروف نے اس سے قبل "بھگوت گیتا" کے اس ایڈیشن پر بھی نظر ثانی کرکے چھپوایا تھا جو میرے دادا سید گلاب شاہ بخاری کی کتب میں موجود تھا۔ ان کے پاس رامائن بھی تھی جو کہیں کھو گئی۔ میں نے بس اس کھوئی ہوئی رامائن کو دوبارہ ڈھونڈنے کی ہی کوشش کی ہے۔

اس ترجمہ میں رومیش دت کے منظوم انگلش ترجمہ سے بھی مدد لی گئی۔ تاہم نوے فیصد سے زائد ترجمہ سی راج گوپال چری کے انگلش ترجمہ سے کیا گیا۔ راج گوپال چری نے یہ ترجمہ 1957ء میں کیا تھا۔ میں اپنی اس محنت کو اپنی بیوی سعدیہ جواد کے نام معنون کرتا ہوں جس کی مسلسل ہمت افزائی دیگر کاموں میں بھی مددگار ہے۔

یاسر جواد

لاہور- جنوری 2000ء

Scanned and Uploaded By Nadeem

پیدائش

گنگا کے شمال میں کوشل کی عظیم سلطنت تھی جسے دریائے سرایو سیراب کرتا تھا۔ اس کی راجدھانی ایودھیا کو مشہور سوریہ بنسی (1) راجا منو نے تعمیر کیا تھا۔ قدیم ایودھیا شہر ہمارے جدید شہروں کے مقابلہ میں ہرگز کمتر نہ تھا۔ قدیم ہندوستانی شہر میں بھی تہذیب اپنے بام عروج پر تھی۔

بادشاہ دسرتھ اپنی راجدھانی ایودھیا سے سلطنت پر حکمرانی کر رہا تھا۔ وہ دیوؤں کی طرف سے جنگ لڑا تھا' اور اس کی شہرت تین لوکوں میں پھیل گئی۔ وہ اندر (2) اور کبیر (3) کا ہم پلہ تھا۔ علاقے کا دفاع کرنے کے لئے ایک طاقتور فوج موجود تھی اور کوئی دشمن نزدیک پھٹک نہیں سکتا تھا۔

راجدھانی میں قلعے تعمیر کیے گئے تھے جن کے اردگرد خندقیں اور دیگر دفاعی آلات بھی لگے تھے۔ ایودھیا کا لفظی مطلب ہے : "جسے جنگ میں جیتا نہ جا سکے۔" یہ نام حسب خصوصیات ہے۔

دسرتھ کے آٹھ عقلمند وزیر تھے جو ہمہ وقت اس کو مشورے دینے اور حکم بجا لانے پر تیار رہتے۔ وسشتھ اور داماریو جیسے عظیم رشی (ولی) اور دیگر برہمن دھرم سکھاتے اور قربانی کی (یگیہ) (4) و دیگر رسوم ادا کرتے۔ ٹیکس ہلکے تھے اور جرم کی سزا مجرم کی استعداد کے مطابق دی جاتی تھی۔ بہترین مشیروں اور ریاست کاروں کے جھرمٹ میں بادشاہ کی شان و شوکت سورج جیسی تھی۔

کئی سال یونہی گزر گئے۔ اس تمام خوشحالی اور فراوانی میں دسرتھ کو صرف ایک دکھ تھا: اس کا کوئی بیٹا نہ تھا۔

ایک روز گرمیوں کے شروع میں اس نے اپنے وارث کے لئے اشومیدھ (گھوڑے کی قربانی) ادا کرنے کا سوچا۔ اس نے اپنے مذہبی ماہرین سے مشورہ کیا اور ان کی ہدایت کے بموجب رشیہ سرنگا کو یگیہ کے لئے بلوایا۔

یگ یا یگیہ بہت بڑی دعوت تھی اور مدعوین میں اس دور کے کئی بادشاہ شامل تھے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

یگیہ انجام دینا کوئی آسان بات نہ تھی۔ قربان گاہ کے چبوترے کی جگہ اور تعمیر کا کام مجوزہ اصولوں کے مطابق کرنا ضروری تھا۔ تمام انتظام و انصرام میں رہنمائی کے لئے ماہرین موجود تھے۔ اس کا مطلب ایک نیا عارضی شہر تعمیر کرنا تھا جس میں لاکھوں لوگوں کی رہائش کا بندوبست ہو اور عظیم بادشاہوں اور رشیوں سمیت تمام مہمانوں کو تفریح مہیا کرنے کا بھی انتظام ہو۔ المختصر' اس زمانے کے یگیہ ہمارے آجکل کی سرکاری دعوتوں یا کانفرنسوں جیسے تھے۔

انتظامات پورے ہو گئے تو تقریبات شروع ہوئیں اور شاستروں میں بتائے گئے اصولوں کا خصوصی خیال رکھا گیا۔

ایودھیا کے یگیہ کے وقت ہی آسمان پر دیوؤں (5) کا ایک اجلاس بیٹھا ہوا تھا۔ دیوؤں نے برہمہ سے شکایت کی اسوروں (6) (شیطانوں' بدروحوں) کا بادشاہ راون (7) خود کو دی گئی زبردست طاقت کے نشے میں چور ہو کر انہیں بے انتہاء تکلیف اور مسائل سے دوچار کر رہا تھا۔ انہوں نے برہمہ کو بتایا: "راون کو نیچا دکھانا' فتح کرنا یا مارنا ہماری استعداد سے باہر ہے۔ آپ کی جانب سے ودیعت کردہ طاقت کے ذریعہ وہ چالاک اور ہوشیار ہو گیا اور عورتوں سمیت سب کے ساتھ برا سلوک کرتا ہے۔ وہ اندر کو تخت سے معزول کرنا چاہتا ہے۔ آپ ہماری آخری امید ہیں اور آپ ہی کوئی ایسا طریقہ اختیار کریں کہ راون کو تہہ تیغ کر کے اس کی استبدادیت کا خاتمہ کیا جا سکے۔"

برہمہ کو علم تھا کہ اس نے راون کی التجا پر اسے قوت عطا کی تھی اور اب اسی قوت کی وجہ سے دیوؤں' اسوروں' گندھروؤں (8) اور دیگر ہستیوں کے سامنے ناقابل شکست تھا۔ راون نے اپنے غرور کی رو میں بہہ کر نوع انسانی سے محفوظ رہنے کی صلاحیت نہ مانگی تھی۔ لہٰذا صرف نوع انسان کا ہی کوئی فرد اس پر قابو پا سکتا تھا۔ جب برہمہ نے یہ نکتہ ظاہر کیا تو تمام دیوتا خوشی سے جھوم اٹھے اور وشنو (9) سے رجوع کیا۔

دیوؤں نے ہری (10) کے سامنے دست بستہ التجا کی کہ وہ انسان کے روپ میں جنم لے کر راون اور اس کی ظالمانہ کاروائیوں کو ختم کرے۔ ہری مان گیا اور دیوؤں کو یقین دلایا کہ وہ بادشاہ دسرتھ کے گھر چار بیٹوں کی صورت میں جنم لے گا جو اس وقت اپنے وارث کے لئے یگیہ ادا کر رہا تھا۔

یگیہ کے لئے جلائی گئی آگ پر جب گھی ڈالا گیا اور شعلے بلند ہوئے تو ان میں سے

Scanned and Uploaded By Nadeem

ایک پر شکوہ' دوپہر کے سورج جیسی شبیہہ برآمد ہوئی جس نے ہاتھ میں سونے کا ایک پیالہ پکڑ رکھا تھا۔ اس نے بادشاہ دسرتھ کا نام پکار کر کہا: "دیو تم سے خوش ہیں اور تمہاری دعا قبول کرتے ہیں۔ دیوتاؤں نے تمہاری بیویوں کے لئے یہ پایاسم (11) بھیجا ہے۔ اگر وہ یہ مقدس مشروب پی لیں تو تمہارے گھر بیٹے جنم لیں گے۔"

دسرتھ نے بے پناہ خوشی کے ساتھ پیالہ لیا اور پایاسم کو اپنی تین بیویوں کوشلیہ' (12) سومترا (13) اور کائیکی (14) میں بانٹ دیا۔ اس نے تینوں بیویوں کو باری باری پایاسم پینے کو دیا۔ سب سے پہلے کوشلیہ' پھر سومترا اور اس کے بعد کائیکی نے پیا۔ تھوڑا سا مشروب بچ رہا تو وہ دوبارہ سومترا کو دیا گیا۔

دسرتھ کی بیویاں یوں خوش تھیں جیسے کسی گداگر کو اچانک خزانہ مل جائے۔ مقررہ وقت پر وہ تینوں حاملہ ہوئیں۔

رشی وشوامتر

وہ وقت آن پہنچا جب دسرتھ کے گھر بیٹے پیدا ہوئے: کوشلیہ سے رام، کیکئی سے بھرت اور سومترا سے جڑواں لکشمن اور شتروگھن پیدا ہوئے۔ سومترا کے بطن سے دو بچے پیدا ہونے کی وجہ اس کا دو مرتبہ مقدس مشروب پینا تھا۔

روایت کے مطابق تینوں ماؤں کے بچوں میں پایاسم کی مقدار کے تناسب سے ہی وشنو موجود تھا۔ سب سے زیادہ مقدار کوشلیہ نے پی تھی اس لئے رام نصف وشنو تھا۔

لیکن اس قسم کا حساب لگانا بے معنی ہے کیونکہ لامحدود کو حسابی لحاظ سے ناپنا ناممکن ہے۔ "سروتی" (15) سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ہستی مطلق کا ایک ذرہ بھی کل جتنا ہی مکمل ہے: "کل کیا ہے؟ کل یہ ہے: کل میں سے ظاہر ہونے والا بھی کل ہے۔ جب کل میں سے کل کو نکال لیا جائے تو پیچھے کل جوں کا توں ہی رہتا ہے۔"

دسرتھ کے چاروں بیٹوں کو شہزادوں والی تمام تربیت دی گئی۔ رام اور لکشمن کا آپس میں خصوصی پیار تھا، اور اسی طرح بھرت اور شتروگھن میں۔ ہم تصور کر سکتے ہیں کہ یہ خصوصی محبت بھی دسرتھ کی بیویوں کو ملنے والی پایاسم کی مقدار کے مطابق ہی تھی۔ دسرتھ اپنے چاروں بیٹوں کو طاقتور، نیک، بہادر، قابل محبت اور تمام شاہانہ خصوصیات کا حامل دیکھ کر بہت خوش تھا۔

ایک دن بادشاہ اپنے بیٹوں کے بیاہ کے بارے میں سوچ رہا تھا تو پتہ چلا کہ عظیم رشی وشوامتر (16) اس سے ملنے کے لئے آیا ہے۔ وشوامتر کو تمام رشیوں میں سب سے زیادہ طاقتور ہونے کے باعث عظمت حاصل تھی۔

ایودھیا میں وشوامتر کی آمد غیر متوقع تھی۔ بادشاہ دسرتھ اپنے تخت سے نیچے اترا اور تعظیم کے ساتھ کچھ قدم چل کر اس کا استقبال کرنے گیا۔

وشوامتر ایک بادشاہ تھا جس نے خوفناک ریاضتوں کے ذریعہ روحانی پاکیزگی حاصل کی۔ بہت عرصہ پہلے اس نے ایک اور برہمہ اور مقابل کائنات تخلیق کر کے اپنی روحانی قوتوں کا مظاہرہ کیا تھا: حتیٰ کہ اس نے ستاروں کے نئے جھرمٹ (منڈل) بھی تخلیق کر لئے تھے، لیکن

Scanned and Uploaded By Nadeem

دیوتاؤں نے خوف کھا کر اسے روک دیا۔

اپنی بادشاہت کے دنوں میں وشوامتر ایک مرتبہ اپنی فوج کے ساتھ باہر گیا اور اتفاقاً وسشٹھ کے آشرم (17) کی طرف جا نکلا۔ رشی نے اپنے شاہی مہمان اور اس کی فوج کا پرتپاک استقبال کیا اور اس قدر بہتر انداز میں مہمان داری کے فرائض پورے کئے کہ وہ سوچنے لگا کہ اس جنگل کی خانقاہ میں سب چیزیں کہاں سے دستیاب ہو گئیں۔ بادشاہ کے پوچھنے پر وسشٹھ نے اپنی گائے سبل کو بلایا اور وضاحت کی کہ وہ تمام چیزوں کا کبھی نہ ختم ہونے والا سرچشمہ تھی۔

بادشاہ وشوامتر نے رشی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا: "آپ کو چاہئے کہ یہ گائے مجھے دے دیں کیونکہ اس کا میرے پاس ہونا زیادہ مفید ہو گا۔ طاقت اور دولت والی ایسی چیزیں اپنے پاس رکھنا بادشاہ کا حق ہے۔"

مگر وسشٹھ مقدس گائے سے جدا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس نے بہت سی وجوہ پیش کیں اور بادشاہ سے کہا کہ وہ اتنی پرزور درخواست نہ کرے۔ لیکن وسشٹھ نے گائے دینے میں جتنی پس و پیش دکھائی، بادشاہ اتنا ہی زیادہ مشتاق ہو گیا۔

وشوامتر نے رشی سے اپنی بات منوانے کے لئے اصرار یا تحریص کی کوششیں بیکار جاتے دیکھیں تو غصہ میں آ گیا اور اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ گائے کو زبردستی ساتھ لے چلیں۔

سبل کو سمجھ نہ آیا کہ اسے اس قدر سختی کے ساتھ کیوں گھسیٹا جا رہا ہے اور وہ رشی اور اس کے آشرم کو چھوڑنے پر آمادہ نہ تھی۔ اس نے اشک بار آنکھوں سے دیکھا کہ وسشٹھ پاس ہی کھڑا اسے گھسٹتے دیکھ رہا تھا۔ گائے نے سپاہیوں کی گرفت سے نکل کر رشی کے پیروں میں پناہ لی۔

وسشٹھ رشی اپنی گائے سے بہن جیسی محبت کرتا تھا۔ اس کی التجاؤں سے دل گرفتہ ہو کر اس نے کہا: "وشوامتر کے آدمیوں کا مقابلہ کرنے کے لئے سپاہی پیدا کرو۔"

سبل نے فوراً" ہی ایسا کیا، اور بادشاہ کے آدمی جلد ہی بھاگ کھڑے ہوئے۔ وشوامتر غصے میں پاگل ہو گیا، اس نے اپنے رتھ پہ سوار ہو کر تیر کمان اٹھایا اور گائے کے پیدا کئے ہوئے سپاہیوں پر تیروں کی بوچھاڑ کر دی۔ لیکن ان کی طاقت غیر مختتم تھی اور شاہی فوجوں کو شکست فاش ہو گئی۔ اب وشوامتر کے بیٹوں نے وسشٹھ کو نشانہ بنایا مگر منہ کی کھائی۔

شکست خوردہ اور بے توقیر وشوامتر نے اس وقت وہیں پر اپنی سلطنت ایک بیٹے کے

سپرد کی اور خود "تپ" (ریاضت) کرنے کے لئے ہمالیہ کی طرف چلا گیا تاکہ شیو کی بھگتی کے ذریعہ سے وسشٹھ کو شکست دینے کی طاقت حاصل کر سکے۔

وشوامتر اپنی ریاضتوں میں اس قدر مستقل و محکم تھا کہ شیو خوش ہو کر اس کے سامنے جلوہ گر ہوا۔ اس نے بادشاہ سے پوچھا کہ ان ریاضتوں کا مقصد کیا ہے:

وشوامتر نے جواب دیا: "اوماپتی (نور کے مالک)! اگر آپ میری ریاضتوں سے مطمئن ہیں تو مجھے مقدس تیروں اور ہر قسم کے ہتھیار کا مالک بنا دیں۔"

"ایسا ہی ہو گا۔" شیو نے کہا اور وشوامتر کو وہ تمام ہتھیار دے دیئے جو دیوؤں، گندھروں، رشیوں، یکشوں (18) اور راکشسوں کے پاس تھے۔

سمندر کی طرح غرور سے پھولتے ہوئے وشوامتر نے سوچا کہ اب وسشٹھ کو کوئی نہیں بچا سکتا۔ وہ سیدھا رشی کے آشرم کی جانب روانہ ہوا۔ وسشٹھ کے شاگرد وشوامتر کو آتے دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے اور آشرم میں موجود جانور بھی بدکنے لگے۔ وشوامتر کا آتشیں تیر لگنے سے آشرم جل کر راکھ ہو گیا۔

صورتحال دیکھ کر وسشٹھ کو افسوس ہوا، لیکن وہ متکبر بادشاہ کا غرور ختم کرنے کا تہیہ کر چکا تھا۔ اس نے بڑے پرسکون انداز میں برہم ڈنڈ (مقدس لاٹھی) کے ساتھ بادشاہ کا مقابلہ کیا۔ وشوامتر نے غصے میں پاگل ہو کر اپنے پاس موجود تمام مقدس تیر وسشٹھ کی طرف مارے لیکن وہ رشی کی لاٹھی سے لگ کر بے اثر ہو گئے۔

وشوامتر کے اسلحہ میں اب صرف ایک اور سب سے زیادہ طاقتور چیز باقی رہ گئی تھی ـــــ برہم استر۔ جونہی اس نے یہ ہتھیار استعمال کیا دنیا پر تاریکی چھا گئی، جیسے گرہن لگ گیا ہو، اور لافانی ہستیاں بھی خوف کے مارے کانپنے لگیں۔ لیکن یہ مقدس تیر (استر) بھی لاٹھی میں جذب ہو گیا اور رشی بے پناہ قوت کے ساتھ جگمگانے لگا۔

وشوامتر حیران و ششدر کھڑا رہ گیا۔ اپنی ہار تسلیم کرتے ہوئے اس نے کہا: "کشتریہ کے بازوؤں کی قوت کس کام کی؟ جبکہ اس وسشٹھ نے صرف ایک لاٹھی کے ذریعہ میرے تمام مقدس ہتھیار بے اثر کر دیئے ہیں۔ شیو نے ضرور مجھے بیوقوف بنایا۔ اب میرے پاس اس کے علاوہ اور کوئی راہ نہیں کہ وسشٹھ کی طرح برہم رشی بن جاؤں۔" یہ کہتے ہوئے وہ میدان جنگ سے باہر آیا اور مزید کٹھن ریاضتیں کرنے کے لئے جنوب کو چل دیا۔

سالہا سال وشوامتر نہایت تکلیف دہ ریاضتیں کرتا رہا۔ اس کے استقلال سے خوش ہو کر

Scanned and Uploaded By Nadeem

برہما نے اپنے آپ کو اس کے سامنے ظاہر کیا اور صرف یہ بات بتا کر دوبارہ غائب ہو گیا کہ وشوامتر اپنی کٹھن ریاضتوں کے نتیجہ میں بادشاہوں کے درمیان ایک رشی کے مقام پر پہنچ گیا ہے۔

وشوامتر اس بات پر بہت مایوس ہوا کہ اتنی کٹھن ریاضت کے بعد بھی اسے صرف راج رشی کا درجہ ملا ہے ـــــ اور نئے سرے سے ریاضتوں میں لگ گیا تاکہ وسشٹھ کی برابری حاصل کر سکے۔

○

تری سانکو

یہ وہ وقت تھا جب سوریہ سلطنت کا مشہور بادشاہ تری سانکو حکومت کر رہا تھا۔ وہ اپنے جسم کی خوبصورتی پر اس قدر فدا تھا کہ موت کے وقت اس سے جدائی کا خیال برداشت نہ کر سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے اپنے بدن سمیت ہی آسمان پر جانے کی خواہش کی۔

وہ اپنی خواہش کی تکمیل میں مدد لینے کی خاطر اپنے اتالیق ویسشٹھ کے پاس گیا جس نے اسے یہ ناممکن خواہش ترک کر دینے کا مشورہ دیا۔ تری سانکو اس جواب سے ناامید ہو کر رشی کے بیٹوں کے پاس گیا اور مدد چاہی۔ بیٹے یہ سن کر بہت ناراض ہوئے کہ ان سے وہی کام کرنے کو کہا جا رہا ہے جسے ان کے باپ نے ناممکن قرار دیا۔ انھوں نے بادشاہ کی نخوت کا مذاق اڑایا اور فوراً" چلے جانے کو کہا۔

بادشاہ تری سانکو نے اپنا ارادہ ترک نہ کیا اور انھیں کہا کہ وہ اور ان کا باپ اس کی مدد کرنے کے قابل ہی نہیں' اس لئے اب وہ زیادہ قابل رشیوں کی مدد ڈھونڈنے جائے گا۔ ویسشٹھ کے بیٹے ناقابل برداشت حد تک مشتعل ہوئے اور بولے: "تم چنڈال بن جاؤ۔"

بددعا اپنا کام دکھانے لگی اور اگلی صبح تری سانکو ایک اچھوت بن کر بدصورت اور غلیظ کپڑوں میں بیدار ہوا۔ اس کے وزراء اور لوگ اسے پہچان نہ سکے۔ اپنی سلطنت سے باہر نکالے جانے پر وہ آوارہ پھرتے پھرتے بھوک اور تھکن کے باعث نیم جان ہو گیا' اور اسی حالت میں قسمت اسے وشوامتر کے آشرم پر لے گئی۔

بادشاہ کو دیکھ کر رشی کا دل پسیج گیا۔ اس نے پوچھا: "کیا تم بادشاہ تری سانکو نہیں؟ تمہیں اس حالت سے کس نے دوچار کیا؟ کس کی بددعا لگی؟" تری سانکو تمام گزرے واقعات کو یاد کر کے رشی کے قدموں پر گر گیا اور بولا: "میں ایک اچھا بادشاہ تھا اور دھرم کی راہ کبھی نہ چھوڑی۔ میں نے کوئی گناہ یا غلط کام نہیں کیا۔ میرے اتالیق اور اس کے بیٹوں نے مجھے بددعا دی اور میری حالت اب آپ خود دیکھ رہے ہیں۔"

وشوامتر کو بادشاہ پر رحم آ گیا۔ یہ وشوامتر کی بہت بڑی کمزوری تھی: وہ بہت جلد متاثر ہو جاتا اور غصے' ہمدردی اور محبت جیسے جذبات سے مغلوب ہو جاتا تھا۔

ہمدردانہ الفاظ کے ذریعہ اس نے بادشاہ کو خوش کیا: "تری سانکو' میں نے تمہاری نیک حکمرانی کے بارے میں سن رکھا ہے' ڈرو مت۔ میں قربانی کی رسم کا انتظام کروں گا جو تمہیں اپنے جسم سمیت سورگ میں جانے کے قابل بنا دے گی۔ اور تم اپنے گرو کی بددعا کے باوجود اسی چنڈال کے روپ میں سورگ تک پہنچو گے۔ اس بات کا یقین رکھو۔"

اور اس نے ایک بہت بڑے اور بے مثال یگیہ کا انتظام کیا۔

وشوامتر نے اپنے شاگردوں کو ہدایت کی کہ وہ اس مجوزہ یگیہ میں تمام رشیوں اور ان کے شاگردوں کو مدعو کریں۔ اس حکم کو "نہ" کرنے کے خوف سے تمام رشیوں نے آنے کی حامی بھر لی۔

لیکن ویسشٹھ کے بیٹوں نے دعوت مسترد کر دی اور ایک ایسے یگیہ پر بہت ہنسے جس کا سرکردہ پروہت کبھی ایک کشتریہ رہ چکا تھا اور یجمان (19) ایک گھٹیا چنڈال۔

یہ جواب موصول ہونے پر وشوامتر نے غصے میں آ کر بددعا دی کہ ویسشٹھ کے بیٹوں کو موت آ جائے اور وہ آئندہ سات پشتوں تک کتے کھانے والے قبیلے میں دوبارہ جنم لیتے رہیں۔

تب رشی نے یگیہ شروع کیا۔ وشوامتر نے تری سانکو کے فضائل گنواتے ہوئے دیگر رشیوں سے مدد مانگی کہ وہ اس کو سورگ میں جسم کے ساتھ ہی بھجوانے کی خاطر اپنا اثر و رسوخ استعمال کریں۔

رشی کی قوتوں اور تیز مزاجی سے آگاہ مہمانوں نے اپنی جانب سے حمایت دی' اور یگیہ شروع ہوا۔ آخرکار وہ موقع آن پہنچا جب دیوتا تمام چڑھاوے قبول کرنے پر مائل ہو گئے۔ لیکن کوئی بھی دیوتا نیچے نہ آیا۔ وشوامتر کے یگیہ کی ناکامی عیاں تھی۔ اور تقریب میں شریک رشی دل ہی دل میں وشوامتر کی ناکامی پر ہنسے۔

وشوامتر نے غصے میں پاگل ہو کر پوجا کی آگ پر گھی ڈالا اور کہا: "او تری سانکو' یہ ہے میری طاقت۔ اب میں اپنی تمام صلاحیتیں تمہارے لئے بروئے کار لاتا ہوں۔ اگر میری ریاضتوں کی کوئی وقعت تھی تو وہ تمہیں جسم سمیت سورگ میں پہنچا دیں گی۔ مجھے اس بات کی کوئی پروا نہیں کہ دیوؤں نے میرے نذرانے مسترد کر دیئے ہیں۔ اے بادشاہ تری سانکو! اوپر کی جانب اٹھو!"

پھر ایک معجزہ ہوا۔ وہاں جمع تمام لوگ تری سانکو کو اپنے چنڈال والے جسم کی صورت

Scanned and Uploaded By Nadeem

میں ہی سورگ کی جانب اٹھتے دیکھ کر حیران رہ گئے۔ دنیا نے وشوامتر کے تپوں کی طاقت دیکھی۔

تری سانکو سورگ تک پہنچا' مگر اندر نے یہ کہہ کر اسے واپس دھکیل دیا' "تم کون ہو جو چنڈال کے جسم میں سورگ میں داخل ہو رہے ہو؟ تم نے اپنے استاد کو ناراض کرنے کی بیوقوفی کی' واپس نیچے جاؤ۔"

تری سانکو سر کے بل زمین پر آگرا اور چلایا' "او وشوامتر! مجھے بچاؤ!"

وشوامتر یہ دیکھ کر غصہ میں آگیا۔ دیوتاؤں کو سبق سکھانے کی غرض سے اس نے چلا کر تری سانکو سے کہا: "وہیں رک جاؤ! وہیں رک جاؤ!" اور سب یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ تری سانکو زمین کی جانب آتے ہوئے اچانک فضاء میں ہی ٹھہر کر ستارے کی طرح جگمگانے لگا تھا۔ وشوامتر نے ثانی برہمہ کی مانند جنوب کی طرف ایک نیا ستاروں بھرا افق اور اس کے ساتھ ساتھ نئے اندر اور نئے دیو بنانے کا عمل شروع کیا۔

اپنی حاکمیت کو خطرے میں دیکھ کر اب دیو کوئی معاملہ کرنے پر مائل ہوئے اور وشوامتر سے درخواست کرتے ہوئے بولے: "تری سانکو کو موجودہ مقام پر ہی رہنے دو۔ تمہاری تخلیق کے ستارے تاابد چمکتے رہیں' تمہاری شہرت و عزت کی طرح تابندہ۔ اپنے غصے پر قابو پا کر ہمارے ساتھ دوستانہ انداز میں بات کرو۔"

اس درخواست پر خوش' اور تیغ پر پانی پڑنے کی طرح فوراً" ٹھنڈا ہو جانے والے وشوامتر نے اپنے تخلیقی عمل کو روک دیا۔ لیکن ان بیوقوفانہ سرگرمیوں میں اس کی تمام قوتیں صرف ہو گئیں جو اس نے سخت ریاضتوں کے ذریعہ حاصل کی تھیں۔ اس نے خود کو پھر سے بے طاقت پایا۔

اب وشوامتر دوبارہ مغرب میں پشکر کی جانب گیا اور اپنی کٹھن ریاضتیں شروع کر دیں۔ یہ ریاضتیں سالہا سال جاری رہیں' لیکن ایک مرتبہ پھر جب اسے ان کا پھل ملنے ہی والا تھا تو ایک ایسا واقعہ پیش آگیا کہ اس نے غصہ میں آ کر اپنا اعتدال کھو دیا اور اپنے ہی بیٹوں کو سراپ (بددعا) دے ڈالا۔ جلد ہی خود کو بحال کرنے کے بعد اس نے پھر کبھی غصہ نہ کرنے کا پکا ارادہ کیا اور اپنی ریاضتوں کا سلسلہ دوبارہ شروع کر دیا۔

کئی سال طویل ریاضتوں کے بعد برہمہ اور دیو اس کے سامنے آئے اور بولے: "اے کوشک! تمہارے تپ بار آور ثابت ہوئے ہیں۔ اب تم بادشاہوں میں سے نہیں رہے' تم

ایک حقیقی رشی بن گئے ہو۔" برہمہ وشوامتر کو یہ خوشخبری دے کر لوٹ گیا۔

یہ پھر ایک ناکامی تھی۔ وہ برہمہ رشی اور ویسشٹھ کا ہم پلہ بننا چاہتا تھا مگر اسے صرف ایک عام رشی تسلیم کیا گیا۔

چنانچہ اس نے اپنے تپ جاری رکھنے اور زیادہ محنت کرنے کا فیصلہ کیا۔

دیووں کو یہ بات پسند نہ آئی۔ انہوں نے ایک ملکوتی حسینہ مینا کا کو بھیجا تاکہ وہ وشوامتر کو اپنے حسن اور دلکشی کے جال میں پھنسا کر بھٹکائے۔ وہ پشکارا (20) گئی جہاں وشوامتر مصروف ریاضت تھا' اور اس کی توجہ اپنی جانب مبذول کروانے کے لئے سینکڑوں حربے استعمال کرنے لگی۔ وشوامتر نے اسے دیکھا اور اس کے حسن میں مسحور ہو گیا۔ اس کا عزم ٹوٹ گیا اور اس نے اپنا اعلیٰ مقصد فراموش کر کے دس سال پر مسرت خواب میں گزار دیئے۔

آخرکار بیدار ہونے پر اس نے کانپتی ہوئی مینا کا کو افسوس کے ساتھ دیکھا اور کہا کہ وہ اسے بددعا نہیں دے گا کیونکہ اس نے تو صرف اپنے مالک کے احکامات پر عمل کیا تھا۔ وشوامتر نے اپنی غلطی تسلیم کی اور اپنے تپوں کا سلسلہ دوبارہ شروع کرنے کی غرض سے دکھ کے عالم میں ہمالیہ کی جانب رخ کیا۔

وہاں' ایک ہزار سال تک اپنے حواس پر قابو پا کے اس نے نہایت کٹھن تپ سرانجام دیئے۔ دیووں کی درخواست پر برہمہ وشوامتر کے سامنے نمودار ہوا اور پیار بھری آواز میں بولا: "میرے بیٹے' میں مہارشی کے طور پر تمہارا خیر مقدم کرتا ہوں۔ تمہارے پرعزم تپوں سے خوش ہو کر میں تمہیں اس خطاب سے نوازتا ہوں۔"

اس عنایت یا پھر مایوسی سے متاثر ہوئے بغیر وشوامتر نے ادب سے ہاتھ جوڑے اور پوچھا کہ اے کائنات کے باپ' کیا اس عنایت کا مطلب حواس پر فتح ہے؟

"ہرگز نہیں۔" خالق نے جواب دیا' "اے رشیوں منیوں کے شیر' حواس کو مطیع بنانے کی کوشش کرو!"

اعلیٰ ترین تسخیر کا عزم کر کے وشوامتر نے ایک ہزار سال تک مزید ایک سوتپ کرنے کا آغاز کر دیا جن کی وجہ سے دیووں کو بہت تشویش ہوئی۔

اندر نے ملکوتی حسینہ رمبھا کو دیووں کی اہم ترین خدمت گزاری کے طور پر یہ کام سونپا کہ وہ اپنی تمام ترکیبیں استعمال کر کے وشوامتر کے اپنے حسن کا اسیر بنائے اور اس کی توجہ مبذول کرائے۔ رمبھا بہت خوفزدہ تھی لیکن اندر نے اسے یقین دلایا کہ وہ تنہا نہیں ہو گی

Scanned and Uploaded By Nadeem

بلکہ برہمہ کی محبت اور روح بہار بھی اس کی مدد کو ہمراہ رہے گی۔ یاول نخواستہ رمبھا روانہ ہوئی اور جونہی وہ خانقاہ کے قرب و جوار میں پہنچی تو جنگل باغ کی طرح کھل اٹھا' اور جنوب کی طرف سے معطر ہوا دھیرے دھیرے چلنے لگی' اور کوکلے (21) نغمہ زن ہوئے۔ محبت اور بہار حسن کے ہمراہ تھے۔ وشوامتر نے مدتوں بعد اندرونی تحریکات کی خلل اندازی پر اپنی آنکھیں کھولیں اور ایک بے پناہ خوبصورت حسینہ دیکھی جو اپنے پھولوں' خوشبوؤں اور نغموں کی معیت میں عین روح بہار نظر آتی تھی۔ اس دلگداز اور شہوت انگیز منظر کو دیکھ کر اس میں غصے کی سفید لہر اٹھی کیونکہ وہ جان گیا تھا کہ یہ دیوتاؤں کی جانب سے ایک اور آزمائشی حربہ ہے۔ وشوامتر نے سحر انگیز حسینہ پر لعنت بھیجی: "رمبھا' مجھے راہ سے بھٹکانے کی کوشش کرنے والی' میں جو غصے اور خواہش پر قابو پانے کی جدوجہد کر رہا ہوں ——— تو دس ہزار سال تک پتھر کا بت بنی رہے۔"

لیکن غصے کے اس دورے نے اسے یہ دیکھنے کے قابل بنا دیا کہ وہ اپنی منزل سے ابھی کتنا دور ہے۔ وہ دلگیر ہو کر ہمالیہ کے جنگلات سے باہر چل دیا اور مشرق کی جانب گوشہ تنہائی ڈھونڈا۔ وہاں اس نے اپنی سانس روکی' دنیاوی چیزوں کی سوچوں کو ذہن سے نکالا اور اس قدر کٹھن ریاضتیں سرانجام دیں کہ اس کے جسم سے دھواں اور آگ نکل کر ساری کائنات پر چھا گئی۔ تب مصیبت زدہ دیوتاؤں کی درخواست پر برہمہ دوبارہ اس کے سامنے آیا اور اسے "برہمہ رشی" کہہ کر پکارا ___ "اے برہمہ رشی' میں تم سے خوش ہوں۔ تمہاری زندگی مبارک ہو۔" وشوامتر خوش ہو گیا۔

لیکن وہ بڑی عاجزی سے بولا: "میں وسشٹھ کے ہونٹوں سے خود کو برہمہ رشی کہلوائے بغیر کیسے خوش ہو سکتا ہوں؟"

وسشٹھ وشوامتر کے ساتھ اپنی لڑائی کو یاد کر کے مسکرایا اور بولا: "تم نے اپنی ریاضتوں کا پھل پا لیا ہے۔ میرے بھائی' یقیناً تم برہمہ رشی ہو۔" ہر طرف خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

یہ تھی ایک رشی کی کہانی جو اچانک دسرتھ کے دربار میں پہنچا۔

○

رام کا گھر سے نکلنا

بادشاہ دسرتھ نے وشوامتر کا اسی طرح استقبال کیا جیسے اندر برہمہ کا کرتا ہے اور اس کے پاؤں چھو کر بولا: "میں انسانوں میں یقیناً سب سے زیادہ سعید ہوں۔ تم میرے اجداد کے فضائل کے باعث ہی آ سکتے ہو۔ رات کی تاریکی زائل کر دینے والے سورج کے مانند تمہارے چہرے نے میری نگاہ میں مسرت بھر دی ہے۔ میرا دل لبریز ہے۔ تم پیدائشی بادشاہ تھے اور تپوں کے ذریعہ برہمہ رشی بن گئے۔ اور تم خود ہی میرا محل تلاش کرتے کرتے یہاں آ گئے ہو۔ کیا میں اپنی استطاعت کے مطابق تمہارے لئے کچھ کر سکتا ہوں؟ اگر ایسا ہے تو حکم دو' میں تعمیل کروں گا۔"

وشوامتر دسرتھ کی یہ بات سن کر بہت خوش ہوا اور اس کا چہرہ چمک اٹھا۔ اس نے کہا: "اے بادشاہ' تمہارے الفاظ قابل قدر ہیں۔ تم اکشواکو نسل میں پیدا ہوئے' وسشٹھ تمہارا گرو تھا' اس کے علاوہ تم اور کیا کہہ سکتے ہو؟ تم نے میری بات سننے سے پہلے ہی "ہاں" کہہ دی۔ اس سے میرا دل خوشی سے بھر گیا ہے۔" اور پھر اس نے دو ٹوک انداز میں اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔

وشوامتر بولا: "میں ایک قربانی کی رسم ادا کر رہا ہوں۔ جب اس کا آخری مرحلہ آیا تو دو طاقتور راکشسوں ماریچ اور سباہو نے اسے برباد کر ڈالا۔ انہوں نے مقدس آگ پر ناپاک خون اور گوشت پھینکا۔ دیگر رشیوں کی طرح ہم بھی انہیں بددعا دے کر تباہ کر سکتے تھے۔ لیکن اس طرح ہمارے تمام تپ بیکار چلے جاتے۔

"اگر تم اپنے سب سے بڑے جنگجو بیٹے رام کو میرے ساتھ بھیج دو تو ہماری تمام مصیبتیں دور ہو جائیں گی۔ میری نگرانی میں وہ شاہانہ تربیت پائے گا۔ وہ یقیناً ان راکشسوں کو ہرا دے گا اور اس کا نام تاب دار ہو گا۔

"بس چند دن کے لئے رام کو میری نگرانی میں سونپ دو۔ میری درخواست مسترد نہ کرو۔ میرے ساتھ کیا ہوا اپنا عہد نبھاؤ۔ تمہیں رام کی حفاظت کے بارے میں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ تمہیں تین لوکوں میں لازوال شہرت ملے گی۔ وسشٹھ اور اس کے

Scanned and Uploaded By Nadeem

وزراء بھی میری بات سے اتفاق کریں گے۔"

دسرتھ خوف اور دہشت سے کانپ اٹھا۔ اسے ایک مشکل انتخاب کرنا تھا' یا تو اپنے عزیز ترین بیٹے کو راکشسوں کے ہاتھوں مرنے کے لئے جانے دے یا پھر خود وشوامتر کے خوفناک غضب کا نشانہ بنے۔

چند ماہ تک دسرتھ پریشانی اور تذبذب کے عالم میں خاموش کھڑا رہا۔ لیکن اس دبدھے سے باہر نکل کر اس نے وشوامتر سے درخواست کی کہ وہ اپنے مطالبے پر اصرار نہ کرے: "رام کی عمر ابھی سولہ سال بھی نہیں ہوئی۔ وہ راکشسوں سے کیسے لڑ سکتا ہے؟ اسے تمہارے ساتھ بھیجنے کا کیا فائدہ؟ اسے راکشسوں کی چالاکیوں کا کیا علم؟ یہ درست نہیں ہو گا کہ میں ایک الھڑ نوجوان کو ان کے ساتھ لڑنے بھیج دوں۔ میں یہاں ہوں اور میری فوج کوچ کو تیار کھڑی ہے۔ محض ایک لڑکا تمہاری اور تمہارے یگیہ کی حفاظت کیسے کر سکتا ہے۔ مجھے اپنے دشمنوں کے بارے میں سب کچھ بتاؤ۔ میں اپنی فوج کی کمان سنبھال کر خود تمہارے ساتھ جاؤں گا اور تمہاری ہر ضرورت اور حکم کو پورا کروں گا۔ مجھے ان بدبختوں کے بارے میں بتاؤ۔"

وشوامتر نے ماریچ' سباہو اور راون کے بارے میں بتایا اور دوبارہ مطالبہ کیا کہ رام کو اس کے ساتھ بھیجا جائے۔

دسرتھ انکار پر قائم رہا۔ "رام سے جدائی میری موت ہو گی۔" اس نے کہا "میں اپنی فوج لے کر تمہارے ساتھ جاؤں گا۔ میرے خیال میں یہ کام خود میرے لئے بھی کچھ مشکل ہے۔ تو پھر میرا بیٹا اسے کیسے انجام دے سکتا ہے؟ درحقیقت میں اسے نہیں بھیج سکتا۔ اگر تم راضی ہو تو میں اپنی فوج کے ساتھ تیار ہوں۔"

اپنے جلد بازی کے وعدے سے دسرتھ کے مکرنے کی کوشش نے وشوامتر کو غضبناک کر دیا۔ بادشاہ کی منتوں اور دلیلوں نے جلتی پر مزید تیل ڈالا۔

"یہ طرز عمل تمہارے حسب نسب کے شایان شان نہیں۔" رشی نے کہا "مجھے بتاؤ کہ کیا یہی تمہارا آخری فیصلہ ہے۔ میں جس راہ سے آیا تھا اسی پہ واپس لوٹ جاؤں گا۔ تم اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ لمبی زندگی جیو اور دھرم کی راہ پر چلتے رہو!"

زمین زلزلے سے لرز گئی اور دیوتا رشی کے غصے کے ممکنہ نتائج سے خوفزدہ تھے۔

اب وسشٹھ بادشاہ کی طرف مڑا اور نرمی سے بولا: "اے بادشاہ' وعدہ کر کے پورا نہ

کرنا تمہارے لئے برا ثابت ہو گا۔ اکشواکو نسب کے حامل ہونے کی وجہ سے تم ایسا نہیں کر سکتے۔ ایک مرتبہ کچھ کرنے کا عزم کر لینے کے بعد تمہارے پاس اسے نبھانے کے سوا اور کوئی چارہ نہیں۔ ایسا نہ کر کے تم اپنے تمام فضائل اور نیک اعمال ضائع کر دو گے۔ رام کو رشی کے ساتھ بھیج دو' اور لکشمن کو بھی۔ تمہیں ان کی حفاظت کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ وشوامتر کی حفاظت میں ہوتے ہوئے کوئی راکشس انہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ جس طرح آگ کا چکر دیوتاؤں کے مشروب کی ڈھال ہے اسی طرح وشوامتر رام کی ڈھال ہو گا۔ تمہیں وشوامتر کی طاقت کا کوئی اندازہ نہیں' وہ تپوں کی انسانی صورت ہے۔ بہادروں میں بہادر اور عقلمندوں میں عقلمند وشوامتر ہر ہتھیار کا مالک ہے۔ جنگی اور روحانی قوتوں کے اعتبار سے تین لوکوں میں اس کا کوئی ہم سر نہیں' اور نہ ہی کبھی ہو گا۔ اس نے ماضی' حال اور مستقبل دیکھ رکھا ہے۔ تم سوچو گے کہ پھر اسے رام کی ضرورت کیوں ہے؟ وہ خود بھی اپنے یگیہ کی حفاظت بڑے اچھے طریقے سے کر سکتا ہے۔ لیکن دراصل تمہارے بیٹوں کی بھلائی کی خاطر ہی وہ یہاں آیا اور تم سے مدد مانگی۔ ہچکچاؤ مت۔ اپنے بیٹوں کو اس کے ساتھ بھیج دو۔"

"دانا وسشٹھ کی بات سن کر دسرتھ کو معاملہ سمجھ میں آ گیا اور اس نے رام و لکشمن کو بھیجنے کا ذہن بنایا۔

تب رام اور لکشمن کو رشی کے سامنے لایا گیا۔ بادشاہ' ماں ملکاؤں اور وسشٹھ نے انہیں دعائیں دے کر وشوامتر کے ساتھ بھیج دیا۔

ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی اور پھول کھلے ہوئے تھے۔ نیک شگون آوازیں سنائی دیں۔ دونوں لڑکے تیر کمان ہاتھ میں لئے ہوئے رشی کے دائیں اور بائیں تن کر چل رہے تھے۔ والمیکی اور کمبن نے اپنی پہلی مہم پہ نکلنے والے دو خوبصورت شہزادوں کی تصویر بڑی خوبصورتی سے پیش کی۔ ان کا محافظ رشی ایک نئی دنیا تخلیق کرنے کے بھی قابل تھا۔ رام اور لکشمن کی کمر کے ساتھ تلواریں' کندھوں پہ تیر کمان لٹک رہے تھے۔ وہ تین سر والے کوبرا کی طرح پھن اٹھائے آگے بڑھ رہے تھے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem

رام کے ہاتھوں راکشسوں کا خاتمہ

وشوامتر اور دونوں شہزادوں نے دریائے سرایو کے کنارے پر رات گزاری۔ سونے سے پہلے وشوامتر نے دونوں کو دو خفیہ منتر بل اور اتی بل بتائے جو انہیں کسی بھی مصیبت اور نقصان سے محفوظ رکھ سکتے تھے۔ وہ اس رات سرسبز کنارے پر سوئے اور صبح سویرے اٹھ کر اپنا سفر شروع کر دیا۔ وہ انگا دیس میں کام آشرم کے مقام پر پہنچے۔ وشوامتر نے شہزادوں کو رشیوں سے ملوانے کے بعد آشرم کی تاریخ بتائی:

"یہ وہ مقام ہے جہاں شیو جی نے طویل عرصہ تک ریاضتیں کیں۔ یہیں پر محبت کے بیوتوف دیوتا من متھ (22) نے شیو پر اپنا تیر چلایا اور جل کر راکھ ہوا۔ اسی لئے اس جگہ کا نام کام آشرم پڑ گیا۔"

اس رات وہ رشیوں کے مہمان تھے' اور اگلی صبح معمول کی رسوم ادا کرنے کے بعد وشوامتر اپنے شاگردوں کے ساتھ روانہ ہوا اور گنگا پر پہنچا۔ انہوں نے رشیوں کے تیار کردہ لکڑیوں کے گٹھے پر دریا پار کیا۔

دریا کے بیچ میں پہنچ کر شہزادوں نے شور سنا اور وشوامتر سے پوچھا کہ یہ کیسا شور ہے۔ اس نے وضاحت کی کہ یہ سرایو کے گنگا میں گرنے کی آواز تھی۔ شہزادوں نے ان مقدس دریاؤں کے سنگم کو خاموشی سے پرنام کیا۔

دریا ہو یا پہاڑ' درخت ہو یا بادل ——— درحقیقت کوئی بھی خوبصورت چیز انسان میں ہستی مطلق کی پرستش کا جذبہ بیدار کر سکتی ہے۔ بالخصوص مقدس دریا' مندر یا بت' جو پشت ہا پشت پوجے جاتے رہے ہوں' یہ قوت بہت زیادہ رکھتے ہیں۔

گنگا پار کر کے وشوامتر اور شہزادوں نے گھنے جنگل میں سے راہ ڈھونڈنا شروع کی جو جنگلی جانوروں کی آوازوں میں خوفناک تاثر پیش کر رہا تھا۔

وشوامتر نے کہا: "یہ ڈنڈک (23) جنگل ہے۔ موجودہ خوفناک جنگل کبھی ایک آباد علاقہ تھا۔ ایک مرتبہ اندر نے ورتر کو قتل کرنے کا گناہ کیا' چنانچہ اسے خود کو دیوؤں کی دنیا سے جلاوطن کرنا پڑا۔ دیوؤں نے اندر کو پوتر بنانے کا بیڑہ اٹھایا۔ وہ مقدس دریاؤں سے پانی لائے

اور منتر گاتے ہوئے اسے اشنان کروایا۔ اندر کے غسل کا پانی زمین پر بہہ نکلا اور مٹی کو بے انتہا زرخیز بنا دیا۔"

تمام مردہ چیزیں ——— گلی سڑی لاش یا کوڑا کرکٹ ——— مٹی میں ملنے کے بعد پھلوں اور پھولوں جیسی خوبصورت اشیاء بن جاتی ہیں۔ یہ دھرتی ماتا کی الکیمیا ہے۔

وشوامتر نے اپنی بات جاری رکھی: "لوگ طویل عرصہ تک یہاں ہنسی خوشی آباد رہے' اور آخرکار ایک یکش سندا کی بیوی تاتک اور اس کے بیٹے ماریچ نے اپنا قہر نازل کر کے اسے موجودہ خوفناک جنگل میں تبدیل کر دیا۔ وہ اب بھی اس جنگل میں موجود ہیں۔ تاتک کے خوف سے کوئی بھی یہاں آنے کی جرات نہیں کرتا۔ وہ بہت سے ہاتھیوں جتنی طاقت رکھتی ہے۔ میں جنگل کو ان دشمنوں سے پاک کرنے کی خاطر تمہیں یہاں لایا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ رشیوں کو تکلیف دینے والی یہ بلا تمہارے ہاتھوں نیست و نابود ہو گی۔"

رام نے وشوامتر کی بات سن کر کہا: "آپ کا کہنا ہے کہ وہ ایک یکش ہے۔ میں نے کبھی نہیں سنا کہ یکش بہت زیادہ طاقتور ہوتے ہیں۔ مزید یہ کہ' کوئی عورت اتنی زیادہ طاقت کی مالک کیسے ہو سکتی ہے؟"

وشوامتر نے جواب دیا: "تم نے بہت باموقع سوال کیا۔ اس کی طاقت برہما کی عطا کردہ ہے۔ وہاں سوکیتو نامی ایک یکش رہا کرتا تھا۔ کوئی وارث نہ ہونے کی وجہ سے اس نے تپ کئے اور برہما سے یہ عطیہ حاصل کیا: تمہاری ایک نہایت طاقتور جسم والی حسین بیٹی ہو گی' مگر کوئی لڑکا نہیں۔ سوکیتو کی حسین و جمیل اور طاقتور بیٹی تاتک کی شادی ایک یکش سندا سے ہوئی اور ماریچ ان کی اولاد ہے۔

"سندا کو ایک دفعہ رشی آگستیہ نے بددعا دی اور وہ مر گیا۔ اس پر تاتک اور ماریچ نے غصہ میں آ کر آگستیہ پر دھاوا بول دیا جس نے انہیں سراپ دیا کہ وہ انسانی لاشیں کھانے والی بلائیں بن کر زندگی گزاریں گے۔ اس لئے تاتک اب ایک بدصورت بلا ہے۔

"تب سے وہ اور ماریچ آگستیہ کے علاقے میں رہنے والوں کو ہراساں کر رہے ہیں۔ اسے صرف اس بناء پر ہلاک کرنے سے گریز نہ کرو کہ عورت کو مارنا کشتریہ دھرم کے برخلاف ہے۔ اس کا ظلم ناقابل برداشت ہے۔ مکار عورت ہو یا مرد' اسے قتل کرنا بادشاہوں کا فرض ہے۔ اسے مارنا اسی طرح موزوں ہے جیسے انسانی حفاظت کی خاطر جنگلی جانور کو مارا جاتا ہے۔ یہ فرض حکمرانوں پر عائد کیا گیا ہے۔ بہت سی عورتوں کو ان کے جرائم کی پاداش

Scanned and Uploaded By Nadeem

میں سزا دی گئی۔ اس لئے ہچکچانے کی ضرورت نہیں۔"

رام نے وشوامتر سے کہا: "تمھارے باپ کی ہدایت ہے کہ ہم آپ کا ہر حکم بلا چوں و چرا مانیں۔ آپ کے حکم پر اور عوامی فلاح کی خاطر ہم تاڑکا کو قتل کریں گے۔"

یہ کہہ کر اس نے اپنی کمان کی تانت اس زور سے کھینچ کر چھوڑی کہ اس کی تھرتھراہٹ سارے جنگل میں گونجی اور جنگلی جانور ڈر کر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ تاڑکا کو بھی خبر ہو گئی، اور وہ بہت حیران ہوئی کہ کس گستاخ نے اس کی قلمرو میں قدم رکھنے کی جرات کی ہے۔ وہ غضبناک ہو کر آواز کی سمت میں بھاگی اور رام کے سامنے آن کھڑی ہوئی۔ لڑائی شروع ہو گئی۔

شہزادے نے پہلے تو اس بلا کی صرف ٹانگیں کاٹ کر جان بخش دینے کا سوچا۔ لیکن تاڑکا نے زبردست حملہ کیا اور فضاء میں بلند ہو کر رام اور لکشمن پر پتھروں کی بارش کر دی۔ دونوں شہزادوں نے خود کو اس وار سے بچایا۔ لڑائی جاری رہی اور وشوامتر نے رام کو خبردار کیا کہ بلا پر مہلک وار کرنے میں تاخیر نہ کرے۔

وشوامتر نے کہا: "وہ رحم کی حقدار نہیں۔ سورج ڈوبنے والا ہے۔ اور یاد رکھو رات کے وقت راکشس اور بھی زیادہ طاقتور ہو جاتے ہیں۔ اسے قتل کرنے میں دیر نہ کرو۔"

ہدایت ملنے پر رام نے تاڑکا کو قتل کرنے کا فیصلہ کیا اور ایک ہی کاری وار سے اس کی چھاتی چیر دی۔ بدصورت بلا بے جان ہو کر زمین پر گر گئی۔

دیوتا بہت مسرور ہوئے اور وشوامتر نے بھرپور خوشی کے ساتھ رام کو گلے لگا کر دعا دی۔

تاڑکا کے خاتمہ سے جنگل کو سراپ سے نجات ملی اور وہ قابل دید ہو گیا۔ شہزادوں نے رات وہیں بسر کی اور اگلی صبح وشوامتر کے آشرم میں گئے۔

اگلے روز صبح سویرے وشوامتر نے رام کو اپنے پاس بلایا اور دعا دیتے ہوئے کہا: "میں واقعی بہت خوش ہوں۔ میں تمھاری اس مہربانی کے بدلے میں تمھارے لئے کیا کر سکتا ہوں؟ میں تمہیں تمام استر (ہتھیار) استعمال کرنا سکھاؤں گا۔"

یہ کہہ کر وشوامتر نے رام چندر کو مقدس استر دیئے جو اس نے اپنے تپوں کے ذریعہ حاصل کئے تھے۔ وشوامتر نے رام کو مختلف مقدس ہتھیاروں کا استعمال اور کنٹرول سکھایا اور پھر رام نے لکشمن کو یہ علم تفویض کر دیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

انھوں نے دوبارہ سفر شروع کیا۔ اس اثناء میں رام نے ایک بہت بڑا پہاڑ دیکھا جس کی ڈھلانوں پر خوبصورت جنگل تھا۔ رام نے پوچھا: "کیا ہمیں اس جگہ پر جانا ہے؟ اور وہ شیطان کون ہیں جو تمھارے یگیہ میں رکاوٹ ڈال رہے ہیں؟ اور میں انھیں ختم کرنے کے لئے کیا کروں؟"

رام چندر لڑنے کے لئے بے قرار تھا اور رشی سے برکتیں حاصل کیں۔

وشوامتر نے جواب دیا: "ہمیں اسی جگہ پر جانا ہے۔ وہاں نارائن نے تپ کئے اور وہیں پر وامن (24) نے جنم لیا۔ اس کا نام (سدھ آشرم) ہے۔"

"ویروچن کا بیٹا اور نیک اسور پرہلاد کا پوتا مہابلی اس قدر طاقتور حکمران تھا کہ دیوتا بھی اس سے ڈرتے تھے۔ مہابلی نے اپنے اعمال کے ذریعہ خود اندر کی قوت حاصل کر لی تھی۔

"کشیپ اور اس کی بیوی آدیتی (جو تمام دیوتاؤں کی ماں تھی) نے وشنو سے دعا اور التجا کی کہ وہ اس کے بیٹوں کی صورت میں جنم لے اور اندر اور دیوتاؤں کو مہابلی سے تحفظ دے۔ درخواست قبول ہوئی اور وشنو نے وامن کی صورت میں آدیتی کے بطن سے جنم لیا۔

"وامن ایک نوجوان طالبعلم کے روپ میں اس یگیہ میں شرکت کرنے گیا جو مہابلی سر انجام دے رہا تھا اور جہاں سب کو اپنی مرضی کے مطابق کوئی چیز مانگنے یا پوچھنے کی اجازت تھی۔ جب وامن نے خود کو بطور مقابل پیش کیا تو مہابلی کے گرو سوکر (جو تمام اسوروں کا ہادی تھا) کو اس کی اصلیت کا پتہ چل گیا اور اس نے مہابلی کو خبردار کیا کہ وہ نوجوان برہمچری کی جانب سے مقابلے کی دعوت قبول نہ کرے۔ کیونکہ ہری خود بھیس بدل کر مہابلی کو مارنے آئے تھے۔

"مہابلی نے اس نصیحت پر کان نہ دھرا۔ مقابلے کی کسی بھی درخواست کو مسترد کرنا اس کی عادت نہ تھی۔ اس کے علاوہ وہ تہہ دل سے ہری کا بھگت تھا اور اس نے سوچا کہ اگر ہری نے اس کی جانب سے ایک تحفہ وصول کر لیا تو وہ یقیناً اس پر اپنی برکت نازل کرے گا۔ مہابلی نے مسکرا کر اس سے پوچھا کہ وہ کیا چاہتا ہے: "میرا سب کچھ تمھارے سامنے ہے، دولت، زیور، وسیع زمین اور تمام املاک۔"

"وامن نے جواب دیا کہ اسے دولت سے کوئی سروکار نہیں، اور وہ صرف تین گز زمین چاہتا ہے جو وہ خود ناپے گا۔"

"مہابلی بادشاہ برہمچری کی چھوٹی چھوٹی ٹانگیں دیکھ کر مسکرایا اور بولا، "چلو یہی سہی، ناپو

اور لے لو۔"

"ننھا برہمچاری اچانک بڑا ہو کر تری وکرم بنتا ہو گیا' ایک قدم سے ساری زمین اور دوسرے قدم سے سارے آسمان ناپ لئے۔ اس کے لئے تیسرا قدم اٹھانے کو جگہ نہ رہی۔ اس نے اپنا پاؤں مہابلی کے جھکے ہوئے سر پہ رکھ دیا۔ خدا کی نظر میں جگت کا سر بھی آسمان یا زمین جتنا وسیع و عریض ہے۔ اور مہابلی اپنے سر پہ نارائن کا پاؤں پڑنے کی وجہ سے دنیا کے سات لافانیوں میں شامل ہو گیا۔"

وشوامتر نے مہابلی کی کہانی سنانے کے بعد مزید کہا: "یہیں پہ پہلے نارائن اور بعدازاں کشیپ نے تپ کئے جن کے نتیجے میں خدا نے وامن بن کر جنم لیا۔ میں اس مقدس جگہ پہ رہتا ہوں۔ اور یہاں راکشس آتے اور ہماری زہد و ریاضت میں خلل ڈالتے ہیں۔ تمہاری آمد اس برائی کا خاتمہ ہے۔"

"تو یہ بات ہے۔" رام نے کہا۔

وشوامتر اور دونوں شہزادوں کا آنا آشرم میں جوش و مسرت کی علامت تھا' رشیوں نے دستور کے مطابق پانی اور پھل پیش کئے۔ رام نے وشوامتر کو بتایا کہ وہ اپنے یگیہ کے لئے فوری طور پہ تیاریاں شروع کر سکتا ہے اور وشوامتر نے اسی رات یہ کام کرنے کا عزم کیا۔

شہزادے اگلی صبح کو جلد بیدار ہو کر وشوامتر کے پاس گئے اور پوچھا کہ راکشسوں کی آمد کس وقت متوقع ہے تاکہ وہ ان سے نمٹنے کی تیاری کر سکیں۔

وشوامتر نے چپ کا روزہ رکھا ہوا تھا اس لئے جواب نہ دے سکا' لیکن اس کے پیروکار رشیوں نے شہزادوں کو بتایا کہ انہیں یگیہ کی حفاظت کے لئے مسلسل چھ دن اور چھ رات چوکس رہنا ہو گا۔

پوری طرح مسلح شہزادے چھ دن اور چھ رات نگرانی کرتے رہے۔ چھٹے دن کی صبح کو رام نے لکشمن سے کہا: "اب دشمنوں کے آنے کا وقت ہو گیا ہے۔ آؤ ہوشیار ہو جائیں۔"

ابھی وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ قربان گاہ کی آگ میں سے شعلے بھڑکے' کیونکہ آگ کے دیوتا اگنی کو راکشسوں کی آمد کا پتہ چل گیا تھا۔ رسوم ادا کی جا رہی تھیں کہ آسمان سے دھاڑنے کی آواز سنائی دی۔

رام نے اوپر نظر کی اور ماریچ و سباہو اور ان کے پیروکاروں کو یگیہ کی آگ پہ ناپاک

Scanned and Uploaded By Nadeem

چیزیں پھینکنے کی تیاری کرتے دیکھا۔ راکشسوں کی فوج عظیم کالی گھٹا کی طرح آسمان پہ چھائی ہوئی تھی۔

رام نے کہا۔ "دیکھو لکشمن" اور مانو استر (25) ماریچ کی جانب چھوڑا۔ اس کا مقصد ماریچ کو قتل کرنا نہیں بلکہ سو یوجن کے فاصلے پہ سمندر کے نزدیک باندھ کر پھینک دینا تھا۔

آگنیہ استر کے ساتھ رام نے سباہو کو مارا' اور پھر دونوں شہزادوں نے راکشسوں کی ساری فوج تباہ کر دی۔

آسمان دوبارہ روشن ہو گیا۔

وشوامتر اپنے یگیہ کی تکمیل پر نہایت خوش ہوا۔ اس نے کہا: "میں بادشاہ دسرتھ کا ممنون ہوں۔ اے شہزادو! تم نے وعدہ پورا کر دکھایا۔ میں تمہارا معترف ہوں۔ تمہاری وجہ سے یہ آشرم پھر سے کامیابی کا مقام یعنی سدھ آشرم بن گیا ہے۔"

اگلے دن رام اور لکشمن صبح کی عبادت کے بعد وشوامتر کے پاس گئے اور مزید احکامات کے متعلق دریافت کیا۔

رشی وشوامتر رام کی پیدائش کے مقصد سے انجان نہیں تھا۔ اور اسے رام کو دیئے ہوئے ہتھیاروں کی طاقت کا بھی علم تھا۔ پھر بھی آنکھوں دیکھی حقیقت توقعات سے بڑھ کر تھی۔ رشی وشوامتر کی خوشی ناقابل بیان تھی' اور اس کا چہرہ شعلے کی مانند دمک رہا تھا۔ تب اسے اس خدمت کا خیال آیا جو اس نے ابھی رام کے لئے سرانجام دینا تھی۔ یہ رام کی سیتا کے ساتھ شادی تھی۔

وہاں جمع رشیوں نے رام سے کہا: "ہم ودیہہ کی سلطنت میں جانے کا ارادہ رکھتے ہیں' جہاں راجدھانی متھلا میں پرجلال فلسفی بادشاہ ایک بہت بڑی قربانی (یگیہ) کرنا چاہتا ہے۔

"ہم سب وہاں جا رہے ہیں اور اگر تم اور تمہارا بھائی بھی ہمارے ساتھ چلو تو بہت اچھا ہو گا۔ یہ موزوں اور برمحل ہے کہ ایودھیا کا شہزادہ جنک کے دربار میں شاندار کمان کو دیکھ لے۔"

چنانچہ فیصلہ ہو گیا' اور رام و لکشمن وشوامتر کے ہمراہ جنک کے شہر میں گئے۔

سیتا

منھلا (26) کا بادشاہ جنک ایک مثالی حکمران تھا۔ وہ دسرتھ کا محترم دوست تھا جس نے اپنے وارث کے لئے یگیہ کی منصوبہ بندی کرتے وقت بادشاہ جنک کو دعوت دینے کے لئے خصوصی طور پر اپنے وزراء کو بھیجا تھا۔

جنک ایک بہادر بادشاہ ہی نہیں بلکہ شاستروں اور ویدوں کے بارے میں بھی رشیوں جیسا علم رکھتا تھا۔ وہ یاجناو لکیہ کا محبوب شاگرد تھا جس کی برہمہ جنان (بصیرت خدا) کی شرح اس کی نظر میں برہد آرنیک اپنشد کا جوہر ہے۔ بھگوت گیتا میں سری کرشن نے جنک کا ذکر کرم یوگ کی ایک روشن ترین مثال کے طور پر کیا۔ لہٰذا جنک سیتا (27) کا باپ بننے کے قابل تھا' کیونکہ اس سیتا کو وشنو کے انسانی اوتار کی بیوی بننا تھا۔

جنک نے یگیہ کے اراوے سے ایک ولعہ منتخبہ جگہ پر ہل چلایا تھا۔ حسب معمول اس نے یہ کام اپنے ہاتھوں سے کیا۔

جب زمین صاف اور ہموار کی جا رہی تھی تو جنک نے جھاڑیوں کے درمیان ایک الوہی خوبصورتی کی حامل بچی پڑی دیکھی۔ جنک لاولد تھا' لہٰذا اس نے نومولود کو دھرتی ماں کی جانب سے تحفہ سمجھ کر اپنا لیا۔

وہ بچی کو بازوؤں میں اٹھائے ہوئے اپنی پیاری بیوی کے پاس آیا اور بولا: "ہمیں خزانہ مل گیا۔ مجھے یہ بچی یگیہ والی جگہ پر پڑی ہوئی ملی اور اب ہم اسے اپنائیں گے۔" بیوی بڑی خوشی کے ساتھ رضامند ہو گئی۔

دھرتی دیوی کی خوبصورتی کا احاطہ فانی آنکھیں نہیں کر سکتیں' لیکن اگر ہم موسم بہار یا خزاں کی سبزی و شادابی یا سنہری چاندنی کو عاجز دلوں' یا کوہ و دمن' دریا اور سمندر کی شان و شوکت کو تحسین و آفرین کے ساتھ دیکھیں تو اس حسن کی کچھ جھلکیاں حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ دلکشی سیتا کا سراپا تھی۔ کمبن کا کہنا ہے کہ سیتا کے حسن میں خود لکشمی کی جھلک موجود تھی جو دودھ کا سمندر بلوئے جانے کے وقت آب حیات لے کر آئی تھی۔ جنک اور اس کی پیاری ملکہ نے اس الوہی حسن کی مالک بچی کو پالا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

جب سیتا بیاہ کی عمر کو پہنچی تو جنک پریشان ہوا کہ اب اس کی جدائی برداشت کرنا پڑے گی۔ مسلسل کوشش کے باوجود اسے سیتا کے قابل کوئی شہزادہ نہیں مل سکا تھا۔ بہت سے بادشاہ سیتا سے بیاہ کی خواہش لے کر منھلا آئے' لیکن جنک کی نظر میں کوئی بھی اس قابل نہ تھا۔ بادشاہ نے اس مسئلے پر غور کیا اور ایک فیصلے پر پہنچ گیا۔

کافی عرصہ پہلے ورونا (28) نے جنک کی جانب سے یگیہ کی انجام دہی پر خوش ہو کر اسے رودر (29) کی دو کمانیں اور دو ترکش دیئے تھے۔ وہ کمان قدیم آسمانی کمان تھی اور کوئی عام انسان اسے ہلا بھی نہیں سکتا تھا۔ اس نے یہ محترم تحفہ اپنے پاس سنبھال کر رکھا ہوا تھا۔ چونکہ کوئی غیر معمولی مرد ہی سیتا کے قابل قرار دیا جا سکتا تھا' اس لئے جنک نے یہ اعلان کرا دیا: "میری بیٹی سیتا کی شادی اس شہزادے سے کی جائے گی جو مجھے ورونا کی جانب سے دی گئی کمان کو اٹھا کر تیر چلا سکے گا۔"

سیتا کے حسن سے آگاہ متعدد شہزادے منھلا گئے مگر ناکام واپس لوٹے۔ کوئی بھی شرط پوری نہ کر سکا۔

سدھ آشرم کے رشی وشوامتر کی سرکردگی میں منھلا کی جانب جا رہے تھے اور انہوں نے اپنا سامان بیل گاڑیوں پر رکھا ہوا تھا۔ آشرم کے جانور اور پرندے بھی وشوامتر کے پیچھے نکل کھڑے ہوئے مگر اس نے انہیں آنے سے روک دیا۔

جب وہ دریائے سون پر پہنچے تو شام ہو رہی تھی۔ انہوں نے رات وہاں گزاری۔ وشوامتر نے رام اور لکشمن کو اس مقام کی تاریخ بتائی۔ صبح اٹھ کر انہوں نے اپنا سفر جاری رکھا' اور ایک اور کم گہرا دریا پار کر کے دوپہر کے وقت گنگا میں پہنچ گئے۔

وہ پاکیزہ پانی میں نہائے اور رشیوں نے اپنے اجداد کو بھینٹ چڑھائی۔ انہوں نے وہاں ایک عارضی آشرم قائم کیا' پوجا پاٹھ کی اور کھانا پکایا۔ کھانا کھانے کے بعد وہ وشوامتر کے گرد گرد بیٹھ گئے جس نے دونوں شہزادوں کی درخواست پر گنگا کی کہانی سنائی۔

پہاڑوں کے بادشاہ ہیم وان اور اس کی بیوی منورما کی دو بیٹیاں تھیں' بڑی بیٹی کا نام گنگا تھا۔۔۔۔۔ ہیم وان نے دیوں کی درخواست پر گنگا کو ان کے پاس بھیجا اور وہ وہیں جا کر رہنے لگی۔ چھوٹی بیٹی اوما پر شیو کی نظر کرم پڑی اور وہ اس کی بیوی بن گئی۔

ایودھیا کے ایک سابق بادشاہ ساگر کے گھر کافی عرصے سے کوئی بیٹا پیدا نہیں ہوا تھا۔ وہ اپنی دو بیویوں کیسینی اور سومتی کے ہمراہ ہمالیہ پر گیا اور وہاں تپ کئے۔ بھرگو رشی نے بادشاہ

سے خوش ہو کر اس پر اپنی رحمت نازل کی اور کہا: "تمہارے بہت سے بچے ہوں گے اور تم لافانی شہرت حاصل کرو گے۔ تمہاری ایک بیوی اکلوتے بیٹے کو جنم دے گی اور اسی کے ذریعہ تمہاری نسل چلتی رہے گی۔ دوسری بیوی ساٹھ ہزار تومند بیٹوں کو جنم دے گی۔"

ساگر کی بیویوں نے رشی کو سجدہ کیا اور پوچھا کہ اکلوتے بیٹے کی ماں ان میں سے کون بنے گی' اور کس کے بطن سے ساٹھ ہزار بچے پیدا ہوں گے۔ بھرگو رشی نے ان کی خواہش دریافت کی۔

کیسینی نے کہا کہ وہ تو بس ایک بیٹے پر مطمئن ہے جو نسل کو جاری رکھے گا۔ سومتی نے ساٹھ ہزار بیٹوں کو جنم دینا قبول کیا۔ رشی نے کہا' "چلو ایسے ہی سی۔"

بادشاہ اور اس کی بیویوں نے بڑے اطمینان کے ساتھ رشی کو الوداع کہا اور ایودھیا واپس آ گئے۔ مقررہ وقت پر کیسینی نے اسمنجس جبکہ سومتی نے ایک خوو تقسیمی مادے کو جنم دیا جو 60 ہزار بچوں میں تقسیم ہو گیا۔ دایاؤں نے بچوں کی اس فوج کی بڑی دیکھ بھال کی۔

سالہا سال گزر گئے۔ 60 ہزار بچے بڑے ہو کر طاقتور اور دلکش شہزادے بنے جبکہ اسمنجس بہت ظالم دیوانہ نکلا۔ وہ فارغ وقت میں چھوٹے چھوٹے بچوں کو اٹھا کر دریا میں پھینکتا اور انہیں ڈوبتے دیکھ کر زور زور سے قہقہے لگاتا۔

قدرتی بات ہے کہ لوگوں کو اس دیوانے سے شدید نفرت ہوئی اور انہوں نے اسے علاقہ بدر کر دیا۔ یہ دیکھ کر سب نے سکھ کی سانس لی کہ اسمنجس کا بیٹا انسومان اپنے باپ کے برعکس بہادر' پاکباز اور صلح جو تھا۔

بادشاہ ساگر نے ایک بہت بڑی اشو میدھ (گھوڑے کی قربانی) کا اہتمام کیا اور شہزادہ انسومان تمام انتظامات کا نگران تھا' لیکن اندر نے ایک راکشس کا بھیس بدل کر قربانی کے گھوڑے کو اڑا لیا۔ دیوتا فانی انسانوں کے یگیوں کو اپنی برتری کو چیلنج سمجھتے اور اس کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے کا کوئی موقع خالی نہ جانے دیتے تھے۔ تاہم' اگر تمام رکاوٹیں دور کر کے یگیہ مکمل کر لیا جائے تو وہ خود کو پیش کی گئی نذریں منظور کر لیتے۔ اور پھر یگیہ سرانجام دینے والے کو مناسب انعام ملتا۔

یگیہ کے گھوڑے کی چوری کی خبر ملنے پر بادشاہ بہت پریشان ہوا۔ اس نے سومتی کے ساٹھ ہزار بیٹوں کو حکم دیا کہ وہ گھوڑا تلاش کرنے کے لئے زمین کا چپہ چپہ چھان ماریں۔

اس نے انہیں کہا: "گھوڑے کے چوری ہونے کا مطلب نہ صرف یگیہ کا ادھورا رہنا ہے' بلکہ یہ تمام متعلقہ افراد کا گناہ بھی شمار ہو گا۔ اس لئے جاؤ اور گھوڑا ڈھونڈ کر لاؤ' چاہے وہ کہیں بھی چھپا ہو۔"

ساگر کے بیٹے بڑے جوش و خروش کے ساتھ ساری زمین کو چھانتے نکلے' لیکن گھوڑے کو کہیں بھی نہ پا سکے۔ حتیٰ کہ انہوں نے زمین کھودنا شروع کر دی کہ جیسے کوئی مدفون خزانہ ڈھونڈ رہے ہوں' اور انہوں نے اپنے جوش میں کسی جگہ اور نہ ہی کسی شخص کا احترام کیا اور صرف تمام افراد کی نفرت ہی حاصل کی۔ گھوڑا ملنے والا نہیں تھا' اور جب انہوں نے بادشاہ کو اپنی ناکامی کے متعلق بتایا تو اس نے انہیں دوسری دنیا میں بھی تلاش کرنے کا حکم دیا۔

شہزادوں نے تعمیل کی اور پاتال میں ایک آشرم کے کنارے پر ایک گھوڑے کو گھاس چرتے دیکھا۔ وہ اس جگہ سے زیادہ دور نہ تھا جہاں وشنو رشی کپل کے بھیس میں سادھی لگائے بیٹھا تھا۔

شہزادے فوراً" جان گئے کہ انہیں مسروقہ گھوڑے کے ساتھ ساتھ چور بھی مل گیا ہے' وہ چلاتے ہوئے کپل رشی کی جانب بھاگے: "چور یہاں یوگی بنا بیٹھا ہے۔"

کپل نے ہڑبڑا کر آنکھیں کھولیں اور ساٹھ ہزار شہزادے راکھ کے ڈھیر میں تبدیل ہو گئے۔ اصل چور اندر نے اسی سازش کے تحت گھوڑے کو یہاں چھوڑا تھا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

بھاگیرتھ اور گنگا کی کہانی

ساگر بادشاہ نے یگیہ کے گھوڑے کی تلاش میں گئے ہوئے شہزادوں کا بہت انتظار کیا مگر وہ واپس نہ آئے۔

کچھ روز بعد اس نے اپنے پوتے اسومان کو بلوایا اور کہا: "میں یہ جاننے کے لئے بیقرار ہوں کہ پاتال میں شہزادوں پر کیا گزری ہے۔ تم بہادر ہو' وہاں مسلح ہو کر جاؤ اور دیکھو کہ کیا واقع ہوا ہے' اور کامیاب ہو کر واپس آنا۔" اسومان شہزادوں والی راہ پر ہی روانہ ہوا اور تحت الثریٰ میں پہنچا جہاں اس نے چاروں سمتوں کے محافظ طاقتور ہاتھیوں کو دیکھا اور انہیں پرنام کیا۔ ان ہاتھیوں نے اس کی حوصلہ افزائی کی اور کہا کہ وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو گا۔

جب اسومان پاتال میں داخل ہوا اور اردگرد نظر دوڑائی تو قربانی کے گھوڑے کو سکون سے وہاں چرتے دیکھ کر بہت خوش ہوا' مگر ساری جگہ پر موجود راکھ کے ڈھیروں نے اسے پریشان اور متحیر کر دیا۔ کیا یہ راکھ اس کے طاقتور چچاؤں کی تھی؟

پرندوں کا بادشاہ گرودا' جو ساگر کی دوسری بیوی سومتی کا بھائی تھا' وہاں سے گزر رہا تھا۔ اس نے اسومان کو بتایا: "ساگر کے ساٹھ ہزار بیٹوں میں سے اب وہ راکھ کے ڈھیر ہی باقی ہیں کیونکہ رشی کپل نے اپنی ایک نگاہ کے ذریعہ ان پر عتاب نازل کر دیا تھا۔ پیارے بیٹے' گھوڑا ساتھ لے جاؤ اور یگیہ مکمل کرو۔ اگر ان راکھوں کو دستور کے مطابق پانی لگا کر شہزادوں کی روحوں کو سکون پہنچانا ہے تو گنگا کو دیوتاؤں کی دنیا سے یہاں نیچے لانا ہو گا۔"

اسومان گھوڑا لے کر گھر کی جانب بھاگا اور بادشاہ کو سارا ماجرا کہہ سنایا۔

ساگر اپنی قسمت پر اور اپنے بیٹوں کے انجام پر دکھ میں ڈوبا ہوا تھا۔ تاہم گھوڑا واپس آ جانے پر اس نے یگیہ مکمل کیا۔ وہ اپنے ساٹھ ہزار بیٹوں کو کھونے کے غم اور گنگا کو پاتال میں لانے سے ناامیدی کے عالم میں مر گیا۔

(رامائن کے مطابق ساگر کا عرصہ حیات تیس ہزار برس تھا۔ ہمیں تیس اور ساٹھ ہزار جیسے ہندسوں سے پریشان نہیں ہونا چاہئے۔ تیس ہزار کا مطلب بہت سے یا محض تیس برس ہو گا۔ اگر ہم چاہیں تو ان ہندسوں کو جوں کا توں بھی لے سکتے ہیں۔)

Scanned and Uploaded By Nadeem

ساگر کی موت کے بعد اسومان ایودھیا میں تخت نشین ہوا اور اس کے بعد دلیپ اور بھاگیرتھ نے حکومت سنبھالی۔

اگرچہ اسومان اور دلیپ باقی تمام حوالوں سے خوش رہے لیکن اس دکھ میں دنیا سے گئے کہ وہ اپنے اجداد کی مکتی کی خاطر گنگا کو پاتال میں لانے کے قابل نہیں ہو سکے تھے۔

بھاگیرتھ بہت طاقتور بادشاہ تھا' مگر اس کی کوئی اولاد نہ تھی۔ وارث پیدا کرنے اور گنگا کو نیچے لانے کی خواہش میں زہد و ریاضت کے لئے وہ گوکرن روانہ ہو گیا اور سلطنت کا انتظام اپنے وزراء کو سونپ گیا۔

بھاگیرتھ کٹھن ریاضتوں میں سے گزرا۔ اس نے اپنے چاروں طرف آگ جلا کر دھوپ میں بیٹھنے کی مشق کی' ایک ماہ میں صرف ایک مرتبہ کھانا کھایا اور اپنے تپ جاری رکھے۔ بھاگیرتھ کا نام کسی بھی نیک مقصد کے لئے کوشش کی علامت بن گیا۔ برہما نے ان تپوں سے خوش ہو کر خود کو بھاگیرتھ کے سامنے ظاہر کیا اور پوچھا: "تم کیا چاہتے ہو؟"

بھاگیرتھ نے اسے اپنی دو خواہشات سے آگاہ کیا: "اگر آپ کو مجھ پر رحم آ گیا ہے تو مجھے ایک بیٹے کی نعمت سے نوازیں جو میرے اجداد کی نسل کو جاری رکھے۔ دوم' کپل منی کے عتاب کی وجہ سے میرے اسلاف پاتال میں راکھ بن کر پڑے ہیں۔ ان کی ارواح کو آسمان پر پہنچانے کے لئے راکھ کو گنگا کے پانی سے دھونا ضروری ہے۔ کیا آپ گنگا کو نیچے آنے کا حکم دیں گے۔"

برہما نے جواب دیا: "دیوتا تمہارے تپوں سے خوش ہیں۔ تمہاری خواہشیں منظور کی جاتی ہیں۔ لیکن ایک رکاوٹ ہے۔ دھرتی گنگا کی قوت کو سہ نہیں سکتی' اسے برداشت کرنے کی ہمت صرف شیو میں ہے۔ اس لئے اپنی عبادت و ریاضت کو اس کی جانب متعین کرو۔"

بھاگیرتھ نے دوبارہ تپ شروع کئے اور کافی عرصہ تک کچھ نہ کھایا پیا' اور آخرکار اس پر شیو کی رحمت ہوئی۔ شیو ظاہر ہوا اور بھاگیرتھ سے کہا: "میں تمہاری خواہش پوری کروں گا۔ میں گنگا کو اپنے سر پہ اتاروں گا۔ اس کی رحمت تم پر نازل ہو۔"

جب مہادیو نے گنگا کی مدد کرنے کا وعدہ کر لیا تو گنگا نے برہما کے حکم سے نیچے اترنا شروع کیا۔ اس نے اپنے غرور میں سوچا کہ وہ مہادیو کے سر پہ گرے گی اور اسے بھی اپنے ساتھ بہا کر پاتال میں لے جائے گی۔

سہ چشم خدا نے گنگا کو سبق سکھانے کا فیصلہ کیا۔ ابھی اس نے یہ سوچا ہی تھا کہ اس کے سر پہ گرنے والے پانی کے دھارے اس کے گنجلدار بالوں میں ہی اٹک کر رہ گئے۔ گنگا نے ہر ممکن کوشش کر لی' مگر شیو کے گتھے ہوئے بالوں میں سے پانی کا ایک قطرہ بھی باہر نہ نکل سکا۔

یہ گنگا کے لئے ایک سبق' لیکن بھاگیرتھ کے لئے باعث ناامیدی و دل شکستگی تھا۔ اب وہ شیو کو دوبارہ تپوں کے ذریعہ اپنی طرف متوجہ کرنے کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے ایسا ہی کیا۔ شیو کو اس پر رحم آ گیا اور اس نے گنگا کے پانیوں آہستہ آہستہ بندو سر میں بہنے دیا جہاں وہ سات چھوٹی چھوٹی اور الگ الگ ندیوں کی صورت میں نیچے کی جانب بہنے لگا۔

تین ندیاں مغرب اور تین مشرق کی جانب بہیں جبکہ ساتویں ندی بھاگیرتھ کے پیچھے پیچھے چل دی جو خوشی میں اچھلتا کودتا اسے پاتال میں لے گیا تاکہ اپنے اسلاف کی روحوں کو مکتی اور سکون دلا سکے۔

گنگا ایک ناتحلنہ رتھ میں سوار بھاگیرتھ کے پیچھے آ رہی تھی' اس کے پانی اچھل کود کرتے اور چمکتے دمکتے ہوئے دریا کی صورت میں جا رہے تھے اور دیوتا اور گندھرو عظیم نظارے کو دیکھنے کے لئے اوپر جمع ہو گئے۔ ندی کہیں تند اور کہیں مدھم' کہیں ڈھلوان کی جانب بہتی اور کہیں اوپر کی طرف اچھلتی ہوئی بھاگیرتھ کے رتھ کے پیچھے محو رقص تھی اور آسمانوں کے باشندے یہ دلکش نظارہ دیکھ رہے تھے۔

گنگا نے اپنے بہاؤ کے دوران ایک یگیہ کے لئے بنائے گئے چبوترے کو بھی تباہ کر دیا جو جہنو نامی رشی نے تیار کیا تھا۔ رشی نے سارے پانی کو اپنے جلو میں جمع کیا اور پی گیا۔ گنگا کے دوبارہ غائب ہو جانے پر بھاگیرتھ کو پھر پریشانی لاحق ہوئی۔

دیو اور دیگر رشی جہنو کے پاس آئے اور درخواست کی کہ گنگا کو معاف کر دے اور بھاگیرتھ کو اپنی زہد و ریاضت کا صلہ پانے دے۔ رشی مان گیا اور گنگا کو اپنے دائیں کان میں سے بہہ جانے دیا۔ دیو بہت خوش ہوئے اور گنگا سے بولے: "اپنی ماں کی کوکھ کی طرح رشی کے جسم سے باہر آنے پر اب تم جہنوی یعنی جہنو کی بیٹی ہو۔"

مزید کوئی رکاوٹ یا حادثہ پیش نہ آیا اور گنگا سمندر میں سے ہو کر پاتال میں پہنچی۔ مقدس پانیوں کے ساتھ بھاگیرتھ نے اپنے اسلاف کے لئے رسوم ادا کیں اور ان کی روحوں کو آسمانوں میں داخل کیا۔

چونکہ بھاگیرتھ کی کوششوں کے باعث گنگا نیچے آئی تھی اس لئے اسے بھاگیرتھی کہتے ہیں۔

وشوامتر نے یہ کہانی سنانے کے بعد شہزادوں سے کہا: "سورج ڈوب رہا ہے' آؤ گنگا کے پانیوں میں شام کی عبادت کریں جسے تمہارے اجداد اس دنیا میں لائے تھے۔"

ہندو کہتے ہیں کہ گنگا کے پاکیزہ پانیوں میں نہانے یا اس مقدس کہانی کو عقیدت کے ساتھ سننے یا پڑھنے والوں کے گناہ دھل جاتے ہیں اور انہیں نیکی' طاقت اور جوش و خروش عطاء ہوتا ہے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
UploadedbyNadeem

آہلیہ

ویشال نگر میں دن گزارنے کے بعد وشوامتر اور اس کی جماعت متھلا کی جانب روانہ ہوئی۔ متھلا سے کچھ دور انہوں نے ایک خوبصورت آشرم دیکھا جو غیر آباد لگتا تھا۔ رام نے وشوامتر سے پوچھا: "یہ قدیم درختوں والا آشرم کس کا ہے؟ اس جیسا خوبصورت مسکن ویران کیوں پڑا ہے؟"

وشوامتر نے جواب دیا:

"اس آشرم کو ایک سراپ ملا تھا۔ رشی گوتم یہاں اپنی بیوی آہلیہ کے ساتھ عبادت و ریاضت اور سکون میں زندگی بسر کر رہا تھا۔ ایک روز رشی کی عدم موجودگی میں اندر حسین آہلیہ کے لئے ناپاک خواہشات لے کر یہاں آیا' گوتم بھیس بدل کر اندر داخل ہوا اور بھڑکتے ہوئے جذبات کے ساتھ خاتون تک جا پہنچا۔ آہلیہ اس کے بدلے ہوئے بھیس کے فریب میں تو نہ آئی' لیکن وہ اہل افلاک کے آقا کی محبت میں گرفتار ہو گئی اور اس کی خواہش کے سامنے سر تسلیم خم کر دیا۔

"جب گناہ کا ارتکاب ہو چکا تو آہلیہ نے اپنے شوہر کی سنگین اور غضبناک روحانی قوت کے خیال سے اندر کو متوقع مصیبت سے خبردار کیا اور فوراً" چلے جانے کی درخواست کی۔

"اندر احساس جرم کی پریشانی میں فرار ہو رہا تھا کہ بدقسمتی سے رشی کے ساتھ ٹکراتے ٹکراتے رہ گیا جو گیلے کپڑوں اور روحانی نور میں لپٹا ہوا واپس آ رہا تھا۔ اس علیم و خبیر دانش کے سامنے کوئی بہانہ تراشنا بے سود تھا' اور اندر نے ندامت میں سر جھکا کر رشی سے رحم کی درخواست کی۔ رشی نے غضب کے ساتھ اسے دیکھا اور بدعا دی: او شہوت پرست وحشی' او تمام سچائی اور راستبازی کی موت' تیری مردانگی تجھ سے چھن جائے۔

"اندر اسی لمحے نامرد بن گیا اور زبردست ندامت کے ساتھ دیوں کے پاس واپس چلا گیا۔"

تب رشی اپنی خطاکار بیوی کی جانب متوجہ ہوا اور اس کے لئے ایک طویل آزمائش تجویز کی۔ اس نے کہا: تم یہیں پہ ہمیشہ ہوا میں زندہ رہو گی اور کوئی تمہیں دیکھ نہیں سکے گا۔ طویل عرصہ بعد دسرتھ کا بیٹا اس جگہ سے گزرے گا۔ آشرم میں اس کا پاؤں پڑتے ہی تم اس بدعا سے نجات پا لو گی۔ اسے مہمان کی طرح خوش آمدید کہنا۔ تب تمہاری کھوئی ہوئی عفت اور خوبصورتی لوٹ آئے گی۔

"تب رشی اپنے بے توقیر شدہ آشرم کو چھوڑ کر ہمالیہ پہ چلا گیا اور خود کو کٹھن ریاضتوں میں منہمک کر لیا۔"

وشوامتر نے رام سے کہا: "آؤ آشرم کے اندر چلیں۔ تمہاری بدولت آہلیہ کو نجات ملے گی اور اس میں وہ روشنی دوبارہ جل اٹھے گی جس کا وعدہ رشی نے کیا تھا۔"

اور وہ آشرم میں گئے۔ آشرم میں رام کا پاؤں پڑتے ساتھ ہی بدعا کا اثر مٹ گیا اور آہلیہ اپنے تمام حسن و دلکشی کے ساتھ ان کے سامنے کھڑی تھی۔ اس نے پتوں اور بیلوں کے پیچھے لیٹے لیٹے اپنے عہد کی تکمیل میں کئی برس گزارے تھے' اب رام کے حضور وہ بادلوں سے ابھرے ہوئے چاند کی مانند چمک رہی تھی' اس کے حسن کا شعلہ دھوئیں میں سے یوں لپکا جیسے پانی کی سرسراتی چادر پہ سورج کا عکس پڑتا ہے۔

رام اور لکشمن نے رشی کی بیوی کے چرن چھوئے جو ریاضت کے ذریعہ پاک ہو چکے تھے۔ آہلیہ نے مقدس شہزادوں کو مہمان داری کی تمام روایات کے ساتھ خوش آمدید کہا۔ جب آہلیہ گناہ کی آلودگی سے پاک ہو کر دیوی کی مانند چمکنے لگی تو آسمان سے پھولوں کی بارش ہوئی' ساتھ ہی رشی گوتم اپنے آشرم میں لوٹ آیا اور اپنی نادم و مصفیٰ بیوی کو دوبارہ اپنی محبت کا تحفہ دیا۔

(آہلیہ کی یہ کہانی والمیکی نے بیان کی ہے۔ دیگر پرانوں اور حکایات میں تفصیلات کچھ مختلف ہیں' لیکن اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ان تصنیفات میں بار بار دیووں اور راکشسوں کا ذکر آیا۔ راکشس ظالم' دھرم کی پروا نہ کرنے والے اور سراپا بدی تھے۔ اسور بھی راکشسوں جیسے تھے۔ لیکن راکشسوں میں بھی کچھ ایک دانا اور نیک لوگ موجود تھے۔ بہترین نسلوں میں بھی تو برے آدمی گزرے ہیں اور بری نسلوں میں اچھے آدمی۔ بحیثیت مجموعی اسور اور راکشس وہ مخلوقات ہیں جو برے کاموں سے خوش ہوتے ہیں۔ افسوس کی بات ہے کہ کچھ لوگ اپنی جہالت میں اسوروں اور راکشسوں کو قدیم ہندوستانی قبائل اور نسلیں قرار دیتے ہیں ---- کوئی ادبی تصنیف یا روایت یا مندرجہ تاریخ اس خیال کی حمایت نہیں کرتی۔ غیر ملکیوں نے راکشسوں کو دراوڑی نسل گردانا' لیکن تامل یا دیگر ادب میں اس کا کوئی حوالہ

Scanned and Uploaded By Nadeem

نہیں ملتا۔ تامل لوگ اسوروں یا راکشسوں کی اولاد نہیں۔ دیو بالعموم دھرم کے پیروکار تھے اور انہوں نے راکشسوں کو نیچا دکھانے کی ذمہ داری لی تھی۔ پرانوں کے مطابق کبھی کبھی انہیں راکشسوں سے نمٹنے کی خاطر دھرم کے اصولوں سے تجاوز بھی کرنا پڑا' جبکہ کچھ راکشس تپوں کے ذریعہ عظیم طاقت کے مالک بن گئے تھے۔ دیو بالعموم نیک خصلت تھے' اور راست بازی کی راہ سے ہٹنے والوں نے اس کی قیمت ادا کی۔ دیوں کے لئے کوئی الگ ضابطہ یا دستور عمل نہیں تھا۔ قانون کرم دیوں اور دوسروں میں کوئی فرق روا نہیں رکھتا۔ دیوں کی چھوٹی چھوٹی غفلتیں سفید کپڑے پر لگے داغ کی طرح ہمیں بہت واضح طور پر دکھائی دیتی ہیں۔ راکشسوں کی بدکاریوں کو قدرتی سمجھا جاتا ہے اور ہم ان پر زیادہ توجہ نہیں دیتے۔

یہ امر ذہن نشین رکھنا چاہئے کہ قدیم صحائف (پرانوں) میں ہم دیوتاؤں کو دھرم کی الجھنوں میں الجھا ہوا دیکھتے ہیں۔ اندر اور دیگر دیوں کو اکثر سنگین گناہ کرتے دکھایا گیا۔ پرانوں میں مذکور رشیوں نے خود کو اس قسم کی مشکلات سے دوچار کیوں کیا؟ ان کا مقصد غالباً لوگوں میں ادھرم (ناراستی) کے خطرات کا احساس پیدا کرنا تھا۔

○

رام اور سیتا کی شادی

جنک کے یگیہ کی تمام تیاریاں مکمل ہو گئیں' اور مختلف سلطنتوں کے متعدد رشی اور برہمن متھلا پہنچ گئے۔ وشوامتر اور شہزادوں کا حسب موقع استقبال ہوا۔ وشوامتر کو جنک کے استاد ستانند نے سب سے پہلے خوش آمدید کہا اور پھر خود جنک نے۔

بادشاہ نے رشی سے کہا: "آپ کا میرے یگیہ میں تشریف لانا میرے لئے باعث سعادت ہے۔"

جنک نے رام اور لکشمن کی جانب اشارہ کرتے ہوئے وشوامتر سے پوچھا: "یہ ہم شکل دیوتا صفت نوجوان کون ہیں' جنہوں نے اپنے ہتھیار فخرمند سورماؤں کی طرح اٹھا رکھے ہیں؟ ان بیٹوں کا مسرور باپ کون ہے؟"

وشوامتر نے جنک کو بتایا کہ وہ بادشاہ دسرتھ کے بیٹے ہیں۔ یہ بھی بیان کیا کہ انہوں نے کس طرح راکشسوں کا خاتمہ کرکے یگیہ کی حفاظت کی۔ "وہ یہاں رودر کی عظیم کمان کو دیکھنے آئے ہیں جو تمہارے محل میں رکھی ہے۔" جنک وشوامتر کی بات سمجھ گیا اور خوشی سے پھولے نہ سمایا۔

بادشاہ نے کہا: "ہم شہزادے کو کمان دیکھنے کے لئے خوش آمدید کہتے ہیں۔ اگر وہ اسے چلا سکے تو میری بیٹی کو حاصل کرلے گا۔ بہت سے شہزادے اس کمان کو دیکھنے آئے اور ناکام لوٹے' وہ اسے اپنی جگہ سے ہلا بھی نہ سکے۔ اگر یہ شہزادہ کامیاب رہا تو مجھے دلی خوشی ہوگی اور میں سیتا کا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دوں گا۔"

تب جنک نے اپنے آدمیوں کو حکم دیا کہ کمان لے کر آئیں جسے ایک لوہے کے صندوق میں بحفاظت رکھا گیا تھا۔ صندوق کو آٹھ پہیوں والے رتھ پر رکھ کر لایا گیا۔

جنک نے کہا: "یہ ہے رودر کی کمان جس کی پوجا میرے اجداد اور میں نے کی۔ رام کو یہ دکھائی جائے۔"

رام نے وشوامتر اور بادشاہ جنک سے اجازت لینے کے بعد لوہے کے صندوق کی جانب قدم بڑھایا جبکہ سب کی پرامید آنکھیں اس پر مرکوز تھیں۔ اس نے صندوق کھول کر بڑھے

Scanned and Uploaded By Nadeem

آرام سے کمان اٹھالی جیسے وہ کوئی پھولوں کی مالا ہو۔ پھر کمان کا ایک سرا پاؤں کے پنجے پہ اٹکا کر اس قدر زور سے تانت کھینچی کہ مضبوط کمان سے بجلی کڑکنے جیسی آواز نکلی۔ آسمان سے پھول برسنے لگے۔

جنک پکار اٹھا: "میری پیاری بیٹی سیتا کی شادی اس شہزادے سے کی جائے گی۔"

وشوامتر نے جنک سے کہا: "دسرتھ کو یہ خبر سنانے اور دعوت دینے کے لئے اپنا تیز ترین قاصد ایودھیا کی طرف روانہ کر دو۔"

جنک کا قاصد تین دن میں ایودھیا پہنچا۔ بادشاہ دسرتھ اندر کی طرح اپنے تخت پر براجمان تھا۔ قاصدوں نے اس سے کہا: "رشی وشوامتر اور بادشاہ جنک نے آپ کے لئے اچھی خبر بھیجی ہے۔ آپ کے بیٹے رام نے متھلا میں کمان چلانے کی شرط پوری کر کے سیتا کا ہاتھ حاصل کر لیا ہے۔ اس نے رودر کی کمان کو بلا کوشش اٹھا کر اتنے زور سے تانت کھینچی کہ وہ ٹوٹ گئی۔ بادشاہ جنک اس شادی کے لئے آپ کی رضامندی کا شدت سے منتظر ہے اور اس نے آپ کو خوشی کے جشن میں شریک ہونے کی دعوت بھیجی ہے۔ آپ اپنے مصاحبین کے ہمراہ متھلا روانہ ہونے کی تیاری کریں۔"

دسرتھ نے بڑی پریشانی کے عالم میں رام کو وشوامتر کے ہمراہ بھیجا تھا۔ اب وہ یہ خبر سن کر خوشی سے جھنجھنا اٹھا اور اپنے وزراء کو سفر کی تیاری کو کہا۔ اگلے ہی روز وہ متھلا کے لئے روانہ ہو گیا۔

دسرتھ اور اس کے مصاحبین کا متھلا پہنچنے پر پرتپاک اور پرجوش استقبال ہوا۔ رسمی سلام دعا کے بعد جنک نے دسرتھ سے کہا: "میرا یگیہ جلد ہی مکمل ہو جائے گا۔ میرے خیال میں یگیہ کے فوراً بعد شادی کر دینا بہترین رہے گا۔" پھر اس نے دسرتھ کی رضامندی طلب کی۔ دسرتھ نے جواب دیا: "تم لڑکی کے باپ ہو' اور اپنی خواہش کے مطابق انتظامات کرو۔"

مقررہ وقت اور دن کو بادشاہ جنک نے دلہن رام کے حوالے کرتے ہوئے کہا: "یہ ہے میری بیٹی سیتا' جو ہمیشہ تمہارے ہمراہ دھرم کے راستے پر چلتی رہے گی۔ اس کا ہاتھ تھام لو۔ یہ ہمیشہ تمہارے ساتھ سایہ بن کر ساتھ چلے گی:

"ایم سیتا مم ستا
سہادھر مچری تو

Scanned and Uploaded By Nadeem

پرتیچھ چینام بھدرم تے
پانم گربنشیو پانا
پتی ورتا مہا بھاگا
چھیوا نوگتا سدا"

یہ شلوک شمالی ہندوستان میں شادی کے موقع پر دلہن کو دولہے کے حوالے کرتے وقت پڑھا جاتا ہے۔

یوں سیتا رام کی ہو گئی۔ کیا یہ ازلی محبوب اور محبوبہ کا دوبارہ ملن نہیں تھا۔ چنانچہ وہ جدائی کے بعد ملنے والے عاشقوں کی طرح خوش ہوئے۔

○

پرسورام کی مایوسی

وشوامتر نے ایودھیا میں شہزادوں کی ذمہ داری اٹھائی تھی۔ اب متھلا میں انھیں دوبارہ دسرتھ کے حوالے کرنے اور شادی کی تقریبات میں شرکت کے بعد اس نے دونوں بادشاہوں سے رخصت لی اور ہمالیہ پر چلا گیا۔ رام کی کہانی میں وشوامتر کا مزید کوئی کردار نہیں۔

(وشوامتر کو رامائن کے عظیم مندر کا سنگ بنیاد کہا جا سکتا ہے۔ متھلا میں رام کے بیاہ کے بعد ہم اسے دوبارہ نہیں دیکھتے۔ یہ امر ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے کہ والمیکی کی رامائن میں مختلف اہم کردار کسی ایک حصے میں ظاہر ہونے کے بعد بالکل غائب ہو جاتے ہیں۔ بال کانڈ کا مرکزی کردار وشوامتر بھی بعدازاں سامنے نہیں آتا۔ اس طرح کانکئی اور گویا بھی صرف ایودھیا کانڈ میں نمایاں ہیں۔ بھرت کے بارے میں بھی یہی کہا جا سکتا ہے جس کا رام کی ایودھیا واپسی کے بعد کوئی ذکر نہیں ملتا۔ مہابھارت اور عام ناٹکوں کے کرداروں کے برعکس والمیکی کی رامائن کے کردار بار بار نہیں آتے۔)

بادشاہ دسرتھ اپنے مصاحبین کے ہمراہ واپس ایودھیا آیا۔ راستے میں بدشگون ظاہر ہوئے اور بیقرار دسرتھ نے ویسشٹھ سے پوچھا کہ ان کی تعبیر کیا ہے۔ ویسشٹھ نے جواب دیا کہ خطرے کی کوئی بات نہیں' کیونکہ اگرچہ پرندے کسی مشکل کی نشاندہی کر رہے ہیں' مگر چوپایوں کے رویے میں خوشی کی فال ہے۔

دسرتھ اور ویسشٹھ ابھی گفتگو کر رہے تھے کہ ایک زبردست طوفان آ گیا۔ درخت جڑوں سے اکھڑ گئے زمین لرز اٹھی اور گرد کے بادلوں نے سورج کو چھپا لیا۔ ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ ہر کوئی خوفزدہ ہو گیا۔ جلد ہی انھیں اس عجیب واقعے کی وجہ معلوم ہو گئی۔ ان کے سامنے پرسو رام' کشتریوں کے جانی دشمن کی شبیہہ کھڑی دکھائی دی جس کے ایک کندھے پر کمان اور دوسرے پر کلہاڑا تھا' جبکہ ہاتھ میں ایک تیر چمک رہا تھا اس کی شکل و صورت نہایت بھیانک لگ رہی تھی۔ ماتھے پر بالوں کی لٹوں کے ساتھ وہ رودر کی مانند غضبناک دکھائی دیتا تھا۔ اس کے چہرے سے شعلوں جیسی روشنی نکل رہی تھی۔ رشی جمدگنی کے بیٹے نے کشتریوں میں ہراس پھیلا دیا جن کی کئی نسلیں اس کے ہاتھوں نابود ہوئی

تھیں۔ وہ جس طرف بھی رخ کرتا طوفان اور زلزلہ اس کے ساتھ جاتا۔ اور کشتریہ نسل خوف کے مارے کانپ اٹھی۔

دسرتھ کے مصاحبین میں شامل برہمنوں نے ایک دوسرے سے کہا: "پرسو رام کا باپ ایک بادشاہ کے ہاتھوں قتل ہوا تھا' اس لئے اس نے ساری کشتریہ نسل کو مٹا دینے کی قسم کھائی ہے۔ ہمیں امید تھی کہ اس کا جذبہ انتقام لاتعداد بادشاہوں کے خون سے ٹھنڈا پڑ چکا ہو گا۔ کیا اس نے اپنی مہم پھر سے شروع کر دی؟" تاہم انہوں نے اسے رواج کے مطابق پانی کی بھینٹ چڑھائی۔ بھینٹ وصول کرنے کے بعد پرسو رام نے رام سے کہا: "اے دسرتھ کے بیٹے! میں نے تمہاری قوت کے بارے میں سنا ہے۔ میں یہ جان کر حیرت زدہ ہوں کہ تم نے بادشاہ جنک کے دربار میں رودر کی کمان کی تانت زور سے کھینچ کر توڑ ڈالی۔ میرے پاس بھی بالکل اس جیسی ایک کمان ہے۔ یہ وشنو نے میرے باپ کو دی تھی۔ اگر تم اس کی تانت کو بھی ہلا سکو تو میرے ساتھ جنگ کرنے کے اہل ہو گے۔"

دسرتھ اس اچانک پیش آنے والی صورتحال سے بہت پریشان ہوا اور درخواست کی کہ اس کے بیٹے رام کو اس آزمائش میں نہ ڈالا جائے۔ اس نے پرسو رام سے کہا: "تم ایک برہمن ہو۔ ہم نے سنا ہے کہ تم نے اندر سے کئے ہوئے وعدے کے مطابق تپ کر کے اپنے انتقام کی آگ بھڑکائی اور زمین کو چھوڑنے کے بعد کشیپ کو فتح کیا۔ مناسب یہ ہے کہ تم اپنی قسم توڑ ڈالو۔ کیا ایک ایسے جواں سال شہزادے کو نقصان پہنچانا تمہیں زیب دیتا ہے جس کی کوئی خطاء نہیں اور جو ہمیں اپنی جان سے زیادہ عزیز ہے؟"

پرسو رام پر اس بات کا کوئی اثر نہ ہوا' اس نے دسرتھ کی جانب دیکھا تک نہیں' اور صرف رام کو مخاطب کر کے کہنے لگا: "وشو کرم نے دو بالکل ایک جیسی کمانیں بنائی تھیں۔ ایک رودر اور دوسری وشنو کو دی گئی۔ وشنو والی کمان یہ رہی۔ تمہیں جو کمان چلانے کو دی گئی وہ شیو کی تھی۔ دیکھتے ہیں کہ تم اسے بھی چلا سکتے ہو یا نہیں' اور اگر تم کامیاب رہے تو یہ تمہاری مہارت اور طاقت کا ثبوت ہو گا اور میں تمہیں اپنے ساتھ لڑنے کی عزت دوں گا۔"

پرسو رام بلند اور مغرور آواز میں بات کر رہا تھا۔ رام نے اسے عاجزانہ مگر ٹھوس لہجے میں جواب دیا: "او جمدگنی کے بیٹے! تم اپنے مقتول باپ کا انتقام لینے کو بے قرار ہو جسے ایک بادشاہ نے مارا تھا۔ میں اس جذبہ انتقام پر تمہیں ملامت نہیں کرتا۔ لیکن تم دوسروں کی طرح مجھے نیچا نہیں دکھا سکتے۔ لاؤ مجھے اپنی کمان دو۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

یہ کہہ کر رام نے پرسو رام کے ہاتھ سے کمان اور تیر پکڑ لیا۔ اس نے تیر لگا کر تانت کو کھینچا اور مسکراتے ہوئے پرسو رام سے کہا: "طاقتور وشنو کا یہ کھنچا ہوا تیر بیکار میں واپس نہیں رکھا جا سکتا۔ اسے کسی چیز کو تباہ کرنا ہو گا۔ مجھے بتاؤ' کیا یہ تمہاری چلنے جلنے کی قوتوں کو تباہ کر دے یا تمہارے تپوں کے نتائج کو؟"

دسرتھ کے بیٹے نے وشنو کا تیر کھینچا تو پرسو رام کے چہرے کی رونق ماند پڑ گئی' اور اب وہ کسی جنگجو فاتح کی بجائے خود گرفتہ رشی کی طرح کھڑا تھا' کیونکہ پرسو رام کے اوتار کا مقصد پورا ہو گیا تھا۔

پرسو رام نے ایودھیا کے شہزادے سے دھیمے انداز میں کہا: "میں تمہیں پہچان گیا ہوں۔ تمہارے ہاتھوں اپنے غرور کے خاتمہ پر مجھے کوئی افسوس نہیں۔ میں اپنے تمام تپ تمہارے نام کرتا ہوں۔ لیکن کشیپ سے کئے ہوئے وعدہ کے باعث میں اس کی اقلیم میں نہیں ٹھہر سکتا اور مجھے سورج ڈوبنے سے پہلے پہلے مہندر پہاڑوں پر واپس جانا ہو گا۔ مجھے صرف اس مقصد کی خاطر چلنے جلنے کی طاقت استعمال کرنے دو۔ اس کے بدلے میں تم اپنے کھینچے ہوئے تیر سے وہ تمام طاقت ختم کر ڈالو جو میں نے تپوں کے ذریعہ حاصل کی ہے۔"

یہ کہہ کر پرسو رام نے شہزادے کو جھک کر سلام کیا اور چلا گیا۔

ایودھیا کے باسی یہ سن کر بہت خوش ہوئے کہ دسرتھ اور شہزادے راجدھانی میں واپس آ رہے تھے۔ پھولوں سے سجا ہوا شہر دیو لوک (دیوتاؤں کی دنیا) کی طرح جگمگا رہا تھا۔

رام اور سیتا نے ایودھیا میں بارہ برس ہنسی خوشی گزارے۔ رام نے اپنا دل سیتا کے سپرد کر دیا۔ یہ کہنا مشکل تھا کہ ان کی محبت میں اضافے کا باعث ان کی پاکبازی تھی یا خوبصورتی۔ ان کے دلوں میں کچھ کہے سنے بغیر بھی رابطہ رہتا۔ رام کی محبت میں مسرور سیتا آسمان کی لکشمی کی مانند چمکنے دمکنے لگی۔

کافی عرصہ بعد' جب ان کا بن باس شروع ہوا تو عظیم رشی اتری کی پاک بیوی انسوئیہ نے رام سے سیتا کی محبت کو سراہا۔ سیتا نے جواب دیا: "محبت کیسے نہ ہوتی؟ رام ہستی کامل ہیں۔ جتنی محبت میں ان سے کرتی ہوں اتنی ہی انہیں بھی مجھ سے ہے۔ ان کی مہربانی غیر متغیر اور دائمی ہے۔ پاک دل رام نے حواس پر فتح پا لی ہے۔"

○

جشن کی تیاریاں

رام اور سیتا نے ایودھیا میں بارہ برس ہنسی خوشی گزارے۔ لیکن اب برہمہ اور اس کی شریک حیات کو انسانی صورت میں مشکلات' دکھوں اور زمینی زندگی کے جھگڑوں کا سامنا کرنا تھا۔

جیسا کہ بھگوان نے خود وضاحت کی ہے: "میں جس اوتار کا بھی روپ دھارتا ہوں' میرے احساسات اور تجربات اسی کے مطابق ہوتے ہیں۔"

ایودھیا کا شہزادہ رام کون تھا جس نے اپنے جسم' زندگی اور تجربے کے ذریعہ انسانیت کے دکھ سہے اور دیوتاؤں کو بچایا؟ یقیناً وہ ہمہ موجود' ہمہ غالب ہستی مطلق تھا جو داخلی اور خارجی دنیا پر حکمران ہے۔

تامل شاعر کمبن نے ایودھیا کانڈ کے آغاز میں بتایا کہ کیسے شاہ شاہان نے ایک کبڑی خادمہ اور ایک سوتیلی ماں کے ہاتھوں سختیاں جھیلیں جس نے اسے عصاء سے محروم کر کے سمندر سے پرے جنگل میں دیس نکالا دے دیا۔

دسرتھ کو اپنے چاروں بیٹوں سے محبت تھی مگر رام کے لئے خصوصی شفقت رکھتا تھا۔ رام اپنی شاہانہ صلاحیتوں اور دھرم کی پیروی کے باعث اس خصوصی محبت کا حقدار بھی تھا۔ ملکہ کوشلیہ ——— دیوتاؤں کی ماں آدیتی کی طرح ——— کو رام جیسے بیٹے کی ماں ہونے پر فخر تھا۔

والمیکی نے رام کی فضیلتوں کے بیان میں کئی صفحات بھر دیئے۔ رشی رام کی خصوصیات کے سمندر سے پانی پیتے پیتے کبھی سیر نہیں ہوتا۔ اس نے رام کے مناقب کہیں بلاواسطہ تو کہیں بالواسطہ بیان کئے۔ وہ رام میں مثالی انسان کی خوبیوں کا پرستار ہے۔

رام کے خوبصورت خدوخال اور مردانہ وجاہت' طاقت' ہمت' بہادری' دل کی پاکیزگی' کامل زندگی' محبت' خوش گفتاری' متانت' عمیق دانش اور ریاست کاری عوام کی نظر میں قابل تحسین تھی اور وہ اس کے بادشاہ بننے کا بڑی شدت سے انتظار کر رہے تھے۔

بادشاہ دسرتھ اس حقیقت سے پوری طرح آگاہ اور مسرور تھا۔ چنانچہ اس نے اپنی ضعیفی

Scanned and Uploaded By Nadeem

کے پیش نظر رام کو یوراج (ولی عہد) بنا کر سلطنت کا حقیقی اقتدار اس کے حوالے کر دینا چاہا۔ اس نے وزراء کو اس خواہش سے آگاہ کر کے راج سبھا بلائی۔ رشیوں' داناؤں' شہر کے رہنماؤں اور پڑوسی سلطنتوں کے بادشاہوں نے راج سبھا میں شرکت کی۔ سب اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے تو دسرتھ نے کھڑے ہو کر ان سے خطاب کیا۔

اس کی گہری مردانہ آواز' جس میں بادلوں کی گھن گرج تھی' سارے وسیع ہال میں بھر گئی۔ اس کے چہرے سے شاہانہ نور برس رہا تھا۔ اس کے بامعنی الفاظ نے سننے والوں کی سماعتوں کو نوازا:

"اپنے اسلاف کے نقش قدم پر چلتے ہوئے میں نے اس سلطنت کی اسی طرح دیکھ بھال کی جیسے ماں اپنے بچے کی کرتی ہے۔ میں نے عوامی فلاح کی خاطر ان تھک کام کیا۔ اب میرا جسم بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہے۔ چنانچہ میں اپنے بڑے بیٹے کو یوراج بنا کر تمام ذمہ داریاں اسے سونپنا چاہتا ہوں۔ اپنے باپ داداؤں کی مقدس روایت کے مطابق میں زندگی کے باقی دن جنگل میں عبادت و ریاضت کرتے ہوئے گزاروں گا۔ رام بادشاہ بننے کا بھرپور اہل ہے۔ وہ انتظامیہ اور ریاست کاری کا ماہر اور طاقت میں بے جوڑ ہے۔ میں کسی پریشانی کے بغیر بادشاہت اس کو منتقل کر سکتا ہوں' اور مجھے امید ہے کہ یہ معزز اجلاس ایسا کرنے کی اجازت دے گا۔"

تمام ارکان کی جانب سے خوشی کے نعرے بلند ہوئے اور انھوں نے یک زبان ہو کر رضامندی ظاہر کر دی۔

بادشاہ دوبارہ بولا: "تم نے کسی وجہ کے بغیر میری تجویز مان لی ہے۔ ایسے نہیں چلے گا۔ دانا حضرات اپنی رضامندی کی وجہ کی وضاحت کریں۔"

پھر متعدد افراد نے کھڑے ہو کر رام کے فضائل اور بادشاہ بننے کے لئے موزونیت بیان کی۔ رام کی تعریف و تحسین سن کر بادشاہ کا دل خوشی سے جھوم اٹھا۔

آخرکار اجلاس برخاست ہوا اور سب نے یک زبان ہو کر کہا: "اس میں تاخیر نہ ہو۔ رام کو یوراج بنایا جائے۔"

بادشاہ نے جواب دیا کہ وہ خوش ہے اور آئندہ ان کی خواہشات پوری کرے گا۔ پھر اس نے وسشٹھ' وامدیو اور دیگر مقدس حضرات اور مقدس رسوم کے نگرانوں کو مخاطب کر کے کہا: "یہ چیتر کا نیک شگون مہینہ ہے' اس موسم میں جنگل کے درخت پھولوں سے لد جاتے ہیں۔ اے محترم حضرات' رام کی تاجپوشی کے لئے تیاری کریں۔"

اجلاس کے شرکاء یہ فوری حکم سن کر خوش ہوئے۔ بادشاہ کی ہدایت کے مطابق گرہستی کے امور کا نگران سومنتر رام کو بلانے گیا۔ ان تمام واقعات سے لاعلم رام فوراً آیا اور اپنے باپ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

اپنے یوراج بنائے جانے کا فیصلہ سن کر رام عاجزی کے ساتھ جھکا اور کہا: "آپ کا ہر حکم ماننا میرے فرائض میں شامل ہے۔" دسرتھ نے رام کو دعا دی اور بولا: "تم ایک اچھے شہزادے اور لوگوں کے محبوب ہو۔ اپنی انکساری اور غور و فکر میں نیکی کے ذریعہ اضافہ کرو اور پائیدار رفعت حاصل کرو۔" اور رام اپنی رہائش گاہ میں واپس آ گیا۔

رام ابھی گھر واپس آیا ہی تھا کہ سومنتر نے اسے جلدی جلدی بتا کر بتایا کہ دسرتھ اس سے ملنے کا خواہشمند ہے۔ وجہ پوچھنے پر سومنتر کچھ نہ بتا سکا' اسے تو بس شہزادے کو فوراً بلا کر لانے کا کہا گیا تھا۔

رام نے سوچا: "ضرور بادشاہ نے رسم تاجپوشی کے سلسلے میں مشورہ کیا ہو گا اور شاید کوئی مشکل درپیش ہو۔ لیکن جو کچھ بھی ہوا بہتر ہی ہوا۔" رام اپنا منصب سنبھالنے کے لئے بیقرار نہ تھا' بلکہ اسے صرف ایک فرض سمجھتا تھا۔ اگر بادشاہ اسے ذمہ داریاں سونپنا چاہتا تو وہ تیار تھا۔ اور اگر بادشاہ اسے برخاست کرنا چاہتا تو یہ بھی قبول تھا۔ ان خیالات کے ساتھ رام اپنے باپ کے پاس گیا۔

○

Scanned and Uploaded By Nadeem

منتھرا کا شیطانی مشورہ

بادشاہ دسرتھ نے رام کو گلے لگایا' اپنے ساتھ تخت پر بٹھایا اور کہا: "میں بوڑھا ہو گیا ہوں' میں نے بطور مرد اور بطور بادشاہ اپنی زندگی کا لطف اٹھایا۔ میں نے اپنے آباؤ اجداد کی جانب سے عائد کردہ تمام فرائض پورے کیے۔ اب میرے لیے کرنے کو کچھ بھی باقی نہیں۔

"میری واحد خواہش یہ ہے کہ تمہیں اپنے باپ داداؤں کے تخت پر بٹھاؤں۔ گزشتہ رات مجھے بھیانک خواب آئے۔ مستقبل بینوں کا کہنا ہے کہ بہت جلد کوئی عظیم دکھ' حتیٰ کہ موت پیش آ سکتی ہے۔ اس لیے میں چاہتا ہوں کہ تاجپوشی کل ہی ہو جائے۔ ستاروں کے ماہرین کے مطابق کل کا دن مبارک ہے۔ مجھے اپنے اندر سے کوئی آواز کہتی ہے کہ یہ کام فوراً" کر لو۔ کل تاجپوشی کی تیاری کے لیے تم اور سیتا رات کو روزہ رکھنا۔ دربھ گھاس کے بستر پر سونا اور بااعتماد و ہوشیار دوستوں کو اپنی حفاظت پر مامور کرنا۔ میرے خیال میں اس وقت جبکہ بھرت دور ہے' یہ تمہاری تخت نشینی کے لیے اچھا موقعہ ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ بھرت اپنے قول و فعل میں راستباز ہے اور تمہارا مخلص دوست بھی ہے' لیکن انسانوں کے ذہن تغیرات اور غیر متوقع اثرات سے عبارت ہوتے ہیں۔"

چنانچہ بادشاہ دسرتھ نے فیصلہ کیا کہ اگلے دن تاجپوشی کی رسم ادا ہو جائے' اور بوڑھے وسشٹھ کو بھی اپنے اس فیصلے سے آگاہ کر دیا۔ تاجپوشی فوراً" کرنے کے خیال کو برے خوابوں نے مہمیز دی۔

رام اپنے باپ سے رخصت ہو کر کوشلیہ کے گھر اسے یہ خبر دینے اور آشیرباد لینے گیا۔ لیکن ملکہ کو یہ خبر پہلے ہی مل چکی تھی۔ سومترا' سیتا اور لکشمن سبھی وہاں کوشلیہ کے پاس موجود تھے جو سفید لباس پہنے اپنے بیٹے کے لیے دعا کر رہی تھی۔ رام نے اپنی ماں کو تازہ ترین حکم سے آگاہ کیا۔ ماں نے جواب دیا: "میں نے یہ سن لیا ہے۔ تم طویل زندگی پاؤ' نیک حکمران بنو۔ اپنے دشمنوں کو شکست اور رعایا کو تحفظ دو۔ تم نے مجھے اور اپنے باپ کو باغ باغ کر دیا ہے۔"

پھر رام اپنی ماں اور سوتیلی ماں سے رخصت ہو کر اپنی رہائش گاہ میں چلا گیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

وسشٹھ رام کے پاس آیا۔ رام نے دروازے پر ہی اس کا استقبال کیا۔ وسشٹھ نے رام کو تاجپوشی سے پہلے کے روزے میں مناسب منتر پڑھوائے۔

وسشٹھ واپس بادشاہ کے پاس پہنچا تو شاہ راہ پر لوگوں کی ٹولیاں دیکھیں جو آپس میں بڑی خوشی خوشی آئندہ روز کے جشن کی بابت گفتگو کر رہے تھے۔ گھروں کو پھولوں اور جھنڈیوں سے سجایا جا رہا تھا۔ وسشٹھ بڑی مشکل سے راستہ بنا کر بادشاہ کے محل تک پہنچ سکا۔ بادشاہ یہ سن کر خوش ہوا کہ روزہ مناسب وقت پر شروع ہو گیا تھا اور تقریب کی تمام تیاریاں ہو رہی تھیں۔ لیکن اس کے دل کی گہرائیوں میں یہ خوف چھپا بیٹھا تھا کہ کہیں اس کی واحد خواہش پوری ہونے میں کوئی رکاوٹ نہ پڑ جائے۔ سارا شہر خوشیوں اور اچھے دنوں کی امید میں کھویا ہوا تھا۔ ہر گھر اور ہر گلی میں مرد' عورتیں اور بچے تاجپوشی کے شدت سے منتظر تھے جو ان کی زندگی کا ایک عظیم اور سعید موقع تھا۔

رام اور سیتا اپنے گھر میں کافی دیر تک نارائن پر مراقبہ کرتے رہے۔ وہ قربانی کی آگ پر گھی ڈالتے اور باقی کا گھی ازراہ احترام پی لیتے۔ وہ فرش پر گھاس بچھا کر سوئے۔

صبح طلوع ہوتے ہی وہ گانے بجانے کی آوازوں سے جاگ اٹھے اور مبارک بلاوے کے انتظار میں محل جانے کی تیاریاں کرنے لگے۔ لیکن آنے والا پیغام قطعی مختلف نوعیت کا تھا۔

شاہی گھرانوں کے دستور کے مطابق ملکہ کائیکی کی ایک قریبی اور ہمراز خادمہ تھی جس کا نام منتھرا تھا۔ اس کی کمر جھکی ہوئی (کبڑی) تھی۔ ملکہ کی دور پار کی رشتہ دار ہونے کے ناطے وہ اس کے ساتھ بہت زیادہ قربت کی دعویدار تھی۔

منتھرا رامائن کے معروف ترین کرداروں میں سے ایک ہے۔ ہندوستان کا ہر مرد' ہر عورت اور بچہ بچہ اسے جانتا اور اس سے نفرت کرتا ہے کیونکہ وہ رام کی جلا وطنی' دسرتھ کی موت اور شاہی خاندان کے تمام دکھوں کی وجہ تھی۔

جس روز بادشاہ دسرتھ نے اجلاس بلا کر رام کو ولی عہد بنانے کا فیصلہ کیا تھا' اتفاق سے منتھرا زنان خانے کے بالائی برآمدے میں کھڑی نیچے شہر کا جائزہ لے رہی تھی۔ اس نے دیکھا کہ گلیوں میں پانی کا چھڑکاؤ کیا اور سجاوٹ کی گئی ہے۔ گھروں کی چھتوں پر رنگ برنگ پھریرے لہرا رہے ہیں۔ لوگ نئے کپڑے' چمکدار زیور اور پھولوں کے ہار پہنے ہوئے ہجوم کی صورت میں ادھر ادھر آ جا رہے اور باتیں کرنے میں مصروف ہیں۔ مندروں میں ساز بج رہے ہیں۔

منتھرا اس سب کی وجہ نہ سمجھ پائی' کیونکہ اسے بادشاہ کے فیصلے کا علم نہیں تھا۔ اس نے یہی اندازہ لگایا کہ کسی تقریب کی تیاریاں کی جا رہی ہیں۔

منتھرا نے ایک ملازمہ کو بلا کر پوچھا: "تم نے یہ ریشمی لباس کیوں پہن رکھا ہے؟ شہر میں کیا ہونے والا ہے؟ لگتا ہے کہ کوشلیہ برہمنوں میں انعامات بانٹنے والی ہے۔ وہ ایک کنجوس عورت ہے اور یہ سب کچھ بلا وجہ نہیں کر سکتی۔ ہر طرف جشن و مسرت کا سماں ہے۔ کیا تمہیں اس تمام کارروائی کی وجہ معلوم ہے؟"

ننھی خادمہ نے خوشی سے ناچتے ہوئے جواب دیا: "کیوں' کیا آپ کو نہیں معلوم کہ کل صبح ہمارے رام چندر جی کی تاجپوشی کی جا رہی ہے؟"

یہ تھی اصل خبر! منتھرا ایک دم غصے میں آگ بگولہ ہو گئی۔ وہ ٹھوکریں کھاتی ہوئی سیڑھیوں سے اتر کر نیچے آئی اور سیدھی کائیکی کے کمرے میں جا پہنچی۔ کائیکی اپنے بستر پر آرام کر رہی تھی۔

"اٹھو' اٹھو' اے بیوقوف عورت! بدقسمتی کا اٹھتا ہوا سیلاب تمہیں غرق کرنے والا ہے! تمہیں دھوکہ دے کر تباہ کر دیا گیا۔ تمہارا سورج غروب ہونے کو ہے۔ بیوقوف لڑکی' کیا یہ سونے کا وقت ہے؟"

کائیکی سمجھی کہ منتھرا پر کوئی افتاد آن پڑی ہے۔ اس نے خوف کے عالم میں آہستگی سے پوچھا: "تمہیں کیا مسئلہ پیش آگیا؟ تم اتنی حواس باختہ کیوں ہو رہی ہو؟"

اور چالاک منتھرا کہنے لگی: "میری بچی' مجھ پر اور تم پر آفت آگئی ہے۔ دسرتھ نے رام کو ولی عہد بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے —— اس زمین کا حقیقی حکمران۔ میرے لئے اس سے زیادہ دکھ کی بات اور کیا ہو گی؟ جب تم پر مصیبت آئے تو میں بے پروا کیسے رہ سکتی ہوں؟ میں بھاگتی ہوئی تمہارے پاس آئی ہوں۔ تمہاری پیدائش اور پرورش شاہی گھرانے میں ہوئی۔ تمہیں ایک شاہی گھرانے میں بیاہا گیا۔ افسوس' اب سب کچھ ختم ہو گیا۔

"تم جیسی سیدھی سادی عورت کو دھوکہ دیا گیا ہے۔ تمہارے شوہر نے تمہیں میٹھی باتوں سے فریب دے دیا۔ یہ گہری سازش ہے' جیسا کہ سب کو صاف نظر آ رہا ہے۔ اس نے بھرت کو دور دراز اس کے چچا کے پاس بھیج کر راستے سے ہٹا دیا' اور اب اس کی عدم موجودگی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے رام کی تاجپوشی میں عجلت کر رہا ہے۔ کل سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ اور تم بستر پہ آرام سے لیٹی یہ سب دیکھ رہی ہو' جبکہ تم اور تمہارے آسرے پر

زندگی گزارنے والے سب لوگ برباد ہونے والے ہیں۔"

منتھرا اسی قسم کی باتیں کرتی رہی۔ کائیکی نے یہ الفاظ سن تو لئے مگر انہیں کچھ اہمیت نہ دی۔ باقی سارے شاہی گھرانے کی طرح اس کا دل بھی رام کی تاجپوشی کی خبر سن کر خوشی سے جھوم اٹھا' کیونکہ سب کی طرح وہ بھی رام سے محبت کرتی تھی۔

کائیکی نے کہا: "منتھرا تم نے مجھے بڑی اچھی خبر سنائی ہے۔ کیا میرے بیٹے رام کی کل تاجپوشی کی جا رہی ہے؟ میرے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کی بات اور کیا ہو گی؟ ادھر آؤ' یہ لو۔ مجھ سے جو چاہے مانگ لو۔" یہ کہہ کر کائیکی نے اپنا گلوبند اتار کر منتھرا کو دیا۔ یہ شاہی روایت تھی کہ کوئی اہم خبر لانے والے کو فوراً" تحفہ دیا جاتا تھا۔

کائیکی نے سوچا کہ منتھرا ہر باوفا ملازمہ کی طرح اپنی مالکہ کے مفادات کی وجہ سے حسد کا شکار ہے۔ یہ عورت رام کی نیکی یا ریاستی امور کو کیسے سمجھ سکتی تھی؟ اور اس نے سوچا کہ اپنی مالکہ کو اس واقعہ پر خوش دیکھ کر اس کے بیوقوفانہ آنسو تھم جائیں گے۔ کائیکی کی سوچ ابھی تک مثبت تھی۔ اس کی رگوں میں اعلیٰ نسل کا خون تھا اور گھٹیا خیالات اسے آسانی سے غلط راہ پر نہیں ڈال سکتے تھے۔

لیکن منتھرا کا دکھ اور بھی بڑھ گیا۔ اس نے گلوبند ایک طرف پھینکا اور بولی:

"بیوقوف عورت' تم پر افسوس ہے۔ سب کچھ چھن گیا اور تم بیوقوفی کے ساتھ ہنستی پھر رہی ہو۔ تم اپنے اوپر نازل ہوتی ہوئی مصیبت سے کیسے چشم پوشی کر سکتی ہو؟ اور کیا میں اس حماقت پر روؤں یا ہنسوں؟ تمہاری رقیب' رام کی ماں نے اسے بادشاہ بنانے کے لئے سازش کی ہے۔ اور تم خوشی سے اچھل رہی ہو۔ نادان عورت! جب رام حکومت سنبھالے گا تو بھرت کی کیا حالت ہو گی؟ کیا رام کو بھرت سے خدشہ نہیں رہے گا اور وہ اسے اپنا خطرناک دشمن نہیں سمجھنے لگے گا؟ رام کو انسانی فطرت کا علم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ زندہ بھرت اس کی طاقت کے لئے ایک مستقل خطرہ ہے' لہٰذا وہ اسے قتل کروانا چاہے گا۔ کیا ہم خوف کے مارے سانپ کو کچل نہیں ڈالتے؟ اب کے بعد بھرت کی زندگی کے لئے کوئی تحفظ نہیں۔ کل صبح کوشلیہ ایک خوش و خرم عورت ہو گی اور تم خوش پوش کنیز کی طرح اس کے سامنے سر جھکاؤ گی۔ تم اس کے ساتھ فرمانبرداری کے ساتھ ہاتھ باندھے کھڑی ہو گی۔ کل سے تمہارا بیٹا بھی مطیع اور غلام ہو گا۔ اب ان کمروں میں عزت یا خوشی نہیں رہے گی۔"

اور وہ دکھ کی زیادتی کے باعث خاموش ہو گئی۔ کائیکی نے یہ سب سنا اور سوچنے لگی کہ

Scanned and Uploaded By Nadeem

"منتھرا کو خطرات کیوں لاحق ہیں؟ کیا وہ رام کو نہیں جانتی؟ کیا وہ انسانی شکل میں مجسم دھرم نہیں ہے؟"

کائیکی نے کہا: "منتھرا! کیا تم رام کی صداقت' راست بازی اور انکساری سے واقف نہیں ہو؟ وہ سب سے بڑا شہزادہ ہے اور سلطنت اسے ہی ملتی ہے۔ بھرت اس کے بعد ایک روز اسے حاصل کر لے گا۔ اس سب میں کیا خرابی ہے؟ پیاری دوست' تم اتنی دکھ زدہ اور پریشان کیوں ہو؟ رام کے بعد بھرت سو سال تک حکومت کرے گا۔ روؤ مت۔ تم جانتی ہو کہ رام میرے ساتھ کتنی محبت کرتا ہے۔ وہ واقعی اپنی ماں سے زیادہ میرا خیال رکھتا ہے۔ کیا رام اپنے بھائیوں کو اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز نہیں رکھتا؟ رام کی جانب سے کوئی نقصان پہنچنے کے حوالے سے تمہارے خدشات درست نہیں۔"

منتھرا بولی: "افسوس' صد افسوس! تم اتنی احمق کیوں ہو؟ ایک مرتبہ اگر رام بادشاہ بن گیا تو بھرت کے لئے کیا موقعہ رہ جائے گا؟ کیا تم ولی عہدی کا اصول نہیں جانتی؟ جب رام نے تخت و تاج سنبھال لیا تو بھرت اور اس کی آل اولاد کے لئے بادشاہ بننے کے امکانات ختم ہو جائیں گے۔ رام کے بعد رام کا بیٹا تخت پر بیٹھے گا اور اس کے بعد اس کا بیٹا۔ بڑے بیٹے کی جگہ بڑا بیٹا ہی سنبھالتا ہے۔ چھوٹے بھائی کے لئے کوئی گنجائش نہیں چاہے وہ کتنا ہی مردانہ وار ہو۔ میری پیاری' تمہیں تو یہ بھی نہیں معلوم۔ میں کیا کروں؟

"رام بادشاہ بن گیا تو وہ بھرت کو نہیں چھوڑے گا۔ بھرت کی زندگی خطرے میں پڑ جائے گی۔ اگر تم بھرت کو زندہ سلامت دیکھنا چاہتی ہو تو اسے گھر سے دور ہی رہنے کی ہدایت کر دو' کیونکہ واپس آنے کا مطلب موت کو گلے لگانا ہو گا۔ اس کے لئے محفوظ ترین بات یہی ہے کہ وہ اپنے چچا کا گھر بھی چھوڑ کر کسی دور افتادہ علاقے میں گمنامی کی زندگی بسر کرے۔

"اور کوشلیہ تمہاری خیرخواہ بھی نہیں۔ وہ تمہارے خلاف بغض رکھتی ہے کیونکہ تم بادشاہ کی من پسند ملکہ ہو اور اکثر اس پر سبقت لے جاتی ہو۔ اور اب وہ یقیناً تم سے بدلہ لے گی۔ تم جانتی ہو کہ سوتن کا غضب ایک خوفناک آگ ہے جو موقع ملنے پر بھڑک اٹھتی ہے۔ تم جان لو کہ اگر رام بادشاہ بن گیا تو بھرت زندہ نہیں رہے گا۔ کسی طرح بھرت کو تخت پر بٹھا دو۔ رام کو سلطنت سے نکالنا لازمی ہے۔"

اب ملکہ کے دل میں خدشات سر اٹھانے لگے۔ منتھرا جیت گئی۔ کائیکی کا چہرہ دمکنے لگا' سانس تیز ہو گئی۔ وہ لاچاری کے عالم میں سکون و تحفظ کی خاطر منتھرا سے چمٹ گئی۔

چونکہ دسرتھ کی پہلی دو بیویوں کی کوئی اولاد نہ تھی اس لئے شاہی دستور کے مطابق اس نے کائیکی سے بیاہ کیا تھا۔ اس وقت کائیکی کے باپ نے دسرتھ سے وعدہ لیا تھا کہ وہ اس کے بطن سے جنم لینے والے بیٹے کو اپنے بعد بادشاہ بنائے گا۔ بے اولاد بادشاہ کے اس وعدے میں کوئی حیرت انگیز یا غلط بات نہ تھی۔ تب تک اس کی ملکائیں بے اولاد تھیں۔ بادشاہ نے وارث کی خاطر تیسرا بیاہ کیا۔ مگر اس پر بھی بیٹے کا باپ بننے کی خواہش پوری نہ ہوئی۔ بہت سے برس بیت گئے۔

مہا یگیہ کی انجام دہی کے بعد تینوں بیویوں نے بچوں کو جنم دیا۔ ملکہ عالیہ کا بیٹا رام ان سب سے بڑا تھا۔ وہ نہایت پاکباز اور نیک خصلت' بادشاہی کی ذمہ داریاں سنبھالنے کے لئے پوری طرح موزوں' وزراء کے لئے قابل قبول اور شہریوں کا محبوب تھا۔ دسرتھ اس شاہی دستور کی خلاف ورزی کیسے کرتا اور رام کو نظر انداز کر کے بھرت کو سلطنت کیسے سونپ دیتا؟ نیز' بھرت اور نہ ہی کائیکی نے کبھی اس پرانے اور فراموش کردہ وعدے کو پوری کرنے کا کبھی سوچا تک تھا۔ تمام درمیانے برسوں میں اس حوالے سے ایک لفظ بھی نہ کہا گیا۔ چنانچہ بادشاہ نے سوچا کہ سلطنت کے دستور اور رائے عامہ کے مطابق عمل کرتے ہوئے رام کو ولی عہد بنا دینے میں کوئی دشواری نہیں ہو سکتی۔ اور کائیکی کے ذہن میں بھی کوئی ابہام نہ تھا۔ یہ بات کائیکی کے طرز عمل سے عیاں ہے۔ اور بھرت بھی اتنا نیک اور فرمانبردار تھا کہ یہ سوال ہی نہ اٹھاتا۔

تاہم' دسرتھ نے رام کو بتا دیا کہ پاکیزہ ترین ذہن بھی بدل جایا کرتے ہیں۔ جب قسمت اور بد باطنی گٹھ جوڑ کر لیں تو ہم میں سے کوئی بھی شخص بھٹک سکتا ہے۔ اور یہی کائیکی کے ساتھ ہوا۔ آسمان کے دیوتاؤں کو راون کی تباہی کی یقین دہانی کروائی گئی اور رشیوں نے اسی مقصد کی خاطر تپ کیے تھے۔ جس چیز کو ہم تقدیر کہتے ہیں اس نے کائیکی کے پاک دل کو منتھرا کی بد باطنی سے آلودہ اور تبدیل کرنے کا فیصلہ سنا دیا تھا۔

دسرتھ کو خدشہ تھا کہ تاخیر سے کہیں کوئی غیر متوقع مشکلات نہ پیش آ جائیں۔ لہٰذا اس نے حکم دیا کہ بھرت کی دارالحکومت واپسی کا انتظار کیے بغیر تاجپوشی کر دی جائے۔ منتھرا نے اسی خوف اور عجلت کا ذکر کر کے کائیکی کو غلط راہ اپنانے پر مائل کیا۔ "میری ملکہ' ذرا سوچو۔ اتنی جلدی کیوں؟ تمہارا شوہر تقریب کی تیاریاں اتنی جلدی جلدی کیوں کر رہا ہے؟

Scanned and Uploaded By Nadeem

جبکہ تمہارا بیٹا غیر حاضر ہے؟ کیا یہ سب کچھ اس کا حق چھیننے کی خاطر نہیں ہو رہا؟ کیا مقصد صاف اور واضح نہیں؟ بادشاہ تم سے محبت اور چاہت کا دکھاوا کرتا ہے۔ لیکن یہ محض منافقانہ عیاری ہے۔"

یوں کائیکی نے منتھرا کے مشورے کے ذریعہ تحریص پائی۔ کائیکی بھی دوسری عورتوں کی طرح کمزور تھی۔ وہ تیز عقل کے ساتھ ساتھ نیک جذبات اور اچھی تربیت بھی رکھتی تھی۔ لیکن اسے دنیا کے داؤ پیچ کا علم بہت کم تھا۔ وہ نہایت اکھڑ مزاج بھی واقع ہوئی تھی۔ اس میں آسانی سے دھوکہ کھا کر اپنے عمل کے مکمل نتائج کی پیش بینی کرنے کی طاقت بھی نہ رہی۔ چنانچہ یہاں سے رامائن میں دکھ کا باب شروع ہوتا ہے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

کائیکی کی پسپائی

رام کو اپنے بیٹوں کی طرح چاہنے والی کائیکی منتھرا کے دلائل کے سامنے ڈھیر ہو گئی اور کچھ جواب نہ دے پائی۔

وہ بولی: "میں واقعی خوفزدہ ہوں۔ بتاؤ ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ کیا مجھے کوشلیہ کی خادمہ بننا ہو گا؟ ہرگز نہیں' بھرت ہی بادشاہ بنے گا۔ تم نے بالکل درست کہا۔ اور رام کو بن باس لینا ہو گا۔ لیکن ہم یہ سب کچھ کیسے کریں؟ مجھے بتاؤ۔ تم سمجھ دار اور باتدبیر ہو۔"

اور وہ منتھرا سے لپٹ گئی۔ اس وقت کائیکی کو منتھرا کی مکار صورت دلکش نظر آنے لگی۔

منتھرا نے کہا: "یہ واقعی عجیب بات ہے۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ یہ سب کیسے کیا جا سکتا ہے؟ کیا تم واقعی بھول گئی؟ یا صرف تصنع کر رہی ہو؟ لیکن اگر تم میرے منہ سے ہی سننا چاہتی ہو تو لو سنو۔"

وہ لمحہ بھر کو رکی۔ بیقرار کائیکی چلا اٹھی: "مجھے بتاؤ' مجھے بتاؤ۔ کسی نہ کسی طرح بھرت کو بادشاہ بنانا اور رام کی تاجپوشی کو روکنا لازمی ہے۔"

منتھرا کہنے لگی: "بہت اچھا۔ میں تمہیں بتاتی ہوں۔ بے قرار کیوں ہوتی ہو۔ تمہیں یاد ہے کہ کافی عرصہ پہلے کیسے تمہارے شوہر دسرتھ نے جنوب میں سمبارا کے ساتھ جنگ کی تھی؟ اور تم اس کے ساتھ تھی' ہے نا؟ تمہارا شوہر اندر کی مدد کرنے کو گیا تھا نا؟ وجینتی کا سمبارا اندر کے مقابلہ میں بہت زیادہ طاقتور تھا جس نے دسرتھ سے مدد مانگی۔ کیا دسرتھ اس جنگ میں زخموں سے چور ہو کر بیہوش نہیں ہو گیا تھا؟ تب تم اس کا رتھ میدان جنگ میں سے بحفاظت نکال لائی تھی' اس کے جسم سے تیر نکالے تھے اور اس کی زندگی بچائی تھی۔ کیا تم یہ سب کچھ بھول گئی ہو؟

"اور تب اس نے تم سے کیا کہا تھا؟ اس نے تم سے تشکرانہ انداز میں کہا: میرے سے دو عنایات طلب کر لو۔ میں تمہاری ہر خواہش پوری کروں گا۔ تب تم نے جواب دیا: میں یہ عنایات بعد میں مانگ لوں گی۔ اس وقت میں کچھ نہیں مانگتی۔ اس پر اس نے وعدہ کیا تھا: تم جب چاہو یہ انعامات مانگ لینا۔ کافی عرصہ پہلے تم نے یہ بات خود ہی مجھے بتائی تھی۔ تم نے

اسے بھلا دیا لیکن مجھے ہنوز یاد ہے۔ اسے وعدہ یاد دلانے کا وقت آ گیا ہے۔

"اس سے مطالبہ کرو کہ رام کی بجائے بھرت کی تاجپوشی کرے۔ یہ اس کا وعدہ کردہ پہلا تحفہ ہوگا۔ دوسرے تحفے کے لئے چودہ برس تک رام کو جنگل میں بھیجنے کا مطالبہ کرنا۔

"خوف نہ کرو، اور نہ ہی کچھ کہنے سے گھبراؤ۔ یہ مطالبہ کرنے میں کوئی گناہ نہیں۔ جو میں کہہ رہی ہوں وہی کرو۔ رام کو جنگل میں بھیج دینے سے ہی لوگوں پر اس کی گرفت ڈھیلی پڑے گی اور وقت کے ساتھ ساتھ ختم ہو جائے گی، اور تمہارا بیٹا اپنا مقام محفوظ بنا لے گا۔

"اب تم ماتھے پہ تیوری ڈال لو۔ اپنا شاندار لباس اور زیور اتار کر کوئی پرانی ساڑھی پہن لو اور فرش پر لیٹ جاؤ۔ جب بادشاہ کمرے میں آئے تو اس سے کوئی بات نہ کرنا۔ حتیٰ کہ اس کی طرف دیکھو بھی نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ وہ تمہاری افسردگی کو برداشت نہیں کر پائے گا۔ تب تم اپنا کام نکال سکتی ہو۔

"بادشاہ تمہاری منت سماجت کرے گا، لیکن اس کی کوئی بات نہ ماننا۔ وہ بہت سے متبادل پیش کرے گا، لیکن سب کو مسترد کر دینا۔ بس دو عنایات پر اصرار کرتی رہنا اور ہمت قائم رکھنا۔

"بادشاہ اپنے کئے ہوئے وعدے کو نبھانے پر مجبور ہو گا۔ میں جانتی ہوں کہ اسے تم سے کتنی شدید محبت ہے۔ وہ تمہاری خاطر اپنی زندگی تک قربان کر دے گا۔ وہ تمہارے لئے آگ میں کود جائے گا۔ جو میں کہہ رہی ہوں وہی کرو۔ گھبراؤ مت۔

"جب تک رام کو جنگل میں نہ بھیج دیا جائے تمہاری خواہش کی تکمیل نہ ہو گی۔ رام کو یہاں سے نکالنا لازمی ہے۔ تبھی بھرت کے لئے حاصل کردہ رتبہ حقیقی اور پائیدار ہو گا۔ یاد رکھنا، تم نے ہرگز کمزوری نہیں دکھانی۔"

اس ہدایت کو سن کر کائیکی کا چہرہ امید کی روشنی سے چمک اٹھا۔ وہ بولی: "تم نے کیسا زبردست دماغ پایا ہے۔ تم نے تو مجھے بچا لیا۔" اور وہ ننھی سی بچی کی طرح خوشی سے اچھلنے لگی۔

منتھرا نے بار بار دوہرایا کہ رام کا بن باس نہایت ضروری ہے۔ "دیر نہ کرو۔ جو کرنے کی ضرورت ہے فوراً" کر ڈالو۔ پانی بہہ جانے کے بعد بند باندھنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ میری باتیں ذہن میں رکھنا۔ ہر چیز کا دار و مدار تمہاری ثابت قدمی پر ہے۔ اگر تم نے ہمت نہ ہاری تو فتح تمہاری ہو گی۔"

کائیکی نے منتھرا کو اپنی ثابت قدمی کا یقین دلایا اور اس کے بعد خواب گاہ میں داخل

ہوئی، اپنے زیور اتار کر فرش پر پھینکے، کپڑے بدلے اور فرش پر لیٹ گئی۔ پھر شکست خوردہ آواز بنا کر بولی:

"منتھرا، تم یہ خبر خود لے کر میرے باپ کیکیہ کے پاس جاؤ۔ اس کے سامنے یہ دونوں صورتیں پیش کرنا: بھرت کی تاجپوشی یا کائیکی کی موت۔ میری پیاری، میری عزیز منتھرا!"

غضبناک کائیکی کو یقین تھا کہ دسرتھ اسے واقعی دھوکہ دیتا رہا ہے۔ وہ عام کپڑوں میں، زیور کے بغیر اور غصے کی حالت میں فرش پر لیٹی ہوئی بھی ناقابل بیان حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔ اس کا حسن بے مثل تھا۔ غلط خیالات نے اس کے دل میں گھر کر لیا اور اس کی فطرت ہی تبدیل ہو گئی۔ غلاموں جیسی زندگی گزارنے اور بھرت کی زندگی خطرے میں پڑ جانے کا خوف اس پر غالب تھا۔ اس نے زندگی میں پہلی مرتبہ گناہ اور شرم کو تج کر اپنا دل سخت کر لیا۔ بوجھل سانسوں، شرابور بدن اور بند آنکھوں کے ساتھ کسی ناگ دیوی جیسی حسین کائیکی نے اپنے بال کھولے اور کسی مجروح پرندے کی طرح زمین پر لوٹنے لگی۔ پھول اور چمکدار زیور، جو کبھی اس کی شخصیت کو سنوارتے اور نکھارتے تھے، آدھی رات کے آسمان پر ستاروں کی طرح تاریک کمرے میں بکھرے پڑے تھے۔

دسرتھ نے اجلاس کو برخاست کرنے اور رسم تاجپوشی کے لئے مناسب تیاریوں کا حکم دینے کے بعد کچھ سکون کا سانس لیا اور اپنے پسندیدہ کمرے میں آرام کرنے آیا۔ اس نے تمام صائب الرائے افراد سے مشورہ لینے کے بعد رام کو بادشاہ بنانے کا فیصلہ کیا تھا اور خوش و بے فکر تھا جیسے کوئی بھاری بوجھ سر سے اتر گیا ہو۔

وہ کائیکی کو یہ خبر سنانے اور رسم تاجپوشی سے پہلے رات کو خوشگوار باتیں کرنے کے لئے اس کے پاس گیا۔ ملکہ اس خوبصورت محل میں رہتی تھی جس میں دلکش باغات اور تالاب تھے، پانی میں پرندے چہلوں میں مصروف اور مور رقصاں تھے، اور درختوں پر شوخ رنگوں کے پھول کھلے تھے۔ دسرتھ کو اپنی اندرونی خوشی کے باعث اس رات یہ سب چیزیں اور بھی زیادہ خوبصورت معلوم ہوئیں۔

جیسے پورا چاند گرہن اتر جانے کے بعد چمکتا ہے اور اسے آئندہ اپنی قسمت میں لکھے گرہن کا علم نہیں ہوتا، اسی طرح بیچارا بوڑھا بادشاہ دمکتا ہوا چہرہ لے کر کائیکی کے محل میں آیا۔

عود دان اور مشروبات اپنی معمول کی جگہ پر تھے لیکن اسے ملکہ نظر نہ آئی جس سے

Scanned and Uploaded By Nadeem

ملنے کو وہ بے قرار تھا۔ اس کی تمام بیویوں میں سے صرف کائیکی ہی ایک ایسی تھی جس کی صحبت اسے پرمسرت راحت دیتی تھی کیونکہ وہ امور عامہ میں ہرگز مداخلت نہیں کرتی تھی اور ہمیشہ دروازے پہ آکر اسے خوش آمدید کہتی تھی لیکن آج وہ کہیں بھی نظر نہ آئی۔ بادشاہ کو پریشانی ہوئی۔ اس نے اسے ادھر ادھر تلاش کیا مگر بے سود۔ اس دوران وہ یہی سوچتا رہا کہ کائیکی محض اسے ستانے کی خاطر کہیں چھپی ہوئی ہے۔ بادشاہ اسے کہیں بھی نہ پا سکا۔

ایسا واقعہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا! اس نے ایک خادمہ سے پوچھا کہ ملکہ کہاں ہے۔ خادمہ نے احترام کے ساتھ ہاتھ جوڑ کر کہا: "جناب عالی' ملکہ بہت ناراض ہیں۔ وہ اندرونی کمرے میں موجود ہیں۔"

حیرت زدہ بادشاہ کمرے میں داخل ہوا۔ اندرونی منظر دیکھ کر وہ اور بھی حیران و پریشان ہوا' کیونکہ کائیکی ننگے فرش پہ لیٹی تھی' اس کا لباس بے ترتیب اور بال کھلے ہوئے تھے' جیسے کسی صنک دکھ میں مبتلا ہو۔ وہ اس قدر غصے میں تھی کہ اندر داخل ہونے والے بادشاہ پر نظر بھی نہ ڈالی۔

بے چارے بے دوش بادشاہ کو اس جنونی حالت کی کوئی وجہ سمجھ نہ آئی۔ وہ اس فرش پر اس کے پاس بیٹھ کر اس کی زلفیں سہلانے لگا اور اسے دلار پچکار کر دلاسا دینے کی کوشش کی:

"تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کیا تم بیمار ہو؟ کیا کوئی دکھ یا بیماری ہے؟ کیا تمہارے علاج کے لئے بہترین وید (طبیب) موجود نہیں؟ میں انہیں ابھی بلواتا ہوں۔ وہ ہر مرض دور کر سکتے ہیں۔ تم ڈرو مت۔"

کائیکی نے گہری آہ بھری' مگر منہ سے کچھ نہ بولی۔

بادشاہ نے پھر کہا: "کیا محل میں کسی نے تمہارے ساتھ گستاخی کی ہے؟ مجھے بتاؤ' میں اسے ابھی سزا دوں گا۔ کیا کسی نے تمہاری بات نہیں مانی یا تمہاری کسی ہدایت کو نظرانداز کیا ہے؟ مجھے بتاؤ۔"

اس طرح بادشاہ مختلف چیزوں کا ذکر کر کے کائیکی سے اس پریشان حالت کی وجہ دریافت کرتا رہا۔ کائیکی نے اس کی باتوں کا کوئی جواب نہ دیا اور کسی آسیب زدہ شخص کی طرح بالکل خاموش اور بے حرکت رہی۔

بادشاہ نے اور بھی زیادہ محبت و شفقت کے ساتھ اس سے التجا کی: "اپنی خواہش بتاؤ۔ میں پوری کروں گا۔ کیا تم کسی کو سزا دلوانا چاہتی ہو؟ میں اسے سخت سزا دوں گا۔ اگر تم کسی کی جان بخشی کروانا چاہتی ہو تو میں یہ بھی کرنے کو تیار ہوں۔ میں تمہاری خاطر قاتل کو بھی معاف کر دوں گا۔

"تمہیں پتہ ہے کہ مجھے مکمل اختیارات حاصل ہیں۔ میں اپنی مرضی سے کچھ دے یا لے سکتا ہوں۔ میں کہیں بھی' کسی بھی شخص کے ساتھ جو چاہوں کر سکتا ہوں۔ تم مجھ سے کہو' میں فوراً" اس پہ عمل کروں گا۔"

کائیکی اٹھ کر بیٹھ گئی۔ بادشاہ خوش تھا۔ وہ کہنے لگی: "کسی نے میری حکم عدولی یا بے عزتی نہیں کی۔ لیکن ایک کام ایسا ہے جو آپ کر سکتے ہیں اور آپ کو میری خاطر وہ کرنا ہی ہو گا۔ وعدہ کریں کہ میری خواہش پوری کر دیں گے۔ تبھی میں آپ کو وہ کام بتاؤں گی۔"

اصل صورتحال سے لاعلم بادشاہ یہ سن کر بہت خوش ہوا۔ قطعی اور مکمل اختیارات کا مالک ہونے کی وجہ سے اسے پورا یقین تھا کہ وہ کائیکی کی ہر خواہش پوری کر سکتا ہے' لہٰذا اس نے جرأتمندانہ انداز میں کہا: "اچھا' ٹھیک ہے کائیکی' مجھے اپنی خواہش بتاؤ۔ میں ضرور پوری کروں گا۔ میں تمہیں وچن دیتا ہوں۔ اپنی سب سے پیاری عورت جو تم ہو اور اپنے عزیز ترین مرد رام کی قسم کھاتا ہوں! میں رام کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں تمہاری ہر خواہش پوری کر دوں گا۔ یہ میرا وعدہ' میرا وچن ہے۔"

پرفریب مکاری اور بھروسہ بدقسمتی اپنے بے جوڑ مقابلے میں آن کھڑی ہوئیں۔ بادشاہ کی جانب سے رام کی قسم اٹھائے جانے پر کائیکی بے پناہ مسرت سے بھر گئی۔ اب اسے یقین تھا کہ جیت اسی کی ہو گی کیونکہ بادشاہ اپنی عزیز ترین چیز کی قسم کبھی نہیں توڑ سکتا تھا۔

کائیکی نے پوچھا: "کیا آپ وعدہ کرتے ہیں؟ تو ٹھیک ہے' ایک مرتبہ پھر رام کے نام کی قسم اٹھا کر کہیں کہ آپ میری بات کو مسترد نہیں کریں گے۔"

بادشاہ نے جواب دیا: "میری پیاری ملکہ' میں وعدہ کرتا ہوں۔ میں رام کی سوگند دیتا ہوں۔ تمہاری ہر خواہش پہ عمل ہو گا۔ یہ میرا حلفیہ اقرار ہے۔"

اس مرحلے پہ کائیکی نے اپنے ذہن میں موجود خواہش کے متعلق سوچا تو دل نے ساتھ چھوڑ دیا اور اسے خوف دامن گیر ہوا کہ اس کا دل گرفتہ شوہر یہ سن کر کیے گا۔۔۔۔۔ او خدا! اس قدر سنگین جرم کو گناہ بنانے کے لئے زمین پہ کبھی کسی نے اتنا مضبوط وعدہ نہیں کیا ہو گا!۔۔۔۔ اور پھر اس سے منہ موڑ لے گا۔

تب کائیکی ہاتھ جوڑ کر سیدھی کھڑی ہوئی' چاروں سمتوں میں منہ کر کے آسمانی طاقتوں سے عاجزانہ درخواست کی کہ وہ وعدے کی گواہ رہیں: "اے دیوتاؤ! تم نے سن اور دیکھ لیا کہ

Scanned and Uploaded By Nadeem

میرے شوہر نے مجھے کیا وچن دیا ہے۔ سورج' چاند اور سیارو' تم مقدس گواہ ہو۔ اے پانچ عناصر' تم بھی! تم نے وعدہ سن لیا۔ کبھی کسی وعدے سے انحراف نہ کرنے والے میرے شوہر نے میری ہر خواہش پوری کرنے کی قسم کھائی ہے۔ تم اس کے گواہ رہنا۔"

دسرتھ بھوکی اور خوشگوار نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ کائیکی کو اپنے مرد کا علم تھا اور وہ بڑی ہمت کر کے کہنے لگی: اے بادشاہ' کیا آپ کو یاد ہے کہ کافی عرصہ پہلے میدان جنگ میں جب آپ کی زندگی خطرے میں تھی تو میں رات کی تاریکی میں آپ کا رتھ نکال لائی تھی' میں نے آپ کے جسم سے تیر نکالے اور جان بچائی تھی؟ ہوش میں آنے پر آپ نے کچھ کہا تھا' یاد ہے نا؟

"آپ نے کہا تھا: تم نے مجھے زندگی واپس دلائی جو دشمنوں نے لے لی تھی۔ میں تمہیں دو تحفے دوں گا۔ تب میں نے کہا: اس وقت مجھے کچھ نہیں چاہئے۔ میرے لئے یہی خوشی کافی ہے کہ آپ زندہ ہیں۔ میں یہ تحفے پھر کبھی مانگ لوں گی۔ آپ کو یہ بات یاد ہے؟"

بادشاہ نے جواب دیا: "ہاں مجھے سب یاد ہے۔ تم اپنے تحفے مانگ لو۔ ابھی حاضر کر دیئے جائیں گے۔"

کائیکی نے کہا: "یاد رکھیں' آپ نے قسم اٹھائی ہے۔ آپ نے وعدہ کیا ہے۔ آپ نے رام کی قسم دی ہے۔ دیوتا اور پانچوں عناصر آپ کے وعدے کے گواہ ہیں۔ اب میں اپنی خواہشات بتاتی ہوں۔ آپ کے اسلاف نے کبھی اپنی کہی ہوئی بات کو واپس نہیں لیا۔ آپ بھی اپنے وعدے کی پابندی کر کے خود کو ان کا قابل قدر وارث ثابت کریں۔ اس وقت جس تاجپوشی کی تقریب کے لئے تیاریاں ہو رہی ہیں اس میں میرے بیٹے بھرت کو تاج پہنائیں۔ یہ میری پہلی خواہش ہے۔ دوسری خواہش یہ ہے کہ آپ اپنے بیٹے رام کو چودہ برس کے لئے ڈنڈک جنگل میں بھیج دیں۔ یاد رکھیں' آپ اپنا حلفیہ اقرار نہیں توڑ سکتے۔ اپنی سلطنت کی نیک نامی آپ کے ہاتھ میں ہے۔"

○

بیوی یا ناگن؟

دسرتھ پتھر کا بن کر رہ گیا۔

اس کے ذہن نے دوبارہ کام شروع کیا تو اسے اپنے ساتھ ہونے والے واقعے کی حقیقت پر شبہ ہوا۔ "کیا یہ ایک خوفناک خواب کے علاوہ بھی کچھ ہو سکتا ہے؟ کیا یہ ایک منتشر دماغ کے پرفریب خوابوں کا سلسلہ ہے؟ یا پھر ماضی میں کئے کچھ گناہ مجسم ہو کر سامنے آ گئے ہیں؟ مجھے ضرور وہم ہوا ہو گا۔ میں اس کے حقیقت ہونے پر یقین نہیں کر سکتا۔"

بے ہیبت دہشتوں کی پریشان کن اذیت برداشت نہ کر سکنے کے باعث اس نے اپنی آنکھیں بند کر لیں اور بے ہوش ہو گیا۔ کچھ دیر بعد آنکھیں کھولیں تو کائیکی نظر آئی اور وہ ہوا میں پھڑپھڑاتی ہوئی دھجی کی طرح کانپ کر رہ گیا۔ وہ فرش پر بیٹھ گیا اور کسی مسحور ناگ کی طرح کبھی ایک تو کبھی دوسری جانب ڈولتے ہوئے ماتم زاری کرنے لگا۔ اسے پھر غشی کا دورہ پڑا۔

طویل وقفے کے بعد اس کے حواس بحال ہوئے اس نے اپنی معیت کی وجہ پر نظر ڈالی اور لاچار غصے میں آگ بگولہ ہو گیا: "او مکار ڈائن! میری سلطنت کو تباہ کرنے والی! رام نے تجھے کیا نقصان پہنچایا ہے؟ کیا اس نے تمہیں ہمیشہ اپنی ماں نہیں سمجھا؟ میں تمہیں ایک عورت سمجھتا تھا۔ لیکن اب پتہ چلا کہ تم ایک زہریلی ناگن ہو جسے بہت دور سے لا کر صرف اس لئے میری چھاتی پہ بٹھا دیا گیا کہ ایک دن مجھے ڈس لو۔"

کائیکی بے حس و حرکت اور خاموش رہی۔

بادشاہ کہتا گیا: "میں رام کو کس بہانے سے دیس بدر کروں جس کے سب لوگ مداح اور حمایتی ہیں؟ میں کوشلیہ کو چھوڑ کر زندہ رہ سکتا ہوں۔ میں پاک ذہن سومترا کے بغیر زندگی گزار سکتا ہوں۔ لیکن رام سے بچھڑ کر ایک پل بھی زندہ نہیں رہ سکوں گا۔ میں پانی اور دھوپ کے بغیر تو کچھ وقت گزار سکتا ہوں لیکن رام کے بغیر نہیں۔ اپنے ذہن سے یہ ناپاک خیال نکال دو۔ میں اپنا سر تمہارے قدموں میں رکھ کر التجا کرتا ہوں۔ کیا تم نے کئی مرتبہ یہ نہیں کہا کہ تمہارے دو بیٹے ہیں' اور بڑا بیٹا رام تمہیں عزیز ترین ہے۔ رام کو تاج پہنانے کا

Scanned and Uploaded By Nadeem

فیصلہ کر کے میں نے تمہاری ہی ان کی خواہش کو عملی جامہ پہنانے کے سوا اور کیا کیا ہے؟ پھر تم نے یہ ظالمانہ مطالبے کیسے پیش کر دیے؟ نہیں نہیں' دراصل تمہارا یہ مطلب نہیں ہو گا۔ تم ضرور مجھے آزمانا چاہ رہی ہو کہ میں تمہارے بیٹے بھرت سے محبت کرتا ہوں یا نہیں۔ اس عظیم گناہ کے ذریعہ ہمارا مشہور شاہی سلسلہ تباہ نہ کرو۔"

اس پر بھی کائیکی کچھ نہ بولی' لیکن اس کی آنکھیں غضبناک غصے سے دہک اٹھیں۔

بادشاہ کہتا رہا: آج تک تم نے مجھے دکھ پہنچانے والی کوئی بات نہیں کی' کبھی کوئی بری بات نہیں کہی۔ اب کس نے تمہیں گمراہ کر دیا ہے۔ میں یقین نہیں کر سکتا کہ یہ بری سوچ تمہاری اپنی ہے۔ تم نے' میری پیاری کتنی ہی بار مجھے کہا ہے کہ بھرت نیک اور رام نیک ترین ہے؟ کیا اب تم اسی رام کو جنگل میں بھیج دینا چاہتی ہو؟ وہ جنگل میں کیسے رہ سکتا ہے؟ تم نے یہ سوچ بھی کیسے لیا کہ اسے خوفناک وحشی جانوروں سے بھرے جنگل میں بھیج دیا جائے؟ رام نے کتنی محبت کے ساتھ تمہاری خدمت کی! تم یہ سب باتیں بھلا کر اسے جنگل میں بھیجنے کی ظالمانہ بات کیسے کہہ سکتی ہو؟ اس سے کیا گناہ ہو گیا؟ محل کی سینکڑوں عورتوں میں سے کسی ایک نے بھی کبھی اس کی شان یا پاکبازی کے خلاف کوئی بات کی ہے؟ ساری دنیا اس کی عظیم اور نیک خوبیوں کی وجہ سے اسے چاہتی ہے۔ صرف ایک تمہی کو اس سے نفرت کرنے کی وجہ کیسے مل گئی؟ کیا رام خود اندر جیسا نہیں؟ کیا اس کا چہرہ کسی رشی کی طرح اچھائی اور روحانیت کے نور سے روشن نہیں؟ ساری دنیا اس کی راستبازی اور ملنساری' علم اور دانش' بہادری اور عاجزی کی معترف ہے۔ کبھی کسی نے اس کی زبان سے سخت لفظ نہیں سنا۔ میں' رام کا باپ اسے کیسے کہہ دوں کہ جنگل میں چلے جاؤ؟ یہ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ مجھ غریب بوڑھے پر ترس کھاؤ جس کی زندگی کے دن ختم ہونے کو ہیں۔ کائیکی' اس سلطنت میں کوئی بھی چیز مانگ لو' میں دے دوں گا۔ میں ہاتھ جوڑ کر التجا کرتا ہوں کہ مجھے یم (موت کا دیوتا) کے پاس نہ بھیجو۔ میں تمہارے پاؤں پکڑ کر رام کو بچانے کی عاجزانہ درخواست کرتا ہوں! مجھے اس گناہ سے بچا لو!"

دکھ کے سمندر میں ہاتھ پاؤں مارتے ہوئے بادشاہ کو بے رحم کائیکی نے ان ظالمانہ الفاظ میں جواب دیا:

"محترم بادشاہ' اگر آپ وعدہ کرنے کے بعد اس پر پچھتاتے اور اٹھایا ہوا حلف توڑتے ہیں تو مجھے حیرت ہے کہ آپ کیسے بادشاہ ہیں اور ستیہ و دھرم کے متعلق بات کرنے کا حق آپ کو کس طرح پہنچتا ہے؟ آپ دوسرے بادشاہوں کا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں؟ کیا آپ بے حیائی کے ساتھ ان کے سامنے اعتراف کریں گے کہ ہاں کائیکی نے میری جان بچائی اور میں نے اس سے ایک وعدہ کیا' جس پر مجھے بعد میں افسوس ہوا اور میں مکر گیا؟ آپ اس کے علاوہ انہیں کہہ بھی کیا سکتے ہیں؟ تمام فرمانروا آپ کو اپنے لئے باعث توہین سمجھ کر رد کر دیں گے! اور عوام اپنے حکمرانوں پر نفرت آمیز ہنسی ہنستے ہوئے کہیں گے کہ بادشاہ تو اپنی ملکاؤں سے کئے ہوئے وعدے بھی توڑ ڈالتے ہیں' ان سے قول نبھانے کی امید نہ رکھو۔ کیا آپ نہیں جانتے کہ سیبیہ نے ایک پرندے سے کیا ہوا وعدہ نبھانے کی خاطر اپنی ہڈیوں سے گوشت الگ کر کے اسے دے دیا تھا؟ کیا آپ نہیں جانتے کہ الارکا نے اپنا وچن پورا کرنے کی خاطر اپنی آنکھیں نکال لی تھیں؟ سمندر اپنی حدود میں ہی رہتا اور زمین پر تجاوز نہیں کرتا ہے کیونکہ وہ خود کو اپنے کئے ہوئے وعدے کا پابند خیال کرتا ہے۔ اپنے حلفیہ اقرار کی خلاف ورزی نہ کریں۔ اپنے شاہی اسلاف کے راستے پر عمل کریں۔ اوہ' مجھے ڈر ہے کہ ان کی نالائق اولاد دھرم کو نظرانداز کر دے گی! آپ رام کی تاجپوشی کریں گے اور کوشلیہ کے ساتھ چہلیں کرتے رہیں گے۔ آپ کو اس کی کیا فکر کہ دھرم کے ساتھ کیا ہو رہا ہے؟ آپ کو کیا فکر کہ ستیہ کا کیا حال ہے؟ اگر آپ حلفیہ کئے ہوئے اقرار پر عمل کرنے سے منکر ہیں تو میں آج رات ہی زہر پی کر اپنی زندگی کا خاتمہ کر لوں گی۔ آپ رام کی تاجپوشی کر کے اسے تخت پر بٹھا دیں لیکن اے وعدہ خلاف' میں آپ کی آنکھوں کے سامنے مردہ پڑی ہوں گی۔ یہ بات یقینی ہے۔ اور میں بھرت کے نام پر قسم کھاتی ہوں۔ بہتر اور مناسب ہو گا کہ آپ اپنے وعدے کو پورا کرتے ہوئے رام کو جنگل میں بھیج دیں۔ ورنہ میں خودکشی کر لوں گی۔"

کائیکی یہ پریقین اعلان کر کے خاموش ہو گئی۔ دسرتھ کھڑا ہو کر اپنی ظالم بیوی کو گھورتا رہا۔ کیا یہ حسین و جمیل مخلوق واقعی کائیکی تھی یا کوئی ناگن؟ پھر وہ جنگل میں کٹ کر گرنے والے کسی تناور درخت کی طرح تھرتھرایا اور قابل رحم بے بسی کی حالت میں فرش پر ڈھیر ہو گیا۔

کچھ دیر بعد حواس ذرا بحال ہونے پر بادشاہ نے دھیمی آواز میں کہا: "کائیکی' کس نے تمہارے ذہن کو اس قدر آلودہ کر دیا ہے کہ تم میری موت اور نسل کی تباہی بھی دیکھنے کو تیار ہو؟ تم پر کون سی بدروح مسلط ہے جو تمہیں اس بے حیاء انداز میں رقص کروا رہی

Scanned and Uploaded By Nadeem
UploadedbyNadeem

ہے؟ کیا تم واقعی سمجھتی ہو کہ رام کو جنگل میں بھیجنے کے بعد بھرت بادشاہ بننے پر تیار ہو جائے گا؟ وہ ہرگز نہیں مانے گا' اور تمہیں یہ بات معلوم ہے۔ کیا یہ ممکن ہے کہ میں رام کو بن باس لینے کا کہوں؟ کیا ساری دنیا کے بادشاہ یہ کہہ کر مجھے ذلیل و رسوا نہیں کریں گے کہ ظالم اور بے انصاف بوڑھے نے اپنے بڑے بیٹے کو دیس بدر کر دیا جو بہترین آدمی تھا؟ کیا تمہیں سمجھ نہیں آتی کہ وہ مجھ پر ہنسیں گے؟ تم نے تو بڑے آرام سے کہہ دیا کہ رام کو جنگل میں بھیج دوں' لیکن کیا میں اور کوشلیہ اس سے جدا ہو کر زندہ رہ پائیں گے؟ اور تم نے جنک کی بیٹی کے بارے میں بھی سوچا ہے؟ کیا وہ یہ سن کر مر ہی نہیں جائے گی کہ رام کو ڈنڈک جنگل میں بھیجا جا رہا ہے؟

"تمہارے چہرے سے دھوکا کھا کر میں تمہیں ایک عورت سمجھ بیٹھا اور اپنی بیوی بنا لیا۔ زہر آلود شراب کے نشے میں مخمور فریب خوردہ آدمی کی طرح میں نے تمہاری خوبصورتی کے جال میں پھنس کر تم سے شادی کر لی۔ جال میں پھنسے ہوئے خرگوش کی طرح میں بھی تمہارے پھندے میں پھنس کر تباہ ہو گیا۔ گلیوں میں کسی مخمور برہمن کی طرح میں بھی ہر کہیں برے الفاظ سے یاد کیا جاؤں گا۔ تم نے کیسے انعامات مانگے ہیں؟ ایسے انعامات جو ہماری سلطنت کی شہرت کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داغدار کر دیں گے' اور لوگ ایک پیارے اور بے عیب بیٹے کو وطن بدر کرنے والے بوڑھے پر تھو تھو کریں گے۔

"ہاں' اگر میں رام کو بن باس لینے کا کہوں تو وہ بڑی خوشی سے اطاعت کرے گا اور جنگل میں چلا جائے گا۔ مگر میں' کوشلیہ اور سومترا زندہ نہیں رہ پائیں گے۔ تم اس قیمت پر حاصل کی ہوئی سلطنت سے کیا مزہ اٹھاؤ گی' اے گنہگار' بیوقوف عورت؟

"اور کیا بھرت تمہارے منصوبوں کو تسلیم کر لے گا؟ اگر وہ مان گیا تو میری نافرمانی کرے گا۔ اے بے حیاء عورت' میری جان کی دشمن' اپنے شوہر کو قتل کر کے بیوگی حاصل کر لے تاکہ تو اپنے بیٹے کے ساتھ مل کر سلطنت کا لطف اٹھا سکے۔ ہائے' عورتیں کتنی گنہگار اور کتنی بے رحم ہیں! نہیں' نہیں۔ صرف یہ ایک عورت ہی ظالم ہے۔ میں دوسری عورتوں کی توہین کیوں کروں؟ بھرت کتنا بدقسمت ہے کہ یہ چڑیل اس کی ماں بنی! نہیں' میں ہرگز ایسا نہیں کر سکتا۔ کائیکی' میں تمہارے پیروں پہ گر کر تم سے درخواست کرتا ہوں۔ مجھ پر کچھ رحم کرو!"

بادشاہ زمین پر لوٹنے اور دکھ کے باعث آہ و بکا کرنے لگا۔ اس منظر کے بارے میں کیا

Scanned and Uploaded By Nadeem

کہا جا سکتا ہے؟ اپنی طویل اور شاندار حکومت کے لئے شہرت یافتہ ایک عظیم شہنشاہ زمین پر لوٹ رہا ہے' اور اپنی بیوی کے پاؤں پکڑ کر رحم کا طالب ہے۔ یہ ایسے ہی تھا جیسے یایاتی (30) کی نیکیاں ختم ہونے پر اسے سورگ سے نکال کر واپس زمین پر پھینک دیا گیا۔

بے شک دسرتھ نے بڑی دردمندانہ درخواستیں کیں لیکن کائیکی تنی رہی اور مضبوط لہجے میں بولی: "آپ نے خود ہی لاف زنی کی ہے کہ آپ ایک راست گو شخص ہیں۔ لیکن اب آپ دیوتاؤں کے سامنے حلفیہ طور پر وعدہ کرنے کے بعد اسے معطل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر آپ نے اپنا وعدہ توڑا تو میں یقیناً خود کو ختم کر لوں گی اور اس سے آپ کی سلطنت کی شان و شوکت میں اضافہ نہیں ہو گا جس پر آپ کو اتنا فخر ہے!"

دسرتھ نے کہا: "اچھا تو پھر ٹھیک ہے۔ رام کو جنگل میں جانے اور مجھے مرنے دو۔ مسرور رہو' مجھے اور میری نسل کو تباہ کرنے کے بعد تیری خواہش پوری ہو جائے گی اور تو اپنی زندگی میں خوشی تلاش کرے گی!"

کچھ دیر بعد بوڑھا بادشاہ پھر پکارا: "مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ رام کو جنگل میں بھجوانے سے تمہیں کیا فائدہ ہو گا۔ نتیجہ صرف یہ نکلے گا کہ ساری دنیا تم پر لعنت ملامت کرے گی۔ میں نے سالہا سال کی پوجا اور ریاضت کے بعد خدا کی رحمت سے رام کو حاصل کیا تھا۔ اور اب میں بدقسمت آدمی خود ہی اسے جنگل میں بھیج رہا ہوں!"

پھر اس نے آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر کہا: "اے رات! ٹھہر جا۔ کیونکہ اگر تو گزر گئی اور صبح ہوئی تو میں کیا کروں گا؟ میں رام سے بے پناہ محبت کرنے والے پرجوش مجمعے سے کیا کہوں گا جو تاجپوشی کے جشن کا منتظر ہے؟ اے آسمان! میری خاطر اپنے ستاروں کے ساتھ یہیں ٹھہر جا! نہیں نہیں' ٹھہرنے کی ضرورت نہیں' کیونکہ یوں یہ گنہگار عورت میری نظروں کے سامنے رہے گی۔ اے رات فوراً ڈھل جا' تاکہ میں اس کی شکل نہ دیکھ سکوں۔"

بار بار بیہوش اور ہوش مند ہونے والے بیچارے بوڑھے بادشاہ ---- جس نے ساٹھ ہزار برس تک حکومت کی تھی ---- نے شدید کرب سہا۔

اس نے کہا: "کائیکی' مجھ پر رحم کرو! غصے میں میرے منہ سے نکلنے والے الفاظ کو بھول جاؤ۔ میں اپنے لئے تمہاری محبت کے نام پر التجا کرتا ہوں۔ یوں سمجھو کہ میں نے بادشاہت تمہیں دے دی۔ یہ تمہاری ہو گئی۔ اور اب تم اسے اپنے ہاتھوں سے رام کے حوالے کر

سکتی ہو۔ راج سبھا نے فیصلہ اور میں نے بزرگوں کے سامنے اعلان کیا ہے کہ رام کی تاجپوشی کل ہوگی۔ اس اعلان کو جھوٹا نہ پڑنے دو۔ مجھ پر ترس کھاؤ۔ بادشاہت خود رام کو دے دو۔ اس عظیم تحفے کی شہرت رہتی دنیا تک قائم رہے گی۔ میری، عوام کی، بزرگوں اور بھرت کی یہی خواہش ہے۔۔۔۔۔ وہ سب رام کو بادشاہ دیکھنا چاہتے ہیں۔ میری پیاری، میری زندگی، یہ کام کر دو۔" اور بادشاہ نے کائیکی کے پیر پکڑ لئے۔

لیکن اس نے جواب دیا: "کیسی احمقانہ بات ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ آپ نے اپنا قول تو پورا نہیں کیا اور مجھے پورا کرنے کو کہتے ہیں۔ میں خود کو مار لوں گی۔ آپ کی ہر کوشش بیکار ہے۔"

بادشاہ بولا: "باقاعدہ رسوم کے ساتھ اور آگ کے حضور میں نے تمہارا ہاتھ پکڑا اور تمہیں اپنی بیوی کہا۔ میں یہاں اور ابھی اسی وقت تم سے اور تمہارے بیٹے سے لاتعلقی اختیار کرتا ہوں۔ رات بیت گئی، اور صبح ہونے والی ہے اور سورج رام کی تاجپوشی تو نہیں لیکن میری ارتھی ضرور دیکھے گا۔"

کائیکی نے قطع کلامی کی: "آپ خوامخواہ اور بیکار کوششوں میں وقت ضائع کر رہے ہیں۔ فوراً رام کو بلوائیں۔ اسے یہاں آنے دیں۔ اسے بتائیں کہ بادشاہت بھرت کی ہے اور اسے جنگل میں چلے جانا چاہئے۔ اپنا وعدہ ایفاء کریں وقت ضائع مت کریں۔"

دسرتھ رندھی ہوئی آواز میں بولا: "اچھا ٹھیک ہے۔ یوں میں رام کا چہرہ تو دیکھ لوں گا۔ میری موت نزدیک ہے۔ رام کو آنے دو۔ موت سے پہلے مجھے اس کا چہرہ دیکھ لینے دو۔ دھرم میں جکڑا ہوا یہ بیوقوف بوڑھا لاچار ہے۔"

اور وہ دوبارہ بے ہوش ہو گیا۔

○

عجیب منظر

بیچارہ دسرتھ شدید اذیت میں مبتلا تھا۔ فطری محبت ایک طرف، اور قول نبھانے کا اخلاقی فریضہ اسے دوسری جانب کھینچ رہا تھا۔ اسے ابھی تک توقع تھی کہ کائیکی اپنے مطالبات واپس لے لے گی، اور فرائض پہ ٹکراؤ کسی نہ کسی طرح ختم ہو جائے گا۔ لیکن اب اس نے دیکھ لیا کہ ایسا نہیں ہونے والا۔

اسے ابھی تک ایک موہوم امید تھی: "رام میرے کئے ہوئے وعدوں کا پابند نہیں۔ لوگوں کی محبت اور بے نقص صلاحیتوں کا مالک ہونے کی وجہ سے وہ میرا وعدہ نظر انداز کر کے اپنے حقوق حاصل کر لے گا، لیکن میرے خیال میں وہ ایسا نہیں کرے گا، کیونکہ اس نے ہمیشہ میری چھوٹی سے چھوٹی خواہش کو بھی مقدس جانا۔ تاہم، اگر اتفاقاً" اس نے ایسا کر دیا تو معاملات سنبھل جائیں گے۔"

اپنے خیالات کی کشمکش اور ذہنی پریشانی میں ڈوبے ہوئے بادشاہ نے یوں خود کو جھوٹی تسلیاں دیں، اور یہ بھول گیا کہ رام اپنے باپ کے وعدے کو توڑنے کا سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ اطاعت اس کی زندگی کا بنیادی اصول تھا۔

لیکن جھوٹی امیدیں زیادہ دیر تک قائم نہیں رہتیں۔ اس نے محسوس کیا کہ موت نزدیک آ رہی ہے۔ فرائض کے اس کربناک ٹکراؤ میں موت ایک راحت تھی، جس کے باعث وہ آنے والے دکھوں سے بچ جاتا۔

جب موت نزدیک آئی تو اس کا ذہن گزرے واقعات یاد کرنے لگا۔ اسے جوانی میں اپنا سرزد کردہ ایک عظیم گناہ یاد آیا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ اس وقت بویا ہوا ہی اب کاٹ رہا ہے: "میں نے رشی کے بیٹے کو قتل کر کے اس کے بوڑھے ماں باپ کو شدید دکھ پہنچایا تھا۔ یہ گناہ کا داغ اپنے عزیز ترین بیٹے کو کھوئے بغیر میرے دامن سے کیسے دھل سکتا تھا؟" چنانچہ دسرتھ نے خود کو قسمت کے دھارے پر چھوڑ دیا جیسے اپنے گناہ کا کفارہ ادا کر رہا ہو۔

وہ اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس کے پاس اپنی ظالم بیوی سے کیا ہوا وعدہ نبھانے اور سارا انتظام کائیکی کے سپرد کر دینے کے سوا اور کوئی راہ نہیں۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

دن چڑھ آیا۔ تاجپوشی کے لئے مقرر کردہ وقت قریب آ رہا تھا۔ وسشٹھ اور اس کے شاگردوں کا جلوس سنہری برتنوں میں مقدس دریاؤں کا پانی لئے محل کی جانب رواں تھا۔ سجی ہوئی مرکزی شاہراہ میں پرجوش مردوں اور عورتوں کا ہجوم تھا۔ وہ وسشٹھ اور اس کے شاگردوں کو مقدس پانیوں کے ساتھ محل کی جانب جاتے دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ لوگوں نے شہد، دہی، مکھن، ابلے چاول، مقدس گھاس، پھول، دوشیزائیں، ہاتھی، مختلف ساز دیکھ کر فلک شگاف اور باعث فرحت نعرے لگائے۔

وسشٹھ نے محل کے پھاٹک پر پہنچ کر سومنتر کو دیکھا اور اس سے کہا: "فوراً" اندر جا کر بادشاہ کو اطلاع کرو کہ لوگ منتظر ہیں اور تمام تیاریاں مکمل ہو چکی ہیں۔"

سومنتر بادشاہ کی خوابگاہ میں گیا اور صبح کی دعائیں پڑھتے ہوئے اسے وسشٹھ کا پیغام سنایا: "اے بادشاہ، اپنے رتھ بان کے بھجن سن کر نیند سے اٹھیں جیسے دیوتاؤں کا بادشاہ ماتلی (31) کے گیت سن کر بیدار ہوا کرتا ہے۔ دیوتا آپ پر اپنی رحمتیں نازل کریں۔ بزرگ، سپہ سالار اور سرکردہ شہری آپ کے درشن کا انتظار کر رہے ہیں۔ رات کی دیوی واپس جا چکی ہے۔ دن کی کارروائی احکامات ملنے کی منتظر ہے۔ اے شہنشاہ، خوشی خوشی اٹھیں۔ مقدس وسشٹھ اور ان کے ساتھی چشم براہ ہیں۔"

اس وقت بادشاہ دکھ کے باعث کچھ کہنے کے قابل نہ تھا، لیکن کائیکی نے بہادری کے ساتھ اس کی طرف سے جواب دیا اور سومنتر کو بتایا: "بادشاہ ساری رات رام کی تاجپوشی کی باتیں کرتے رہے اور سوئے نہیں۔ اب ان پر غنودگی طاری ہے۔ فوراً" جا کر رام کو لاؤ۔"

یوں چالاک عورت نے سومنتر کو رام کو لانے کے لئے بھیجا تاکہ اسے بادشاہ کا حکم سنا سکے۔ اسے معلوم تھا کہ دسرتھ مان تو گیا ہے لیکن اس میں اتنی ہمت نہیں کہ اس پر عمل کر سکے۔ چنانچہ کائیکی نے یہ کام خود ہی کرنے کا عزم کیا۔

سومنتر رام کے محل میں گیا۔ سیتا اور رام تاجپوشی کے لئے تیاریاں کر رہے تھے۔ سومنتر نے رام کو بادشاہ اور ملکہ کائیکی کی جانب سے حاضر ہونے کا پیغام دیا۔ رام نے فوراً" تعمیل کی۔

غیر متوقع تاخیر اور عجیب و غریب آمدورفت نے شکوک و شبہات پیدا کئے، لیکن کسی کو ان کے بارے میں زبان کھولنے کی جرات نہ ہوئی۔ متعلقہ لوگوں کو امید تھی کہ معاملات کسی نہ کسی طرح درست راہ پر آ ہی جائیں گے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

گلیاں بڑی خوبصورتی سے سجائی گئی تھیں، عظیم موقع قریب آنے کے ساتھ ساتھ ملکہ کی خوابگاہ میں عجیب اور خوفناک واقعات بھی جنم لینے والے تھے۔

لوگوں کو حیرت ہوئی: "یہ طویل تاخیر کیوں؟ شاید ابتدائی رسوم اس سے زیادہ ہوں جتنی کہ ہم نے سمجھ رکھی ہیں۔"

گلیوں میں ہجوم بڑھنے لگا اور بے قراری میں بھی اضافہ ہوتا گیا۔

سومنتر رام کے ہمراہ کائیکی کے محل میں گیا، اس نے بڑی مشکل سے ہجوم میں سے راہ بنائی۔ رام ملکہ کے کمرے میں داخل ہو گیا۔ دہلیز پر قدم رکھتے ہی اسے یوں لگا کہ جیسے کسی سانپ پر پاؤں رکھ دیا، کیونکہ اسے اپنا بوڑھا باپ دکھ کے عالم میں ننگے فرش پر لیٹا ہوا نظر آیا۔ بدیہی طور پر بادشاہ شدید دکھ اور اذیت کا شکار تھا۔ اس کا چہرہ دھوپ میں کمہلائے ہوئے پھول جیسا تھا۔

رام نے اپنے باپ کے قدم چھوئے اور کائیکی کے سامنے بھی تعظیماً" جھکا۔

دسرتھ نے نیم مردہ آواز میں رام کا نام پکارا اور خاموش ہو گیا۔ وہ مزید کچھ نہ کہہ سکا۔ اس میں رام کے چہرے پر سیدھی نظر ڈالنے کی ہمت نہ تھی۔

رام بہت پریشان ہوا، اور اپنے باپ کو فرش پر کچھ کہنے کی طاقت سے محروم حالت میں لیٹا دیکھ کر شدید دکھی ہو گیا۔۔۔۔۔ رام تو سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اصل معاملہ کیا ہے۔ وہ کائیکی کی جانب مڑا اور بولا: "ماں، یہ صورت حال بہت عجیب ہے۔ میرا باپ ہمیشہ میرے ساتھ بڑی نرمی سے بولا، چاہے اسے کتنا ہی غصہ ہوتا۔ کیا میں نے لاعلمی میں انہیں اپنی کسی بات سے دکھ پہنچایا ہے؟ کیا انہیں کوئی اچانک بیماری لاحق ہو گئی ہے؟ کیا کسی نے ان کی شان میں گستاخی کی ہے؟ مجھے بتائیں کہ کیا ماجرا ہے۔ میں یہ سب کچھ برداشت نہیں کر پا رہا۔"

بیباک کائیکی نے موقع تاڑ کر کہا: "بادشاہ کسی سے بھی ناراض نہیں۔ ان کی صحت بھی بالکل ٹھیک ہے۔ لیکن ان کے ذہن میں ایک بات ہے جو وہ تمہیں کہتے ہوئے ڈر رہے ہیں۔ بس اتنی سی بات ہے۔ انہیں ڈر ہے کہ کہیں وہ بات سن کر تمہیں دکھ نہ ہو۔ اسی لئے وہ چپ ہیں۔ ایک مرتبہ انہوں نے خوش ہو کر مجھے دو انعام دینے کا وعدہ کیا تھا، جو میں نے مانگ لئے۔ اب بادشاہ کسی غیر مہذب آدمی کی طرح اپنے کئے پر پچھتا رہے ہیں۔ کیا یہ بات ان کے شایان شان ہے؟ کیا یہ کسی بادشاہ کو زیب دیتا ہے کہ وہ کوئی وعدہ کرنے کے بعد اس پر پچھتائے؟ تم میں ان کا وعدہ پورا کرنے کی طاقت ہے، لیکن وہ تمہیں یہ کہتے ہوئے

بھی ڈر رہے ہیں اور وعدہ توڑ دینا چاہتے ہیں۔ کیا یہ درست ہو گا؟ اگر تم یقین دلا دو کہ انہیں تمہارے ردعمل کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اور یہ کہ اپنا وعدہ ہر صورت میں نبھائیں تو انہیں یہ کام کر گزرنے کی طاقت مل جائے گی۔ تمہیں ان کی مدد کرنا ہی ہو گی۔ سارا معاملہ تمہارے اختیار میں ہے۔ لیکن میں تمہیں اصل بات تبھی بتاؤں گی جب تم وعدہ کر لو کہ بادشاہ کو وعدہ نبھانے میں مدد دو گے۔"

رام اس سوچ سے بہت دکھی ہوا کہ وہ کسی بھی طرح اپنے باپ کے لئے پریشانی کا موجب بنا ہے۔ اس نے کائیکی سے کہا: "ماں' کیا میں ہی اس مسئلے کی وجہ ہوں؟ میں خود کو آپ کے شبہات کا حقدار نہیں سمجھتا۔ اگر میرے والد مجھے آگ میں کودنے کا حکم دیں تو میں یہ بھی فوراً" کروں گا۔ آپ جانتی ہیں۔ آپ کو اچھی طرح معلوم ہے کہ میں ان کے کہنے پر زہر بھی پی لوں گا اور سمندر میں بھی غرق ہو جاؤں گا۔ ماں' میں آپ سے حلفیہ اقرار کرتا ہوں کہ میں آپ سے بادشاہ کا کیا ہوا وعدہ پورا کروں گا اور کبھی قول نہیں توڑوں گا۔"

کائیکی رام کے یہ الفاظ سن کر بہت خوش ہوئی کیونکہ اب وہ اسے زیر کر چکی تھی۔ بادشاہ مایوسی کے عالم میں دیکھ رہا تھا کہ اب فرار کی کوئی راہ نہیں رہی۔

تب بے رحم کائیکی نے یہ خوفناک الفاظ کہے: "رام' تم اپنے قول کے پکے ہو۔ باپ کے کئے ہوئے وعدے کو پورا کرنے سے اعلیٰ فرض کوئی بیٹا کیا ادا کر سکے گا؟ اب میں تمہیں بتاتی ہوں کہ تمہارے باپ نے مجھ سے کیا وعدہ کیا تھا۔ سمبارا کے ساتھ جنگ کے دوران جب تمہارا باپ زخمی ہوا تو میں اسے زندہ بچالائی۔ شکریے کے طور پر انہوں نے شدید زخمی حالت میں ہی مجھے دو انعام دینے کا وعدہ کیا جو میں کسی بھی وقت طلب کر سکتی تھی۔ اب میں نے ان کا مطالبہ کر دیا ہے۔ وہ یہ کہ بھرت کو ولی عہد بنایا اور تمہیں آج ہی چودہ برس کے لئے ڈنڈک جنگل میں بھیج دیا جائے۔ تم نے میرے سامنے ان کا دیا ہوا قول پورا کرنے کا حلفیہ اقرار کیا ہے' اور اپنے قول کو نبھانا تمہارا فرض ہے۔ اگر تم بھی درست راہ اپنانے کو اپنے باپ جتنا ہی مشکل سمجھو تو وہ اور بات ہے۔ بصورت دیگر' میری بات اچھی طرح سن لو۔ اب تمہیں تاجپوشی کی رسم سے دستبرداری اختیار کر کے گتھے ہوئے بالوں اور سنیاسیوں والے منکے پہن کر جنگل میں جانا ہو گا۔ رسم کی تمام تیاریوں کو یہیں پر بھرت کے لئے چھوڑ کر چلے جاؤ۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

جب وہ یہ ظالمانہ بات کہہ رہی تھی تو بادشاہ کربناک انداز میں کسمایا' لیکن رام نے انہیں کسی پریشانی کے بغیر سنا۔ کائیکی نے ایک معجزہ دیکھا۔ رام کے چہرے پر افسردگی کا کوئی نشان تک نہیں تھا۔ اس نے مسکرا کر کہا: "ماں بس اتنی سی بات ہے؟ یقیناً بادشاہ کا وعدہ پورا ہو گا۔ میرے بالوں کی مینڈھیاں کی جائیں گی اور میں چغہ پہن کر آج ہی جنگل میں چلا جاؤں گا۔"

کائیکی نے اس وقت پیغمبرانہ پیشگوئی کی جب اس نے کہا تھا کہ رام کی فرض شناسی اسے لازوال شہرت و عظمت دلائے گی۔ یہ عظمت اس وقت تک قائم رہے گی جب تک ہمالیہ جم کر کھڑا ہے' جب تک گنگا کے پانی رواں دواں ہیں اور جب تک ساگر کی لہریں ٹھوس زمین سے سر مار رہی ہیں۔

رام نے غیر متزلزل لہجے میں کائیکی سے کہا: "میں ذرا بھی خفا نہیں ہوں۔ کیا بھرت کو کوئی چیز دینے پر مجھے خوشی نہیں ہو گی؟ اگر کسی نے مجھ سے کچھ نہ بھی کہا ہوتا تو میں خوشی خوشی اسے اپنا سب کچھ دے دیتا۔ اور اگر میرے باپ کا حکم ہو تو میں ایک لمحہ بھی کیسے ٹھہر سکتا ہوں؟ مجھے دکھ اس بات کا ہے کہ باپ کو میری رضامندی کے بارے میں ذرہ برابر بھی شک و شبہ نہیں ہونا چاہئے تھا۔ انہوں نے اپنی خواہش مجھے خود کیوں نہیں بتائی اور آپ کے ذریعے سے کیوں کہلوایا؟ کیا میں ان کا بیٹا نہیں' جو ہمہ وقت ان کی اطاعت شعاری کے لئے تیار ہے؟ میں ان کی بات پر عمل کرنے کے سوا بھلا اور کیا مسرت طلب کروں گا؟ میں اس بات کا مستحق کیسے تھا کہ میرا باپ مجھ سے منہ موڑ لے اور ایک لفظ تک نہ کہے؟ اگر مجھے دکھ ہے تو بس یہ کہ انہوں نے مجھے بلوا کر بذات خود یہ حکم نہیں دیا۔ میں آج ہی بن باس لے لوں گا' مجھے کوئی دکھ نہیں۔ بھرت کو آنے کا کہنے کے لئے تیز ترین قاصد روانہ کر دیں۔"

شہزادے کا چہرہ یوں دمک اٹھا جیسے یگیہ کی آگ پر گھی ڈالنے سے شعلے بھڑکتے ہیں۔

اپنی بدیہی کامیابی پر کائیکی نے خوشی محسوس کی۔ وہ مستقبل اور آئندہ دکھوں سے لاعلم تھی' کیونکہ کسی عورت کے لئے اپنے ہی بیٹے کی نفرت کا نشانہ بننے سے بڑی دکھ کی بات کیا ہو گی؟ لالچ نے اسے اپنے جال میں پھانس لیا تھا۔ لہٰذا وہ اپنے ہی بیٹے بھرت کے خیالات کو درست طور پر سمجھنے سے قاصر رہی۔

دسرتھ کسی پابہ زنجیر ہاتھی کی طرح افسردگی کے عالم میں پڑا رہا۔ غیر ضروری کرختگی کے

ساتھ کائیکی نے رام کو تیزی سے کہا: "بادشاہ کے بولنے کا انتظار کر کے مزید دیر نہ کرو۔"

اس پر رام بولا: "ماں' لگتا ہے کہ آپ مجھے جانتی ہی نہیں۔ میں اپنے باپ کا وعدہ نبھانے سے زیادہ اہمیت کسی چیز کو نہیں دیتا۔ بھرت بادشاہت کی ذمہ داریوں کا بوجھ اٹھائے گا اور ہمارے بوڑھے باپ کی دیکھ بھال کرے گا۔ اس سے واقعی مجھے زبردست خوشی ہو گی۔"

ابھی تک خاموش لیٹ کر سب کچھ غور سے سنتا ہوا دسرتھ بلند آواز میں کراہ اٹھا۔

رام نے اپنے باپ اور کائیکی کے چرن چھوئے اور تیز تیز قدموں کے ساتھ کمرے سے باہر چلا گیا۔

لکشمن باہر ہی کھڑا ہوا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ کیا واقعہ ہے اور سرخ غضبناک آنکھوں کے ساتھ رام کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ راستے میں رام تاجپوشی کے لئے رکھے گئے مقدس پانی کے برتن دیکھے۔ اس نے ان کے گرد عقیدت کے ساتھ پھیرے لگائے۔ وہ پرسکون شان کے انداز میں سفید سائبان اور دیگر شاہی نشانات پیچھے چھوڑ آیا اور ہجوم کو منتشر ہونے کا کہا۔ یہ خواہش شہزادہ ملکہ کوشلیہ کی اقامت گاہ میں گیا تاکہ اسے یہ خبر سنائے اور جنگل میں جانے ...... پہلے اس کی آشیرباد حاصل کرے۔

(قاری کو چاہئے کہ اپنے تخیل کو کام میں لائے اور داستان میں پیش کردہ افراد کے جذبات اور دکھ اپنے دل میں محسوس کرے۔ دسرتھ کی افسردگی' رام کی خوشی دستبرداری اور کائیکی کا جذبہ حرص جس نے اعلیٰ احساسات کو مندمل کر دیا---- یہ ہماری روزمرہ زندگی کے مختلف مراحل ہیں۔ والمیکی اور کمبن نے باکمال انداز میں رام کی کہانی کو گیت کی صورت میں دوبارہ زندہ کیا۔ ہمیں بھی اسے سمجھنے کے لئے قوت متخیلہ سے کام لینا ہو گا۔ روایت ہے کہ جب بھی رام کی کہانی سنائی جاتی ہے تو ہنومان بھی سامعین میں آ بیٹھتا اور سن کر آنسو بہاتا ہے۔)

○

طوفان اور سکون

رام ملکہ کوشلیہ کے گھر گیا۔ وہاں بہت سے ملاقاتی جمع ہو کر شدت سے تاجپوشی کا انتظار کر رہے تھے۔ سب سے اندرونی کمرے میں ملکہ سفید ریشم میں ملبوس' یگیہ کی آگ کے سامنے بیٹھی اپنے بیٹے کے لئے نیک تمنائیں کر رہی تھی۔ جیسے ہی رام اندر آیا کوشلیہ نے اسے گلے لگا لیا اور خصوصی طور پر بنائی گئی نشست دکھائی۔ وہ ابھی تک اسے مستقبل کا ولی عہد سمجھ رہی تھی۔

رام نے کہا: "ماں' یہ نشست اب میرے لئے بہت بلند ہو گئی ہے۔ اب میں ایک یوگی ہوں اور مجھے فرش پہ گھاس بچھا کر بیٹھنا ہو گا۔ میں آپ کے لئے ایسی خبر لایا ہوں جو آپ کو غمگین کر دے گی۔ سنیں اور مجھے آشیرباد دیں۔"

اور اس نے ماں کو سارا واقعہ کہہ سنایا: "بادشاہ بھرت کو تاج پہنانا چاہتے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ میں چودہ سال تک ڈنڈک جنگل میں رہوں۔ ماں' مجھے آج ہی جانا ہو گا' اور میں رخصت ہونے سے پہلے آپ کا آشیرباد لینے آیا ہوں۔"

کوشلیہ نے یہ سنا تو کھوکھلے درخت کی طرح زمین پہ آ گری۔ رام اور لکشمن نے اسے بڑے آرام سے اٹھایا۔ وہ رام سے لپٹ گئی اور روتے ہوئے بولی: "کیا میرا دل پتھر یا لوہے کا بنا ہے کہ میں یہ سب سن کر بھی زندہ ہوں؟"

لکشمن اپنی ماں کے دکھ کا منظر برداشت نہ کر پایا اور غصے میں بولا: "اس بوڑھے بادشاہ نے رام کو ایسی بدقسمتی سے دوچار کیا ہے جو ذلیل ترین مجرموں کے لئے مخصوص ہے۔ رام نے کیا گناہ یا جرم کیا ہے؟ رام کے بدترین دشمن بھی اس پہ انگلی اٹھانے کی ہمت نہیں کر سکتے۔ بوڑھا بادشاہ اپنی جوان بیوی کی خاطر عقل و حواس کھو بیٹھا ہے اور اب بادشاہ رہنے کے قابل نہیں۔

کوئی بادشاہ صرف ایک عورت کی باتوں میں آ کر دھرم کی خلاف، ورزی کیسے کر سکتا ہے؟ اے رام' آپ کے دشمن بھی آپ کو دیکھ کر محبت سے سرشار ہو جاتے ہیں' لیکن اس دیوانے باپ نے آپ کو جنگل میں بھیج دیا۔ بھائی' آؤ ہم مل کر اس بادشاہ کو معزول کریں

Scanned and Uploaded By Nadeem
UploadedbyNadeem

اور سلطنت کا انتظام سنبھال لیں۔ ہماری مخالفت کرنے کی ہمت کون کرے گا؟ میں ہر مخالفت کرنے والے کا خاتمہ کر دوں گا۔ بس آپ مجھے اجازت دیں' میں ایک ہاتھ سے ہی یہ سب کام کر سکتا ہوں۔

"چھوٹا بھائی بادشاہ بن بیٹھے اور آپ بن باس لے لیں! دنیا اس حماقت پر ہنسے گی۔ آپ یہ بات ماننے سے انکار کر دیں۔ میں ہرگز یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ میں سب مخالفوں کو کچل دوں گا اور آپ کسی کی مداخلت یا رکاوٹ کے بغیر حکومت کریں گے۔ میری طاقت پر شک نہ کریں۔ آج صبح اس سرزمین پر سورج کی روشنی کی بجائے زبردست تاریکی اتر آئی ہے' کیونکہ جب ہم آپ کی تاجپوشی کے منتظر تھے تو بادشاہ نے آپ کو دیس بدری کی سزا سنا دی! اس قسم کی ناانصافی کے سامنے شائستگی اور نرمی دکھانے کا کوئی فائدہ نہیں۔ میں یہ برداشت نہیں کر سکتا۔ مجھے اپنا فرض ادا کرنا ہو گا۔ ماں' اب تم میرا زور بازو دیکھو گی' اور بھائی تم بھی۔"

لکشمن کی بات نے کوشلیہ کی کچھ ڈھارس بندھائی' لیکن بادشاہ کو معزول کر کے تخت و تاج پر قبضہ کرنے کی سوچ سے اسے خوف آ رہا تھا۔

کوشلیہ نے کہا: "رام' اپنے بھائی لکشمن کی بات پر اچھی طرح غور کر لو۔ جنگل میں نہ جاؤ۔ اگر تم چلے گئے تو میں یہاں دشمنوں کے درمیان اکیلی کیسے رہ سکتی ہوں؟ میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گی۔"

رام نے لکشمن کی غضبناک باتیں خاموشی سے سنی تھیں' کیونکہ پرغیض خیالات کے طوفان کو بہہ جانے دینا ہی دانشمندی تھی۔ پھر وہ کوشلیہ سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: "ماں' میرے ساتھ جنگل میں جانے کی بات کسی کی زبان پر نہ آئے۔ آپ کا فرض ہے کہ یہاں رہ کر بادشاہ کی خدمت کریں اور اس بڑھاپے میں نازل ہونے والا دکھ بانٹیں۔ ایک شہنشاہ کی ملکہ کسی بیوہ کی طرح میرے ساتھ جنگل کیسے بھٹکتی پھر سکتی ہے؟ یہ نہیں ہو سکتا۔ میں بن باس کی مدت پوری ہونے کے بعد واپس آ جاؤں گا۔

اپنے باپ کی بات پر عمل کرنا میرا فرض ہے۔ چاہے یہ انصاف ہو یا ناانصافی' برحق یا جبری یا دھوکہ' مجھے اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اگر میں اس بنیادی فرض کو ادا کرنے میں بھی ناکام رہا تو دولت یا طاقت کے ذریعہ کبھی کوئی اطمینان یا نیک نامی حاصل نہیں کر سکوں گا۔ لکشمن' تمہاری تجاویز بالکل غلط ہیں۔ میں تمہاری زبردست قوت سے واقف ہوں اور

Scanned and Uploaded By Nadeem

مجھے اس پر کوئی شک نہیں کہ تم تمام مخالفوں کو تباہ و برباد کر کے میرے لئے سلطنت حاصل کر لو گے۔ مجھے اپنے لئے تمہاری محبت کا بھی علم ہے۔

"لیکن جس طریقے سے تم اس طاقت کو استعمال کرنے کا سوچ رہے ہو وہ ہمارے سلسلہ بادشاہت کے شایان شان نہیں۔ ہمارا اعلیٰ ترین فریضہ اپنے باپ کے قول کو نبھانا ہے۔ اگر ہم اس میں ناکام رہے تو کوئی کامیابی یا کارنامہ اس کی تلافی نہیں کر سکے گا۔"

رام نے اپنے بھائی اور ماں کی ہمت بندھانے کی کوشش کی لیکن لکشمن کا غصہ آسانی سے فرو نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اگر رام نہیں بلکہ خود وہی ناانصافی کا نشانہ بنتا تو شاید ایسا ممکن ہوتا۔ لیکن اس ظالمانہ بے انصافی کا نشانہ رام بنا تھا۔ لہٰذا لکشمن کسی زخمی سانپ کی طرح غصے میں بلبلا رہا تھا۔ رام اسے ایک طرف لے گیا اور آرام سے بٹھا کر تسلی دینے کی کوشش کی:

"لکشمن کیا تم میری ذات یا میری روح میں شریک نہیں ہو؟ میری بات سنو۔ تم باہمت اور طاقتور ہو۔ میری خاطر اپنے غصے اور دکھ پر قابو پاؤ۔ ان بدروحوں کو اپنے اوپر غلبہ نہ پانے دو۔ دھرم کو مضبوطی سے تھام کر' آؤ ہم موجودہ بے عزتی کو عظیم مسرت میں تبدیل کر دیں۔ آؤ' تاجپوشی کی سوچ دل سے نکال پھینکیں اور اپنی نسل کے شایان شان انداز میں سوچیں۔

"ذرا اپنے باپ کی حالت پر غور کرو۔ ہمارے دل ان کی ہمدردی میں دھڑکنے چاہئیں' کیونکہ وہ شدید دکھ میں مبتلا ہیں۔ وجہ چاہے کچھ بھی ہو' لیکن انہوں نے ایک وعدہ کیا اور اگر انہوں نے اسے توڑ دیا تو یہ بہت شرمناک پاپ ہو گا جس سے ان کے تمام عظیم اور شاندار اعمال کو بٹہ لگ جائے گا۔ وہ میرے ساتھ کی گئی زیادتی پر دل شکستہ ہیں' لیکن میں اسے زیادتی نہیں سمجھتا' کیونکہ ایک بادشاہ کو اپنا وعدہ نبھانا اور بیٹے کو اپنے باپ کا حکم ماننا چاہئے۔ تم بھی ظاہر کرو کہ تمہیں مجروح ہونے کا کوئی احساس دامن گیر نہیں۔ اس صورت میں ہی ہم ان کے ذہن کو سکون دے سکتے ہیں۔

"انہوں نے ہمیں زندگی دی اور ہمیں چاہئے کہ انہیں ذہنی سکون دیں' وہ اگلی دنیا (پرلوک) کے بارے میں فکرمند ہیں۔ آج تک ہم نے انہیں دکھی یا پریشان نہیں کیا۔ اب وہ ہماری وجہ سے شدید خوف میں مبتلا ہیں کہ پرلوک میں ان کے ساتھ کیا پیش آئے گا۔ ہم انہیں بڑی آسانی سے راحت دلا سکتے ہیں۔ کیا اس کی بجائے ہم ان کی پریشانیوں اور دکھوں

میں اضافہ کر دیں؟ اسی لئے میں نے تاجپوشی کا خیال دل سے نکال دیا ہے اور جنگل میں جانے کے لئے پوری طرح آمادہ ہوں۔

"اب میری واحد خواہش جنگل میں جانا اور بھرت کو تخت پر بیٹھے دیکھنا ہے۔ یہ میرے لئے بہترین خوشی ہو گی۔ اگر میں نے دیر کی تو کائیکی شک و شبہ کا شکار ہو گی۔ لہٰذا' مجھے آج ہی جنگل میں جانا ہو گا تاکہ اس کا ذہن پریشانی سے نجات پائے۔ ہمارا باپ وعدہ توڑنے کے پاپ کے خوف سے چھٹکارا پا کر اور میری فرمانبرداری سے خوش ہو گا۔

"اور ہمیں کائیکی سے بھی خفا نہیں ہونا چاہئے۔ کیا وہ ان تمام برسوں میں ہمارے ساتھ شفیق سلوک نہیں کرتی رہی؟ اس کے ذہن میں اچانک یہ خیال سما جانا تقدیر کی کارفرمائی ہے۔ ہمیں اس کو الزام نہیں دینا چاہئے۔ آدمی سوچتا کچھ ہے اور قسمت اس کے بالکل الٹ کرتی ہے۔ کائیکی تو بس تقدیر کے ہاتھ میں ایک آلہ ہے۔

"ہماری چھوٹی ماں کو دنیا کی افترا پردازی کا یہ دکھی بوجھ اٹھانا ہو گا' لیکن ان کے لئے ہماری محبت ہمیشہ پہلے جیسی رہنی چاہئے۔ اگر آج سے پہلے ان کے ذہن میں کوئی بری سوچ موجود ہوتی تو ان کے طرز عمل سے اس کا اظہار ہو جاتا۔ بلاشبہ کسی ماورائی قوت نے انہیں اچانک اور سخت لہجے میں یہ کہنے پر مجبور کیا کہ رام جنگل میں چلے جاؤ۔ وگرنہ' ہمیں ہمیشہ بچوں کی پیار کرنے والی بلند خیالات کی مالک عورت اپنے شوہر کے سامنے اس قدر ظالمانہ طریقہ کیسے اختیار کر سکتی تھی؟ تقدیر کا لکھا کون ٹال سکتا ہے؟ پر استقلال رشی بھی اچانک اپنے تپوں کو ضائع کر ڈالتے ہیں۔ بیچاری کائیکی تقدیر کے سامنے کیسے مزاحمت کر سکتی ہے؟

"آؤ اس دکھ کو خوشی میں بدل دینے کا پکا عزم کریں۔ لکشمن' یہ ہماری اعلیٰ نسل اور ہمت کا ثبوت ہو گا۔ میں اپنی ماؤں اور بزرگوں سے آشیرباد لے کر جنگل میں جاؤں گا۔ تاجپوشی کے لئے لایا گیا گنگا جل یہاں لے کر آؤ۔ میں بن باس کے لئے روانگی سے پہلے اسے طہارت کے لئے استعمال کروں گا۔ نہیں' رہنے دو۔ وہ پانی ریاست کا ہے' اور تاجپوشی کی خاطر لایا گیا ہے۔ ہم اسے چھو بھی کیسے سکتے ہیں؟ ہم خود مقدس گنگا پر جا کر طہارت کے لئے پانی لائیں گے۔ بھائی' سلطنت یا دولت کے بارے میں سوچ کر افسردہ نہ ہوؤ' بن باس میری اعلیٰ ترین مسرت ہو گی۔"

(یوں رام نے اپنے بھائی کو دلی خیالات سے آگاہ کیا۔ اس حصے میں والمیکی نے لفظ "دیو" استعمال کیا۔ سنسکرت میں دیوم کا مطلب تقدیر یا قسمت ہے۔ دیوم' دشتم' بھاگیم' نیتی

اور ودھی جیسے الفاظ کسی غیر متوقع اور ناقابل وضاحت بات کا مفہوم دیتے ہیں۔ خدا پر بطور علت اولیٰ یقین رکھنے سے تقدیر اور خدائی ارادے کے درمیان ایک فطری گڑبڑ جنم لیتی ہے۔ اس موقع پر رام نے جو کچھ لکشمن سے کہا اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ وہ دیوتاؤں کو کائیکی کا حامی خیال کرتا تھا۔ رام نے تو محض معمول کی تشفی دلائی: "یہ تقدیر کا لکھا ہے۔ دکھی مت ہو۔ اس کا ذمہ دار کوئی بھی نہیں۔" کمبن کی راماین میں بھی رام نے اپنے "غصے میں کھولتے ہوئے بھائی سے کہا: "گزرگاہ کے خشک ہونے میں دریا کا کوئی قصور نہیں۔ میرے یہاں سے جانے میں بادشاہ' کائیکی یا بھرت کا کوئی دوش نہیں۔ اصل دوش تقدیر کا ہے۔ تو پھر غصے میں کیوں آیا جائے۔")

اس وضاحت نے لکشمن کو کچھ دیر کے لئے مطمئن کر دیا۔ لیکن جلد ہی اس کا غصہ دوبارہ ابل پڑا۔ اس نے کہا: "اچھا تو پھر ٹھیک ہے۔ یہ تقدیر کی کرنی ہے۔ میں نے مان لیا کہ ہماری سوتیلی ماں کی اچانک بدنیتی کے پیچھے تقدیر کا ہاتھ ہے۔ اور میں اس سے ناراض بھی نہیں۔ لیکن کیا ہم صرف اسی بنیاد پر آرام سے بیٹھ جائیں اور کچھ نہ کریں؟ برائی پر قابو پانا اور انصاف قائم کرنا کشتریہ دھرم ہے۔

"سورما تقدیر کے سامنے ہار نہیں مانتا۔ سارے شہر اور ملک میں رام کی تاجپوشی کی منادی کروانے کے بعد عیار بادشاہ کو ایک پرانا وعدہ یاد آ گیا اور اس نے آپ کو بن باس لینے کا حکم دے دیا۔ کیا اسے تقدیر قرار دینا اور چپ کر کے بیٹھ جانا مردانگی ہے؟ صرف بزدل ہی تقدیر کے سامنے سر جھکاتے ہیں۔ سورماؤں کو اس سے لڑنا چاہئے۔ میں اتنا کمزور نہیں کہ تقدیر کے آگے ہار مان لوں۔ آج آپ تقدیر کے خلاف ایک سورما کی طاقت کا مظاہرہ دیکھیں گے۔ میں تقدیر کے پاگل ہاتھی کو رام کر کے اپنا تابع بناؤں گا۔

"میں آپ کے خلاف سازش کرنے والوں کو جنگل میں بھیج دوں گا۔ اگر آپ تبدیلی آب و ہوا کے لئے جنگل میں جانا ہی چاہتے ہیں تو کچھ عرصہ بعد بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ اس کام کے لئے موزوں وقت تب ہو گا جب آپ کئی برس تک بطور بادشاہ حکومت کر کے تاج و تخت اپنے بیٹوں کو سونپ جائیں گے۔ یہی ہمارے اسلاف کا دستور ہے۔ اگر اب کسی نے آپ کی بادشاہت پر سوال اٹھایا تو میں اسے تباہ کرنے کے لئے یہاں کھڑا ہوں۔

"کیا یہ دو کندھے محض خوبصورتی کے لئے ہیں؟ یہ کمان' یہ تیر اور یہ میرے پہلو سے لٹکتی ہوئی تلوار ---- کیا یہ محض سجاوٹ کے لئے ہیں؟ یا کیا آپ انہیں صرف تماشے کے

Scanned and Uploaded By Nadeem

لئے سجائے گئے آلات خیال کرتے ہیں؟ میں آپ کے حکم کا منتظر ہوں۔ مجھے حکم دیں اور میری طاقت کا امتحان لیں۔"

رام نے لکشمن کے غضب کی بھڑکتی آگ کو بڑی نرمی کے ساتھ مدھم کیا: "جب تک ہمارے والدین زندہ ہیں' ان کی فرمانبرداری کرتے رہنا ہمارا فرض ہے۔ میں اپنے باپ کی حکم عدولی کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اپنے والدین کی توہین اور مجسم دھرم بھرت کو قتل کر کے حاصل کی ہوئی بادشاہت سے ہمیں بھلا کیا خوشی حاصل ہو سکے گی؟"

اور اس نے اپنے ہاتھوں سے لکشمن کی آنکھوں سے بہتے ہوئے آنسو پونچھ دیے۔

جب رام نے یہ کیا تو لکشمن کو کچھ قرار ملا' کیونکہ رام کے ہاتھوں کا مشفقانہ سحر معجزاتی تھا۔

سیتا کا عزم

محل کے اندرونی کمروں میں پیش آنے والے واقعات کا ابھی تک شہریوں کو کوئی علم نہیں تھا۔ لیکن رام نے بن باس کی تیاریاں کرنے میں اپنی طرف سے کوئی دیر نہ کی۔

رام شہر چھوڑنے سے پہلے ملکہ کوشلیہ کے پاس آشیرباد لینے گیا۔ کوشلیہ نے اس سے پھر کہا: "تمہارے جانے کے بعد میں ایودھیا میں کیسے رہ سکتی ہوں؟ بہتر یہی ہے کہ میں بھی تمہارے ساتھ جنگل میں جاؤں۔" بلاشبہ' کوشلیہ کو علم تھا کہ اپنے بوڑھے شوہر کی خدمت کرنا اور ایودھیا میں اس کے دکھ بانٹنا اس کا فرض ہے۔ تاہم' اس وقت اس کا ذہن دکھ کے باعث اس قدر پراگندہ تھا کہ وہ چیزوں کو صحیح طور پر سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

لیکن رام نے سنی ان سنی کر دی اور ماں کو یاد دلایا کہ اس کا فرض بوڑھے دل گرفتہ بادشاہ کے پاس رہنا تھا۔

کوشلیہ کو بیٹے کا عقلمندانہ مشورہ سمجھ میں آ گیا۔ اس نے اسے پرمحبت الفاظ اور بہتے ہوئے آنسوؤں کے ساتھ دعا دی: "اپنے باپ کے حکم پر عمل کرو اور شان کے ساتھ واپس آؤ۔" رام نے مسکراتے ہوئے یہ کہہ کر اس کا دل بڑھایا: "چودہ برس ایک دم سے گزر جائیں گے اور آپ مجھے واپس آتا دیکھیں گی۔"

شاعر کہتا ہے کہ جب رام نے اپنی ماں سے آشیرباد لی تو اس کا چہرہ نور سے دمک اٹھا۔

ہم نے دیکھا کہ رام سیتا کو گھر میں ہی چھوڑ کر سومنتر کے ساتھ بادشاہ کے پاس گیا تھا۔

سیتا اس امید میں بیٹھی تھی کہ رام شاہی چھتر والے رتھ میں بیٹھ کر جلوس کی صورت میں واپس آئے گا۔ لیکن اب اس نے رام کو اکیلے ہی آتے دیکھا۔ اور اسے اس کے چہرے پر ایک پکے ارادے کا نور جھلکتا نظر آیا۔ رام آتے ہوئے سوچ رہا تھا کہ وہ اپنی پیاری بیوی کو یہ خبر کیسے سنائے گا کہ بادشاہ نے اسے بن باس لینے کا حکم دیا ہے۔

سیتا نے سوچا کہ "میرے شوہر کا ذہن کسی وجہ سے پریشان ہے' لیکن جب تک میری محبت موجود ہے اتنی دیر تک کسی بھی مسئلے کی کیا اہمیت ہو سکتی ہے؟" اس نے رام سے پوچھا: "کیا مسئلہ ہے؟ آج اتنے بدلے کیوں نظر آتے ہیں؟"

Scanned and Uploaded By Nadeem

رام نے ساری کہانی مختصراً" بتائی اور پھر اضافہ کیا: "میری پیاری شہزادی' میں پوری طرح محسوس کر سکتا ہوں کہ مجھ سے جدا ہو کر یہاں تنہا رہنا تمہارے لئے کتنا تکلیف دہ اور باعث دکھ ہو گا۔ جنک کی بیٹی کو اپنے فرائض کی ادائیگی کے لئے میری ہدایات کی ضرورت نہیں۔ بادشاہ اور تینوں ملکہ ماؤں کا خیال رکھنا۔ محل میں دیگر شہزادیوں کو ملنے والی سہولیات سے زیادہ کی توقع نہ رکھنا۔ بھرت کا احترام کرنا جو اب بادشاہ ہو گا' اور اس کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے والی کوئی بات نہ کرنا۔ مجھے بھروسہ ہے کہ اس غیر حاضری کے دوران میرے لئے تمہاری محبت میں کوئی کمی واقع نہیں ہو گی۔ میں یہ چودہ برس کی مدت گزار کر جنگل سے واپس آ جاؤں گا۔ اس دوران رسوم اور تقریبات کی انجام دہی میں کوتاہی نہ کرنا۔ ماں کوشلیہ کو دکھ کی کیفیت میں تمہاری توجہ کی ضرورت ہو گی۔ بھرت اور شتروگھن مجھے عزیز ہیں۔ تم انہیں اپنے بھائیوں کی جگہ سمجھنا۔ تمہارا طرزِ عمل اور سلوک شاہی نسل اور تمہاری اپنی فطرت کے شایانِ شان ہونا چاہئے۔ میری تعریف و تحسین سے گریز کرنا تاکہ دیگر اچھے انسان ناراض نہ ہوں۔ مجھے آج ہی جنگل میں جانا ہو گا۔ اپنے ذہن کو مستحکم اور پرسکون رکھو۔"

سیتا نے یہ غیر متوقع باتیں سنیں تو رام کے لئے اس کی محبت غصہ کی صورت میں آشکار ہوئی کہ اس نے لمحہ بھر کے لئے بھی یہ کیوں سوچ لیا کہ وہ اس سے جدا ہو کر محل میں آرام سے رہے گی جبکہ وہ بے راہ جنگل میں دربدر بھٹک رہا ہو گا۔

وہ کہنے لگی: "اے دھرم کے گیانی' آپ نے بہت اچھی تقریر کی ہے۔ یہ اصول میرے لئے عجیب و غریب ہے کہ بیوی اپنے شوہر سے مختلف ہے اور شوہر کے فرائض اس کے فرائض نہیں' اور یہ کہ اسے شوہر کے مصائب میں شریک ہونے کا حق نہیں۔ میں ہرگز یہ بات قبول نہیں کر سکتی۔ میں نے اقرار کیا تھا کہ آپ کا مقدر میرا مقدر ہے' اور اگر رام جی کو بن باس لینا ہے تو یہ حکم سیتا پر بھی عائد ہوتا ہے جو ان کا ایک حصہ ہے۔ میں جنگل کے راستوں پر آپ کے آگے آگے چلوں گی اور راہوں کے کانٹے صاف کروں گی' سخت زمین کو آپ کے قدموں کے لئے نرم بناؤں گی۔ مجھے ہٹ دھرم نہ سمجھیں۔ میرے باپ اور ماں نے مجھے دھرم سکھایا ہے۔ آپ کی کہی ہوئی باتیں میری تربیت کے عین برعکس ہیں۔ جہاں آپ جائیں گے میں بھی وہیں جاؤں گی ـــــ یہی میری واحد راہ ہے۔ اگر آج آپ کو بن میں جانا ہے تو میں بھی آج ہی ساتھ چلوں گی۔ اس میں بحث و تکرار کی کوئی گنجائش نہیں۔

یہ مت سوچیں کہ میں جنگل کی زندگی کی سختیاں نہیں جھیل پاؤں گی۔ آپ کے پہلو میں یہ بڑا پرمسرت عرصہ ہو گا۔ میں آپ کے لئے مشکل کا باعث نہیں بنوں گی۔ میں بھی آپ کی طرح پھل اور جڑیں کھا لوں گی اور چلنے میں پیچھے نہیں رہوں گی۔

"مجھے تو کافی عرصے سے خواہش تھی کہ آپ کے ساتھ جنگلوں میں جاؤں اور وہاں پہاڑوں اور دریاؤں کے نظاروں سے لطف اٹھاؤں۔ میں پرندوں اور پھولوں کے درمیان بہت پرمسرت زندگی گزاروں گی' دریاؤں میں نہاؤں گی اور روزانہ رسوم ادا کروں گی۔ آپ سے بچھڑ کر تو میرے سامنے آسمان بھی ہیچ ہے۔ آپ نے اگر مجھے پیچھے چھوڑ دیا تو زندہ نہ رہ پاؤں گی۔ میں منت کرتی ہوں کہ مجھے بھی ساتھ لے چلیں۔ مجھ پر رحم کھائیں۔ مجھے اکیلا نہ چھوڑیں۔"

اس کی غصہ کے ساتھ شروع ہونے والی بات سسکیوں پر انجام پذیر ہوئی۔ رام نے سیتا پر واضح کیا کہ بن باس اتنا سہل نہیں جتنا کہ وہ سمجھ رہی تھی' اور پھر اسے مصائب اور خطرات کی طوالت سے تفصیلاً" آگاہ کرنے کے بعد دوبارہ اصرار کیا کہ اسے ساتھ چلنے کا خیال دل سے نکال دینا چاہئے۔

سیتا کی آنکھوں میں اشکوں کا سیلاب امڈ آیا: "شیر' ببر شیر' ریچھ' سانپ ــــــ ان میں سے کوئی بھی میرے نزدیک نہیں آئے گا۔ وہ آپ کو دیکھتے ہی دور بھاگ جائیں گے۔ دھوپ' بارش' آندھی' بھوک اور خاردار جھاڑیاں' جن کا آپ نے ذکر کیا ہے' میں یہ سب کچھ ہنسی خوشی سہہ لوں گی۔

"میں ذرہ بھی خوفزدہ نہیں۔ بصورت دیگر یہ یقین رکھیں کہ اگر آپ مجھے یہاں چھوڑ کر چلے گئے تو میری زندگی ختم ہو جائے گی۔

"جب میں متھلا میں تھی تو برہمنوں اور نجومیوں نے میری ماں کو بتایا تھا کہ میرے بھاگ میں کچھ عرصہ جنگل میں گزارنا لکھا ہے۔ کیا میں اکیلی جنگل میں رہ کر یہ پیش گوئی پوری کروں گی؟ اب موقعہ ہے کہ میں آپ کی صحبت میں اسے پورا کر دوں' دشت میرے لئے خوشیوں کا گلزار بن جائے گا۔ جنگل کی زندگی کن پر گراں گزرتی ہے؟ صرف ان مردوں اور عورتوں پر جنہیں اپنے حواس پر قابو نہیں۔ میں اور آپ اپنے مالک ہوں گے اور کوئی تنہائی محسوس نہ ہو گی۔ میں التجا کرتی ہوں' مجھے خود سے دور نہ کریں' آپ کی جدائی موت سے بھی زیادہ سنگین ہے۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

مطلق محبت میں ایک ایسی قوت موجود ہے جو منطق کو جھٹلاتی اور موت پر ہنستی ہے' اور رام نائل ہونے پر تکلیف کا شکار تھا۔۔۔۔۔ کیونکہ ایک تو سیتا کی طرح اس کی محبت بھی بے پایاں تھی اور سیتا کا ہر لفظ اس کے دل میں اتر گیا تھا' دوسرے اس لئے کہ رام کو سیتا کی حفاظت کر سکنے کے لئے اپنی صلاحیت پر پورا اعتماد تھا۔ طے پایا کہ سیتا بھی رام کے ساتھ بن باس لے گی۔

اس نے غریبوں کو بلایا اور اپنی تمام اشیاء انہیں دے کر بن باس کی تیاریاں کرنے لگی۔ لکشمن نے بھی بھائی کے ساتھ جنگل میں جانے اور وہاں اس کی خدمت کرنے کا فیصلہ کیا' رام مان گیا۔ تینوں بوڑھے بادشاہ سے رخصت لینے گئے۔

گلیوں اور چھجوں میں کھڑے لوگوں کا ہجوم انہیں دیکھ رہا تھا۔ گھروں کی کھڑکیوں اور جھروکوں سے مردوں اور عورتوں نے رام' لکشمن اور سیتا کو غریب الوطن کی طرح پیدل جاتے دیکھا۔

لوگوں نے بے کراں دکھ اور نفرت سے بھر کر ایک دوسرے سے کہا: "یہ کیسا بادشاہ ہے جو اتنے نیک شہزادے کو جنگل میں بھیج رہا ہے؟ اور وہ سیتا شہزادی چلتی جا رہی ہے جسے شاہی رتھ پر سوار ہونا چاہئے تھا۔ کیا وہ جنگل کی دھوپ اور بارش سہہ سکتی ہے؟ یہ ہولناک ہے!

"یہ بات ہے تو ہم بھی جنگل میں جائیں گے۔ آؤ اپنا سب کچھ سمیٹ کر ان شہزادوں کے ساتھ جنگل میں چلے جائیں۔ جس جنگل میں رام رہیں گے وہی ہمارا ایودھیا ہو گا۔"

رام نے لوگوں کو یہ باتیں کرتے سنا لیکن کوئی توجہ نہ دی۔ کائیکی کے محل میں داخل ہونے پر رام نے سومنتر کو ایک گوشے میں اداس و غمزدہ بیٹھے دیکھا۔ رام نے بڑی نرمی سے اسے مخاطب کیا: "ہم تینوں بادشاہ سے ملنے آئے ہیں۔ سومنتر' ہمارے لئے اذن باریابی حاصل کرو۔"

سومنتر ان کی آمد کی اطلاع دینے کے لئے بادشاہ کے پاس گیا۔ اس نے کیسا عجیب منظر دیکھا! بادشاہ کسی گرہن زدہ سورج' راکھ سے بھرے چولہے' سوکھے ہوئے تالاب کی طرح فرش پہ دراز تھا' اس کی شان و شوکت معدوم تھی اور چہرہ اذیت کے باعث زرد اور بگڑا ہوا تھا۔

سومنتر نے ہاتھ باندھ کر لرزتی ہوئی غمزدہ آواز میں کہا: "شہزادہ دروازے پر کھڑا ہے

Scanned and Uploaded By Nadeem

اور اپنا سب کچھ برہمنوں کے حوالے کر کے ڈنڈک جنگل میں جانے سے پہلے آپ کا آشیرباد لینا چاہتا ہے۔"

رام آیا اور دور سے ہی بادشاہ کے حضور جھکا۔ بادشاہ رام کو دیکھتے ساتھ ہی ایک دم اٹھا اور بانہیں پھیلائے ہوئے اسے سینے سے لگانے کے لئے لپکا' مگر راستے میں ہی لڑکھڑا کر گر گیا۔

رام اور لکشمن نے بڑی محبت سے اسے اٹھا کر ایک نشست پہ بٹھایا۔ رام بولا: "میرے آقا' ہم آپ سے جنگل میں جانے کی اجازت لینے آئے ہیں۔ سیتا اور لکشمن بھی میرے لاکھ منع کرنے کے باوجود ساتھ جا رہے ہیں۔ ہمیں آشیرباد اور جانے کی اجازت دیں۔"

تب دسرتھ نے کہا: "رام میں کائیکی سے کئے ہوئے اپنے وعدے نبھانے پر مجبور ہوں۔ لیکن تم تو نہیں ہو۔ تم مجھے ایک طرف جھٹک کر خود ہی طاقت کے ذریعہ سلطنت پر قبضہ کیوں نہیں کر لیتے؟"

اس بے رحم مسئلے سے نجات پانے کا یہ بہترین اور واحد حل کافی دیر سے بادشاہ کے ذہن میں موجود تھا اور اب واضح الفاظ میں بیان ہو گیا۔

لیکن رام نے کہا: "محترم باپ' مجھے سلطنت یا دولت کی کوئی خواہش نہیں۔ آپ ایک ہزار سال تک اور حکومت کریں۔ اب میں نے بن باس کے لئے دل کو پوری طرح تیار کر لیا ہے اور آپ سے آشیرباد لینے کے بعد روانگی کے لئے بالکل تیار ہوں۔ چودہ سال گزرنے کے بعد میں واپس آ جاؤں گا۔"

صاف ظاہر تھا کہ بادشاہ کو اب اپنی امید موہوم سے بھی دستبردار ہونا پڑے گا۔ "میرے بیٹے! ہمارے شاہی نسب کی شان بلند کرو۔ جاؤ' لیکن بلا خراش واپس آنا۔ خطرہ تم سے ڈر کر بھاگتا رہے۔ دھرم کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔ تمہارا ارادہ غیر متزلزل ہے۔ تمہارا عزم ڈگمگا نہیں سکتا۔ لیکن آج نہ جاؤ۔ صرف یہ ایک رات میرے ساتھ گزار لو۔

"مجھے جی بھر کر اپنا دیدار کر لینے دو۔ تم صبح سویرے روانہ ہو سکتے ہو۔ جس طرح کوئی شخص دھوکے سے راکھ میں لپٹا ہوا انگارا پکڑ لیتا ہے' اسی طرح میں نے یہ جانے بغیر کائیکی سے وعدہ کر لیا کہ اس کے ذہن میں کیا تھا۔ اب میں ناامید ہوں اور اس کے جال میں پھنسا ہوا ہوں۔ اور تم کہتے ہو کہ اپنے باپ کا وعدہ پورا کرو گے۔ اپنے باپ کے نام پر حرف نہ

آنے دو گے' اور سلطنت کو چھوڑ کر بن باس لے لو گے۔ ساری دنیا میں کوئی تم جیسا بیٹا کہاں پا سکتا ہے؟ میں حلفیہ کہتا ہوں کہ اس غلط کام میں میرا کوئی ارادہ شامل نہ تھا۔"

بادشاہ غمگین انداز میں کہتا گیا۔ اس کی خواہش تھی کہ اپنے آخری لمحات میں بھی رام کے احترام سے محروم نہ ہو۔

"پتا جی' بھرت کو فوراً" بلوائیں اور کائیکی سے کیا ہوا اپنا وعدہ پورا کریں۔ یہ سوچ کر تکلیف نہ اٹھائیں کہ آپ میرے ساتھ کوئی زیادتی کر رہے ہیں' کیونکہ مجھے تاج و تخت کی کوئی تمنا نہیں اور ان کا نہ ملنا میرے لئے احساس محرومی کا باعث نہیں۔ کسی دکھ یا شبہے کے بغیر بھرت کی تاجپوشی کریں اور اسے آشیرباد دیں۔ دکھ کو بھول جائیں۔ آنسو نہ بہائیں۔ کیا سمندر خشک ہو سکتا ہے؟ آپ کو بھی ہرگز اپنا توازن نہیں کھونا چاہئے۔

"میری واحد آرزو آپ کے قول کو پورا کرنا ہے۔ اگر مجھے دنیا بھر کی دولت بھی مل جائے' لیکن آپ کا بطلان ہو تو مجھے بھلا کیا خوشی ملے گی؟ میں جنگل میں بڑی پر مسرت زندگی گزاروں گا۔ آپ خوبصورتی یا شادمانی جنگلوں کے سوا اور کہاں پا سکتے ہیں؟ پتا جی' آپ میرے خدا ہیں۔ میں یہی سمجھوں گا کہ خدا نے مجھے جنگل میں بھیجا ہے۔ چودہ برس کی میعاد پوری ہونے پر آپ مجھے دوبارہ دیکھیں گے۔ دکھی نہ ہوں۔

"میرے یہاں ایک رات گزارنے اور کل روانہ ہونے سے بھلا کیا فائدہ ہو گا؟ وقت فردا کا ایک سلسلہ ہے اور ہر دن دوسرے جیسا ہی ہوتا ہے۔ ناگزیر دکھوں کو التواء میں ڈال کر خوشیوں میں نہیں بدلا جا سکتا۔"

بادشاہ دسرتھ نے سومنتر سے کہا: "اچھا' تو سپہ سالاروں کو بلواؤ' اور انہیں حکم دو کہ رتھ' ہاتھی' گھوڑے اور پیادے تیار کریں تاکہ رام کو جنگل تک چھوڑنے جا سکیں۔ اور رام کے ساتھ پوری ایک فوج اور لازمی اشیاء بھجوا دو۔ وہاں انہیں آدمیوں' دولت یا چیزوں کی کوئی کمی نہ ہو۔"

بیچارے دسرتھ نے سوچا تھا کہ وہ رام کے بن باس کو کسی دیہی علاقے میں ہوا خوری کے لئے عارضی شاہی قیام میں تبدیل کر سکتا ہے۔

ابھی اس نے یہ کہا ہی تھا کہ کائیکی کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔ وہ بادشاہ پر غرائی اور تحقیر آمیز لہجے میں کہنے لگی: "آپ کیسے اچھے اور فیاض فرمانروا ہیں! آپ ساری چیزیں ضبط کر لینے کے بعد یہ سلطنت بھرت کو دیں گے' جیسے پیاس کے مارے سسکتے ہوئے آدمی کو

Scanned and Uploaded By Nadeem

محض خالی پیالہ پکڑا دیا جائے! میرے بیٹے کو ایک ویران ریاست پر حکومت کرنے سے کیا خوشی یا شہرت ملے گی؟"

دسرتھ لاچار غضب کے ساتھ دھاڑا اور اس ظالمانہ رویے پر حیران ہوا جو کسی ناقابل برداشت بوجھ تلے دبے ہوئے آدمی کے سینے میں بھی خنجر اتار سکتا تھا۔ آس پاس موجود سب لوگوں کے منہ سے نفرت آمیز الفاظ نکلے' حتیٰ کہ درباری بھی اس کھلی سنگدلی کو خاموشی سے نہ سہ پائے۔ رام نے یہ کہہ کر ساری گڑبڑ ختم کر دی کہ وہ شاہی ساز و سامان کے ساتھ بن باس لینے پر رضامند نہیں۔

"محترم بادشاہ' میں جنگلی خوراک پر زندہ رہنے کے لئے جنگل میں جا رہا ہوں' مجھے فوج یا شاہی دستے کے چمکتے ہوئے ہتھیاروں سے کیا فائدہ؟ اپنی خوشی سے تخت چھوڑ دینے کے بعد میں ان چیزوں کا کیا کروں گا؟ کیا یہ بیوقوفی نہ ہو گی کہ کوئی شخص ہاتھی کو چھوڑنے کے بعد اس کی زنجیر کا بوجھ اٹھائے پھرے؟ پتا جی' میں نے سلطنت کو اپنی خوشی سے بھرت اور اس کی ماں کے حوالے کیا ہے' اور اس کے ساتھ ہی تمام شاہی حادثات کو بھی۔ اپنے بن باس کے چودہ برس کے لئے مجھے رشیوں جیسے کھردرے لباس اور جنگلی زندگی کی سادہ سی ضروریات مثلاً کدال اور ٹوکری کے سوا کسی چیز کی ضرورت نہیں۔"

رام نے ابھی بمشکل اپنی بات پوری ہی کی تھی کہ کائیکی فوراً" جا کر رشیوں والا لباس لے آئی جو اس نے پہلے سے تیار کر رکھا تھا۔ اس نے کسی شرمندگی کے بغیر یہ لباس رام کو دے دیا۔ رام نے وہیں پر اسے پہن لیا اور کسی رشی کی طرح نور پھیلانے لگا۔ لکشمن نے بھی کھردرا لباس پہنا' جبکہ دسرتھ لاچار مایوسی کے ساتھ کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔

تب کائیکی سیتا کے لئے بھی ایسا ہی ایک لباس لائی۔ سیتا لباس لے کر پریشان کھڑی رہی' کیونکہ اس نے پہلے کبھی ایسا لباس نہیں پہنا تھا اور اسے یہ بھی نہ معلوم تھا کہ اسے کیسے پہنا جاتا ہے۔

رام الوہی شان کے ساتھ کھڑا تھا۔ سیتا اس کے پاس گئی اور شرماتے ہوئے بولی: "مجھے بتائیں کہ اسے کس طرح پہنتے ہیں؟" جب رام نے کھردرا لباس پکڑ کر سیتا کی ریشمی ساڑھی کے اوپر ہی لپیٹا اور اس کے کندھے پر ایک گرہ لگائی تو کنیزوں کی آہیں بلند ہوئیں اور دسرتھ چکرا کر گر پڑا۔

جب اسے ہوش آیا تو کائیکی کو بلند آواز میں کوسنے لگا' لیکن وہ تو مکار انداز میں

مسکراتی رہی۔ بلاشبہ سیتا کے بن باس کی ذمہ دار وہ نہیں تھی۔ سیتا نے اپنی خوشی کی خاطر شوہر کے ہمراہ جنگل میں جانے کا فیصلہ کیا تھا اور لاکھ سمجھائے نہ سمجھی تھی۔

رام نے نظریں نیچی کر کے روانہ ہوتے وقت کہا: "پتا جی' میں اپنی شفیق اور بے دوش ماں کوشلیہ کو پیچھے چھوڑے جا رہا ہوں جو بڑھاپے میں اپنے بیٹے کی جدائی پر دکھی ہیں۔ تقدیر کا یہ اچانک موڑ ان کے لئے موت جیسا ہولناک ہے' لیکن وہ آپ کی خاطر یہاں ٹھہرنے پر تیار ہو گئی ہیں تاکہ آپ کا دکھ درد بانٹ سکیں۔ وہ آپ کے بارے میں کوئی برا خیال دل میں لا بھی نہیں سکتیں' اور انہوں نے آج سے پہلے جدائی کا ایسا درد نہیں سہا۔ میری غیر موجودگی میں آپ ان کے ساتھ محبت سے پیش آنا' اور جب میں ان کے پاؤں میں سر رکھنے کی امید لے کر چودہ سال بعد واپس آؤں تو مجھے یہ نہ پتہ چلے کہ وہ دکھ کے باعث مر گئیں۔"

رام اپنی ماں کے دکھ کا تصور بھی نہیں کر پا رہا تھا۔ وہ یہ کہنے کے بعد باہر نکلا تو دسرتھ یہ منظر نہ دیکھ سکا اور اپنا چہرہ ہاتھوں سے ڈھانپ لیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

جنگل

رام کی روانگی کے بعد دکھ زدہ بادشاہ چپ چاپ لیٹ گیا' اور اسے کچھ سوچنے کے لئے اپنی قوتیں جمع کرنے میں تھوڑا وقت لگا۔

قوت بحال ہونے پر وہ نیم بیہوشی کے عالم میں بڑبڑایا: "یقیناً میں نے اپنے پچھلے جنم میں پیار کرنے والے دلوں کو دکھ پہنچایا تھا۔ میں نے بچھڑوں کو ان کی ماؤں' بچوں کو والدین' شوہروں کو بیویوں سے چھینا ہو گا۔ ورنہ میں اس سب کا شکار کیوں ہوتا؟ اور جب ہم موت کے خواہشمند ہوتے ہیں تو وہ بھی نہیں آتی۔ اور میں نے اپنے دیوتا سمان بیٹے کو اپنی آنکھوں کے سامنے پیدائشی حق سے محروم کرنے اور کھردرے لباس میں دیکھنے کی اذیت سہی ہے۔

اے زندگی' جو تجھ سے چھٹکارا پانا چاہتے ہیں تو ان کے ساتھ کیسے زور سے چمٹ جاتی ہے!

رام نے بن باس لے لیا اور مجھے موت نہیں آتی! رام ... رام ... کیا تم چلے گئے ہو؟....؟"

کچھ دیر بعد اس کے ذہن کی پراگندگی کچھ دور ہوئی تو بولا: "سومنتر' فوراً رتھ تیار کرو' اور میرے بیٹوں اور جانکی کو سلطنت کی سرحد تک لے جاؤ۔"

لکشمن نے اپنی ماں سومترا کے چرن چھوئے اور صرف ایک لفظ کہا: "ماں۔" سومترا نے اسے سینے سے لگایا اور ماتھا چوم کر بولی: "اپنے بھائی کے ساتھ تمہاری محبت نے میرے دل کو فخر و انبساط سے لبریز کر دیا ہے۔ بیٹا' تمہارا فرض ہے کہ رام کی حفاظت اور خدمت کرو۔ تمہارا بڑا بھائی تمہارے لئے رہنما اور بادشاہ دونوں ہے۔ یہ ہماری نسل کا دھرم ہے۔

لکشمن میری دعاؤں کے ساتھ جاؤ۔ جنگل میں رام کو ہی اپنا باپ اور جانکی کو میری جگہ سمجھنا' اور جنگل تمہارے لئے ایودھیا جیسا ہو گا۔ میرے پیارے بیٹے' خوشی خوشی جاؤ---- خدا تم پر رحمت نازل کرے۔"

(رامائن میں سومترا نے چند ایک ہی باتیں کہیں۔ وہ پختہ ذہن' باتدبیر' حوصلہ مند' پُریقین عورت ہے جس کی ذات میں "امید یوں چمکتی ہے جیسے آگ کا شعلہ۔" روایت یہ ہے کہ سومترا کو رام کی الوہیت اور اس کی وجہ تجسیم کا علم تھا' اور اسی لئے اس نے نہ صرف کوشلیہ کو مطمئن کیا بلکہ رام اور لکشمن کی ہمراہی کو ایک الوہی تدبیر جانا)۔

سومنتر نے کہا: "شہزادو' رتھ پہ سوار ہو جاؤ۔ خدا تم پر رحمت کرے۔ بتاؤ میں تمہیں کہاں لے جاؤں' کیونکہ چودہ برس کی مدت شروع ہو گئی ہے۔"

سیتا بڑی خوشی سے رتھ پہ چڑھی۔ کوشلیہ نے اس کے لئے ذاتی ضرورت کی اشیاء ایک تھیلی میں باندھ دی تھیں۔ دونوں بھائیوں کی ڈھالیں' کمانیں' تیر اور دیگر ہتھیار کلہاڑوں' کدالوں اور ٹوکریوں کے ساتھ رتھ میں رکھ دیئے گئے۔ کدالیں اور ٹوکریاں جنگل میں بنیادی ضرورت کی چیزیں ہیں۔ رام اور لکشمن رتھ پر چڑھے۔ سومنترا نے اسے آگے بڑھایا۔ گلیوں میں جمع لوگوں نے چلا کر رتھ بان سے کہا: "آہستہ چلو' آہستہ چلو۔ ہمیں رام کے چہرے پر ایک نظر ڈال لینے دو۔"

"ہائے افسوس! ایسے بچوں کو بھلا کون جنگل میں بھیج سکتا ہے؟ ان کی ماؤں نے یہ دکھ جیتے جی کیسے برداشت کر لیا؟ سیتا کا چہرہ دیکھو۔ وہ واقعی خدا کی رحمت ہے۔ اور لکشمن ایسا بھائی ہونے پر خوش ہے جس نے بڑے بھائی کی خدمت کے لئے سب کچھ قربان کر دیا۔ وہ واقعی ایک ہیرو اور دھرم کو جاننے والا ہے۔" لوگ رتھ کے پیچھے چلتے ہوئے یہ باتیں کرتے رہے۔ ان کا سارا دکھ سیلاب کی طرح بہہ نکلا۔

رام رتھ بان سے کہہ رہے تھے' "تیز' تیز۔" لوگ کہہ رہے تھے' "آہستہ' آہستہ۔" ہجوم بڑھتا چلا گیا۔ سومنتر کسی نہ کسی طرح رتھ کو ماتم کناں ہجوم کے سیلاب سے نکال کر لے گیا۔ شہر کی گلیوں اور گھروں میں عورتیں اور بچے گریہ و زاری کر رہے تھے۔

بادشاہ نے کائیکی کے کمرے میں سے باہر قدم رکھا اور جاتے ہوئے رتھ کو دیکھا۔ وہ کافی دیر تک کھڑا گرد و غبار کا بادل دیکھتا رہا' تاہم اسے اس میں بھی رام کی من موہنی صورت نظر آ رہی تھی۔ جب غبار بھی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا تو وہ روتے روتے زمین پر بیٹھ گیا۔ کوشلیہ اور کائیکی اس کی دونوں اطراف میں بیٹھ گئیں۔

دسرتھ نے کائیکی سے کہا' "خبردار جو مجھے ہاتھ لگایا۔ پاپی عورت' میں تیری شکل سے بھی نفرت کرتا ہوں! میرے اور تیرے درمیان ہر چیز ختم ہو گئی۔ میں ابھی اور اسی وقت تجھے چھوڑتا ہوں۔

"اگر بھرت نے تمہارے انتظامات کو قبول کر لیا اور بادشاہت سنبھال لی تو اسے میری رسوم ادا کرنے کی ضرورت نہیں' اور اگر اس نے رسوم ادا بھی کیں تو میری روح اس کی بھینٹ کو قبول نہیں کرے گی۔"

"رام جنگل میں کیسے رہ سکتا ہے؟ کیا وہ سر کے نیچے تکیے کی بجائے پتھر رکھ کر ننگی زمین پر سوئے گا؟ کیا وہ جنگلی پھل اور پھلیاں کھائے گا؟"

بادشاہ لاچاری کے عالم میں داد و فریاد کرتا رہا۔

پھر وہ کائیکی کی جانب مڑا اور بولا' "تم اپنی کامیابی سے خوش رہو! تم مسرور بیوہ بن کر طویل زندگی گزارو۔"

شمشان گھاٹ سے گھر واپس آتے ہوئے کسی دل شکستہ اور خالی الذہن شخص کی طرح وہ عاوتا" کائیکی کے کمرے میں داخل ہوا' اور پھر اچانک کہنے لگا' "یہاں نہیں۔ مجھے کوشلیہ کے گھر لے چلو۔"

انہوں نے ایسا ہی کیا' اور وہ وہاں لیٹا اپنی موت کا انتظار کرتا رہا۔

آدھی رات کو اس نے کوشلیہ سے کہا' "کیا تم یہاں موجود ہو؟ مجھے اپنے ہاتھ سے چھوؤ۔ رام کے ساتھ ہی میری بصارت بھی چلی گئی۔"

بیچاری کوشلیہ نے بادشاہ کی ہمت بندھانے کی ہر ممکن کوشش کی' لیکن اس کے اپنے مجروح دل کو بھی سکون نہیں تھا۔ ساعت بہ ساعت رینگتا ہوا وقت غم کے بوجھ تلے دبا ہوا تھا' ٹھنڈی رات اسے ایک بھڑکتا ہوا شعلہ لگنے لگی اور نرم خو چاند دوپہر کے سورج کی طرح غضبناک۔

دکھی سومترا نے یہ دیکھ کر کہا: "بہن تم نے شاستروں کو سنا ہے اور دھرم کو جانتی ہو۔ تم اس طرح غمزدہ کیوں ہوتی ہو؟ تمہارا فرض ہے کہ دوسروں کو بھی ہمت دلاؤ' تمہیں اپنا دل چھوٹا نہیں کرنا چاہئے۔ رام بادشاہ کی عزت رکھنے کی خاطر جنگل میں گیا ہے۔ تم واقعی عورتوں میں سب سے زیادہ بابرکت ہو' کیونکہ تم ایک سورما کی ماں ہو جس نے اپنے باپ کی لاج رکھنے کی خاطر بادشاہت ٹھکرا دی۔ تم اس قدر فرض شناس بیٹے کے لئے دکھی کیوں ہوتی ہو؟ ہمیں ایسے شخص کے بارے میں افسوس نہیں کرنا چاہئے جس نے اپنے اسلاف کی راہ اپنائی اور لازوال شہرت حاصل کی ہے۔ مجھے فخر ہے کہ لکشمن بھی رام کے ساتھ گیا۔ جانکی تمام مشکلات سے آگاہ ہوتے ہوئے بھی اپنے شوہر کے ہمراہ رہی۔ رام کی عظمت ایک لافانی چراغ کی طرح ہمیشہ جگمگاتی رہے گی۔ یہ دکھ کا موقع نہیں۔ اس کی پاکیزگی' اس کی نیکی انہیں ڈھال بن کر محفوظ رکھے گی۔

"وہ اس قدر عظیم اور مقدس ہے کہ اس پر پڑنے والی دھوپ بھی اسے تمازت نہیں

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem

پہنچائے گی اور چلتی ہوئی ہوا اسے اپنے ٹھنڈے لمس سے راحت دے گی۔ وہ رات کو جب سوئے گا تو چاندنی ماں کی طرح اسے گود میں لے کر محفوظ رکھے گی۔ اپنے سورما بیٹے کے بارے میں تمام پریشانیاں دل سے نکال دو۔ کوئی دشمن اس سے بچ کر نہیں نکل سکتا۔ ہمارا رام تمام سعید خصوصیات کا مالک ہے۔ تمہارا سورما بیٹا یقیناً واپس ایودھیا آ کر تخت پر بیٹھے گا۔ دنیا کا مالک کوئی اور نہیں، صرف رام ہے۔

"سیتا اس کے پاس ہے، اور وہ دیوی لکشمی کے سوا اور کوئی نہیں۔ رام واپس آئے گا اور تخت پہ بیٹھ کر سلطنت کو خوشی سے معمور کر دے گا جو اس وقت دل گرفتہ ہے۔ تم نے رام کی روانگی کے وقت شہریوں کا دکھ دیکھا تھا۔ میرا سورما بیٹا" جاں نثار لکشمن رام کی حفاظت کرنے کے لئے اپنا تیر کمان اور تلوار ساتھ لے کر گیا ہے۔ رام کو کوئی نقصان یا خطرہ نہیں ہو سکتا۔ تم مقررہ عرصہ پورا ہونے کے بعد رام کو اپنی آنکھوں سے واپس آتا دیکھو گی۔"

"میری بات پر یقین کرو، رام چودھویں کے چاند کی طرح واپس لوٹے گا اور فخر و انبساط کی طرح تمہارے چرن چھوئے گا۔ تب تم غم کی بجائے خوشی کے آنسو بہاؤ گی۔ میری پیاری کوشلیہ، دکھ کو اپنے دل سے نکال دو۔ تم ان تینوں کو واپس آتے دیکھو گی۔ تمہیں چاہئے کہ محل کی دوسری عورتوں کو بھی حوصلہ اور تسلی دو اور اپنا دل مضبوط کرو۔ اس دنیا میں ایسا کون ہے جو رام کی طرح دھرم پر ڈٹا ہو؟ کیا یہ ہے دکھ کی وجہ؟ نہیں، کوشلیہ" تم اپنے بیٹے پر فخر کرو!"

سومترا کی باتیں سن کر کوشلیہ کو کچھ راحت ملی۔

شہر کے لوگ ایک ہجوم کی صورت میں رام کے رتھ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ وہ رتھ کو روکنے کی خاطر چلائے: "جنگل میں نہ جاؤ۔ واپس شہر آ جاؤ۔"

رام نے کہا: "میں اپنے باپ کا قول نبھانے کی خاطر بن باس لینے جا رہا ہوں۔ اس میں دکھ کی کوئی بات نہیں اور تمہیں مجھے روکنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔"

لیکن لوگوں نے اس کی بات نہ سنی اور ہجوم کی صورت میں اس کے پیچھے چلاتے ہوئے بھاگنے لگے: "بن میں نہ جاؤ، بن میں نہ جاؤ!"

رام نے رتھ رکوایا اور محبت سے لبریز آنکھوں کے ساتھ ان سے خطاب کیا: "ایودھیا کے شہریو، میں جانتا ہوں کہ تمہارے دل میں میرے لئے کتنی محبت ہے۔ بہترین بات یہ ہے کہ تم فی الحال اپنی یہ محبت میرے پیارے بھائی بھرت کو دے دو۔ میرے لئے اس سے بڑھ کر خوشی کی بات اور کیا ہو گی۔ بھرت نیک اور شریف ہے، اس میں شاہی خصوصیات موجود ہیں اور وہ قابل محبت بھی ہے۔ چنانچہ تم ایسا رویہ اپناؤ جو اسے خوش کر دے۔ وہ عمر میں چھوٹا ہوتے ہوئے بھی عقل میں بڑا ہے اور اس کا دل بیک وقت بہادر بھی ہے اور شفیق بھی۔ اس میں تمہاری حفاظت کرنے کی طاقت ہے۔ وہ تمہارا بادشاہ ہے اور تمہیں اس کا وفادار رہنا چاہئے۔

"میں اپنے باپ کا وعدہ پورا کرنے جنگل میں جا رہا ہوں اور بادشاہ نے بھرت کو ولی عہد مقرر کیا ہے۔ وہ ہر لحاظ سے اس عہدے کا حقدار ہے۔ مجھے اور تمہیں بادشاہ کے حکم کی تعمیل کرنی چاہئے۔ تم واپس جاؤ اور میری جدائی کے دکھ میں مبتلا بادشاہ کی ڈھارس بندھاؤ۔"

یوں رام نے انہیں بڑی نرمی اور محبت کے ساتھ سمجھایا۔ لیکن یہ باتیں سن کر لوگوں کی محبت اور بھی بڑھ گئی اور وہ کسی بھی طرح پرسکون نہ ہوئے۔ کچھ ادھیڑ عمر کے اور پاکباز برہمن رتھ کی جانب دیکھتے ہوئے پکارے: "اے گھوڑو، تم ہمارے رام کو جنگل میں کیوں لے کر جا رہے ہو؟ ہم نے سنا ہے کہ گھوڑوں کی سماعت بہت تیز ہوتی ہے۔ تم ہماری فریاد سنو اور ہمارے رام کو واپس لے آؤ۔"

بوڑھے برہمنوں کی یہ داد و فریاد سن کر رام نے رتھ روکا۔ تینوں نیچے اترے اور پیدل ہی آگے چلنے لگے۔

عام لوگوں، ممتاز شہریوں اور دانا بزرگوں، اہل ریاضت، حتیٰ کہ اڑتے ہوئے پرندوں نے بھی رام کو جنگل جانے سے روکنے کی کوشش کی۔ شاعر کے مطابق، لگتا تھا کہ دریائے تمس (32) بھی رام کے خلاف سرکشی کر رہا تھا، کیونکہ وہ اپنی مقررہ حدود سے باہر نکل کر بہنے لگا۔ رتھ دریا کے کنارے پر رک گیا۔ سومنتر نے گھوڑوں کو کھول کر پانی پلایا اور چرنے کے لئے چھوڑ دیا۔

رام نے کہا: "لکشمن، یہ ہمارے بن باس کی پہلی رات ہے۔ آؤ اسے مقدس دریا کے کنارے پر گزاریں۔ جنگل کی زندگی میں کوئی مشکل نہیں، یہ بات میں اور تم جانتے ہیں۔ دیکھو، پرندے اور جانور حتیٰ کہ درخت بھی ہمارے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے لگ رہے ہیں۔ دکھ صرف اس وقت ہوتا ہے جب ہم ایودھیا میں موجود اپنے والدین کے غم کا خیال دل میں لاتے ہیں۔ بہرحال بھرت کی نیکی اور شرافت کے بارے میں سوچ کر میرے دل کو

Scanned and Uploaded By Nadeem

سکون ملتا ہے۔ وہ یقیناً ہمارے ماں باپ کا خیال رکھے گا۔ سومنتر، جاؤ، گھوڑوں پر نظر رکھو۔

پھر رام نے دریا کے کنارے شام کی عبادت کی اور کہا: "آؤ اپنے بن باس کی پہلی رات کو روزہ رکھیں۔ لکشمن تمہارے پاس ہونے کے احساس نے مجھے تمام فکروں سے نجات دلا دی ہے۔"

لکشمن نے سیتا اور رام کے لئے زمین پر کچھ گھاس پھیلائی لیکن خود ساری رات سومنتر کے ساتھ پہرہ دیتے ہوئے گزار دی۔

رام صبح ہونے سے کافی پہلے نیند سے جاگا اور سومنتر سے بولا: کل ہمارے پیچھے پیچھے اتنا طویل سفر کر کے آنے والے شہری تھکے ہوئے اور سوئے پڑے ہیں۔ میں ان کی محبت سے بہت متاثر ہوا ہوں: لیکن ان کی محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر ہرگز واپس نہیں جانا چاہتا۔ اس لئے آؤ اب انہیں سوتا چھوڑ کر ابھی اسی وقت روانہ ہو جائیں۔"

گھوڑوں کو جوتنے کے بعد رتھ نے آہستہ آہستہ سمندر پار کیا۔ جنوبی کنارے پر جا کر رام نے سومنتر سے کہا: "اگر تم رتھ کو دوسرے کنارے پر لے جاؤ اور پھر ایودھیا کی طرف کچھ واپس جا کر دوبارہ اس طرف آؤ تو ہم لوگوں کے اٹھنے سے پہلے پہلے آگے جا سکتے ہیں۔ وہ رتھ کے پہیوں کے نشان شہر کی جانب جاتے دیکھ کر سمجھیں گے کہ ہم گھر لوٹ گئے ہیں، اور پھر وہ خود بھی واپس چلے جائیں گے۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ہجوم ہمارا تعاقب کرتا رہے گا۔"

سومنتر نے ایسا ہی کیا، اور جب رتھ واپس آیا تو تینوں دوبارہ اس میں بیٹھ کر جنوب کی سمت روانہ ہو گئے۔

○

Scanned and Uploaded By Nadeem

تنہائی

دریائے تمس کے کنارے پر سوئے ہوئے شہری صبح جاگے اور اپنے اردگرد دیکھنے لگے۔ وہ یہ دیکھ کر بہت حیران ہوئے کہ رام اور رتھ غائب تھے۔ وہ رتھ کے پہیوں کے نشان پر چلنے لگے اور یہ دیکھ کر مایوس ہوئے کہ یہ نشان ایودھیا جانے والی مرکزی شاہراہ پہ پہنچ کر غائب ہو گئے تھے۔

وہ اپنے گھروں کو چلے گئے اور کائیکی کو لعنت ملامت کر کے دل کی بھڑاس نکالنے لگے۔ رام کے بغیر شہر سونا سونا اور غمزدہ سا لگ رہا تھا۔

سومنتر اور شہزادوں نے سورج نکلنے سے کافی پہلے ہی دریائے تمس عبور کر کے جنگل میں سفر شروع کر دیا تھا۔ کئی ندیوں کو پار کرنے کے بعد وہ کوشل کی جنوبی سرحد پر پہنچے۔ وہ آگے سفر کر رہے تھے کہ رام نے سومنتر سے کہا: "میں سوچ رہا ہوں کہ سرایو (33) کے جنگل میں کب شکار کروں گا۔ کیا شکار کرنا شہزادوں کے لئے مناسب ہے؟ شاید ہے، لیکن اعتدال کے ساتھ۔"

یوں وہ مختلف موضوعات پر گفتگو کرتے ہوئے آگے بڑھتے رہے۔ ریاست کی جنوبی سرحد پہ پہنچ کر رام نے رتھ روکا اور شمال میں ایودھیا کی سمت منہ کر کے سر جھکایا اور کہا: "اے شہروں کے سرتاج! اے اکشواکوؤں کے قدیم دارالمملکت! کیا جنگل میں اپنا دور ریاضت ختم کرنے کے بعد میں اپنے باپ، ماں اور تجھے دیکھوں گا؟ مجھے یہ بے مثال اور اعلیٰ ترین خوشی عنایت کر۔"

رتھ گنگا کے کنارے پر پہنچا۔ وہ کنارے کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے دریا کی خوبصورتی کو سراہنے لگے۔ رام نے ایک نہایت دلکش جگہ دیکھ کر کہا: "ہم رات یہاں گزاریں گے۔"

وہ گھوڑوں کو کھول کر ایک درخت تلے بیٹھ گئے۔ علاقے کے سردار گوہا کو اپنے آدمیوں سے خبر ملی تھی کہ رام وہاں آ رہا ہے۔ وہ رام اور لکشمن کا استقبال کرنے کے لئے اپنے شاہی دستے کے ساتھ آیا۔

وہ شاہی خاندان اور رام سے بے پناہ محبت کرتا تھا۔ گنگا کے کناروں پر آباد قبائل کا سردار ہونے کے ناطے وہ بڑے اثر و رسوخ والا آدمی تھا۔ رام اور لکشمن نے بڑھ کر گوہا کو خوش آمدید کہا، حالانکہ ابھی وہ ان کے قریب نہیں پہنچا تھا۔ گوہا نے انہیں بڑی گرمجوشی کے ساتھ گلے لگایا، اور کہا: "اس زمین کو بھی اپنا ہی سمجھو۔ ایودھیا کی طرح یہ علاقہ بھی تمہارا ہی ہے۔ تم جیسے مہمان کا استقبال کرنے کی سعادت کسے نصیب ہو سکتی ہے؟ یہ یقیناً میری خوش نصیبی ہے۔"

گوہا نے تفریح کا بڑا شاندار انتظام کر رکھا تھا۔ اس نے کہا: "میری سلطنت کو بھی اپنا ہی گھر سمجھو اور کوئی فکر نہ کرو۔ تم سارے چودہ برس یہاں ہمارے ساتھ ہی گزار سکتے ہو۔ تمہیں کسی چیز کی کمی نہ ہوگی، میں یقین دلاتا ہوں۔ تمہاری دیکھ بھال کرنا میرے لئے باعث خوشی و افتخار ہے۔"

رام نے گوہا کو دوبارہ گلے لگا کر گرمجوشی سے کہا: "بھائی، میں جانتا ہوں کہ تم مجھ سے کتنی محبت کرتے ہو۔ تمہاری خواہش بھی تمہاری مہمان نوازی جیسی اعلیٰ ہے۔ میں اپنے دیئے ہوئے قول کا پابند ہوں اور مزید کچھ بھی قبول نہیں کر سکتا۔ میں بن باس لینے آیا ہوں نہ کہ کسی سردار کا مہمان بن کر مزے اڑانے۔ یہ گھوڑے میرے عزیز باپ کے پسندیدہ ہیں۔ انہیں اچھی خوراک کھلانا۔ ہم سادہ خوراک ہی کھائیں گے اور باقی رات کو آرام کریں گے۔"

وہ رات بسر کرنے کے لئے درخت تلے لیٹ گئے۔ گوہا اور لکشمن جاگتے اور سومنتر سے باتیں کرتے رہے۔

گوہا نے لکشمن سے کہا: "بھائی، جا کر ذرا سستا لو۔ تمہارے لئے ایک بستر لگایا گیا ہے۔ میرے آدمی نگرانی کرتے رہیں گے۔ میری مرضی کے خلاف اس جنگل میں کوئی پر بھی نہیں مار سکتا۔ رام کے بارے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ جا کر سو جاؤ۔"
لکشمن نے جواب دیا: "گوہا، مجھے نیند کیسے آ سکتی ہے؟ یہاں زمین پر عظیم جنک کی بیٹی اور عظیم دسرتھ کی بہو سیتا لیٹی ہوئی ہے۔ تینوں لوکوں کو نیچا دکھانے کی طاقت رکھنے والا عظیم ترین پرشوتم (34) خود بھی گھاس پر لیٹا ہوا ہے۔ میں یہ سب دیکھ کر کیسے سو سکتا ہوں؟
"میں سوچتا ہوں کہ ایودھیا پر کیا گزر رہی ہوگی۔ ملکہ کی رہائش گاہ فریاد و ماتم سے گونج رہی ہوگی۔ مجھے تو یہ بھی شک ہے کہ پتہ نہیں ابھی تک کوشلیہ اور میری ماں زندہ بھی ہیں نہیں۔ میرے باپ نے تو کسی نہ کسی طرح ہمت کر کے رام کو بن باس لینے کا کہہ ہی دیا، لیکن پتہ نہیں اس میں رام کی جدائی برداشت کرنے کی ہمت بھی بچی ہے یا نہیں۔ اور اگر وہ گزر گیا تو ہماری مائیں بھی اپنی زندگیاں ہار دیں گی۔ اور ہم یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، ان کی آخری رسوم ادا کرنے سے بھی معذور ہیں۔
"بہرحال، یہ بہت مشکل ہے کہ جب ہم بن باس کی میعاد ختم ہونے کے بعد ایودھیا واپس جائیں تو ہمارے والدین ہمارا استقبال کرنے کو زندہ بچے ہوں۔"
لکشمن غمزدہ ہو کر کہتا گیا۔ گوہا اشک بار تھا۔ ساری رات اسی غمگین گفتگو میں گزر گئی۔

صبح سویرے رام نے لکشمن سے کہا: "اب ہمیں دریا پار کرنا چاہئے۔ گوہا کو ایک بڑی سی کشتی تیار کرنے کا کہو۔" گوہا نے اپنے آدمیوں کو "فوراً" یہ کام کرنے کا حکم دیا اور رام کو آگاہ کیا۔

سومنتر تعظیماً جھکا اور رام کے سامنے کھڑا ہو کر مزید احکامات کا انتظار کرنے لگا۔
رام سومنتر کا ان کہا دکھ جان گیا اور اس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر بولا: "سومنتر، پوری رفتار کے ساتھ واپس ایودھیا جاؤ اور بادشاہ کے پاس ہی رہنا۔ اب تمہارا فرض ان کی دیکھ بھال کرنا ہے۔"

سومنتر بولا: "اے رام، لگتا ہے کہ شاستر پڑھنے اور علم و تہذیب کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ تم، تمہارا بھائی اور سیتا بن باس لینے جا رہے ہیں۔ ہماری قسمت کیا ہوگی؟ ہم کائیکی کی حکومت کو کیسے برداشت کریں گے؟" اب وہ بچے کی طرح رونے لگا۔
رام نے سومنتر کی آنکھوں سے آنسو پونچھتے ہوئے کہا: "ہمارے خاندان کا تم سے بڑھ کر کوئی دوست نہیں۔ میرے باپ کو تسلی دینا تمہارا کام ہوگا۔ ان کا دل دکھوں سے چھلنی ہے۔ وہ جو بھی حکم دیں، اس پر "فوراً" عمل کرنا۔ ان سے یہ ہرگز نہ پوچھنا کہ وہ تمہیں کوئی کام اپنے لئے کہہ رہے ہیں یا کائیکی کے لئے۔ انہیں کوئی بھی ذہنی اذیت دینے سے گریز کرتے رہنا۔ ہمارے بارے میں "قطعاً" پریشان نہ ہونا۔
"میرے بوڑھے باپ کو میری طرف سے یہ بات کہہ دینا جو زبردست غم کے پہاڑ تلے دبا ہوا ہے۔ ان کے پاؤں پکڑنا جیسے تم نے مجھے پکڑتے دیکھا تھا، اور میری جانب سے یقین دہانی کروانا کہ ہم میں سے کوئی بھی ــــ "میں"، لکشمن یا سیتا ــــ ایودھیا سے دور بھیجے

Scanned and Uploaded By Nadeem

جانے پر دل گرفتہ نہیں ہے ـــــ ہم بن باس کے چودہ برس گزارنے کے بارے میں سوچ رہے ہیں جو پر لگا کر اڑ جائیں گے' اور یقیناً ہم آشیرباد کے لئے ان کے چرن چھونے ضرور واپس آئیں گے۔ میری ماں کوشلیہ کو میری طرف سے محبت بھرا سلام کہنا اور بتانا کہ ہم ان کی دعاؤں کی حفاظت میں بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں۔ اور یہی پیغام میری سوتیلی ماؤں' بالخصوص کائیکی کو بھی دینا' کہ کہیں وہ یہ نہ سمجھے کہ ہم غصے میں رخصت ہوئے ہیں۔ مہاراجا سے کہنا کہ میری دلی خواہش ہے کہ بھرت کی جلد از جلد تاجپوشی کی جائے' تاکہ ہماری عدم موجودگی میں وہ ان کا خیال رکھے۔"

لیکن سومنترا اپنے غم کو ضبط نہ کر سکا اور بولا: "میں کیسے واپس جاؤں اور کن الفاظ کے ساتھ انہیں تسلی دوں؟" اور جب اس نے خالی رتھ پر نظر ڈالی تو روتے ہوئے بولا: "میں تمہارے بغیر ویران کھڑا ہوا یہ رتھ کیسے لے کر جاؤں؟"

رام نے ایک مرتبہ پھر سومنترا کو تسلی اور حوصلہ دیا اور صبر کرنے کی تلقین کر کے گھر واپس بھیجا۔

رام نے کہا: "گوہا' میں یقیناً تمہارے کہنے کے مطابق یہ چودہ برس تمہاری سلطنت میں گزار سکتا ہوں۔ لیکن کیا یہ کئے ہوئے وعدے کے منافی نہ ہو گا؟ میں اپنے باپ کا قول نبھانے ایودھیا سے نکلا ہوں۔ چنانچہ مجھے تپسوی (ریاضت کرنے والا) والی زندگی گزارنی ہو گی۔ میرے لئے لازم ہے کہ اچھے کھانوں اور نوکروں سے گریز کروں۔ ہمیں صرف پھلوں' جڑوں اور ان جانوروں کا گوشت کھا کر گزارا کرنا ہے جنہیں ہم قربانی کی آگ میں ڈالتے ہیں۔"

چنانچہ گوہا کی ہمت افزائی کے بعد دونوں بھائیوں نے اپنے بال برگد کے دودھ سے گوندھے۔ انہوں نے سیتا کو سہارا دے کر کشتی میں بٹھایا اور پھر خود بھی سوار ہو گئے۔ گوہا نے ملاحوں کو چپو چلانے کا حکم دیا۔

ملاح انہیں فوراً دریا کے پار لے گئے۔ اس دوران سیتا دیوی نے گنگا دیوی کے بھجن گائے اور دعا کی: "دیوی' ہمیں اپنا قول نبھانے اور بحفاظت گھر واپس جانے میں مدد دے۔"

پھر وہ باتیں کرتے ہوئے گنگا کے دوسرے کنارے پر اترے۔ اور وہاں وہ تینوں پہلی مرتبہ کسی دوست یا مددگار کے بغیر اکیلے کھڑے تھے۔

رام نے کہا: "لکشمن تم میرے واحد مسلح محافظ ہو۔ پہلے تم چلو' سیتا تمہارے پیچھے اور میں تم دونوں کے پیچھے چلوں گا۔ ہمیں سیتا کو بن باس کی سختیوں سے ہر ممکن حد تک بچانا ہو گا۔ اب کے بعد نہ کوئی ہمارا ساتھی ہو گا اور نہ ہی کوئی دل بہلانے آئے گا۔"

رام کو اپنی ماں کوشلیہ کا خیال آیا۔

اس نے کہا: "لکشمن' کیا یہ بہتر نہیں کہ تم ایودھیا واپس چلے جاؤ اور ماں کوشلیہ اور سومترا دیوی کا خیال رکھو؟ میں کسی نہ کسی طرح اپنا بن باس کاٹ ہی لوں گا۔"

لکشمن نے جواب دیا: "بھائی' میں معذرت چاہتا ہوں۔ میں واپس ایودھیا نہیں جاؤں گا۔" درحقیقت رام کو اور کسی جواب کی امید بھی نہ تھی۔

(اب ہم متعدد مواقع پر انسانی عنصر کو نمایاں ہوتے اور الوہی شہزادے کو عام لوگوں کی طرح بات کرتے دیکھیں گے۔ یہ رامائن کی مسحور کن خوبی ہے۔ اگر برہمہ سب کام خود ہی کر لیتا تو پھر اوتار کی کیا ضرورت تھی' اور انسانوں میں دھرم کیسے قائم ہوتا؟ یہ سابق اور بعد کے اوتار میں فرق ہے۔ رام اوتار میں انسانی رویہ اور دھرم باہم ملے ہوئے اور منسلک ہیں۔)

جب رام اپنی ایودھیا میں رہ گئی ماؤں کے بارے میں سوچ رہا تھا تو لکشمن نے محبت بھرے الفاظ کے ساتھ اس کی ہمت بندھائی۔

انہوں نے وہ رات برگد کے درخت تلے گزاری اور صبح سویرے بھردواج کے آشرم کی جانب روانہ ہو گئے اور سورج ڈھلے وہاں پہنچے۔

رشی بھردواج کی مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرتے ہوئے انہوں نے اس سے پوچھا کہ وہ اپنے بن باس کے دن سکون کے ساتھ کس جگہ پر گزار سکتے ہیں۔ پھر وہ بھردواج کی ہدایت اور آشیرباد لے کر چترکوٹ کی طرف چل دیے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

چترکوٹ

رام نے رات بھردواج کے آشرم میں گزاری۔ صبح سویرے اٹھ کر انہوں نے مہارشی سے رخصت لی اور چترکوٹ پہاڑی کا قصد کیا۔ منی نے ان کے ساتھ بڑا مشفقانہ برتاؤ کیا کہ جیسے وہ اس کے اپنے بچے ہوں' اور جنگل میں راستہ بتانے کے بعد اپنی دعاؤں اور برکتوں کے ساتھ روانہ کر دیا۔

تینوں نے اس کی ہدایات پر سختی سے عمل کیا اور دریائے کالندی (35) کے کنارے پر جا پہنچے۔ انہوں نے درختوں کے تنوں' بانسوں اور بیلوں کی مدد سے ایک ٹھیلا بنایا اور اس پر لکشمن نے سیتا کے بیٹھنے کے لئے نرم پتوں سے ایک نشست بنا دی۔ دریا کا راستہ بحفاظت طے ہو گیا۔

عین دریا میں سیتا نے دریا کی دیوی سے پرارتھنا کی کہ رام اپنا بچن نبھائے اور وہ تینوں بحفاظت گھر واپس جانے کے قابل ہو سکیں۔

کچھ مزید ندیاں پار کرنے کے بعد وہ ایک بہت بڑے برگد کے پاس پہنچے جس کا ذکر بھردواج نے کیا تھا۔ سیتا نے اس درخت سے بھی پرارتھنا کی۔

رام نے لکشمن سے کہا کہ وہ سب سے آگے چلے' سیتا درمیان میں اور وہ خود سب سے پیچھے پیچھے آئے گا۔ اور "وہ راستے میں جو بھی پھول یا پھل مانگے وہ فوراً" جا کر توڑ لانا۔
سیتا اردگرد کے ماحول میں گہری دلچسپی لے رہی تھی۔ وہ جنگل کے درختوں اور بیلوں کے متعلق پوچھتی گئی اور بن باس کی خوشگواری میں کھو گئی۔

انہوں نے سفر سے بہت لطف اٹھایا اور رات دریا کے کنارے پر بسر کی۔

(یہاں اور دیگر مقامات پر بھی والمیکی نے بتایا ہے کہ رام اور لکشمن خوراک کے لئے شکار کیا کرتے تھے۔ اس نے واضح کیا کہ ان کا گزارہ زیادہ تر گوشت پر ہوتا تھا۔ کچھ کٹر ہندوؤں کو یہ بات ناگوار گزرتی ہے۔ لیکن ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ گوشت کشتریوں کے لئے منع نہیں تھا۔ دراصل ہندوستان میں ہر وہ چیز کھانے کی اجازت رہی ہے جسے جائز

Scanned and Uploaded By Nadeem

طریقے سے حاصل کیا اور یگیہ کے ذریعہ مقدس بنایا گیا ہو۔ رام کی ذات کشتریہ تھی اور اس نے بن باس کشتریہ انداز میں ہی کاٹا' لہٰذا وہ گوشت کھا سکتا تھا۔)

اگلی صبح رام نے لکشمن کو جگایا اور کہا: "سنو' پرندے طلوع آفتاب کا گیت گا رہے ہیں۔ یہ ہمارے لئے روانہ ہونے کا وقت ہے۔"

یہ مقبول عام کہانی والمیکی کے ہاں نہیں ملتی کہ لکشمن نے بن باس کی ساری مدت کچھ کھائے یا سوئے بغیر گزاری۔ کبھی کبھی تو لکشمن زیادہ تھک جانے کے باعث صبح سویرے اٹھ بھی نہ سکتا اور رام کو اسے نیند سے بیدار کرنا پڑتا!

انہوں نے پرارتھنا اور پوجا کی اور بھردواج کے بتائے ہوئے راستے پر چل دیئے۔ بہار کا موسم تھا اور شجر و نباتات رنگ برنگ پھولوں کے ساتھ شعلہ نشاں تھے۔ ڈالیاں پھلوں اور پھولوں کے بوجھ سے جھکی ہوئی تھیں۔

رام بار بار سیتا کو جنگل کی خوبصورتی کی طرف متوجہ کرتے ہوئے چلتے چلتے کہتا: "انسانی مداخلت سے پاک یہ جنگل کس قدر دلکش ہے! وہ دیکھو شہد کی مکھیوں کے چھتے! گرے ہوئے پھولوں سے ڈھکی ہوئی زمین کا نظارہ کرو! پرندوں کی چہچہاہٹ سنو! اگر ہمیں بروقت اس قسم کے مناظر اور آوازوں سے لطف اندوز ہونے کا موقع نصیب ہو تو زندگی واقعی نہایت خوشگوار ہو جائے۔"

تب انہیں دور سے چترکوٹ پہاڑی نظر آئی۔ وہ بہت خوش ہوئے اور تیزی سے اس کی جانب چلنے لگے۔ رام نے کہا: "یہ خطہ کس قدر خوبصورت ہے! یہاں کے جنگل میں خوردنی جڑیں اور پھل ہیں۔ پانی میٹھا اور شفاف ہے۔ اس جنگل میں بنائے گئے آشرموں میں رشی رہتے ہیں اور ان کی پاکیزہ صحبت میں ہم یقیناً بہت خوش رہیں گے۔"

اس کے بعد وہ اپنے لئے وہاں ایک آشرم بنانے لگے۔ لکشمن بڑا ماہر کاریگر تھا۔ اس نے جلد ہی ایک مضبوط جھونپڑا بنا دیا جو موسمی اثرات سے محفوظ' آرام دہ اور کشادہ تھا۔ اس نے پلک جھپکتے میں مٹی کے جھونپڑے میں کھڑکیاں اور دروازے لگا دیئے۔ یہ سب چیزیں بانسوں اور جنگلی اشیاء سے تیار ہوئی تھیں۔ (یہاں پر کمبن اور والمیکی کی بتائی ہوئی تفصیلات میں فرق ہے۔) کمبن کہتا ہے کہ جب لکشمن نے جھونپڑا تیار کر لیا تو رام نے اسے گلے لگایا اور روتے ہوئے پوچھا: "تم نے یہ سب کچھ کہاں سے اور کیسے سیکھا؟"

پھر رام آنکھوں میں خوشی کے آنسو بھر کر بولا: "متھلا کی شہزادی کے پھولوں جیسے

پیروں نے جنگل کی سخت زمین پر سفر کیا ہے۔ اگر اس کے پیروں نے معجزہ دکھایا تو لکشمن تمہارے ہاتھوں نے گھر تعمیر کرنے میں کرشمہ دکھایا ہے! آج میں نے بدقسمتی کے فائدے دیکھ لئے۔"

یہاں دریائے مالیوتی کے کنارے پر' چترکوٹ کی خوبصورت پہاڑی کے قریب اس جھونپڑے میں وہ تینوں نوجوان بے فکر دن گزارنے لگے اور ہر روز پوجا پاٹھ کرتے۔ وہ یہ تک بھول گئے کہ انہیں جلاوطن کیا گیا تھا۔ آسمان پر دیوتاؤں میں گھرے اندر کی طرح ان کا وقت ہنسی خوشی گزرنے لگا۔

○

ماں کا دکھ

سومنتر اور گوہا تینوں کو جاتے ہوئے اتنی دیر تک دیکھتے رہے جب تک وہ دکھائی دے سکتے تھے۔ ان کے نظروں سے اوجھل ہونے پر وہ بوجھل دل کے ساتھ واپس گوہا کے شہر کی طرف چلے گئے۔ کچھ دیر بعد سومنتر ایودھیا روانہ ہو گیا۔

جب سومنتر واپس ایودھیا پہنچا تو کہیں بھی معمول کی رونق اور چہل پہل نہ نظر آئی۔ جونہی وہ قلعے کا پھاٹک پار کر کے شہر میں داخل ہوا تو لوگوں نے اس کے رتھ کو گھیرے میں لے لیا اور شدت شوق سے پوچھنے لگے: "تم رام کو کہاں چھوڑ آئے۔ جب وہ تم سے رخصت ہوا تو اس کا کیا حال تھا؟"

سومنتر نے کہا: "ایودھیا کے پیارے لوگو' رام اور لکشمن گنگا پار کر گئے ہیں۔ وہ مجھے واپسی کا حکم دے کر پیدل جنگل میں داخل ہوئے۔"

لوگ آہ و بکا کرنے لگے اور متعدد نے خود کو کوسا اور اس بدقسمتی کو اپنے گناہوں کا نتیجہ قرار دیا۔ جب رتھ گزر رہا تو سڑک کے دونوں جانب کھڑی عورتیں چلا رہی تھیں: "ہائے اس گاڑی کو دیکھو جو شہزادوں اور سیتا کو لے کر گئی اور اب خالی واپس لوٹی ہے۔"

سومنتر اپنا چہرہ ایک کپڑے کے پلو میں چھپائے ندامت کے ساتھ آگے بڑھتا گیا۔ اس نے شاہی محل کے سامنے رتھ روکا اور نیچے اترا۔

محل کے سامنے بھی لوگوں کا بہت بڑا ہجوم لگا تھا۔ عورتیں کہہ رہی تھیں: "سومنتر کوشلیہ کا سامنا کیسے کرے گا اور اسے کس طرح بتائے گا کہ وہ اس کے بیٹے کو جنگل میں چھوڑ آیا ہے؟ وہ یہ خبر سن کر کیسے زندہ رہے گی؟"

بڑھتے ہوئے دکھ اور روز افزوں پریشانی کے ساتھ سومنتر ملکہ کے کمرے میں داخل ہوا۔ وہاں اس نے بادشاہ کو نیم مردہ حالت میں دیکھا۔ اس نے بوجھل آواز میں بادشاہ کو رام کا پیغام سنایا جو خاموشی سے اپنا دل ٹوٹنے کی آواز سنتا رہا۔

کوشلیہ اپنا غصہ ضبط نہ کر پائی اور بادشاہ سے بولی: "آپ کا وزیر میرے بیٹے کو آپ کے

حکم کے مطابق جنگل میں چھوڑ کر آنے کے بعد یہاں کھڑا ہے۔ اور آپ خاموش کیوں ہیں؟ کائیکی کو انعامات دینے کا وعدہ کر لینا تو بہت آسان تھا۔ اب آپ اس پر پچھتا کیوں رہے ہیں؟ کیا آپ کو معلوم نہ تھا کہ آپ کی کرنی کا یہی نتیجہ نکلے گا؟ آپ نے اپنا قول نبھایا۔ آپ اس بات پر خوش ہوں گے۔ لیکن میرے دکھ کون بانٹے؟ مجھے یہ سب کچھ تنہا برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔ آپ کی تکلیف سے میرا دکھ ہرگز کم نہیں ہو سکتا۔

"آپ کو اپنے دانستہ اقدام پر دکھی ہونے یا اظہار غم کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ آپ چپ کیوں ہیں؟ آپ کو اپنا غم بتاتے ہوئے کائیکی سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیونکہ اس وقت وہ یہاں موجود نہیں ہے۔ یقیناً آپ سومنتر سے رام کے متعلق پوچھ سکتے ہیں۔ کیا آپ میں کوئی انسانیت نہیں؟ آپ اپنے فطری جذبات کو دبانے کی کوشش کیوں کر رہے ہیں؟"

رام کی محبت اور دکھ نے کوشلیہ کو اپنے شوہر کی جسمانی و ذہنی حالت سے لاپروا کر دیا۔ اس نے شوہر کا بوجھ ہلکا کرنے کی بجائے مزید بڑھا دیا۔

دسرتھ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور سومنتر نے اسے اپنے الفاظ میں رام کا پیغام سنایا۔

سومنتر نے کوشلیہ کو تسلی دینے کی مقدور بھر کوشش کی۔ لیکن وہ بار بار یہی کہتی رہی "مجھے بھی رام کے پاس چھوڑ آؤ۔ جوان سیتا وہاں اس کے ساتھ جنگل کی صعوبتیں برداشت کر رہی ہے۔ میں یہ کرب نہیں سہہ سکتی۔ مجھے بھی سیتا کے پاس ڈنڈک میں لے جاؤ۔"

سومنتر نے جواب دیا: "ملکہ! ہمت کریں۔ اس دکھ کو دل سے نکال دیں۔ رام جنگل میں ایودھیا سے بھی زیادہ خوش و خرم زندگی گزار رہا ہے۔ اسے کوئی غم نہیں۔ لکشمن اپنے پیارے بھائی کی خدمت کا فرض ادا کرنے میں خوش ہے۔ جہاں تک سیتا کی بات ہے تو وہ محل کی طرح جنگل میں بھی ہر آن رام کے ساتھ ہے اور اسے کوئی خوف یا غم دامن گیر نہیں۔ وہ کسی آسمانی دیوی کی طرح وہاں اپنے دن گزار رہی ہے اور کھیل کود سے ویسے ہی دل بہلاتی ہے جیسے ایودھیا میں کیا کرتی تھی۔ اس کے چہرے کا حسن اب بھی ابھرتے ہوئے چاند جیسا ہے۔ وہ کسی جنگلی ہرنی کی طرح وہاں دن کو اٹھلاتی اور مچلتی ہے اور اپنے زریں لمحات رام کے پہلو میں گزارتی ہے۔ ہر جلوہ و نغمہ اس کے لئے خوشی کا ایک نیا ماخذ ہے اور رام و لکشمن کے ساتھ باتیں کرنا اس کی سب سے بڑی مسرت۔

"ننگے پیر چلنے کے باعث اس کے پاؤں گل لالہ جیسے سرخ ہیں اور انہیں حنا کی حاجت نہیں رہی۔ وہ جنگل میں اٹھلاتی اور رقص کرتی ہوئی چلتی ہے، اسے اپنا رقص مسرت مکمل کرنے کے لئے صرف پازیب کی ضرورت ہے۔ ان کی زندگی ہمیشہ یاد رکھی اور سراہی جائے گی۔ تو پھر آپ ان کے لئے دل گیر کیوں ہوتی ہیں؟"

ان باتوں سے کوشلیہ کو کچھ دیر کے لئے قرار مل گیا۔ لیکن جلد ہی صبر کا دامن پھر چھوٹ گیا اور وہ بولی: "ہائے، افسوس، ہائے، میرے بچے، ہائے رام۔" رام کو جنگل میں چھوڑنے کے بعد سومنتر کو واپس آتے دیکھ کر اس کا دکھ جیسے دوگنا ہو گیا تھا۔

○

Scanned and Uploaded By Nadeem

بیکار کوشش اور خوفناک نتیجہ

دسرتھ حالات کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایک ایسا اقدام کر بیٹھا جس سے نہ صرف اس کا دل ٹوٹ گیا بلکہ وہ خود سے بھی نفرت کرنے لگا اور خود رحمی کی سہولت سے بھی محروم ہو گیا۔ وعدہ توڑتے یا پھر رام سے زبردست زیادتی کرنے کی الجھن سے چھٹکارا پانے کا واحد راستہ یہ تھا کہ رام حکم عدولی کر کے اپنا حق زبردستی حاصل کر لیتا' لیکن رام اپنے باپ کے حکم اور وعدے کو باقی تمام چیزوں سے زیادہ اہمیت دیتا تھا' اور لکشمن اور سیتا کی تو کل کائنات رام تھا۔ چنانچہ وہ تینوں ایک ساتھ چلے گئے۔

کانٹوں کے بستر پر لیٹے ہوئے دسرتھ کو کوشلیہ سے بھی مذمتی باتیں سننا پڑیں۔

کوشلیہ کے دکھ نے جن کڑوے الفاظ کے ذریعہ اظہار پایا وہ دسرتھ کے لئے نہایت تکلیف دہ ثابت ہوئے' لیکن یوں لگتا تھا جیسے کوشلیہ اپنے دل کا غبار نکال کر کچھ ہلکی ہو گئی ہو۔

"اپنی کائیکی کی خوشی اور مرضی کی خاطر اسے انعامات دینے کا وعدہ کرتے وقت کیا آپ کو اور کسی کا خیال نہ آیا تھا؟ آپ میری دنیا اور دیوتا رہے ہیں' آپ ہی اس دنیا میں میری خوشی اور اگلی دنیا کی امید ہیں اور آپ نے مجھے نظر انداز کر دیا۔ میری زندگی کا نور' میرا بیٹا مجھ سے چھین کر دور جنگل میں بھیج دیا گیا۔ میں تنہا' بوڑھی' لاچار عورت یہاں اپنے شوہر کی محبت اور بیٹے کی شکل دیکھنے سے بھی محروم ہوں۔ کیا کبھی کسی عورت کی ایسی قابل رحم حالت ہوئی ہے؟ لیکن آپ —— کیا آپ اپنے کئے پر خوش نہیں ہیں؟

"کائیکی اور بھرت کی خوشی آپ کے لئے کافی ہے۔ آپ کو اس بارے میں خوفزدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں کہ رام اس خوشی کو خراب کرے گا' اگر وہ چودہ برس بعد جنگل سے واپس آ بھی گیا تو ایسا نہیں ہونے والا۔ وہ بھرت کی چھوڑی ہوئی سلطنت کو ہاتھ تک نہیں لگائے گا۔ شیر کسی اور جانور کا مارا ہوا شکار چکھتا بھی نہیں۔ اپنے بچے ہڑپ کر جانے والی مچھلی کی طرح آپ نے اپنے ہی بچے کو مار ڈالا۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

بادشاہ کے دل پر ضرب لگی' اور وہ اپنے شدید دکھ کی حالت میں بھی ہاتھ جوڑ کر بیوی سے معافی مانگنے لگا۔

وہ گڑگڑایا: "کوشلیہ' مجھ پر ترس کھاؤ۔ تم تو مسافروں پر بھی عنایت اور مہربانی کیا کرتی ہو۔ اپنے شوہر پر بھی کچھ رحم کرو جس نے ہمیشہ تمہیں محبت اور عزت دی اور جس کا دل ایک ناقابل علاج دکھ میں پارہ پارہ ہے!"

ان قابل رحم الفاظ' اپنے شوہر کی دست بستہ اور ملتجی حالت اور گزرے دنوں کی خوشگوار یادوں نے نیک سیرت ملکہ کا دل مسل کر رکھ دیا اور وہ اس کے قدموں میں گر کر اپنے نفرت انگیز رویے اور الفاظ کے لئے معافی مانگنے لگی۔

بوجھل وقت کے لمحات آہستہ آہستہ رینگ رہے تھے۔ دسرتھ کو کافی پہلے ہونے والا ایک واقعہ یاد آیا جس نے اس کے درد دل کو سوا کر دیا۔ بادشاہ کوشلیہ کی جانب مڑا اور بولا:

"میری پیاری' کیا تم ابھی تک یہاں ہو؟ میں اب ایک عظیم گناہ کا نتیجہ بھگت رہا ہوں جو مجھ سے گزرے دنوں میں کافی پہلے سرزد ہوا تھا۔ انسان اپنی لاعلمی میں کبھی کبھی عارضی مسرت کی خاطر بہت بڑے بڑے گناہ کر جاتے ہیں۔ پھر وقت آنے پر اس کی قیمت چکانی پڑتی ہے۔

"جوانی میں میں صرف آواز سن کر تیر سے نشانہ لگانے میں بڑا ماہر ہوا کرتا تھا۔" اس کھیل میں ایک دفعہ میں نے ایک بے گناہ آدمی کو مار کر سنگین گناہ کیا۔ سنو' میں تمہیں وہ افسوسناک واقعہ بتاتا ہوں۔

"یہ تمہارے میرے پاس آنے سے پہلے کی بات ہے۔ ایک رات میں اپنے رتھ میں بیٹھ کر شکار کرنے سرایو کے کناروں پر گیا۔ تیز بارش ہو رہی تھی' اور پہاڑوں کی ڈھلانوں پر برساتی نالوں میں معدنی دھاتوں اور تازہ تیل میں رنگا ہوا پانی بہہ رہا تھا۔ پرندے چپ تھے۔ سارا جنگل محو خواب لگتا تھا۔

"میں دریا پر پیاس بجھانے کے لئے آنے والے کسی شیر' ریچھ یا جنگلی جانور کو دیکھے بغیر محض اس کی آواز سن کر نشانہ لے سکتا تھا۔ میں اپنی اس مہارت کا امتحان لینا چاہتا تھا۔ گہری تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ میں کسی جنگلی جانور کے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔

"تب میں نے شپا شپ کی آواز سنی جیسے کوئی ہاتھی پانی پی رہا ہو۔ میں نے فوراً" اس سمت میں نشانہ لے کر تیر چھوڑا اور ایک چیخ سنائی دی۔ تیر کسی زہریلے ناگ کی طرح اڑتا گیا

اور اس چیز میں پیوست ہو گیا۔ تبھی سنائی پڑنے والی انسانی چیخ نے مجھے دہلا کر رکھ دیا جس نے کہا: "ہائے! میں مارا گیا!"

"میں نے انسانی آواز دوبارہ سنی: "میرا دشمن کون ہو سکتا ہے؟ میں نے تو کبھی کسی کو نقصان نہیں پہنچایا۔ تو پھر مجھے یہاں پانی بھرتے ہوئے کون مار سکتا ہے؟ اس کو میری موت سے کیا فائدہ ہو گا؟ جنگل میں پاک زندگی گزارنے والے شخص کے خلاف کسی کے دل میں کیا نفرت ہو گی؟ اب میرے بوڑھے اندھے ماں باپ کا کیا بنے گا جن کی دیکھ بھال کرنے والا اب کوئی نہیں؟ ہائے میری قسمت!"

"میں وہاں کھڑا خوف سے کانپتا رہا۔ تیر اور کمان میرے ہاتھ سے چھوٹ گئی۔ میں اس جگہ پر پہنچا جہاں سے آواز آئی تھی اور ایک جوان سنیاسی کو وہاں زمین پر پڑے دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے اور جسم خون میں لت پت تھا۔ اس کے قریب ہی ایک الٹا ہوا گھڑا پڑا تھا۔ اس کی نگاہیں شعلہ بار تھیں۔ وہ مجھے دیکھ کر چلایا: او' مجھے مارنے والے پاپی! میں تو صرف دریا سے پانی بھر رہا تھا' مجھے اپنے تیر کا نشانہ کیوں بنایا؟ میرے بوڑھے والدین پیاسے ہیں اور آشرم میں منتظر بیٹھے سمجھ رہے ہیں کہ میں ابھی اپنا گھڑا بھر کر واپس آنے والا ہوں۔ تو نے مجھے کیوں مارا؟ ہائے خدا' میرے تمام تپ اور عبادت بیکار گئی۔ میرے ماں باپ کو علم بھی نہیں کہ میں یہاں زخمی اور بے یار و مددگار پڑا ہوں۔ وہ میرا انتظار کرتے رہیں گے اور اگر انہیں اصل واقعہ پتا بھی چل گیا تو وہ بیچارے اندھے اور لاچار کیا کر سکتے ہیں؟ تو کون ہے؟ کیا! کیا تو کوشل کا بادشاہ نہیں ہے؟ بادشاہ ہونے کے ناطے تجھے میری حفاظت کرنی چاہئے تھی اور تو نے مجھے مار ڈالا۔ ٹھیک ہے' او بادشاہ! اب تو خود جا کر انہیں بتا کہ تو نے کیا حرکت کی ہے۔ ان کے پاؤں میں گر کر معافی مانگ۔ ورنہ' ان کا غم تجھے جلا کر راکھ کر دے گا۔ سیدھا آشرم میں جا۔ اس رستے سے۔ فوراً" جا اور خود کو بچا لے۔ لیکن یہ تیر بہت تکلیف دہ ہے۔ جانے سے پہلے اسے باہر نکال کر مجھے تکلیف سے نجات دلا دے۔

"مجھے معلوم تھا کہ تیر کے نکلتے ہی اس کی تکلیف کے ساتھ ساتھ زندگی بھی فوراً" ختم ہو جائے گی۔ میرے ہاتھ نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ لمحہ بھر کے لئے میں کھڑا سوچتا رہا کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں۔"

"تب اس جوان سنیاسی نے کہا: گھبراؤ مت۔ میری تکلیف دور کر دو۔ اس وقت میرا ذہن واضح ہے اور میں نے خود کو پرسکون کر لیا ہے۔ ہمت کر کے میری زندگی اور تیر کو نکال دو۔

"میں نے آرام سے تیر باہر کھینچا۔ جوان سنیاسی نے زمین پہ کروٹ لی' گہری آہ بھری' اپنی نگاہ مجھ پر جمائی اور مر گیا۔

"اب میرا یہی گناہ میرے تعاقب میں ہے۔ میں نے جن اندھے والدین کو بیٹے سے محروم کیا تھا اب ان کی تکلیف اور دکھ خود بھگت رہا ہوں۔"

○

Scanned and Uploaded By Nadeem
UploadedbyNadeem

آخری لمحات

دسرتھ نے بات جاری رکھی: "سنو' میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اس کے بعد کیا ہوا۔

"گناہ کے ارتکاب اور جوان سنیاسی کی موت دیکھنے کے بعد میں کھڑا سوچتا رہا کہ اب کیا کروں۔ انجام کار میں نے فیصلہ کیا کہ سنیاسی کی ہدایات کے مطابق عمل کرنا میرا فرض اور فائدہ ہے۔ میں نے گھڑا صاف کیا اور اس میں تازہ پانی بھر کر اس کے بتائے ہوئے راستے پر چل دیا۔"

"میں اس کی کٹیا میں پہنچا اور وہاں بوڑھے میاں بیوی کو اپنے بیٹے کے انتظار میں بیٹھے دیکھا۔ وہ دو ٹوٹے ہوئے پروں والے پرندوں کی طرح اپنے نحیف جسموں کے ساتھ وہاں بیٹھے تھے اور چلنے پھرنے سے معذور تھے۔ دونوں اندھے تھے۔"

"وہ دریا سے پانی لینے گئے ہوئے اپنے بیٹے کی واپسی میں تاخیر کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔ میں آہستہ آہستہ ان کے پاس جاتے ہوئے خوف سے بھر گیا۔"

"بوڑھا میرے قدموں کی چاپ سن کر بڑبڑایا: میرے بیٹے' اتنی دیر کیوں کر دی؟ مجھے جلدی سے پانی پلاؤ۔ تمہاری ماں بھی پیاسی ہے۔ کیا تم دریا میں مزہ لینے بیٹھ گئے تھے؟ بیٹے' کیا تمہیں اس وجہ سے دیر ہو گئی؟ تم خاموش کیوں ہو؟ اگر میں نے یا تمہاری ماں نے کسی بات پر تمہیں جھڑکا بھی ہے تو اسے دل پر مت لو۔ تم بڑے اچھے بیٹے ہو اور ہمارا واحد سہارا ہو۔ ہمیں دکھائی نہیں دیتا' اس لئے تم ہماری آنکھیں ہو۔ تم ہمیں اپنی جان سے بڑھ کر عزیز ہو۔ بولتے کیوں نہیں؟ ناراض ہو؟

"میں بے دانت بوڑھے آدمی کی یہ باتیں سن کر خوف سے کانپ کر رہ گیا۔ ہمت اکٹھی کر کے میں نے کہنا شروع کیا: اے پاک انسان' میرا نام دسرتھ اور ذات کشتریہ ہے' میں آپ کا بیٹا تو نہیں لیکن آپ کی خدمت اور اطاعت کرنے کا پابند ہوں۔ اپنے کسی پچھلے جنم کے کرم (عمل) سے مجبور ہو کر میں نے ایک خوفناک گناہ کر ڈالا اور اب آپ کے سامنے دست بستہ کھڑا ہوں۔ میں جنگلی جانوروں کا شکار کرنے دریا کے کنارے گیا تھا۔ اندھیرے میں مجھے لگا کہ جیسے کوئی ہاتھی پانی پی رہا ہے۔ میں صرف آواز سن کر ہی بالکل درست نشانہ لگانے کا ماہر ہوں۔ میں نے فوراً" تیر چلایا اور یہ میری بدبختی ہے کہ میرا تیر آپ کے بیٹے کو جا لگا جو اس وقت دریا سے اپنا گھڑا بھر رہا تھا۔ میں گھڑا بھرنے کی آواز سن کر غلطی سے یہ سمجھ بیٹھا کہ وہاں کوئی ہاتھی پانی پینے آیا ہے۔ لہٰذا میں نے نادانستہ آپ کے بیٹے کو جان لیوا حد تک زخمی کر دیا۔ جب میں نے قریب جا کر اسے سینے میں تیر لئے زمین پر خون میں لوٹتے دیکھا تو خود کو بہت ملامت کی۔ میں خوف کے عالم میں کھڑا رہا اور سمجھ نہ آتی تھی کہ کیا کروں۔ اس کی درخواست پر میں نے تیر باہر کھینچا تاکہ اسے مہلک درد سے نجات ملے۔ اب وہ مر چکا ہے۔ میں نے آپ کو خوفناک گناہ بتا دیا ہے۔ میں خود کو آپ کے رحم و کرم پر چھوڑتا ہوں۔ میں آپ کے فیصلے کا منتظر ہوں۔

"بیچارے بوڑھے میاں بیوی اپنے بیٹے کی موت کا خوفناک قصہ سن کر جیسے پتھرا گئے۔ ان کی بے نور آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے اور بوڑھے نے کہا: اے بادشاہ' تمہارا گناہ واقعی بہت سنگین ہے۔ لیکن یہ لاعلمی میں سرزد ہوا۔ اور تم اس کا اقبال کرنے خود ہمارے پاس آئے ہو۔ اس لئے تم زندہ رہو گے۔ اب تم ہمیں اس جگہ پر لے چلو۔ ہم اپنے بیٹے کو ہاتھوں سے چھو کر دیکھ لینے کے بعد یم (موت کا دیوتا) کے سپرد کر دیں گے۔

"میں انہیں دریا کے کنارے پر لے گیا جہاں ان کا بیٹا مرا پڑا تھا۔ انہوں نے اس کا سارا جسم ٹٹولا' دھاڑیں مار کر روئے اور اس کی روح کی نجات کے لئے آخری رسوم ادا کیں۔

"پھر وہ اپنے بیٹے کی ارتھی پر چڑھ کر آگ لگاتے ہوئے میری طرف مڑے اور بولے: تم نے ہمیں یہ جو عظیم دکھ دیا ہے' وقت آنے پر خود بھی اس کا شکار ہو گے۔ تم اپنے بیٹے کی جدائی کے دکھ میں مرو گے۔

"یہ کہہ کر انہوں نے خود کو جلا ڈالا اور ان کی روحیں دیوتاؤں میں شامل ہو گئیں۔ میرا گناہ میرا تعاقب کرتا رہا اور میں اسے پکڑائی نہ دے رہا تھا۔

"اپنا ماضی کا جرم اب مجھے مارے دے رہا ہے۔ جس طرح بیمار آدمی ڈاکٹر کے منع کرنے کے باوجود بیوقوفی سے کوئی خوراک کھا کر مرجاتا ہے' اسی طرح اس بوڑھے کے کہے ہوئے الفاظ اب سچے ہو رہے ہیں۔ میں نے اپنے معصوم بیٹے کو جنگل میں بھیج دیا ہے اور اب اس کی جدائی کے ناقابل برداشت غم میں یم دیوتا کے پاس جا رہا ہوں۔

"ورنہ یہ غیر فطری واقعات جنم ہی کیسے لیتے؟ کیا میں یوں دھوکے اور بیوفائی کا نشانہ بن سکتا تھا؟ اگر میں نے رام کو بن باس لینے کا حکم بھی دیا ہوتا تو وہ میرا یہ ناجائز حکم کیوں مانتا؟ وہ بن باس لینے پر اصرار کیوں کرتا رہا؟ یہ اسی بوڑھے اندھے جوڑے کی بددعا ہے' اور کچھ

Scanned and Uploaded By Nadeem

نہیں۔

"کوشلیہ' میں تمہیں دیکھ نہیں رہا۔ میری بینائی چلی گئی ہے۔ موت بڑی تیزی سے چلی آ رہی ہے۔ پاس آؤ تاکہ میں تمہیں چھو سکوں۔ سب کچھ ختم ہو گیا۔ یم کے قاصد مجھے پکار رہے ہیں۔ کیا رام آئے گا؟ کیا میں اسے مرنے سے پہلے دیکھوں گا؟؟"

"اوہ' میں مر رہا ہوں۔ چراغ کا سارا تیل جل چکا اور روشنی بجھ رہی ہے! آہ کوشلیہ! اوہ سومترا!!"

اس کی زندگی اپنے انجام کو پہنچ گئی اور اسی رات کسی ان دیکھے لمحے میں بادشاہ نے اپنی آخری سانس کھینچی۔

(جیسا کہ والمیکی نے داستان کے آغاز میں بیان کیا' دسرتھ تمام ویدوں اور شاستروں کا عالم' دور اندیش' کئی جنگوں کا فاتح' بھینٹیں چڑھانے والا' دھرم کا سچا پیروکار' دور دور تک مشہور' کثیرالاحباب اور بے دشمن بادشاہ تھا' اس نے اپنی خواہشات کو زیر کر لیا تھا۔ اس کی طاقت اندر جیسی تھی' اور دولت کبیر جیسی۔ ریاست کاری میں وہ منو جیسا تھا۔ تقدیر کا فیصلہ تھا کہ اس قسم کے پارسا شخص کو اپنے بیٹے کو ملک سے نکال کر غم کے عالم میں مرنا ہے' اور وہ بھی ایسے وقت میں کہ دو باوفا اور دکھی عورتوں کے سوا کوئی بھی پاس نہ ہو۔)

چونکہ بادشاہ کافی مرتبہ بیہوش ہوا تھا' اس لئے کوشلیہ یا سومترا اس کی موت سے فوری طور پر آگاہ نہ ہو سکیں۔ وہ غم اور تھکن کی وجہ سے نڈھال بھی تھیں اور کمرے کے ایک کونے میں پڑ کر سو رہیں۔ بادشاہ کو جگانے کے کام پر مامور گویے اور مغنی صبح اس کی خوابگاہ میں آئے اور ساز کے ساتھ معمول کے بھجن گانے لگے۔ لیکن انہیں بادشاہ کے اٹھنے کے کوئی آثار دکھائی نہ دیئے۔ صبح سویرے بادشاہ کے کام کرنے والے شاہی خادم کافی دیر تک انتظار کرتے اور حیران ہوتے رہے کہ بادشاہ اب تک اٹھا کیوں نہیں۔ تب وہ ہمت کر کے خوابگاہ میں داخل ہوئے اور اسے مردہ پڑے پایا۔

جلد ہی خبر پھیل گئی اور سارا محل سوگوار ہوا۔ عظیم دسرتھ کی بیوائیں یتیم بچے کی طرح نوحہ کناں ہوئیں اور ایک دوسری کے گلے لگ کر آہ و بکا کرنے لگیں۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

بھرت کی آمد

کوشلیہ بادشاہ کے جسم سے لپٹ کر چلائی: "میں بھی بادشاہ کے ساتھ یم کے پاس جاؤں گی۔ میں اپنے بیٹے اور شوہر کے بغیر کیسے زندہ رہ سکتی ہوں؟"

محل کے حکام اور بزرگوں نے اسے بادشاہ کی لاش سے علیحدہ کیا اور پرے لے گئے۔ پھر انہوں نے آخری رسوم کے متعلق بات چیت کی۔ یہ رسوم فوری طور پر انجام نہیں دی جا سکتی تھیں' کیونکہ رام اور لکشمن تو جنگل میں تھے' جبکہ بھرت اور شتروگھن بہت دور اپنے ماموں کے گھر قیام پذیر تھے۔ بھرت کو بلاوا بھیجنے اور لاش کو اس کے آنے تک تیل میں بھگوئے رکھنے کا فیصلہ ہوا۔

یوں عظیم بادشاہ کے مردہ جسم کو بھرت کی آمد تک محفوظ رکھا گیا۔ عظیم الشان شہر ایودھیا تاریکی اور سوگ میں ڈوبا ہوا تھا۔ لوگوں کے دل بے قرار و بے چین تھے۔ ولی عہد نے بن باس لے لیا تھا۔ بھرت ابھی بہت دور تھا۔ فساد پھیلنے کا ڈر تھا' کیونکہ ان دنوں کوئی بھی شخص بن مالک رعایا کا تصور بھی نہیں کر سکتا تھا۔

طویل رات گزرنے کے بعد وزراء' حکام اور بزرگوں نے صبح کو ہال میں اجلاس کیا۔ مارکنڈیہ' وامدیو' کشیپ' گوتم' جابالی اور دیگر علماء نے سومنترا اور دوسرے وزراء کے ساتھ جا کر وسشٹھ سے کہا:

"جناب' ہم نے پوری صدی جتنی طویل رات گزاری ہے۔ بادشاہ زندہ نہیں رہا۔ رام اور لکشمن جنگل میں ہیں۔ بھرت اور شتروگھن بہت دور اپنے ننھیالی گھر کیکیہ میں بیٹھے ہیں۔ چنانچہ کسی کو حکومت سنبھالنے کے لئے کہنا پڑے گا۔ بادشاہ کے بغیر کوئی ملک سلامت نہیں رہ سکتا۔ نظم و ضبط جاتا رہے گا' بیٹا اپنے باپ اور بیوی شوہر کی نافرمانی کرنے لگے گی۔ بارشیں روٹھ جائیں گی۔ چور اور ڈاکو اپنی مرضی سے گھومیں پھریں گے۔ زراعت اور نہ ہی تجارت پھلے پھولے گی۔ بادشاہ کے بغیر ملک اپنی خوشحالی کھو بیٹھتا ہے۔ دان کے چشمے سوکھ جائیں گے۔ تیوہار اور رسوم مندروں میں ادا ہونا بند ہو جائیں گی۔ کوئی شاستر پڑھنے یا سننے والا نہیں رہے گا۔ لوگ اب اپنے دروازے کھلے چھوڑ کر نہیں سویا کریں گے۔ ثقافت و

تہذیب کو زوال اور موت آ جائے گی۔ زہد و ریاضت، قسمیں وعدے، تفریح، تربیت ـــــ سب کچھ بادشاہ کے زیر سایہ ہوتا ہے۔ عورتوں کا حسن ماند پڑ جائے گا۔ احساس تحفظ ختم ہونے لگے گا۔ انسان بھی مچھلیوں کی طرح ایک دوسرے کو کھا جائیں گے۔ نیکی کی نشوونما اور برائی کی بندش کے لئے بادشاہ کا ہونا نہایت ضروری ہے۔"

یوں والمیکی نے اس اجلاس کے شرکاء کے منہ سے طوائف الملوکی کے خطرات بیان کئے۔

انہوں نے کہا: "یوں لگتا ہے جیسے سارا ملک تاریکی کی لپیٹ میں آ گیا ہے۔ دھرم کو خطرہ لاحق ہے۔ آیئے کسی کو بادشاہ بنا دیں۔"

وسشٹھ نے آزمودہ قاصدوں کو بلوایا اور کہا: "فوراً" روانہ ہو جاؤ۔ سیدھے اور تیزی سے کیکیہ کے پاس پہنچو۔ یاد رہے کہ تمہارے چہرے یا انداز سے دکھ کا کوئی اظہار نہ ہو۔ بھرت کو معلوم نہیں ہونا چاہئے کہ بادشاہ اب زندہ نہیں۔ اسے بس یہی کہنا کہ خاندانی مشیروں اور وزیروں نے اسے فوراً" ایودھیا بلایا ہے، اور اسے پوری برق رفتاری کے ساتھ اپنے ہمراہ لے کر آنا۔ اسے رام اور سیتا کے بن باس یا بادشاہ کی موت کے متعلق ہرگز پتا نہ چلے۔ شک و شبہ سے بچنے کے لئے اپنے ساتھ معمول کے تحائف اور قیمتی کپڑے لے جاؤ اور کیکیہ کے بادشاہ کو پیش کرو۔"

(اس سے ہم صداقت کے بارے میں شاستروں اور کرال (Kural) کا مفہوم سمجھ سکتے ہیں۔ سچ گوئی یہ ہونی چاہئے کہ اس سے دنیا کے کسی فرد کو بلا ضرورت نقصان نہ پہنچے۔ سچ گوئی سمیت تمام راست رویے کا معیار اس کا بے ضرر ہونا ہے۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ سچائی کم اہم ہے۔)

جلد ہی قاصدوں کو طویل سفر کے لئے مسلح اور تیار کر کے اعزازی تحائف دیے گئے۔ وہ تیز رفتار اور توانا گھوڑوں پہ بیٹھ کر دشت و دریا، کوہ و دمن پار کرتے ہوئے کیکیہ پہنچے جو موجودہ پنجاب کے مغرب میں کہیں واقع تھا۔ انہوں نے خود کو اس کی راجدھانی راج گریہہ میں پایا جہاں اشواکو شہزادے اپنے ماموں کے محل میں قیام پذیر تھے۔ قاصدوں نے اگلی صبح تک شہزادوں کا انتظار کرنے کا فیصلہ کیا۔

جس رات قاصد پہنچے، بھرت کو بہت ڈراؤنے خواب آئے اور وہ صبح بڑی پریشانی اور بے چینی کے ساتھ بیدار ہوا۔ اس کا چہرہ ذہنی حالت کا غماز تھا۔ دوستوں نے ہنسی مذاق اور

Scanned and Uploaded By Nadeem

رقص کے ذریعہ اس کا دل بہلانا چاہا، مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔

ہم فطرت کے اسرار اور محبت کی ٹیلی پیتھی سے ہنوز لاعلم ہیں۔ ہو سکتا ہے دسرتھ کا ذہنی کرب اور غمزدہ موت بہت دور سوئے ہوئے بھرت کے خوابوں میں ظاہر ہو گئی ہو۔ اس نے خود سے کہا: "مجھے لگتا ہے کہ میرے بھائی رام یا لکشمن یا خود میرے سر پہ موت منڈلا رہی ہے۔ کہتے ہیں کہ صبح سویرے دیکھا ہوا خواب لازماً تعبیر پاتا ہے۔ اور میں نے بہت خوفناک خواب دیکھا۔ میں خوف میں ڈوبا ہوا ہوں، سمجھ نہیں آتی کہ کیا کروں۔"

اسی وقت قاصدوں کے آنے کی اطلاع دی گئی۔ کیکیہ کے بادشاہ اور اس کے بیٹے یدھا جیت (یدھ اجیت) (36) نے انہیں بڑی عزت دی۔ قاصدوں نے بادشاہ اور شہزادوں کو سلام کیا اور پھر بھرت سے مخاطب ہو کر بولے:

"پروہتوں اور وزراء نے آپ کو آشیرباد دی ہے اور فوراً" ایودھیا واپس آنے کی درخواست کی ہے۔ انہوں نے ہمیں آپ تک یہ پیغام پہنچانے کو کہا ہے کہ آپ کی وہاں موجودگی اشد ضروری ہے۔ برائے مہربانی، اپنے ماموں اور بادشاہ کے لئے ایودھیا راج محل کی جانب سے بھیجے گئے یہ تحائف اور زیور قبول کریں۔"

بھرت نے قاصدوں سے تمام گھر والوں کی خیریت دریافت کی۔ اس کے پوچھنے کے انداز سے لگتا تھا کہ وہ اپنی ماں کی جلد باز فطرت کو اس اچانک اور فوری بلاوے کی وجہ سمجھ رہا تھا۔ "اور میری مغرور اور سرکش ماں ملکہ کائیکی، جو خود کو عقل کل سمجھتی اور من مانی کرتی ہے ـــــ کیا وہ ٹھیک ٹھاک ہے؟"

اس سوال کا جواب دینے کے لئے قاصدوں کا نہایت ذہین ہونا ضروری تھا۔ وہ بس یہی کہہ سکے: "اے شیر دل انسان، آپ جن کے بارے میں فکرمند ہیں، وہ سب بالکل ٹھیک ہیں۔ کنول میں رہنے والی بادشاہت کی دیوی لکشمی آپ پر مہربان ہے۔ کوئی وقت ضائع کئے بغیر رتھ میں سوار ہو جائیں۔" اس پیغام میں ایک کرشماتی اثر تھا، کیونکہ اس کا مطلب بھرت کا تخت نشین ہونا تھا۔

شہزادے نے اپنے ماموں اور نانا سے گھر واپس جانے کی اجازت چاہی اور اس کی روانگی کی تیاریاں ہونے لگیں۔ بوڑھے بادشاہ اور یدھاجیت نے اپنے ملک کی بیش بہا اور نادر اشیاء جمع کر کے بادشاہ دسرتھ اور شہزادے رام کے لئے بطور تحفہ بھیجیں۔ بھرت اور شتروگھن اپنے رتھوں پر سوار ہوئے اور بہت بڑے دستے کے ہمراہ ایودھیا کو چل دیے۔

انھوں نے تھکاوٹ کا خیال کئے بغیر بہت تیز سفر کیا اور بہت مختصر قیام کرتے ہوئے آٹھویں دن کی صبح ایودھیا پہنچ گئے۔

شہر میں داخل ہونے پر بھرت کا ذہن مضطرب ہونے لگا۔ کچھ بھی پہلے جیسا دکھائی نہیں دے رہا تھا' اور ہوا سوگ سے بوجھل لگتی تھی۔ اس نے رتھ بان سے پوچھا: "شہر اتنا عجیب کیوں نظر آ رہا ہے؟ مجھے لوگوں کی آمدورفت دکھائی نہیں دیتی۔ شہر سے باہر کے باغات میں روشن اور مسرور چہروں والے مرد اور عورتیں نظر آیا کرتی تھیں۔ لیکن اب وہ سبھی اداس لگتے ہیں۔"

بھرت کا رتھ باب الفتح سے شہر میں داخل ہوا۔ گلیاں' گھر اور مندر بے رونق اور ویران تھے۔ لوگوں کے چہرے اترے اور پژمردہ تھے۔

اس نے پوچھا: "ساز خاموش کیوں ہیں؟ شہریوں نے پھولوں اور چندن کو ترک کیوں کر دیا؟ یہ سب برے شگون ہیں۔ میں بہت بے قرار ہو رہا ہوں۔"

ہر طرف غمی اور افسردگی کے نشان آشکارا تھے۔ بھرت نے نتیجہ اخذ کیا کہ شہر پر کوئی بڑی آفت نازل ہوئی ہے اور اسی لئے اسے جلدی جلدی آنے کو کہا گیا۔ وہ دسرتھ کے محل میں داخل ہوا۔ بادشاہ کہیں نظر نہ آیا۔ اس کی پریشانی بڑھ گئی۔

تب وہ کائیکی کے محل میں گیا۔ وہ طویل عرصے بعد بیٹے کو دیکھ کر اسے گلے سے لگانے کے لئے اپنی سونے کی نشست پر اچھلی۔ کائیکی نے بھرت کا سر چوما اور مادرانہ محبت نچھاور کی۔

کائیکی نے پوچھا: "سفر اچھا تو کٹا ہے؟ تمہارے ماموں اور نانا اچھے ہیں؟ مجھے ان کے بارے میں بتاؤ۔"

اس نے جواب دیا: "سفر میں سات دن لگ گئے۔ کیکیہ کے سب لوگ خوش اور ٹھیک ہیں۔ ماموں اور نانا نے آپ کو پیار بھیجا ہے۔ انھوں نے آپ کے لئے بیش بہا تحائف بھی بھیجے ہیں جو کچھ دن میں پہنچ جائیں گے۔ قاصدوں نے مجھے بڑی عجلت میں پیغام دیا کہ میرا فوراً" ایودھیا پہنچنا نہایت ضروری ہے۔ کیا معاملہ ہے؟ میں بادشاہ سے ملنے راج محل گیا تھا۔ وہ وہاں موجود نہ تھے اور یہاں بھی ان کی نشست خالی پڑی ہے۔ شاید وہ میری بڑی ماؤں میں سے کسی کے پاس ہوں گے۔ مجھے فوراً" جا کر ان سے ملنا ہے۔"

جب معصوم دل اور حقیقت سے لاعلم بھرت نے یہ کہا تو ناتواں ملکہ نے طاقت کے

Scanned and Uploaded By Nadeem

ایک نئے احساس میں مخمور ہو کر جواب دیا: "میرے بچے' تمہارے باپ نے اس زندگی کی نعمتوں سے پورا پورا لطف اٹھایا۔ اس کو بڑی شہرت ملی۔ اس نے روایت کے مطابق تمام قربانیاں پیش کیں۔ وہ نیکی کی پناہ گاہ تھا۔ اب وہ اوپر کے جہان میں داخل ہو کر دیوتاؤں کے ساتھ رہتا ہے۔"

یہ سن کر بھرت روتے ہوئے زمین پہ گر پڑا' اس کے بازو زمین پر پھیلے ہوئے تھے۔ اس نے سر اٹھا کر اپنے باپ کی خالی نشست پر نظر ڈالی اور بے یار و مددگار یتیم بچے کی طرح سسکیاں بھرنے لگا۔ طاقتور سورما نے اپنا دیوتا نما جسم زمین پہ پھینکا اور ناقابل ضبط دکھ میں بچے کی مانند رویا۔

کائیکی نے اپنے بیٹے کو کٹے ہوئے درخت کی طرح زمین پہ پڑے دیکھا تو بولی:

"اے بادشاہ' اوپر اٹھو۔ کھڑے ہو جاؤ۔ کسی بادشاہ کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ یوں غمزدہ ہو اور زمین پر لوٹے۔ عزت اور وقار تمہارے انتظار میں کھڑے ہیں۔ تمہیں اپنے شاہی اسلاف کی روایت پر عمل کرتے ہوئے دھرم کو قائم رکھنا اور یگیہ سرانجام دینا ہیں۔ تمہاری ذہانت دوپہر کے سورج جیسی تاب دار ہے۔ بدقسمتی تمہارے قریب بھی نہیں پھٹک سکتی۔ مضبوط جسم اور شیر دل بیٹے' کھڑے ہو جاؤ۔"

بھرت کا ذہن بے داغ اور پاک صاف تھا۔ اسے کچھ سمجھ نہ آیا کہ کائیکی کی باتوں کا کیا مطلب ہے۔

وہ کافی دیر تک آہ و بکا کرنے کے بعد اوپر اٹھا اور کہنے لگا: "ماموں کے گھر جاتے وقت مجھے توقع تھی کہ رام جلد ہی ولی عہد بن جائے گا اور واپس آ کر میں ہر طرف خوشی اور جشن دیکھوں گا۔ مگر سب کچھ کتنا مختلف ہو گیا۔ میں یہ مصیبت کیسے برداشت کروں؟ اب میں اپنے باپ کا چہرہ نہیں دیکھ سکوں گا۔ وہ کیسے مر گئے؟ انہیں کیسے کوئی مرض لگ گیا؟ اور بیماری کے وقت میں ان کے پہلو میں نہیں تھا! آخری لمحات میں ان کی قربت کا شرف رام کو حاصل ہو گیا۔ وہ مجھ سے کتنی محبت کرتے تھے۔ اور ان کا لمس کتنا لطیف اور خوش کن تھا! اور مجھے ان کی خدمت کرنے کا موقع تک نہیں ملا۔ لیکن رام کہاں ہے ماں؟ آج کے بعد وہ میرا باپ بھی ہے اور استاد بھی۔ ضروری ہے کہ میں فوراً" اس سے مل کر اس کے پیروں کو بوسہ دوں۔ اب وہ میرا واحد سہارا ہے۔ بادشاہ نے میرے لئے آخری پیغام کیا دیا۔ میں ان کے الفاظ سننا چاہتا ہوں۔"

کائیکی کو سچائی اور اپنے منصوبوں کے مطابق بڑا نپا تلا جواب دینا تھا۔ وہ اپنی تربیت اور مطمع نظر کے باعث بٹ کر رہ گئی۔ اس نے یہ بتانے کے لئے لفظ تلاش کئے کہ بادشاہ آخری وقت میں بھرت کے بارے میں نہیں سوچ رہا تھا۔ وہ اسے باقی کی خبر سنانے کے لئے تیار بھی کرنا چاہتی تھی۔ اس نے کہا: "آخری سانس لیتے وقت تمہارے باپ کی زبان پر ہائے رام' ہائے رام' ہائے سیتا کے الفاظ تھے۔ یہی اس کے آخری لفظ تھے۔ وہ یہ کہتے کہتے مرا: میں رام' لکشمن اور سیتا کو واپس آتا ہوا دیکھنے کے لئے زندہ نہ رہ پایا۔ انہیں واپس ایودھیا میں دیکھنے والے کتنے خوش ہوں گے!؟"

یہ سن کر بھرت کو معلوم ہوا کہ رام اور لکشمن بھی بادشاہ کے پاس موجود نہ تھے۔ اس کا دکھ اور بڑھ گیا اور وہ کائیکی سے بولا: "وہ کہاں تھے؟ کس مصروفیت نے انہیں آخری وقت میں باپ کے پاس نہیں رہنے دیا؟"

کائیکی نے اسے پر سکون کرنے کی امید میں کہا: "میرے بیٹے' رام نے سنیاسیوں والے کپڑے پہنے اور لکشمن اور سیتا کو ساتھ لے کر ڈنڈک جنگل میں چلا گیا۔"

بھرت کی حیرت کی کوئی انتہاء نہ رہی۔ اس نے پوچھا: "مجھے آپ کی کوئی بات سمجھ نہیں آئی۔ رام نے کیا گناہ کیا تھا کہ اسے یوں وطن بدر ہونا پڑ گیا؟ کیا اس نے کسی برہمن کو لوٹا یا کسی معصوم شخص کو جسمانی نقصان پہنچایا یا کسی اور کی بیوی کا خواہشمند ہوا؟ اسے جنگل میں کیوں جانا پڑا؟ اسے یہ سزا کس نے دی؟"

ان دنوں لوگ خود ہی بن باس لیتے یا پھر انہیں کسی جرم کا داغ دھونے کے لئے جنگل میں بطور سزا بھیجا جاتا۔ اب کائیکی اس کے سوالات سے چونک گئی اور بیوقوفی میں سچ بات کہہ بیٹھی۔

"رام نے کوئی جرم نہیں کیا۔ نہ ہی اس نے کسی کو لوٹا یا نقصان پہنچایا۔ اور کسی دوسرے کی بیوی پر لالچ کی نظر ڈالنا رام کی فطرت نہیں۔ ہوا یہ کہ اسے ولی عہد اور بادشاہ بنانے کی تیاریاں اور خوشیاں دیکھ کر میں تمہاری خاطر بادشاہ کے پاس گئی اور یاد دلایا کہ اس نے کافی عرصہ پہلے میری مرضی کی دو خواہشات ہر صورت میں پوری کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ میں نے کہا کہ سلطنت تمہیں ملے اور رام کو جنگل میں بھیج دیا جائے۔ بادشاہ اپنے وعدے کی وجہ سے مجبوراً" مان گیا۔ چنانچہ رام لکشمن اور سیتا کو لے کر جنگل میں چلا گیا ہے۔ تمہارا باپ اس جدائی کے غم میں چل بسا۔ خود کو فضول رونے دھونے میں مت کھپاؤ۔ اب سوچو

Scanned and Uploaded By Nadeem

کہ تمہیں کیا کرنا ہے۔ تم دھرم کو جانتے ہو۔ تمہارا فرض ہے کہ بادشاہت کی ذمہ داری اٹھا لو۔ میں نے یہ سب کچھ تمہاری خاطر کیا اور تمہیں میرے جیسے جذبات کے ساتھ ہی اس صورتحال سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔ شہر اور سلطنت کسی خواہش یا تگ و دو کے بغیر تمہاری جھولی میں آ گری ہے۔ وسشٹھ اور دیگر علماء کی ہدایات پر عمل کرتے ہوئے اپنے باپ کی ارتھی جلاؤ اور تاجپوشی کے لئے تیار ہو جاؤ۔ تم ایک کشتریہ ہو۔ تمہیں اپنے باپ کی سلطنت ورثہ میں ملی ہے۔ اپنے کاندھوں پہ پڑنے والا بوجھ فرض سمجھ کر فوراً" اٹھا لو۔"

○

سازش کی ناکامی

اب بھرت کو سب سمجھ آ گیا اور اس نے اپنی ماں کے ہاتھوں ہونے والا ظلم جان لیا۔ وہ غم اور غصے کے طوفان میں خود پر ضبط نہ کر سکے۔ اس کی حرکت کے بارے میں سوچ سوچ کر وہ اور بھی رنجیدہ ہوا اس نے اسے ظالمانہ الفاظ کہہ ڈالے۔

وہ روتے ہوئے بولا: "یہ آپ نے کیا کر دیا؟ کیا آپ نے سمجھا تھا کہ میں بادشاہت دل کر لوں گا؟ بے مثال باپ اور عظیم بھائی سے محروم ہو کر میں اقتدار کی فکر کروں گا؟ میرے باپ کی موت اور رام کی شہربدری کی وجہ بننے کے بعد آپ مجھے ان کی جگہ سنبھالنے اور ملک پر حکومت کرنے کا کہہ رہی ہیں۔ یہ تو میرے غم کی آگ پر تیل ڈالنے والی بات ہے۔ اوہ، آپ نے رام کے ساتھ یہ سب کچھ کیسے کر دیا جو آپ سے بے حد پیار کرتا تھا؟ محترم ماں کوشلیہ نے ہمیشہ آپ کو اپنی سگی بہن سمجھا۔ آپ نے ان کے پیارے بیٹے کے خلاف سازش کرنے کا کیسے سوچ لیا؟ حرص نے آپ کی عقل و فہم پر پردہ ڈال دیا۔ آپ نے میری خوشی کی خاطر یہ احمقانہ منصوبہ کیسے سوچ لیا؟ عظیم بادشاہ بھی رام اور لکشمن پر انحصار رکھتا تھا۔ آپ نے یہ کیسے سوچا کہ میں ان کے ہوتے ہوئے تخت پر بیٹھ جاؤں گا؟ اور اگر میرے لئے ایسا ممکن ہو جائے تو کیا میں مان جاؤں گا؟ میرے تعاون کے ذریعے آپ کی یہ خواہش کبھی پوری نہیں ہو گی۔ اب میں آپ کو اپنی ماں بھی نہیں سمجھ سکتا۔ میں آپ کے ساتھ اپنے تمام رشتے توڑتا اور آپ کو اپنی ماں سمجھنے سے انکار کرتا ہوں۔

"آپ نے رواج اور قانون کو نظرانداز کر کے چھوٹے بیٹے کو تاج پہنانے کا خواب کیسے دیکھا؟ کیا دنیا ہمیشہ ہم پر لعنت نہیں بھیجے گی۔ بادشاہوں کے قانون اور ہمارے خاندان کی روایت کو نہیں توڑا جا سکتا۔ میں جنگل میں جا کر رام کو واپس لاؤں گا۔ میں اس کے سر پہ تاج رکھوں گا اور اس کا خادم بن کر ہنسی خوشی رہوں گا۔"

بھرت کے جذبات کی تہہ میں اس کی نیک فطرت اور رام کی محبت کارفرما تھی۔ وہ اپنے باپ کی موت پر غمزدہ اور ماں کی سنگین غلطی پر نادم اور احساس جرم کا شکار تھا۔ والمیکی اور کمبن نے اس موقع پر اپنے شاعرانہ کمالات بھرپور انداز میں دکھائے۔

بھرت اونچی آواز میں دوبارہ بولا: "رام کو ملک بدر کر دیا! یہ سزا تو آپ جیسی ظالم عورت کو ملنی چاہئے جس نے دھرم کی راہ چھوڑ دی۔ جہاں تک آپ کا تعلق ہے تو سمجھ لیں کہ آپ کا بیٹا مر گیا کیونکہ میں کسی قاتلہ کا بیٹا کہلوانے کی بجائے مرنا پسند کروں گا!

"میرے باپ اور اپنے شوہر کی قاتلہ! آپ نیک بادشاہ اشوپتی کی بیٹی نہیں۔ آپ راکشسی ہیں۔ ماں کوشلیہ کے اکلوتے بیٹے کو ملک بدر کر کے آپ کس پاتال میں جائیں گی؟ آپ کے دیئے ہوئے زخموں کا مداوا کس سزا سے ہو سکے گا؟

"گائے ماتا" کام دھینو کے لاکھوں بچے تھے، پھر بھی وہ ہل میں جتے دو بیلوں کو دیکھ کر آنسو بہاتی رہی، اور اس کے آنسوؤں نے اوپر آسمان پہ تخت نشین اندر کو رلا دیا۔ اور آپ نے کوشلیہ کے اکلوتے بیٹے کو جنگل میں بھیج دیا تاکہ میں اور آپ خوشی خوشی زندگی گزارتے رہیں!

"میں آخری رسوم کے بعد جنگل میں جاؤں گا اور رام کے پاؤں پڑ کر اسے اس کی سلطنت میں واپس لاؤں گا۔ اور پھر اپنے دامن پہ آپ کے لگائے ہوئے گناہ کے داغ دھو کر ڈنڈک جنگل میں سنیاسیوں جیسی زندگی گزاروں گا۔

"آپ نے اس زمین کو کیسے عظیم دکھ میں مبتلا کر دیا؟ آپ اس کا کفارہ کیسے ادا کریں گی؟ میں فوراً" رام کے پاس خود جا کر اسے سلطنت سونپ دوں گا۔"

غصے بھرے الفاظ میں بھی کوئی تسکین نہ ملنے پر وہ پھندے میں پھنسے ہوئے ہاتھی بچے کی طرح آہیں بھرنے لگا، اس کی آنکھوں سے اشک رواں تھے، وہ اپنی ظالم ماں کا چہرہ مزید دیکھنے کی تاب نہ لا سکا اور کوشلیہ کی رہائش گاہ کی طرف بھاگا تاکہ اپنے غم کی بہتر تسکین پا سکے۔

کائیکی کی امیدوں کا معلق محل ہوا کے چند جھونکوں سے ہی بکھر گیا۔ وہ فرش پہ لیٹ کر روتی رہی۔ کسی جرم کا بیکار جانا سب سے زیادہ اذیت ناک بات ہے۔

راماین کے کرداروں میں سے بھرت نیکی کی کامل ترین تجسیم ہے۔ شمال کے دیہات میں لوگ چترکوٹ میں رام اور بھرت کی ملاقات کی یاد میں ایک سالانہ تیوہار مناتے ہیں۔ ان کے خیال میں راماین کا یہ حصہ سب سے زیادہ مقدس ہے۔ زمانوں کے دوران ایسے عظیم اور اعلیٰ لوگ پیدا ہوتے رہے جن کی نیکی اس گنہگار دنیا کی خودغرض تاریکی میں تاابد چمکتی رہے گی، جیسے مینارہ نور صحیح راہ بتاتا ہے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

بھرت کی آمد کی خبر جلد ہی سارے راج محل میں پھیل گئی۔ کوشلیہ نے دکھ کے بوجھ تلے دبے ہوئے یہ خبر سنی اور بڑی خوشی سے سومترا کو بتایا۔ "آؤ چل کر بھرت سے ملیں۔" ابھی انھوں نے دو تین قدم ہی اٹھائے ہوں گے کہ بھرت کو اپنی طرف تیز تیز آتے دیکھا۔

کوشلیہ کے ذہن میں بھرت کے آنے کا سن کر پہلی سوچ یہ آئی کہ وہ اپنا حاصل کیا ہوا عہدہ لینے اتنی جلدی جلدی چلا آیا ہے۔ کیا وسشٹھ کی زیر قیادت بزرگوں اور وزراء نے بھرت کو بلوانے کا فیصلہ نہیں کیا تھا تاکہ وہ اپنے باپ کی ارتھی جلائے اور تخت پر بیٹھے؟ چنانچہ بھرت کو دیکھ کر کوشلیہ کا دل اپنے شوہر اور بیٹے کو کھونے کے دکھ سے مغموم ہو گیا اور وہ مردہ آواز میں بولی: "بھرت' کائیکی کی تدبیر سے حاصل کی ہوئی بادشاہت تمہاری منتظر ہے۔ تمہیں ہماری طرف سے کسی مشکل یا پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑے گا۔ تخت پر بیٹھو اور تمام خوشیاں تمہاری ہوں۔ میں تم سے صرف ایک عنایت چاہتی ہوں ____ مجھے بھی اپنے باپ کے ساتھ ارتھی پہ چڑھا دو۔"

بھرت کے کانوں کے لئے یہ الفاظ نہایت تکلیف دہ تھے۔ وہ اس کے پیروں سے چمٹ گیا اور کچھ بول نہ سکا۔

کوشلیہ نے دوبارہ کہا: "او بھرت' کم از کم مجھے رام کے پاس جنگل میں ہی لے جاؤ۔"

بھرت کوشلیہ کے یہ قابل رحم الفاظ برداشت نہ کر پایا اور اس پر غشی طاری ہو گئی۔

کچھ دیر بعد وہ اٹھ کر بیٹھا اور بولا: "ماں' آپ مجھ بے قصور کو اس طرح اذیت کیوں دیتی ہیں؟ آپ جانتی ہیں کہ میں بہت دور تھا اور مجھے یہاں کی پرفریب کارروائیوں کا کوئی علم نہ تھا۔ کیا آپ کو رام سے میری محبت کا علم نہیں؟ کیا میں اس کے ساتھ ایسی کوئی حرکت کر سکتا تھا؟ اگر میں نے کبھی اس سازش میں شریک ہونے کا سوچا بھی ہو تو ساری دنیا کے گناہ میرے حساب میں شمار ہو جائیں! میرا اس سب سے کوئی تعلق نہیں۔ میں اس کے نتائج سے فائدہ اٹھانے کی خواہش نہیں رکھتا۔"

اس نے ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ اگر اس نے اس سازش میں کوئی حصہ لیا ہو تو تمام انسانوں کے سنگین ترین گناہ بھی اس کے نام لکھے جائیں۔

آج کی طرح اس زمانے میں بھی کسی بیٹے کے لئے یہ ثابت کرنا نہایت مشکل تھا کہ وہ اپنی ماں کی سازشوں سے لاتعلق ہے۔ بھرت بس بار بار اپنی بے گناہی کی قسمیں ہی کھا سکتا تھا۔ اسے بادشاہت یا دولت یا طاقت کی کوئی پرواہ نہ تھی اور یہ بات اس کے لئے باعث کرب تھی کہ کوشلیہ نے اسے رام تکالیف کا سبب تصور کیا۔ درحقیقت اس قسم کی سوچ رام کے بن باس کے مقابلہ میں بمشکل ہی منصفانہ تھی۔ وہ ایسی بادشاہت ہرگز قبول نہیں کر سکتا تھا جس پر اس کے بھائی کا پیدائشی حق تھا۔

بھرت کی صدق دلی نے کوشلیہ کا شک رفع کر دیا اور اس کے دل میں جگہ بنائی۔ کوشلیہ نے اسے بڑے پیار کے ساتھ زمین سے اٹھا کر اس کا سر اپنی گود میں رکھا جیسے وہ رام ہی ہو۔

"میرے پیارے بیٹے' تمہارے معصوم دل کو تکلیف میں دیکھ کر میرا دکھ دوگنا ہو گیا ہے۔ میرے بچے' ہم کیا کریں؟ ہم تقدیر کے ہاتھ میں کھلونے ہیں۔ اس اور اگلی دنیا میں تمہیں اپنی نیکی کا پھل ملے!"

کوشلیہ کو سازش میں بھرت کی بے گناہی کا یقین نہیں تھا' اور وہ یہی سمجھی تھی کہ خوفناک نتائج نے اسے شرمسار کر دیا ہے۔ اب اسے یقین ہو گیا کہ بھرت کا دل ہر قسم کی گندگی سے پاک تھا۔ اگرچہ اس کا اپنا بیٹا جنگل میں چلا گیا تھا' لیکن وہ اس کی جگہ پر نیا بیٹا مل جانے پر خوش تھی۔

یہاں' کمبن نے بڑی خوبصورتی کے ساتھ بتایا ہے کہ کس طرح کوشلیہ نے بھرت پر خوشی کے آنسو بہائے اور اسے یوں سینے سے لگا لیا جیسے رام جنگل سے واپس آ گیا ہو۔

کوشلیہ نے سسکیاں بھرتے ہوئے کہا: "تمہارے بہت سے بزرگوں نے شہرت حاصل کی۔ تم نے ہاتھ میں آئی ہوئی سلطنت کو ٹھکرا کر خود کو عظیم تر ثابت کر دیا۔ تم واقعی شہنشاہ ہو۔"

کوشلیہ اور بھرت ایک تہذیب کی مجسم صورت ہیں۔

متوفی بادشاہ کی آخری رسوم ادا کی گئیں۔ وسشٹھ اور دیگر علماء و بزرگوں نے بھرت اور شتروگھن کو شاستروں کے ذریعے تسلی دی۔ وزراء نے بادشاہ کی موت کے چودہ روز بعد راج سبھا بلائی اور بھرت سے کہا:

"بادشاہ بالائی جہان میں چلا گیا ہے۔ رام اور لکشمن جنگل میں ہیں۔ اس وقت ملک کا کوئی بادشاہ نہیں۔ بہتر ہے کہ تم ہماری درخواست پر حکومت کی ذمہ داری اٹھا لو۔ تاجپوشی کی تیاریاں مکمل ہیں۔ شہری اور وزراء تمہاری رضامندی کے منتظر ہیں۔ یہ بادشاہت تمہیں جائز طور پر اپنے بزرگوں سے ملی ہے۔ تمہیں ہی ہم پر راست بازی کے ساتھ حکومت کرنا ہو گی۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

بھرت ہاتھ جوڑ کر تاجپوشی کے لئے لائے گئے سامان کے پاس گیا اور غمزدہ لہجے میں اجلاس کے شرکاء سے کہنے لگا:

"میرے خیال میں آپ کا مجھے سلطنت قبول کرنے کو کہنا درست نہیں۔ ہمارے خاندان کے دستور کی رو سے تخت و تاج سب سے بڑے بیٹے کو ملتا ہے۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ جنگل میں جا کر رام، لکشمن اور سیتا کو واپس لاؤں گا اور رام کو ہی تاج پہنایا جائے گا۔ برائے مہربانی اس کام کے لئے آدمی اور سامان تیار کر دیں۔ سفر کے لئے سڑک تیار کریں۔ مزدوروں کو ابھی سے اس کام پر لگا دیں۔ میں نے تاج قبول نہ کرنے کا حتمی اور ناقابل تنسیخ فیصلہ کر لیا ہے۔"

شہزادے کی بات سن کر سب لوگوں کو بیحد خوشی ہوئی۔ انہوں نے بھرت کی رائے کو سراہا۔

اس کو جنگل میں لے کر جانے کے لئے فوج اور ایک بہت بڑا حفاظتی دستہ تیار کیا گیا۔ مزدوروں کی ایک فوج اپنے اوزار اٹھا کر فوراً سڑک تیار کرنے کی غرض سے روانہ ہو گئی۔ جنگلی راستوں کے ماہر افراد، نہریں اور کنوئیں کھودنے والوں، ترکھانوں اور انجینئروں، کشتی سازوں نے بڑے جوش و خروش سے کام کیا کیونکہ وہ اپنے پیارے رام کو واپس لانے کا کام کر رہے تھے۔ پلیاں بنائی گئیں اور درخت گرائے گئے۔ شہزادے اور اس کے دستے کے گزرنے کے لئے جلد ہی سڑک تیار ہو گئی۔ نشیب و فراز ہموار ہوئے، دلدلیں خشک کی گئیں، فوج کے لئے آرام گاہیں اور پانی پینے کی سہولیات اور دیگر تمام چیزوں کی تیاری کا کام بہ سرعت تکمیل کو پہنچا۔

جب بھرت کے سفر کے لئے یہ تمام کارروائیاں جاری تھیں تو وسشٹھ نے دوبارہ راج سبھا بلائی۔ انہوں نے بھرت کی تاجپوشی کی خواہش ابھی اپنے دل سے نکالی نہیں تھی۔ انہوں نے قاصدوں کو بھرت کے محل میں بھیجا اور اسے اجلاس گاہ میں آنے کی دعوت دی وہ بہت سے ساز بجاتے ہوئے اس کے پاس گئے۔ اس پر بھرت کو بہت دکھ ہوا۔ اس نے مغنیوں کو ساز بجانے سے منع کیا اور قاصدوں کو واپس بھیج کر شتروگھن سے کہا: "جب میں نے اقتدار سنبھالنے سے انکار کر دیا ہے تو وہ مجھے بدستور اذیت کیوں دے رہے ہیں؟ یہ ہماری ماں کی سازش کا نتیجہ ہے۔ باپ مجھے یہ سب کچھ سہنے کے لئے چھوڑ کر آسمان پہ چلا گیا۔ ملک کو بادشاہ کی ضرورت ہے، یہ بادشاہ کے بغیر ایک بے سمت جہاز کی طرح ڈول رہا ہے۔ ہمیں رام کو فوراً واپس لانا ہو گا۔"

اجلاس بے گناہ شہزادے کی آمد کے انتظار میں بیٹھا رہا۔ وہ آسمان پر نکلنے والے پورے چاند کی طرح کمرہ اجلاس میں داخل ہوا اور بڑوں کے سامنے تعظیماً جھکنے کے بعد بیٹھ گیا۔

وسشٹھ نے کہا: "تمہیں یہ سلطنت تمہارے باپ اور رام نے دی ہے۔ قدیم دستور کے مطابق اسے قبول کر کے ہماری حفاظت کرو۔"

بھرت کا دل دور کہیں رام میں کھویا ہوا تھا۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکل بہے۔ نوجوان شہزادہ راج سبھا میں بیٹھا اونچی اونچی رونے لگا۔ اس نے باادب انداز میں بزرگوں کو ملامت کی:

"آپ میری نسل اور میری جیسی تربیت کے حامل کسی شخص سے یہ توقع کیسے کر سکتے ہیں کہ وہ اپنے سے برتر اور زیادہ قابل شخص کا حق مارے گا؟ کیا دسرتھ کا کوئی بھی بیٹا اس قسم کی حرکت کرنے کا خواب تک دیکھ سکتا ہے؟ یہ سلطنت، میں اور اس کی ہر چیز رام کی ہے۔ وہ سب سے بڑا بیٹا، ہم میں پاکیزہ ترین، دھرم کا سچا پیروکار، قدیم دور کے دلیپ اور نہوش کا ہم پلہ ہے۔ وہ بادشاہ بننے کا حقدار ہے۔ اسے تو تینوں لوکوں کا بادشاہ ہونا چاہئے۔ میں یہاں کھڑا ہو کر جنگل میں بیٹھے رام کو سجدہ کرتا ہوں۔ وہ بادشاہ ہے، میں نہیں!"

شرکائے اجلاس بھرت کی یہ بات سن کر خوشی سے رو دیئے۔

بھرت نے مزید کہا: "اگر میں بادشاہ رام کو واپس آنے پر راضی نہ کر سکا تو خود بھی وہیں رہ کر تپ کروں گا۔ رام کو واپس لانے کی خاطر ہر حیلہ کر دیکھنا آپ بزرگ حضرات کا فرض ہے۔ میں ہر صورت میں رام کو ایودھیا واپس لا کر بادشاہ بناؤں گا۔"

تب اس نے اپنے قریب کھڑے بھرت کو حکم دیا کہ فوراً جنگل جانے کی تیاری کرے۔ پورا شہر رام کی واپسی کی امید میں جھوم اٹھا کیونکہ سب کو پورا یقین تھا کہ بھرت کی فرض شناس محبت کے سامنے کوئی چیز نہیں ٹھہر سکے گی۔

○

Scanned and Uploaded By Nadeem

بھرت پر شک

شکاری بادشاہ گوہا نے گنگا کے اس پار گھورتے ہوئے دیکھا کہ وہاں غیر معمولی ہلچل تھی۔ ایک بڑی فوج نے وہاں پڑاؤ ڈال رکھا تھا۔ اس نے اپنے ساتھیوں سے کہا: "یہ کون ہے اور اتنی بڑی فوج کے ساتھ دریا کیوں پار کرنے آیا ہے؟ یہ جھنڈا تو کائیکی کے بیٹے بھرت اور اس کی فوج کا ہے۔ ہاں' مجھے رتھ کے اوپر لہراتا ہوا جھنڈا نظر آ رہا ہے اور اس پر ایک درخت بنا ہوا ہے۔ یہ ایودھیا کے بادشاہ کا جھنڈا ہے۔

کیا رام کا دشمن بھرت آج ایودھیا کا بادشاہ نہیں؟ لگتا ہے کہ وہ اپنی ماں کے ذریعہ غیر منصفانہ طور پر سلطنت حاصل کرنے کے بعد رام کو مارنے کی غرض سے یہاں چلا آیا ہے۔ اپنے جنگجوؤں اور ساتھیوں کو جمع کرو۔ وہ اس کنارے پر تیار رہیں۔ سب کشتیاں جمع کر کے ان میں لڑاکا فوجی بٹھا دو۔ آؤ انتظار کریں اور دیکھیں۔ اگر آنے والے رام کے خیرخواہ ہیں تو ہم انہیں دریا پار کرنے میں مدد دیں گے' لیکن اگر ان کا ارادہ خطرناک ہے تو انہیں گنگا پار نہیں کرنے دیں گے۔"

چنانچہ گوہا تمام تیاریاں مکمل کر لینے کے بعد دستور کے مطابق کچھ تحفے لے کر کشتی میں بیٹھا اور بھرت سے ملنے گیا۔

دوسرے کنارے پر سومنتر بھرت سے کہہ رہا تھا: "دیکھو! شکاری بادشاہ' رام کا سچا دوست اپنے لوگوں کے ہمراہ ہمارا استقبال کرنے آیا ہے۔ وہ اس علاقے کا حکمران ہے۔ وہ اور اس کے قبیلے والے اس جنگل کے چپے چپے سے واقف ہیں۔ وہ ہمیں بتا سکتے ہیں کہ رام کہاں ملے گا' اور ہمیں بحفاظت اور بہ سرعت اس تک پہنچا دے گا۔"

دریں اثناء گوہا نے دریا پار کیا اور بھرت کے پاس آ کر جھکنے کے بعد بولا: "اگرچہ آپ اچانک اور غیر متوقع طور پر آئے ہیں' پھر بھی میرا سب کچھ اپنا ہی سمجھیں اور مجھے حکم دیں۔ آپ اور آپ کی فوج کا استقبال کرنا میرے لئے باعث افتخار ہے۔"

بھرت نے جواب دیا: "تمہارا بہت بہت شکریہ۔ میرے بھائی کے دوست' ہم تمہاری مہمان نوازی کی قدر کرتے ہیں۔ میں بھردواج کے آشرم میں جانا چاہتا ہوں۔ ہمیں راستے کا

علم نہیں اور ابھی ہمیں یہ عظیم دریا بھی پار کرنا ہے۔"

گوہا ہاتھ جوڑ کر جھکا اور بڑے احترام سے بولا: "حضور' میں اور میرے خادم آپ کے ساتھ بطور راہنما جانے کو تیار ہیں۔ لیکن معذرت کے ساتھ میں ایک شک کا ازالہ چاہتا ہوں جو آپ کے ساتھ آنے والی اتنی بڑی فوج کو دیکھ کر میرے دل میں پیدا ہوا ہے۔ یقیناً آپ رام کے خلاف کوئی جذبہ رقابت تو نہیں رکھتے؟"

بھرت نے ان الفاظ سے غمزدہ ہو کر اور بہار کے آسمان جیسے پاک صاف دل کے ساتھ کہا: "ہائے' میرے لئے اس سے زیادہ شرمناک بات کیا ہو گی کہ رام سے محبت کرنے والے لوگ مجھے خوف اور شک کی نظر سے دیکھتے ہیں؟ گوہا! فکر نہ کرو۔ رام اب میرے لئے باپ کی جگہ ہے' کیونکہ اس نے میرے باپ والا مقام سنبھال لیا ہے۔ میں اسے ایودھیا واپس لیجانے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ میں قسم کھاتا ہوں کہ میرے ذہن میں اس کے سوا کوئی مقصد نہیں۔"

گوہا بھرت کے چہرے پر رام کی محبت کا جذبہ دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ اس نے کہا: "حضور' دنیا میں اس جیسی قربانی کون کر سکتا ہے؟ آپ کے علاوہ کون شخص ایسا ہے جو بن مانگے ملی ہوئی دولت اور حکومت کو یوں ٹھکرا دے؟ آپ کی شان ہمیشہ قائم رہے گی!"

شکاری بادشاہ نے بھرت کی فوج کو ضرورت کی تمام چیزیں فراہم کیں۔ میزبان اور مہمان رات بھر کے لئے آرام کرنے چلے گئے۔

گوہا کے ساتھ ملاقات نے محض بھرت کے غم میں اضافہ ہی کیا۔ بھرت کو بڑا معصوم اور پاک دل ملا تھا۔ اس نے آہ بھر کر کہا: "ہائے' یہی ہونا تھا' اور زمین پہ لیٹا کروٹیں بدلتا رہا۔ اس کا سارا بدن بدنامی کی سوچوں سے تکلیف زدہ تھا۔ وہ اپنے باپ کی موت اور رام سے جدائی کے متعلق سوچتا رہا۔ گوہا نے اسے تسلی دینے کی کوشش کی۔ وشنو آلواروں اور دیگر سچے بھگتوں کو بھرت اور گوہا کی یہ ملاقات اور اپنے دکھ بانٹنے کا یہ منظر بہت پسند ہے۔

بھرت نے سوال کیا: "جب رام یہاں آیا تو اس نے کیا کھانا کھایا تھا؟ وہ کہاں بیٹھا؟ کہاں سویا؟ اس نے کیا کہا؟ اور کیا کرتا رہا؟"

گوہا نے ہر سوال کا جواب بڑی محبت کے ساتھ دیا اور وہ جگہ بتائی جہاں رام سویا تھا۔ اور جب اس سے پوچھا گیا' "لکشمن کہاں سویا؟" تو اس نے جواب دیا: "لکشمن نے کہا کہ جب رام اور سیتا ننگی زمین پر لیٹے ہیں تو میں کیسے سوؤں؟ اس نے آنسو بہائے اور میری

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

طرح ساری رات کمان ہاتھ میں لئے پہرہ دیتا رہا۔"

بھرت نے اس منظر کو تصور کیا تو ناقابل برداشت حد تک مغموم ہو گیا۔ اس نے وہ جگہ دیکھی جہاں رام اور سیتا سوئے تھے اور اشکبار ملکاؤں کو بھی دکھائی۔

رام کے کھانے کے متعلق پوچھے جانے پر گوہا نے کہا: "حضور، اس رات انہوں نے روزہ رکھا۔ لکشمن کچھ پانی لے کر آیا اور رام نے پی کر لکشمن کو پینے کے لئے دے دیا۔ میرا لایا ہوا کھانا چکھے بغیر واپس کر دیا گیا۔ اگلی صبح انہوں نے اپنے بال برگد کے دودھ میں گوندھے اور جنگل میں چلے گئے۔"

بھرت کو اپنے اس ارادے سے کچھ راحت نصیب ہوئی کہ وہ رام کو ڈھونڈ کر واپس آنے پر مائل کر لے گا، لیکن گوہا کے ساتھ ہونے والی گفتگو نے اشکوں کا سیلاب پھر رواں کر دیا۔

"میری خاطر، رام! میری خاطر تم زمین پر سوئے۔ میں وہ جگہ دیکھنے کے بعد بھی زندہ ہوں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ میں تاج پہن لوں اور یہ سب کچھ بھول جاؤں!؟" وہ یہ کہہ کر آہ و بکا کرتا رہا۔

پھر اس نے خود سے کہا: "میں کسی نہ کسی طرح رام کو واپس لا کر تخت پر بٹھا دوں گا۔ اگر وہ اپنا وعدہ پورا کرنا چاہتا ہے تو اس کی جگہ میں چودہ برس کا بن باس کاٹ لوں گا۔ وہ اس بات پر راضی ہو جائے گا کیونکہ یہی درست اور مناسب ہے۔" یوں اس نے خود کو تسلی دی۔

اگلی صبح سویرے بھرت نے شتروگھن کو جگایا: "کیا؟ تم ابھی تک سو رہے ہو؟ دن چڑھ آیا ہے۔ فوج کو دریا پار کرنا ہے۔ ہمیں چاہئے کہ فوراً گوہا کو بلا کر سفر کا انتظام کریں۔"

شتروگھن نے جواب دیا: "بھائی میں سو نہیں رہا۔ تمہاری طرح میں نے بھی ساری رات رام کے متعلق سوچتے ہوئے گزاری۔"

ابھی وہ باتیں کر رہے تھے کہ گوہا آ پہنچا اور اس نے صاحب سلامت کے بعد اعلان کیا کہ متعدد کشتیوں پر مشتمل بیڑا تیار ہو چکا ہے۔ بوجھل کشتیوں نے دریا پار کیا۔ اس سفر نے کسی بہت بڑے تیوہار جیسا جشن کا سماں پیدا کر دیا۔

لوگوں کو بھرت کے دل کا غم نظر نہ آیا، کیونکہ انہوں نے بھرت کی روانگی کے وقت ہی یہ نتیجہ اخذ کر لیا تھا کہ رام یقیناً واپس آ جائے گا۔ وہ یہ سمجھ کر خوش ہوتے رہے کہ

Scanned and Uploaded By Nadeem

رام جلد ہی ان کے درمیان بطور بادشاہ موجود ہو گا، اور ان کے تمام حالیہ دکھ کسی خوفناک خواب کی طرح گزر گئے۔

گنگا کے پرہجوم کنارے کے بارے میں والمیکی کی منظر نگاری ہمیں کسی بڑے شہر کے ریلوے سٹیشن کی یاد دلاتی ہے۔ جب ساری فوج نے دریا پار کر لیا تو بھرت بھی خصوصی طور پر اپنے لئے تیار کردہ کشتی میں بیٹھ کر چل پڑا۔ وہ بھردواج کے آشرم میں پہنچے۔

رامائن میں بھرت کی لاثانی نیک دلی اور لطیف بے غرضی کا بیان محض ایک منظر سے بڑھ کر ہے، اور ساری داستان میں اس کی حیثیت گنگا کے کنارے پر بنے ہوئے کسی مقدس مندر جیسی ہے۔ یہ دل کا حوصلہ بڑھاتا اور انسانی فطرت کی ممکنہ رفعتوں کی جھلک پیش کرتا ہے۔ چاہے رام اور بھرت مجسم دیوتا تھے یا محض ایک قوم کے اعلیٰ تخیل کی پیداوار، بہرحال یہ قسط عالمی ادب کے شاہکاروں میں شمار ہوتی ہے۔ ہم کچھ دانش اور احترام کا خلقی تحفہ اپنے ساتھ لے کر اس دنیا میں جنم لیتے ہیں۔ یہ تحفہ ہمیشہ ہم میں موجود رہتا ہے، تاہم کبھی کبھی تعصب یا جوش اس پر غالب آ جاتا ہے۔ لیکن یہ انسان کو وحشت اور درندگی کی جانب جانے سے پیہم روکتا رہتا ہے۔

بھرت اور اس کی فوج بھردواج کے آشرم کی طرف گئی۔ جب وہ پریاگ (37) جنگل میں پہنچے تو دور سے ہی ایک خوبصورت کنج دیکھا جس کے عین درمیان میں ایک کٹیا تھی۔ بھرت نے یہ پتہ چلنے پر کہ وہ بھردواج کا آشرم ہے، اس طرف کا رخ کیا۔ اس کے ہمراہ وسشٹھ اور چند دیگر بزرگ تھے۔ وہ اپنے ریشم کے کپڑے اور ہتھیار اتار کر وسشٹھ کے پیچھے پیچھے پیدل چلا۔ کچھ آگے جا کر وزراء بھی رک گئے اور صرف وہ اور وسشٹھ آگے بڑھے۔

بھردواج وسشٹھ کو دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھا اور اس پرجلال مہمان کا استقبال کرنے آیا، اور اپنے شاگردوں کو مہمانوں کے پاؤں دھلوانے کے لئے پانی لانے کو کہا۔

بھرت نے بھردواج کو آداب کیا۔ رشی نے اس کا تعارف ہونے پر اسے بادشاہوں جیسی تعظیم دی اور حال چال دریافت کی۔ اس نے جان بوجھ کر دسرتھ کے حسرتناک انجام کا ذکر کرنے سے گریز کیا۔

بھردواج نے بھرت سے چند شک بھرے سوال کئے، جیسے قبل ازیں گوہا نے کئے تھے۔ تلسی کی رامائن میں تو ان کا ذکر نہیں البتہ والمیکی کی رامائن میں ہے۔ ایسا نہیں کہ رشیوں کو

حقیقت کا علم نہیں تھا۔ ورنہ بھردواج (تلسی رامائن میں) بھرت کے متعلق کسی شک کو اپنے دل میں کیسے جگہ دیتا؟

رامائن کے تامل شاعر کمبن نے نہ صرف یہاں بلکہ متعدد دیگر جگہوں پر بھی والمیکی والی تفصیلات پیش کیں۔ تاہم کمبن نے اپنے تخیل سے کام لیتے ہوئے اپنی طرف سے کچھ خوبصورت بند بھی شامل کئے۔ اس نے یہاں وہاں بڑی خوبی کے ساتھ متعدد الجھنیں دور کیں۔ جبکہ تلسی کا انداز بڑا آزادانہ ہے۔ اس نے کسی عظیم بھگت کی طرح اپنی مرضی سے حالات کو مختلف موڑ دیئے۔

کمبن والمیکی کی پیروی کرتے ہوئے بھردواج اور بھرت کے مابین گفتگو بتاتا اور بڑی خوبصورتی کے ساتھ بھرت کی خفگی بیان کرتا ہے۔

بے گناہ بھرت کے بارے میں بھردواج کے شکوک کو سمجھنا آسان بات نہیں۔ گویا کہ دل میں یہ خیالات پیدا ہونا فطری بات تھی لیکن عقلمند رشی کے لئے نہیں۔ بھردواج نے اپنی توجیہ پیش کرتے ہوئے کہا: "جوان شہزادے' کیا میں نہیں جانتا؟ میں نے تم سے یہ سوال صرف اس لئے کیئے کہ تم پر تمہاری بے گناہی واضح ہو جائے۔"

والمیکی نے رشیوں کو علم کل کا مالک نہیں بلکہ نہایت عقلمند انسانوں اور صداقت کے متلاشیوں کے طور پر پیش کیا جو ہم سب ہی کی طرح محبت اور خوف محسوس کرتے ہیں۔ جس طرح والمیکی نے رام کو ایک اوتار کی بجائے سورما کے طور پر بیان کیا' اسی طرح بھردواج کے شکوک کی وجہ رام کی محبت بتائی۔ رام سے لگاؤ میں ڈوب کر اس نے بھرت کا دل دکھایا' اور پھر اسے مغموم دیکھ کر فوراً" اپنا مطلب واضح کر دیا۔

والمیکی کے تمام کردار اعلیٰ ترین خصوصیات کے مالک انسان ہیں۔ شدید دباؤ یا غیر معمولی حالات میں ہی انسانی فطرت اپنے اندر الوہیت کو آشکار کرتی ہے۔ تلسی داس کے دور میں بھگتی اپنے عروج پر تھی۔ اس میں ہر امتزاج موجود تھا۔ تاہم کمبن کی پیش کردہ تصویر میں بھی بھگتی کا رنگ نمایاں ہے۔ اس نے بھی اپنے کرداروں میں والمیکی جیسا انسانی پن برقرار رکھنا چاہا اور کہیں کہیں اسے پیچھے بھی چھوڑ گیا۔

بھردواج نے روایتی حال چال دریافت کرنے کے بعد بھرت سے پوچھا: "تم اپنے حکومتی فرائض چھوڑ کر یہاں کیوں چلے آئے؟ کیا تمہیں ایودھیا میں ہی نہیں رہنا چاہئے تھا؟ دسرتھ نے اپنی چھوٹی بیوی کی بات مان کر رام کو چودہ سال جنگل میں جا کر رہنے کا حکم دیا'

Scanned and Uploaded By Nadeem

اور شہزادہ حکم کی تعمیل میں اپنے بھائی اور سیتا کے ہمراہ شہر چھوڑ گیا۔ کیا تم سمجھتے ہو کہ اب بھی تمہارے لئے حکومت کرنے کی راہ پوری طرح صاف نہیں؟ یا کیا تم وہ کام پورا کرنے آئے ہو جو دسرتھ نے شروع کیا تھا؟"

یہ بات سن کر بھرت رو دیا۔ آنسوؤں کا سیلاب بہہ نکلا اور وہ بمشکل ہی بولا: "اس زندگی سے تو موت اچھی ہے۔"

اس نے پوچھا: "محترم گرو' کیا آپ کو مجھ پر شک ہے؟ میری عدم موجودگی میں مجھ سے کوئی مشورہ کیئے بغیر میری ماں نے جو کچھ کیا اس کا الزام مجھے نہ دیں۔ اب میں اپنی پوری کوشش کر کے رام کو واپس ایودھیا لے جانے اور تاج پہنانے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ میں ساری زندگی اس کا دست بستہ غلام بن کر رہنا چاہتا ہوں۔ میں آپ سے یہ پوچھنے یہاں آیا ہوں کہ رام کہاں ٹھہرا ہوا ہے تاکہ اسے گھر واپس چلنے کی درخواست کر سکوں۔ اور آپ مجھ پر شک کر رہے ہیں؟"

بھردواج نے کہا: "بھرت' میں تمہاری اصل فطرت سے واقف ہوں۔ تم رگھو نسل (38) کے سر کا تاج ہو۔ میں نے یہ سوال اس لئے کیا کہ تمہاری محبت اور وفاداری عیاں ہو جائے اور تمہاری شہرت و عظمت دور دور تک پہنچے۔ دکھ نہ کرو۔ شہزادہ چترکوٹ پہاڑی پر ہے۔ آج یہیں قیام کرو۔ تم اور تمہارے وزراء کل وہاں چلے جانا۔ اگر تم آشرم میں ایک دن کی مہمان نوازی قبول کر لو تو مجھے خوشی ہو گی۔"

بھرت نے کہا: "محترم استاد' آپ کی خواہش اور محبت بھرے الفاظ میرے لئے باعث فخر ہیں۔ اور کیا چاہئے؟"

بھردواج مسکرایا کیونکہ وہ جان گیا تھا کہ بھرت ایک غریب سنیاسی پر پوری فوج کو کھانا کھلانے کا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔ اس نے کہا: "میں تمہارے رتبے اور نیکی کے مطابق تمہاری مہمان نوازی کرنے کا پابند ہوں۔ تم اپنے وزراء اور فوج کو پیچھے کیوں چھوڑ آئے؟"

بھرت نے جواب دیا: "میں نے اس اصول پر عمل کیا کہ شاہی مصاحب کو ساتھ لے کر کسی رشی کے پاس نہیں جانا چاہئے۔ میرے ساتھ بہت سے لوگ ہیں۔ اگر وہ یہاں آئے تو آپ کو بہت زحمت ہو گی۔"

رشی نے کہا: "ایسی کوئی بات نہیں۔ انہیں اوپر آنے کا حکم دو۔"

اور بھرت نے حکم دے دیا۔

بھردواج یگیہ کی آگ کے پاس گیا اور منتر پڑھتے ہوئے تین مرتبہ پانی پی کر وشو کرم' مایا' یم' ورونا' کبیر' اگنی اور دیگر آسمانی ہستیوں کو حکم دیا کہ وہ بھرت اور اس کے ساتھیوں کے لئے ایک عظیم ضیافت کا اہتمام کریں۔

تب ایک معجزہ ہوا۔ بھردواج کے آشرم میں لگنے والی ضیافت بالکل اس جیسی تھی جو وسشٹھ نے وشوامتر کو دی تھی۔ فرق بس یہ تھا کہ یہاں کوئی گڑبڑ وغیرہ موجود نہ تھی۔ ہر ایک کے لئے بڑی کھلی جگہ تھی۔ چندن کا گندھا ہوا مرکب' پھول' کھانا اور مشروب' الوہی فنکاروں کا رقص و نغمہ—— سب کچھ مہیا کیا گیا۔ ایک دم وہاں سب کچھ موجود تھا۔ مہمان دعوت سے لطف اندوز ہونے میں مصروف ہو گئے۔ بھرت کی فوج کے سپاہیوں نے ایک دوسرے سے کہا: "ہم ڈنڈک بن کو کبھی نہیں بھولیں گے۔ ہم واپس ایودھیا نہیں جائیں گے۔ ہم ہمیشہ یہیں رہیں گے۔"

انہیں کیسے معلوم ہوتا کہ جو چیزیں وہ دیکھ رہے ہیں وہ صرف ایک دن تک ہیں' اور صبح سویرے غائب ہو جائیں گی' جیسے کوئی ناٹک ختم ہونے کے بعد سارا منڈپ اور تماشائی چلے جاتے ہیں؟

مہمانوں نے جی بھر کر کھایا اور جلد ہی گہری نیند سو گئے۔

اگلی صبح بھردواج نے بھرت سے کہا: "یہاں سے اڑھائی یوجن کے فاصلے پر ایک دریا منداکنی (39) بہتا ہے۔ اس کے کناروں پر ایک غیر آباد جنگل ہے' جس کے جنوب میں چترکوٹ پہاڑی ہے۔ پہاڑی کی ڈھلان پر ایک جھونپڑی میں تمہارے بھائی اور سیتا کا ڈیرہ ہے۔" اور اس نے انہیں وہاں تک جانے کی راہ بھی سمجھائی۔

تینوں ملکائیں رشی سے آشیرباد لینے آئیں۔ بھرت نے کہا: "یہ ملکہ کوشلیہ' رام کی ماں ہیں اور ان کے دائیں طرف لکشمن اور شتروگھن کی ماں ہیں جو غمزدہ اور کسی برف زدہ رینگنے والے جانور کی طرح لنگڑا رہی ہیں۔" اور پھر اپنی ماں کی طرف اشارہ کر کے بولا۔ "یہ میری ماں ہے' اس سارے دکھ کی وجہ۔"

بھردواج نے غمزدہ خاتون پر محبت بھری نگاہ ڈالتے ہوئے کہا: "اپنی ماں کے ساتھ سختی سے پیش نہ آؤ۔ جو کچھ بھی ہوا' اسی میں دنیا کا بھلا ہے۔"

کمبن نے ماؤں کے تعارف کے اس منظر کو گوہا کے ساتھ پیش کیا۔ گوہا بڑے احترام کے ساتھ ماؤں کے بارے میں پوچھتا اور بھرت اسے جواب دیتا ہے۔ بھردواج کے آشرم کے

جن واقعات کو والمیکی نے بیان کیا انہیں کمبن نے زیادہ شاعرانہ انداز میں مناسب مقام پر منتقل کر دیا۔

کمبن کی رامائن میں بھرت کوشلیہ کا گوہا سے تعارف کرواتے ہوئے کہتا ہے: "ان کا خزانہ رام تھا' اور یہ میرے کارن اس سے محروم ہو گئیں۔" سومترا کے بارے میں کہا: "یہ رام کے سچے بھائی لکشمن کی ماں ہیں جن کی مسرت و شادمانی مجھ جیسے غریب کی بساط میں نہیں۔" تاہم کائیکی کے بارے میں' والمیکی کی طرح' کمبن نے بھی بھرت کے منہ سے سخت الفاظ کہلوائے۔

بھرت اور اس کا شاہی دستہ جنگل میں بھردواج کی بتائی ہوئی راہ پر روانہ ہوا۔ انہیں دور سے ہی چترکوٹ پہاڑی نظر آ گئی' اور جب وہ جوش و خروش سے آگے بڑھ رہے تھے تو دھوئیں کی ایک لہر نے رام کی جائے قیام کی نشاندہی کر دی۔ ہجوم نے خوشی کے نعرے لگائے۔ بھرت اپنے ساتھیوں کو وہیں چھوڑ کر صرف سومترا اور وسشٹھ کے ساتھ آگے گیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem

بھائیوں کی ملاقات

بھرت اِدھر دوسروں کی کرتوتوں کا نتیجہ بھگت رہا تھا تو اُدھر جنگل کی کٹیا میں زندگی بڑی خوشی خوشی بسر ہو رہی تھی۔ لکشمن اور سیتا کی موجودگی میں رام کو کسی چیز کی کمی نہ تھی۔ پہاڑی علاقے کی خوبصورتی اور پرندوں کی چہچہاہٹ اور پھلیں اس کا دل خوش کرتیں۔ وہ اپنے شہر سے نکالے جانے کا غم بھول گیا۔

وہ کہتا: "دیکھو سیتا' دیکھو! وہ اس پہاڑی کی ایک چٹان پر نیلی پیلی اور سرخ پرتیں چمک رہی ہیں۔ ان پودوں اور بیلوں کے پھول دیکھو۔ ہم بن باس سے خوفزدہ تھے' اور ہمیں معلوم نہ تھا کہ یہاں زندگی اتنی خوشگوار ہو گی۔ میں یہاں بہت خوش ہوں۔ اس کے علاوہ میرے لئے یہ احساس بھی باعث مسرت ہے کہ میں نے اپنے باپ کا وعدہ پورا کیا۔ ہمیں یہاں پر مسرت زندگی گزارنے کے ساتھ ساتھ ادائیگی فرض کی خوشی بھی حاصل ہے۔ اس سب کے علاوہ مجھے یہ بھی خوشی ہے کہ میرا بھائی بھرت سلطنت پر حکومت کر رہا ہے۔"

یوں رام کو بے فکر دیکھ کر سیتا بھی خوش ہو جاتی۔ کبھی کبھی وہ پہاڑ سے نیچے آ کر منداکنی دریا پر آتے اور وہاں کچھ وقت گزارتے۔ رام کہتا: "ان ریت کے ٹیلوں کو دیکھو۔ وہ دیکھو ہنس کنول کے پھولوں کے درمیان کھیل رہے ہیں۔ میری پیاری' یہ ندی تمہارے جیسی خوبصورت ہے۔ جن چشموں پر جانور پانی پینے آتے ہیں ان کی تہہ میں کتنے رنگ ہیں! کبیر کی سلطنت کے دریا بھی اس جیسے خوبصورت نہیں ہو سکتے۔ وہ دیکھو وہاں رشی اشنان کرنے کے بعد سورج کو بھینٹ چڑھا رہے ہیں۔ پانی پر پھولوں کے بوجھ سے جھکی ڈالیوں کو دیکھو۔ اس موتی بکھیرتی آبشار کی طرف دیکھو۔ ہم خوش قسمت ہیں کہ پرہجوم شہر سے دور یہاں اس جنگل میں چلے آئے۔ وہاں ہم ہر وقت رشیوں اور پاکیزہ روحوں کو ہر روز اشنان کرتے نہیں دیکھ سکتے تھے۔ یہ پہاڑی ہمارا ایودھیا ہے۔ پرندے اور چوپائے ہمارے مطیع ہیں۔ منداکنی ہماری سرایو ہے۔

"لکشمن کے اور تمہارے پاس ہوتے ہوئے میں بہت خوش اور مطمئن ہوں۔ جانوروں کو بلا خوف ندی میں سے پانی پیتے دیکھنا کس قدر مسرت بخش ہے! یہاں پانی میں چھلانگ لگانا' پھل اور جڑیں کھانا' جنگل میں گھومنا اور پہاڑیوں پر چڑھنا' ان سب کی موجودگی میں میں سلطنت یا اقتدار کے بارے میں کیوں سوچوں؟"

چنانچہ' سیتا اور لکشمن کی صحبت میں رام ہنسی خوشی دن گزار رہا تھا۔

ایک روز جب وہ معمول کے مطابق نہایت پرسکون انداز میں ایک پہاڑی کی ڈھلان پر بیٹھے ہوئے تھے تو دور فضاء میں گرد کا ایک غبار بلند ہوتے دیکھا جو انہی کی جانب آ رہا تھا۔ اور جلد ہی انہیں بہت سی آوازیں سنائی دیں' جیسے کوئی ہجوم نعرے لگا رہا ہو۔ رام نے جنگلی جانوروں کو خوف میں اِدھر اُدھر بھاگتے دیکھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے کوئی فوج جنگل میں گھس آئی ہو۔

رام نے لکشمن سے کہا: "کیا تم نے شور سنا ہے؟ ہاتھی' بھینسے اور ہرن ڈر کر بھاگ رہے ہیں۔ یہ کیا ہو سکتا ہے؟ کیا کوئی بادشاہ یہاں شکار کیلئے آیا ہے؟ یا پھر شیر یا کسی اور خونخوار درندے نے افراتفری مچائی ہے؟ ذرا دیکھ کر مجھے بتاؤ۔"

لکشمن ایک اونچے درخت پر چڑھا اور اردگرد نظر دوڑائی۔ اس نے ایک بہت بڑی فوج کو شمال کی جانب سے آتے دیکھا جو سازو سامان سے لیس تھی---- رتھ' ہاتھی' گھوڑے اور پیادہ سپاہی۔ اس نے رام کو خبردار کیا:

"سنو' بھائی۔ ایک بہت بڑی فوج مکمل تیاری کے ساتھ جھنڈے اٹھائے چلی آ رہی ہے۔ ہمیں محتاط ہو جانا چاہئے۔ آگ بجھا دو۔ سیتا کو لے کر غار میں چلے جائیں۔ آئیں اپنے ہتھیار اٹھائیں اور جنگ کے لئے تیار ہو جائیں۔"

رام نے کہا: "اتنی جلدی نہ کرو۔ رتھ پہ لگے جھنڈے پر ایک مرتبہ پھر نظر ڈالو اور مجھے بتاؤ کہ کونسا بادشاہ فوج کی قیادت کر رہا ہے۔"

لکشمن نے دیکھا اور بہت غصے میں بولا' "او میرے' بھائی' یہ بھرت ہے۔ سلطنت لے کر بھی سکون نہ آنے پر وہ ہمارے پیچھے یہاں بھی آ گیا۔ مجھے ہوا میں لہراتے ہوئے جھنڈے پر درخت کا نشان نظر آ رہا ہے۔ وہ ہمیں قتل کرنے آ رہا ہے۔ لیکن کائیکی کا بیٹا آج میری گرفت سے بچ کر زندہ نہیں نکل پائے گا۔ اس دھرم کے دشمن کو قتل کرنے میں کیا پاپ ہے؟ سوال صرف یہ ہے کہ ہم یہیں ان کا انتظار کریں یا پہاڑی کی چوٹی پر جا کر جنگ

Scanned and Uploaded By Nadeem

چھیڑیں؟ ہم اس کے ہاتھوں خود کو پہنچنے والے نقصان کا بدلہ لیں گے۔ جو شخص ہمیں مارنے آیا ہے' اسے قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کی ماں کا لالچ بھی ختم ہو جائے گا۔ آپ جلد ہی جنگل کی پگڈنڈیوں پر خون بہتا دیکھیں گے۔ میں بھرت کو یوں زمین پر گرا دوں گا جیسے ہاتھی کسی درخت کو جڑوں سے اکھیڑ کر پھینک دیتا ہے۔ ہمیں اس کی فوج تباہ کر دینی چاہئے۔ ہم جنگل کے وحشی درندوں کو ان کا گوشت کھلائیں گے۔"

لکشمن رام کے پاس کھڑا ہو کر غصے میں یہ سب کہتا گیا۔

رام نے اسے پرسکون کرتے ہوئے کہا: "میں جانتا ہوں کہ اگر تم ارادہ کر لو تو سات دنیائیں تباہ کر سکتے ہو۔ سنو' تم بڑی آسانی سے بھرت اور اس کی فوج کو تباہ کر سکتے ہو' لیکن یہ کام کرنے سے پہلے ایک بات پر اچھی طرح سوچ لو۔ اپنے باپ کی نافرمانی اور بے عزتی کر کے اور اپنے بھائی کو مارنے کی بدنامی مول لے کر ہمیں جنگ اور سلطنت جیتنے کا کیا فائدہ ہو گا؟ اپنے ہی لوگوں کو مارنا زہر آلود کھانا کھانے کے مترادف ہو گا۔ ہم کیوں اور کس کی خاطر دولت و ثروت حاصل کرنا چاہتے ہیں؟ کیا یہ دوسروں کے لئے نہیں' جن کی خوشی ہماری خوشی ہے؟

"غلط ذرائع سے بادشاہت حاصل کرنے کی تمنا کسے ہو گی؟ اور اس سلطنت میں کیسی خوشی جس میں آپ اپنے پیاروں کو شریک نہ کر سکیں؟ میں سچ کہتا ہوں' میں کبھی ایسی دولت اور طاقت کی جانب دیکھوں گا بھی نہیں جس سے تم' بھرت اور شتروگھن میرے ساتھ مل کر لطف نہ اٹھا سکو۔

"مجھے معلوم ہے بھرت اس وقت یہاں کیوں آیا ہے' میں تمہیں بھی بتا دوں گا۔ وہ دھرم کا راستہ جانتا ہے۔ وہ سلطنت مجھے دینے کے لئے یہاں آ رہا ہے۔ اگر وہ دور دراز اپنے ماموں کی سلطنت کی بجائے ایودھیا میں ہوتا تو کائیکی کو روک دیتا اور ہمارا باپ اتنے دکھ سہنے سے بچ جاتا۔ مجھے یقین ہے کہ وہ مجھے شہر واپس لیجانے کی خاطر آیا ہے۔ بھرت کے بارے میں تمہارا خیال اور سخت الفاظ غلط ہیں۔ مجھے بتاؤ' کیا سلطنت کی خواہش نے تمہارے دل کو اس قدر سنگین شک سے بھر دیا۔ مجھے صرف بھرت سے کہنا ہی پڑے گا کہ وہ تمہیں سلطنت دے دے' اور بلاشبہ وہ ایسا ہی کرے گا۔"

رام نے ہنستے ہوئے کہا' اور لکشمن بہت شرمسار ہوا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

لکشمن بولا: "شاید ہمارا بادشاہ باپ خود ہم سے ملنے آ رہا ہو۔"

رام کی بات سننے کے بعد وہ قائل ہو گیا تھا کہ اس کا خوف بے بنیاد تھا۔ مگر سوچنے لگا کہ بھرپوری فوج کیوں چلی آ رہی ہے۔ والمیکی کے مطابق لکشمن بھرت کے بارے میں برا بول بولنے میں اپنی غلطی محسوس کرنے کے بعد مختلف توہیمات کے ذریعہ ندامت چھپانے کی کوشش کر رہا تھا۔

رام نے لکشمن کا دل بہلانے کی غرض سے کہا: "ہاں' جیسا تم نے کہا' شاید ویسا ہی ہو۔ بن باس کو کٹھن خیال کر کے شاید بادشاہ ہمیں اور بالخصوص سیتا کو واپس شہر لیجانے آیا ہو۔ لیکن ہمیں بادشاہ کی بڑی سفید چھتری دکھائی نہیں دی۔ چاہے کچھ بھی ہو' تم صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑنا۔"

لکشمن رام کے پاس ہاتھ جوڑ کر عاجزی سے کھڑا رہا۔

بھرت نے فوج کو کچھ پیچھے ہی روک کر کچھ آدمیوں کو وہ جگہ دیکھنے کے لئے بھیجا جہاں سے دھواں اٹھ رہا تھا۔ انہوں نے واپس آ کر اطلاع دی کہ یہ بھردواج کی ہی بتائی ہوئی جگہ ہے اور کٹیا غالباً رام کی جائے قیام ہے۔

بھرت شتروگھن' وسشٹھ اور سومنتر کو ساتھ لے کر آگے بڑھا۔ جب وہ آگے چلے تو دیکھا کہ آشرم غیر آباد نہیں۔ جلد ہی وہ ایک گھاس پھونس اور پتوں سے بنائی گئی جھونپڑی کے پاس پہنچے جس کے نزدیک سوکھی لکڑیاں اور اپلے سردیوں میں بطور ایندھن استعمال کے لئے رکھے ہوئے تھے۔ جھونپڑی کی دیواروں پر نہایت طاقتور کمانیں اور مہلک تیروں کے ترکش' فاتحانہ تلواریں اور دیگر شاندار ہتھیار لٹکے تھے۔ انہوں نے سوکھنے کے لئے ڈالے گئے لباس اور درختوں کی شاخیں بھی دیکھیں۔ آشرم میں اپنے بھائیوں کے قیام کی یہ یقینی علامات دیکھ کر بھرت کا دل پھولے نہ سمایا۔ اندر سے روزمرہ پوجا کے یگیہ کا دھواں آ رہا تھا۔ بھرت نے اندر داخل ہو کر دیکھا کہ قربان گاہ میں آگ کے شعلے بھڑک رہے ہیں اور رام گندھے ہوئے بالوں کے ساتھ' ہرن کی کھال پہنے بیٹھا ہے۔ اس کے پاس سیتا اور لکشمن بھی موجود ہیں۔

بھرت تمام وقت اپنی بدنامی کی سوچوں میں کھویا رہا تھا' اور اسے سمجھ نہ آئی تھی کہ رام کے سامنے آنے پر وہ اسے کیا کہے گا یا کیا کرے گا۔ لیکن اب رام کو اپنے سامنے دیکھ

کر دل میں اٹھنے والے سیل محبت میں سب باتیں بھول گیا۔ وہ تیزی سے رام کی طرف جھکا۔ اس کے منہ سے "بھائی" کے سوا کوئی اور لفظ نہ نکل سکا اور رام کے پیروں میں گر کر سسکیاں لینے لگا۔ سومنتر اور گوہا بھی پہنچ چکے تھے۔

رام نے اسے اپنے سامنے لیٹے دیکھا۔ غم اور فاقوں کے باعث اس کا جسم دبلا ہو گیا تھا۔ رام نے اسے گلے لگا کر ماتھے پہ بوسہ دیا اور کہا: "پیارے بھائی' تم اپنے باپ کو اکیلا چھوڑ کر یہاں جنگل میں کیوں چلے آئے؟ اور اتنے کمزور کیوں ہو رہے ہو؟"

بھرت کچھ نہ کہہ پایا۔ رام نے اس سے شاہی خاندان کے تمام افراد کے بارے میں پوچھا۔

کچھ توقف کے بعد بھرت نے ہمت جمع کی اور جواب دیا۔ "بھائی' تم مجھ سے سلطنت کے بارے میں یوں کیوں پوچھتے ہوں کہ جیسے میں بادشاہ ہوں؟ بادشاہت اور میرے درمیان کوئی تعلق واسطہ نہیں۔ جب تم حقدار اور جائز بادشاہ موجود ہو تو میں خود کو کیسے بادشاہ کہہ سکتا یا ملک پر حکومت کر سکتا ہوں؟ میرا فرض صرف خدمت گزاری ہے۔ سلطنت کا بوجھ سب سے بڑے بیٹے کو ہی اٹھانا چاہیے۔ یہ دستور اور قانون ہے۔ میرے ساتھ ایودھیا چلو' تخت و تاج سنبھالو اور اہل خانہ و عوام پر اپنی رحمت نازل کرو۔ دنیا میں بوڑھے بادشاہ کا کام ختم ہو گیا اور اب وہ سورگ باسی ہو چکے ہیں۔ جب تم ایودھیا چھوڑ کر جنگل میں آئے اور ابھی میں کیکیی کے پاس سے واپس نہیں آیا تھا کہ بادشاہ نے تمہاری جدائی کے دکھ میں زندگی ہار دی۔ غم نہ کرنا۔ ہمارے باپ کی آخری رسوم ادا کرو۔ آخری وقت میں وہ تمہارے بارے میں ہی سوچ رہے تھے۔ تمہارے رسوم ادا کرنے سے ان کی روح کو سکون ملے گا۔"

رام نے جب اپنے باپ کی موت کا سنا تو کٹے ہوئے درخت کی طرح گر پڑا۔ بھرت کو رام کے سامنے وہ تمام وضاحتیں کرنے کی ضرورت نہ پیش آئی جو اس نے کوشلیہ' گوہا اور بھردواج کو دی تھیں۔ جب رام نے غمزدہ جسم اور بدحال چہرے کو دیکھ لیا تو کس وضاحت کی ضرورت باقی تھی؟ بھرت کی زندگی کا واحد مقصد رام کو واپس ایودھیا لے کر جانا تھا۔ اس نے اور کسی چیز کے متعلق بات ہی نہ کی۔

شہزادے سیتا اور سومنتر کے ساتھ دریا پہ گئے اور متوفی بادشاہ کی روح کے سکون کے لئے پرارتھنا کی۔ دیگر رسوم کے بعد شہزادے آشرم میں لوٹ آئے۔ انہوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ تھامے اور آہ و بکا کر کے دکھ کا بوجھ ہلکا کیا۔

بھرت اور رام کی ملاقات کی اس قسط میں والمیکی نے رام کے منہ سے حکومت کرنے کے فن کے متعلق ایک تقریر کروائی۔ ہندوستانی رزمیہ داستانوں میں ہم اکثر سیاست اخلاقیات پر طویل گفتگو دیکھتے ہیں۔ جدید ادب میں بیانیہ' ڈرامائی تجسس اور اچانک موڑ اولیت دی جاتی ہے۔ پرانی تصانیف میں ان خوبیوں کے ساتھ ساتھ عقل و دانش کی باتیں بھی تھیں۔ یہاں یہ بھی کہنا پڑے گا کہ پرانے مفسرین نے بھی رائے قائم کی تھی کہ قسط میں والمیکی کی رامائن کے باب باہم خلط ملط ہو گئے ہیں۔ تلسی رامائن میں رام اور بھرت کی ملاقات بھگتی کے رنگ میں رنگی ہوئی ہے اور کسی پیچیدہ بات کی کوئی گنجائش نہیں۔

○

Scanned and Uploaded By Nadeem

رام کا نائب

یہ سن کر سارے شاہی دستے اور فوج میں خوشی کی لہر دوڑ گئی کہ چاروں شہزادے اور تینوں ملکائیں دوبارہ مل گئے ہیں اور وہ جلد ہی اکٹھے دیکھے جا سکیں گے۔ سب لوگ یہ خوش کن نظارہ دیکھنے کے لئے امڈنے لگے۔ انہیں پورا یقین تھا کہ اب رام واپس ایودھیا چلا جائے گا۔ لوگ آپس میں گلے ملنے لگے۔

رشی ویسشتھ تینوں ملکاؤں کو جھونپڑی میں لے کر گیا۔ راستے میں انہوں نے منداکنی دریا دیکھا۔ جب ویسشتھ نے انہیں وہ جگہ دکھائی جہاں شہزادے روزانہ پانی بھرنے آتے تھے تو کوشلیہ اور سومترا کی آہیں نکل گئیں۔ کوشلیہ نے کہا: "سومترا! تمہارا بیٹا اس دریا کے اس تالاب سے روانہ آشرم میں پانی لے کر جاتا ہے۔ لکشمن اپنے بھائی کی خاطر ادنیٰ درجے کے کام کرنے پر بھی بخوشی تیار ہے۔ وہ اپنے شاہانہ کندھوں پہ گڑھے کا بوجھ اٹھانے سے بھی نہیں ہچکچاتا۔"

انہوں نے وہ جگہ بھی ملاحظہ کی جہاں رام اور لکشمن نے اپنے باپ کے لئے پرارتھنا کی تھی۔ کھلی کے پاس ورھ گھاس جنوب کے رخ پر پڑی تھی۔

کوشلیہ نے سومترا سے لپٹ کر کہا: "ہائے بہن! یہ ہے وہ غذا جو طاقتور ترین شہنشاؤں کو بھی موت کے بعد کھانی پڑتی ہے۔"

وہ جھونپڑی میں پہنچیں۔ وہاں انہوں نے شہزادوں کو ایک کچی چھت تلے بیٹھے دیکھا' ان کے چہروں پر رنج و غم کے آثار ہویدا تھے۔ شہزادوں کی مائیں یہ نظارہ برداشت نہ کرتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئیں۔

جب رام نے کوشلیہ کو اوپر اٹھایا تو اس نے اسے اپنے پھولوں جیسے نرم ہاتھ سے چپت لگائی اور خوشی و غم کے ملے جلے جذبات ظاہر کرنے لگی۔ اس نے سیتا کو گلے لگایا اور کہا:

"میری بچی' جانکی' ایودھیا کے بادشاہ کی بہو' کیا تو جنگل کے اس جھونپڑے میں رہتی ہے؟ ہائے' کنول کے مرجھائے ہوئے پھول!"

رام نے ادب سے ویسشتھ کے چرن چھوئے جو دیوتاؤں کے گرو برہسپتی کی نقل

Scanned and Uploaded By Nadeem

ثانی لگتا تھا۔ پھر وہ اپنی ماں کے پاس بیٹھ گیا۔ بھرت بھی اس کے سامنے کچھ پرے ہو کر بیٹھ رہا۔ بزرگ اردگرد جمع ہو گئے۔ وہ بڑی شدت سے انتظار کر رہے تھے کہ بھرت کیا کہتا اور رام کیا جواب دیتا ہے۔

رام نے پوچھا: "بھرت تم اپنے شاہی فرائض چھوڑ کر گندھے ہوئے بالوں اور ہرن کی کھال کے ساتھ یہاں کیوں آئے ہو؟"

بھرت نے کئی مرتبہ بولنے کی جرات کی لیکن پہلے تو وہ لفظ "بھائی" کے سوا کچھ کہہ ہی نہ سکا' پھر اپنی ساری ہمت اور طاقت مجتمع کر کے کہنے لگا:

"ہمارے باپ نے تمہیں بن باس لینے کا حکم دے تو دیا لیکن جدائی کا صدمہ نہ سہ سکنے کے باعث آسمان پر چلا گیا۔ میری ماں کو اپنے شیطانی منصوبے کے نتیجہ میں صرف پاپ اور بیوگی اور گہرا دکھ ملا ہے۔ دنیا کی طعن و تشنیع کا نشانہ بن کر وہ جیتے جی نرک (جہنم) بھگت رہی ہے۔ صرف تم ہی ہمیں بچا سکتے ہو۔ اس ساری برائی کو دور کر دو اور تاج پہننے کی درخواست قبول کر کے ہمارے اشک پونچھ ڈالو۔ ہم شہریوں اور فوج کے ہمراہ یہی درخواست کرنے تمہارے پاس آئے ہیں اور اب جواب کے منتظر ہیں۔ ہماری بات مان لو۔ بس اس ایک بات سے ہمارے تمام دکھ دور ہوں گے اور ہماری نسل میں دھرم دوبارہ استوار ہو گا۔ جائز بادشاہ کے بغیر ملک بیوہ کی طرح ویران اور بے آسرا ہوتا ہے۔ تمہیں واپس آ کر اسے اس کی خوشی اور تحفظ لوٹانا ہو گا۔ ابھرتے ہوئے پورے چاند کی طرح ہماری تاریکی دور کر دو۔ یہاں موجود وزراء اور میں تمہارے پاؤں پکڑ کر التجا کرتے ہیں۔ بھائی' انکار نہ کرنا!"

یہ کہہ کر عظیم بھرت اشکبار آنکھوں کے ساتھ رام چندر کے پاؤں سے لپٹ گیا۔

رام نے اسے زمین سے اٹھایا اور گلے لگاتے ہوئے بولا: "ہم ایک اعلیٰ خاندان میں پیدا ہوئے اور بڑی اچھی تربیت پائی۔ تم نے اور نہ ہی میں نے کوئی غلط بات کی ہے۔ مجھے تم میں کوئی خرابی نظر نہیں آئی' میرے معصوم بھائی! اداس مت ہو اور اپنی ماں کے بارے میں سخت الفاظ نہ کہو۔ اس کو الزام دینا درست نہیں۔ یقیناً ہمارے باپ کو پورا حق تھا کہ وہ جسے مرضی تاج پہناتا اور جسے مرضی بن باس لینے کا حکم دیتا. اپنے باپ اور ماں کی عزت کرنا ہمارا فرض ہے۔ میں ان کے حکم پر اعتراض کیسے کر سکتا ہوں؟ کیا میں بن باس لینے کے بارے میں اپنے باپ کا حکم ماننے سے انکار کر دیتا؟

"اس نے تمہیں بادشاہت سونپی اور مجھے بن باس لینے کا حکم دیا۔ انہیں یقیناً ہماری

زندگی کے بارے میں فیصلہ کرنے کا پورا حق حاصل تھا۔ ہمیں ان کے منصوبوں کو بدلنے یا مسترد کرنے کا کیا حق پہنچتا ہے؟ بے شک ملک پر حکومت کرنا ہمارا فرض ہے۔ اور میں بھی اپنا فرض ادا کر کے اور اپنے باپ کا آخری حکم مان کر جنگل میں چودہ برس گزاروں گا۔ کیا اپنے باپ کی خواہش پوری نہ کر کے میں ساری دنیا مل جانے پر بھی خوش ہو سکوں گا؟"

بھرت نے بار بار رام سے درخواست اور اصرار کیا۔ رام نے محسوس کیا کہ بھرت یہ سمجھ رہا کہ وہ ہی اس کے ساتھ ہونے والی اس بے انصافی کا باعث ہے' اور یوں وہ اپنے دامن سے داغ دھونا چاہتا ہے۔

اس نے کہا: "تم خود کو مجرم نہ سمجھو۔ یہ نہ سوچو کہ یہ سب کچھ تمہاری وجہ سے ہوا۔ ہر چیز پر تقدیر کی حکومت ہے۔ اپنا غم بھلا کر ایودھیا لوٹ جاؤ اور ملک پر حکومت کرو۔ آؤ مل کر وہ فرائض ادا کریں جو ہمارے محترم اور پیارے باپ نے ہمیں تفویض کئے تھے۔"

شہزادے کی گفتگو سننے اور قطعی و دو ٹوک انداز دیکھتے والے لوگ بیک وقت خوشی اور غمی کے جذبات سے لبریز ہو گئے۔ بھرت کی محبت اور پاکیزگی نے انہیں فخر و انبساط سے معمور کر دیا۔

رام نے بھرت کو اپنا ناقابل ترمیم فیصلہ سنایا: "میں اپنے باپ کی حکم عدولی نہیں کر سکتا۔ تمہارے مزید اصرار نہ کرنے سے مجھے خوشی ہو گی۔ شتروگھن تمہاری مدد کے لئے تمہارے پاس ہے جیسے جنگل میں لکشمن میرے پاس۔ لکشمن کے ہوتے ہوئے مجھے کسی چیز کی کمی نہیں۔ بھائی' آؤ ہم چاروں مل کر اپنے باپ کی خواہش پوری کریں۔"

بھرت کے ہمراہ جانے والے پروہتوں میں سے ایک جابالی نے یہاں رام کی بہتری کے لئے دنیاوی دانش پر ایک وعظ دیا۔ "تم بار بار اپنے باپ کے حکم کی بات کرتے ہو۔ دسرتھ ایک مادی جسم تھا جو اب دوبارہ پانچوں عناصر میں سما چکا ہے۔ تم یوں بات کر رہے ہو جیسے اس شخص نے' جو اب نہیں رہا' اور تمہارے درمیان اب بھی تعلق قائم ہو۔ یہ شدید غلط فہمی ہے۔ تم دھرم کی بیوقوفانہ پیروی کرنے اور اپنے پیدائشی حق سے دستبردار ہونے پر مصر کیوں ہو؟ ایودھیا کا شہر بکھرے ہوئے بالوں والی ماتم زار عورت کی طرح شدت سے تمہاری واپسی کا منتظر ہے۔ واپس چلو۔ تاج قبول کر لو۔ زندگی کی مسرتوں سے لطف اٹھاؤ۔ بھرت کی بات پر کان دھرو۔ اپنے درست فرائض کی ادائیگی میں لاپروائی نہ کرو۔"

اس وعظ نے رام کو غصہ دلا دیا۔ اس نے کچھ تیز لہجے میں کہا: "جناب' لگتا ہے کہ آپ کی نظر میں سچائی اور دھرم کی قدر و قیمت بہت کم ہے۔ آپ کی مادیت پسندانہ باتوں سے مجھے اتنی نفرت ہو رہی ہے اور میں سوچنے پر مجبور ہوں کہ آپ جیسے دھری کو دربار میں جگہ ہی کیسے دی گئی۔"

جابالی نے فوراً وضاحت کی کہ وہ بے دین ہرگز نہیں بلکہ اس نے تو زندگی بھر شاستروں کا سبق پڑھایا ہے اور یہ بات تو محض رام کو واپس چلنے پر آمادہ کرنے کے لئے کہی تھی۔ وسشٹھ نے بھی مداخلت کر کے اس کی جانب سے صفائی پیش کی' یوں بات دب گئی۔

تب وسشٹھ نے رام کی واپسی کا معاملہ یوں پیش کیا:

"بحیثیت مجموعی' میری رائے یہ ہے کہ تمہیں ایودھیا واپس جا کر تخت و تاج سنبھالنا چاہئے۔ یقیناً تمہارے باپ کا حکم بھی ملحوظ خاطر رکھنا چاہئے۔ تم نے یہ حکم فوراً اور بلا ہچکچاہٹ تسلیم کیا تھا' لیکن اب ایک نئی صورت حال پیدا ہو گئی ہے۔ بھرت بے یار و مددگار اور بدنامی سے خوفزدہ ہو کر تمہارے چرنوں میں پناہ لینے آیا ہے۔ تم اسے نامراد کیسے لوٹا سکتے ہو؟ ہم سب جانتے ہیں کہ وہ تمہیں زندگی کی طرح عزیز ہے۔ تم کبھی کسی سائل کی مدد سے انکار نہیں کرتے۔ تو پھر تم بھرت کی بات کیوں نہیں مان رہے؟ کیا اپنے پاس آنے والوں کی ہر ممکن امداد کرنا تمہاری زندگی کا بنیادی اصول نہیں؟"

لیکن رام نے رضامندی کے کوئی آثار ظاہر نہ کئے۔ تب بھرت نے سومنتر کو مخاطب کر کے کہا' "بھائی کے دل میں میرے لئے کوئی ہمدردی نہیں۔ برائے مہربانی میرے لئے بھی یہاں دربھ کا ایک بستر بچھا دیں۔ میں تادم مرگ روزہ رکھنے کا تہیہ کروں گا۔"

سومنتر نے مضطرب ہو کر رام کی جانب دیکھا۔ بھرت نے خود ہی گھاس لا کر بچھا دی اور اس پر بیٹھ گیا۔

رام نے مضبوط لہجے میں کہا: "میرے بھائی' یہ درست نہیں۔ اوپر اٹھو! ایودھیا جا کر اپنے فرائض ادا کرو۔ کشتریہ دھرم سے روگردانی نہ کرو۔"

بھرت اوپر اٹھا اور آخری حیلے کے طور پر اپنے ساتھ آئے ہوئے لوگوں سے فریاد کی: "اے ایودھیا کے رہنے والو! تم چپ کھڑے دیکھ کیوں رہے ہو؟ کیا تم رام کی واپسی کے خواہشمند نہیں ہو؟ تو پھر بولتے کیوں نہیں؟"

لوگوں نے جواب دیا: "رام دھرم کی راہ نہیں چھوڑیں گے۔ وہ اپنے باپ کے وعدے

Scanned and Uploaded By Nadeem

پر قائم رہیں گے۔ وہ ایودھیا واپس نہیں جائیں گے۔ ان پر مزید دباؤ ڈالنے سے کیا حاصل؟"

رام نے کہا: "بھائی' ان کی بات سنو۔ وہ ہم دونوں کی بھلائی چاہتے ہیں۔ ان کے دل پاک صاف ہیں۔"

بھرت بولا: "میں رام جتنا ہی بے خطا اور اس کی جگہ لینے کا حقدار ہوں۔ اگر بادشاہ کا وعدہ پورا کرنا ہی ہے تو رام کی جگہ پر میں بن باس کاٹ لیتا ہوں۔ یہ میری جگہ ایودھیا میں جا کر حکومت سنبھال لے۔"

رام نے ہنس کر کہا: "تبادلے کا یہ طریقہ یہاں لاگو نہیں ہو سکتا۔ یہ کاروباری لین دین یا معاہدہ نہیں ہے۔ مانا کہ کبھی کبھی ایک شخص دوسرے کی ذمہ داریاں نبھاتا ہے۔ لیکن یہاں معاملہ مختلف ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے میں بن باس کاٹنے کی طاقت نہیں رکھتا جبکہ بھرت رکھتا ہے؟"

تب عقلمند وسشٹھ کو ایک مسئلے کا ایک حل مل گیا جس میں راستبازی کا مقابلہ راستبازی سے تھا۔ "او بھرت' رام کے نائب بن کر حکومت کرو۔ تب تم پر کوئی الزام نہیں آئے گا اور دسرتھ کا قول بھی پورا ہو جائے گا۔"

رام نے بھرت کا سر اپنی گود میں رکھا اور بولا: "بھائی' سلطنت کو اپنے لئے میری جانب سے تحفہ سمجھو۔ اس کو اور حکومت کو ہمارے باپ کی خواہش سمجھ کر قبول کر لو۔"

اس لمحے رام اور بھرت پر ایک نور اترا اور وہ دو سورجوں کی طرح چمکے۔

بھرت نے کہا: "تم میرے باپ اور میرے خدا ہو۔ تمہاری معمولی سے خواہش بھی میرا دھرم ہے۔ مجھے اپنی جوتیاں دو۔ تمہاری یہ نشانی تمہارے واپس آنے تک ایودھیا پر حکومت کرے گی۔ اور چودہ برس تک میں شہر سے باہر رہ کر تمہاری جگہ پر بادشاہت کے فرائض سر انجام دوں گا۔ اس مدت کے اختتام پر تم واپس آ کر بادشاہت سنبھال لینا۔"

"چلو یہی سہی۔" رام نے کہا۔

اس نے اپنے پاؤں جوتیوں میں رکھے اور انہیں بھرت کے حوالے کر دیا جو عقیدت کے ساتھ جھکا اور جوتیاں لے کر اپنے سر پہ رکھ لیں۔

بھرت اور اس کا دستہ ایودھیا کی جانب واپس مڑے۔ راستے میں ان کی ملاقات بھردواج سے ہوئی اور انہوں نے اسے بتایا کہ کیا واقعہ پیش آیا تھا۔ اس نے بھرت کو دعا دیتے ہوئے کہا:

"تمہاری راستی ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔ کیا تم سورج نسل کے بیٹے نہیں ہو؟ جس طرح پانی نیچے کی طرف بہتا ہے اسی طرح تمہارے خاندان کی نیکی ناگزیر طور پر تم تک آئی۔ تمہارا باپ دسرتھ واقعی خوش ہے۔ وہ مرا نہیں بلکہ تم میں ہمیشہ کے لئے دوبارہ زندہ ہو گیا ہے۔"

وہ پھر گوہا سے ملے اور گنگا پار کر کے ایودھیا پہنچے۔ بھرت اور اس کے مصاحب ایودھیا میں داخل ہوئے۔ بادشاہ اور رام کے بغیر سارا شہر بھرت کو اجاڑ لگا۔ ہر طرف تاریک رات جیسا اندھیرا چھایا تھا۔ جب وہ عجلت میں کیکیہ سے واپس آیا تھا تو تھکن' انجانے خوف اور تجسس کے ساتھ شہر میں داخل ہوا تھا' لیکن آج وہ سارے المیہ کو پوری طرح محسوس کرتے ہوئے داخل ہو رہا تھا۔ اس نے ماضی کو یاد کیا اور حال کے بارے میں سوچ کر پھر دل گیر ہو گیا۔ وہ محل میں گیا اور ماؤں کو ان کی الگ الگ رہائش گاہوں تک چھوڑ کر آیا۔ وہ کمرۂ اجلاس میں گیا اور کہا: "میرا دکھ عظیم ہے۔ لیکن میں اسے برداشت کروں گا' میں نندی گرام میں قیام کروں گا اور رام سے کئے ہوئے وعدے کے مطابق اپنے فرائض پورے کرتا رہوں گا۔ اس مقصد کے تحت تمام انتظامات کئے جائیں۔"

حکم کی تعمیل ہوئی اور اس نے اجلاس میں حلفیہ اعلان کیا: "یہ سلطنت رام کی ہے۔ فی الحال اس نے مجھے ذمہ داری سنبھالنے کو کہا ہے۔ میں نے اپنے بھائی کی جگہ پر اس کی جوتیاں رکھ دی ہیں۔ میں انہیں اپنا حاکم سمجھتے ہوئے بطور بادشاہ کام کروں گا۔"

چنانچہ بھرت نندی گرام میں ٹھہرا اور وزراء کی مدد سے مذہبی فریضہ کے طور پر حکومت کرنے لگا۔ اور کیا واقعی صحائف میں یہ نہیں کہا گیا کہ انسان بے لوث اور بے پروا ہو کر دنیا کی خدمت کرتا رہے اور صلہ کی امید صرف خدا سے کرے؟ رام نے چودہ برس تک جنگل میں ریاضت کی اور اس سارے عرصہ میں بھرت بھی ایودھیا کے قریب نندی گرام میں تپ کرتا رہا۔

○

Scanned and Uploaded By Nadeem

ویرادھ کا خاتمہ

چترکوٹ کے پاس ہی راکشسوں کا ایک ڈیرہ جن استھان تھا' جس کا سربراہ مشہور جنگجو کھر تھا۔ کھر راون کا بھائی تھا' اور اس کے علاقہ سے خوفناک راکشس نکل کر سارے جنگل میں گھومتے اور رشیوں کو ان کے آشرموں میں جاکر ستاتے تھے۔ انہوں نے زندگی کو اس قدر غیر محفوظ بنا دیا کہ رشیوں نے رام کے پرزور اصرار کے باوجود چترکوٹ علاقہ میں اپنے آشرم چھوڑ دیئے۔

بھرت کی روانگی کے بعد رام چترکوٹ میں زیادہ خوش نہیں تھا۔ اپنے پیارے بھائی کا آنسوؤں سے تر چہرہ اور بیوہ ماں کا غم سے نڈھال پیکر ہر وقت اس کی نظروں کے سامنے رہتا' اور اب رشیوں کے چلے جانے سے وہ مزید اکیلا پن محسوس کرنے لگا۔ تنہا جھونپڑی اداس یادوں سے اس قدر معمور ہو گئی کہ وہ ڈنڈک جنگل میں کوئی اور جگہ تلاش کرنے کے بارے میں سوچنے لگا۔

چنانچہ انہوں نے چترکوٹ کو چھوڑا اور نئی رہائش گاہ بنانے کے بارے میں مشورہ لینے کے لئے رشی اتری کے آشرم میں گئے جو علاقے سے اچھی طرح واقف تھا۔ ان کی بڑی آؤ بھگت ہوئی اور سیتا نے اتری کی بیوی انسوئیہ کے دل میں گھر کر لیا جس نے اسے آشیرباد اور خوبصورت کپڑے' مبارک بناؤ سنگھار کا سامان بھی دیا۔

انسوئیہ پاکیزہ عورت پن کی تجسیم تھی اور اس کے تحائف نے سیتا کے حسن اور اندرونی استحکام میں اضافہ کیا۔ اس نے تحفے وصول کئے اور کہا: "میرا شوہر مجھے ماں اور باپ جیسا پیار دیتا ہے۔ میں واقعی بڑی خوش قسمت ہوں۔"

پھر انہوں نے راستے کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور روانہ ہو گئے۔

عظیم ڈنڈک جنگل میں سے گزرتے ہوئے رام' سیتا اور لکشمن ایک جگہ پر پہنچے جہاں بہت سے رشی رہتے تھے۔ اس جگہ کے نزدیک آتے ہی انہیں یگیہ کی چیزیں' کھردرے لباس اور ہرن کی کھالیں دکھائی دیں۔ انہیں فوراً" پتہ چل گیا کہ یہ پاک آدمیوں کی بستی

تھی۔

جگہ دیکھنے میں بڑی خوبصورت تھی۔ پرندے اور چوپائے بلا خوف و خطر اور آزادی کے ساتھ آ جا رہے تھے۔ درختوں کی شاخیں پکے ہوئے پھولوں سے لدی تھیں۔ وید پڑھنے کی مترنم آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔

وہ نزدیک آئے تو رشیوں کے پرنور چہرے دیکھے۔ انہوں نے رام کا استقبال کیا: "اے بادشاہ! تم ہمارے محافظ ہو۔ ہم شہر میں ہوں یا بن میں' تم ہی ہمارے بادشاہ ہو۔" اور انہوں نے نوواردوں کو ضرورت کی تمام اشیاء اور رہنے کو جگہ دی۔

اگلی صبح تینوں نے رشیوں سے رخصت لی اور دوبارہ جنگل میں داخل ہوئے جو اب پہلے سے زیادہ گھنا ہو گیا تھا اور شیر چیتے و دیگر جنگلی درندے دکھائی دے رہے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ اور احتیاط کے ساتھ آگے بڑھے۔

اچانک چٹان جیسا قوی الجثہ پیکر خون آشام آوازیں نکالتا ہوا ان پر جھپٹا۔ یہ آدم خور راکشس تھا اور اس کی دھاڑ کسی طوفان جیسی تھی۔ وہ ناقابل بیان حد تک بدصورت تھا اور اس کے بدن پر پڑی ہوئی شیر کی کھال خون اور گوشت کے ریزوں سے بھری ہوئی تھی۔ کچھ ہی دیر پہلے مارے گئے تین شیروں کی لاشیں اور ایک ہاتھی کا سر بہت بڑے نیزے میں پروئے ہوئے تھے۔

راکشس نے اپنا ہتھیار اٹھایا' خوفناک انداز میں دھاڑا اور آگے کی جانب کود کر سیتا کو اٹھا لیا۔ پھر وہ شہزادوں پر چلایا: "ننھے بچو' تم کون ہو؟ تم نے اس جنگل میں آنے کی جرات کیسے کی؟ تم دیکھنے میں تو نوجوان ہو لیکن تم نے بال گوندھے ہوئے ہیں اور رشیوں جیسا لباس پہن رکھا ہے۔ تم نے سنیاسیوں والا روپ دھارا ہوا ہے۔ مگر پھر بھی تمہارے ہاتھ میں تیر کمان ہیں اور عورت کو ساتھ لئے پھر رہے ہو۔ تم کسے دھوکا دینا چاہتے ہو؟ کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ تم اپنے رویے سے رشیوں کا نام بدنام کر رہے ہو' اے منافقو! جان لو کہ میں ویرادھ ہوں۔ رشیوں کا گوشت میری خوراک ہے۔ میں اس حسین دوشیزہ کو اپنی بیوی بناؤں گا' سمجھے تم؟ اب میں تم بدمعاشوں کا خون پیوں گا!"

اس کی مضبوط گرفت میں سیتا خوف سے کانپ گئی۔ رام کو اپنے اوپر ضبط نہ رہا اور وہ بولا: "لکشمن' یہ ناقابل برداشت ہے۔ کائیکی کو اسے ہمارے ساتھ جنگل میں بھیجتے وقت یہ

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded by Nadeem

سب معلوم ہو گا!"

رام بدحواس ہو گیا تھا اور اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی کہ راکشس سے کیسے مقابلہ کرے۔ لیکن لکشمن نے سانپ کی طرح پھنکار کر کہا: "رام' آپ اندر جیسے طاقتور ہیں' میرے ہوتے ہوئے آپ کو مایوسی کی بات نہیں کرنی چاہیے۔ ذرا دیکھیں کہ میری کمان اور تیر کیا کچھ کر سکتے ہیں۔ زمین ابھی اس راکشس کے خون سے تر ہو جائے گی۔ میرا جو غصہ ایودھیا میں نہیں نکل سکا تھا اب اس راکشس پر نکلے گا اور میں اسے ریزہ ریزہ کر کے رکھ دوں گا۔

ویرادھ دوبارہ دھاڑا: تم کون ہو؟ مجھے فوراً بتاؤ۔" "رام کا ذہن اب صاف ہو گیا۔ اس کا چہرہ ہمت کے ساتھ چمکا اور اس نے پرسکون انداز میں کہا: "ہم اکشواکو نسل کے شہزادے ہیں۔ ہم جنگل میں رہنے آئے ہیں۔ کیا ہم جان سکتے ہیں کہ تم کون ہو؟"

راکشس نے جواب دیا: "اچھا تو تم دسرتھ کے بیٹے ہو نا؟ میرے باپ کا نام جے ہے۔ اور راکشس مجھے ویرادھ کہہ کر پکارتے ہیں۔ تم ہتھیار بند کشتریہ میرے سامنے بے وقعت ہو' تم اپنے ان مضحکہ خیز ہتھیاروں سے میرا کیا بگاڑ سکتے ہو؟ میں نے برہما سے یہ عنایت حاصل کی ہے کہ کوئی ہتھیار مجھے نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس لڑکی کو یہیں چھوڑ کر بھاگ جاؤ۔ تمہاری جان اسی صورت میں بچ سکتی ہے۔"

رام کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں۔ "تیری موت کا وقت آ گیا ہے۔" رام نے یہ کہہ کر اپنی کمان کھینچی اور راکشس پر ایک تیز تیر چلایا۔ تیر نے اس کے جسم کو چیرا اور خون میں لتھڑا ہوا زمین پر گر پڑا۔ لیکن راکشس مرا نہیں۔ تکلیف میں پاگل ہو کر اس نے سیتا کو زمین پر رکھا' اپنا نیزہ اٹھایا اور منہ کھول رام اور لکشمن پر جھپٹا۔ شہزادوں نے اس پر تیروں کی بارش کر دی۔ تیر اس کے چربیلے جسم میں پیوست ہو گئے اور وہ کسی دیو قامت خارپشت جیسا نظر آنے لگا۔ تاہم' راکشس نے ہنستے ہوئے اپنے جسم کو جھکا تو سارے تیر جھڑ کر نیچے گر پڑے۔ اس نے سیدھا ہو کر نیزہ دوبارہ اٹھایا۔ رام اور لکشمن نے دو تیر مار کر نیزہ توڑ دیا اور تلوار ہاتھ میں لے کر اس کی جانب بھاگے۔ لیکن راکشس نے ان دونوں کو اپنے ہاتھوں پر اٹھا کر کندھوں پر رکھا اور جنگل میں لے گیا۔ سیتا نے انہیں جنگل کی تاریکی میں غائب ہوتے دیکھا اور اونچی اونچی رونے لگی۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

راکشس کے کندھوں پر بیٹھے ہوئے رام اور لکشمن کو پتہ چل گیا کہ ہتھیار اسے مار نہیں سکتے۔ انہوں نے اس کے بازو مروڑ کر توڑ ڈالے اور پھر ہاتھوں پیروں کے ساتھ حملہ کیا۔ برہما کی دی ہوئی عنایت کی باعث وہ اب بھی اسے نہ مار سکے لیکن اس کے زخموں کی تکلیف اس قدر شدید تھی کہ وہ کراہنے لگا۔ بدقسمتی سے اس نے قتل نہ ہونے کی طاقت تو مانگ لی تھی لیکن درد سہنے کی نہیں۔

دونوں بھائیوں نے زخمی راکشس کو زمین پر پھینکا اور رام نے اس کی گردن پر پیر رکھ کر اسے اٹھنے نہ دیا۔

دراصل راکشس کو اپنے کسی سابق جنم میں بددعا ملی تھی جس کے باعث اس کا شعور غائب ہو گیا۔ لیکن رام کا پاؤں لگنے کی برکت سے ایک دم اسے سب کچھ یاد آ گیا اور وہ ہاتھ جوڑ کر عاجزی سے بولا: "اے دیو' آپ کے پاؤں نے مجھے چھوا تو میری آنکھیں کھل گئی ہیں۔ میں نے آپ کو پہچان لیا ہے۔ میں ایک بددعا کا شکار ہوں' لیکن آپ مجھے بچا سکتے ہیں۔ میں پیدائشی راکشس نہیں بلکہ ایک گندھرو ہوں۔

"میری حاصل کی ہوئی عنایت میری نجات کی راہ میں رکاوٹ ہے۔ اگر آپ کسی طرح مجھے مار ڈالیں تو میں اپنی اصل حالت میں لوٹ کر آسمان پر چلا جاؤں گا۔"

لہٰذا رام اور لکشمن نے اسے ہتھیاروں کے بغیر ٹکڑے ٹکڑے کر کے زمین میں دبا دیا' اور راکشس گندھروں کی دنیا میں واپس چلا گیا۔

پھر شہزادے واپس اس جگہ پر گئے جہاں سیتا خوفزدہ کھڑی تھی' اور اسے سارا واقعہ بتایا۔

وہ سربھنگ کے آشرم میں گئے۔ اندر وہاں دیگر دیوتاؤں کے ساتھ بیٹھا ایک رشی سے باتیں کر رہا تھا۔ تب رام اپنے بھائی اور بیوی کے ہمراہ رشی کے پاس پہنچا اور سلام عقیدت پیش کیا۔ رشی نے رام کو دیکھ کر اپنا سلسلہ گفتگو منقطع کر دیا تھا۔

بوڑھے سنیاسی نے کہا: "میں تمہارا ہی منتظر تھا۔ میری موت کا وقت آ گیا ہے لیکن میں مرنے سے پہلے تمہیں دیکھنے کا خواہشمند تھا۔ اب میری تمنا پوری ہو گئی ہے' اور میں اپنے تمام تپوں کا حاصل تمہارے نام کرتا ہوں۔"

رام نے جواب دیا: "محترم گرو' کیا مجھے خود تپ کر کے نیکی نہیں کمانی چاہیے؟ میں

آپ کے کمائے ہوئے فائدے کیسے وصول کر سکتا ہوں؟ میں نے جنگل میں رہنے کی خاطر سب کچھ ترک کر دیا ہے۔ مجھے بتائیں کہ جنگل میں بہترین رہائش گاہ کہاں ملے گی' اور اپنے آشیرباد کے ساتھ مجھے روانہ کریں۔"

رشی کو رام اوتار کا راز معلوم تھا' اس نے رام سے کہا: "سُتیکشن رشی سے جا کر پوچھو کہ تمہیں جنگل میں کس جگہ پر رہنا چاہئے۔"

اس کے بعد سربھنگ نے آگ جلائی اور اس میں داخل ہو گیا۔ مادی جسم شعلوں میں راکھ بنا اور ایک پرشباب ملکوتی پیکر ابھر کر آسمانوں کی جانب چلا گیا۔

جنگل کے رشیوں نے ویرادھ کی موت کی خبر سنی تو رام کے پاس آئے اور اسے گھیرے میں لے لیا۔ انہوں نے کہا: "اے بادشاہ! آپ اس علاقے میں رہنے آئے ہیں۔ آج کے بعد ہم راکشسوں کی شرارتوں کے بغیر بے فکر ہو کر ریاضت کریں گے۔ وہ دیکھیں' ہر طرف ہڈیاں بکھری پڑی ہیں۔ یہ راکشسوں کے مارے ہوئے تپسیوں کی باقیات ہیں۔ پمپا (40) اور مندا کنی کے کناروں پر آباد رشی ان آدم خور راکشسوں کے باعث ہر دم خوف کا شکار رہتے۔

"بادشاہ کا اولین فرض اپنی رعایا کی حفاظت کرنا ہے۔ جس طرح گرہست لوگ محصول ادا کرتے ہیں' اسی طرح ہم اپنے تپوں کا ایک حصہ بادشاہ کے نام کرتے ہیں۔ آپ دیوتاؤں کے بادشاہ اندر کی طرح پرنور ہیں۔ ہمیں ان راکشسوں کی قتل و غارتگری سے بچائیں۔ آپ ہی ہمارا آخری سہارا ہیں۔"

رام نے جواب دیا: "اے عظیم رشیو' میں تمہارا حکم ماننے کا پابند ہوں۔ میں نے بادشاہت سے دستبرداری اختیار کی اور اپنے باپ کی خواہش پر عمل کر کے جنگل میں چلا آیا۔ اگر بطور بیٹا اپنا فرض ادا کرتے ہوئے میں تمہاری بھلائی کے لئے بھی کچھ کر سکوں تو خود کو دگنا خوش نصیب سمجھوں گا۔"

"میں جنگل میں ہی رہ کر راکشسوں کو تباہ کروں گا اور تمہیں مشکل سے نجات دلاؤں گا۔ اپنا خوف دل سے نکال پھینکو۔"

رام کی جانب سے مدد کے وعدے نے رشیوں کو راحت اور مسرت دی۔ تب رام' لکشمن اور سیتا سُتیکشن کے آشرم کی طرف روانہ ہوئے۔ وہ گھنے جنگل میں گھری ہوئی ایک

Scanned and Uploaded By Nadeem

UploadedbyNadeem

بڑی پہاڑی پر گئے۔ انہوں نے کھردرے لباس دھوپ میں خشک ہوتے دیکھے اور کچھ ہی دیر بعد بوڑھا رشی بھی مل گیا۔

شہزادے نے اسے سلام کر کے کہا: "میرا نام رام ہے۔ اے مقدس رشی' میں آپ کا درشن کرنے آیا ہوں۔ میں آپ کی آشیرباد کا طالب ہوں۔"

رشی نے اٹھ کر اسے گلے لگایا۔ "خوش آمدید' اے دھرم کے محافظ۔ میرا آشرم تمہارے وجود سے پرنور ہو گیا ہے۔ جب میں نے سنا کہ تم نے ایودھیا کو چھوڑ کر چترکوٹ میں مسکن بنایا ہے تو جانتا تھا کہ تم یہاں ضرور آؤ گے۔ میں تم سے ہی ملنے کا منتظر تھا۔ ورنہ کافی عرصہ پہلے اپنا جسم تیاگ چکا ہوتا۔

میں اپنی فضیلتیں تمہارے نام کرتا ہوں۔ انہیں اپنے' اپنے بھائی اور شہزادی کے لئے وصول کرو۔" رشی کا چہرہ ایک طویل مقدس زندگی کے نور سے معمور تھا۔

یہ رشیوں کا دستور تھا کہ وہ اپنے تپوں سے حاصل کی ہوئی فضیلتیں مہمانوں کے نام کر دیا کرتے تھے۔ رام نے جواب دیا: "اے بزرگ' میں اپنے ہی نیک اعمال کے ذریعہ فضیلت حاصل کروں گا۔ آپ کی رحمت سے میں اس کام میں کامیابی کی پوری امید رکھتا ہوں۔ میں جنگل میں رہنا چاہتا ہوں۔ رشی سربھنگ نے مجھے یہاں آپ کے پاس آشیرباد اور یہ ہدایت لینے بھیجا ہے کہ میں اپنا باقی بن باس گزارنے کے لئے جنگل میں کس جگہ پر آشرم بناؤں۔"

رشی کا چہرہ خوشی سے دمک اٹھا اور اس نے بامعنی انداز میں کہا: "تم اسی آشرم میں رہ سکتے ہو۔ آس پاس بہت سے رشی رہتے ہیں۔ جنگل پھلوں اور خوردنی جڑوں سے بھرا پڑا ہے۔ لیکن باہر وحشی درندے رشیوں کو ہلاک کرتے اور ان کی ریاضت میں خلل ڈالتے ہیں۔ رشی یہ تکلیف برداشت کرنے کے قابل نہیں۔ اسی لئے یہ جگہ اچھی رہے گی۔"

شہزادہ سمجھ گیا کہ رشی کیا کہنا چاہ رہا تھا۔ وہ جھکا اور اپنی کمان پہ ہاتھ دھر کر بولا: "اے مقدس بزرگ! میں ان راکشسوں کا خاتمہ کر دوں گا۔ میری کمان طاقتور اور تیر تیز ہیں۔ ہمارا اس آشرم میں رہنا مناسب نہیں۔ اس سے آپ کی ریاضت میں خلل آئے گا۔ ہم آس پاس ہی اپنے لئے کوئی اور جگہ ڈھونڈتے ہیں۔ ہمیں آگیا (اجازت) دیجئے۔"

وہ رات انہوں نے رشی کے آشرم میں ہی بطور مہمان گزاری۔ اگلی صبح تینوں اٹھ کر پھولوں سے مہکتے ہوئے ٹھنڈے پانی میں نہائے' یگیہ کی آگ روشن کی' پوجا پاٹھ سے فارغ

ہوئے اور رشی کے چرن چھوئے۔

"آپ کی مہمانی سے ہم نے بہت اچھی رات گزاری۔ ہم یہاں کے دیگر رشیوں سے مل کر ان کی آشیرباد لینا چاہتے ہیں۔ دھوپ تیز ہونے سے پہلے پہلے روانہ ہو جانا بہتر ہے۔ اب ہمیں اجازت دیں۔"

رشی نے شہزادوں کو گلے لگا کر دعا دیتے ہوئے کہا: "ڈنڈک جنگل میں نیک رشیوں کے پاس جانا۔ ان سب نے بڑی ریاضتوں کے بعد الوہی قوتیں حاصل کی ہیں۔ جنگل واقعی ہرنوں، پرندوں اور کنول بھرے تالابوں کے ساتھ حسین نظارہ پیش کرتا ہے۔ لکشمن، اب تم اپنے بھائی اور سیتا کے ساتھ جاؤ۔ جب بھی دل چاہے اس آشرم میں آ جانا۔"

تینوں نے دستور کے مطابق رشی کے گرد چکر لگایا اور رخصت لی۔ سیتا نے انہیں تلواریں، کمانیں اور ترکش پکڑائے اور شہزادے زیادہ تابدار چہروں کے ساتھ روانہ ہو گئے۔

○

دس سال گزر گئے

یہاں سے آرنیہ کانڈ (بن باس کا باب) شروع ہوتا ہے۔ شاعر اس کا آغاز سیتا پر مصیبت نازل ہونے سے کرتا ہے۔ شہزادے کے کندھوں پر ایک اور ذمہ داری آن پڑی ہے۔ اسے راکششوں کو بھی مارنا ہے جو ڈنڈک جنگل میں رشیوں کو ستاتے اور مارتے ہیں۔ آنے والے واقعات کے خیال نے سیتا کے دل میں خوف بن کر سر اٹھایا۔

سیتا نے اپنے پیارے شوہر سے پوچھا: "آپ اور لکشمن جنگل میں محض سنیاسی بن کر ہی کیوں نہیں رہتے؟ یہ حفاظت کرنے کا ذمہ کیوں لے لیا؟ آپ متوفی بادشاہ کا قول نبھانے یہاں آئے ہیں۔ رشیوں کو تحفظ دینا صاحب اقتدار بادشاہ کا کام ہے۔ اپنے دفاع کے علاوہ کسی اور مقصد کے تحت قتل و غارت کرنا سنیاس کے منافی ہے۔ لیکن آپ نے رشیوں کی حفاظت کا وعدہ کر لیا۔ میں سوچتی ہوں کہ ہمارا کیا بنے گا۔"

یہ محبت بھرے اور نرم الفاظ سیتا نے اس وقت کہے جب وہ رشی ستیکشن کے آشرم سے نکل کر ڈنڈک جنگل میں کسی اور آشرم کی طرف جا رہے تھے۔

سیتا نے کہا: "میرے مشورے کا برا نہ مانیں۔ میں بے پناہ محبت کے ہاتھوں مجبور ہو کر ایک کمزور عورت کے طور پر ہی بات کر رہی ہوں۔ آپ دھرم کو خوب جانتے ہیں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ انسان خواہش کی وجہ سے تین قسم کے گناہوں میں جا پھنستا ہے: دروغ گوئی، لالچ اور تشدد۔ اس شخص سے تو دروغ گوئی کی توقع بھی نہیں کی جا سکتی جس نے سچ کی خاطر سلطنت کو ٹھوکر مار دی اور یہاں جنگل میں موجود ہے۔ جہاں تک لالچ کا معاملہ ہے تو کیا مجھے معلوم نہیں کہ آپ اپنے ذہن میں کبھی کسی عورت کا خیال میں نہیں آنے دیں گے؟ لیکن میں تیسری قسم کے گناہ کے متعلق فکرمند ہوں۔ کیا ہم کسی ایسے کو ماریں گے جس نے ہم پر حملہ نہیں کیا؟ چاہے یہ راکشس ہوں یا کوئی اور، ہم کسی ایسے کو قتل کیوں کریں جو ہم سے تعرض نہیں کرتا؟ میرے خیال میں آپ نے رشیوں سے وعدہ کرتے وقت جلدی کی۔ برے کو قتل کرنا بے شک کشتریہ فرائض میں داخل ہے، لیکن کیا یہ فرض اب بھی آپ پر لاگو ہوتا ہے جبکہ آپ اس کی مراعات سے دستبردار ہو کر بن باس لے چکے ہیں؟"

Scanned and Uploaded By Nadeem

"بادشاہت کے فرائض کا تعلق شاہی منصب سے ہے۔ سنیاسیوں والے کپڑے پہن کر اور بال گوندھ کر اب آپ پاک اور سادہ سنیاسی ہیں۔ یقیناً آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں۔ میں تو بس یہ کہہ رہی ہوں کہ کوئی کام اپنے ذمہ لینے سے پہلے اچھی طرح سوچ لیں۔"

اس نکتہ چینی کے باوجود سیتا کے لئے رام کی محبت و تحسین میں اضافہ ہو گیا۔ اس نے کہا: "واقعی، میری پیاری، تم جنک کی حقیقی بیٹی کی طرح بات کر رہی ہو۔ لیکن سیتا، کیا ایک مرتبہ تم نے نہیں کہا تھا کہ کشتریہ کے اٹھائے ہوئے ہتھیاروں کا مقصد دوسروں کی حفاظت کرنا ہوتا ہے؟ جب لاچار لوگ ظلم کا شکار ہوں تو کشتریہ آرام سے کیسے بیٹھا رہ سکتا ہے؟ جب ہم یہاں آئے تو رشیوں نے اپنے مسائل کا ذکر کیا اور تحفظ مانگا۔ وہ راکششوں کے مظالم سہنے کے قابل نہیں جو انہیں کچا چباتے اور ان کے آشرم توڑ ڈالتے ہیں۔ کیا انہوں نے ہمیں ہڈیوں کا ڈھیر نہیں دکھایا تھا؟ انہوں نے کہا کہ تم بادشاہ کے بیٹے ہو، اب ابھرتا ہوا سورج ہماری تکالیف کی تاریکی دور کر دے گا، تم ہی ہمارا آخری سہارا ہو۔ کیا ہم شہزادے یہ رحمدلانہ التجا سن کر بھی ان کی مدد نہ کریں؟ ہر کشتریہ، ہر شخص کو اپنا فرض ادا کرنا چاہیے، نہ کہ محض بادشاہ کو۔ یقیناً تمہیں میری حفاظت کی فکر ہے۔ اگر تمہاری بات کو درست مان لیا جائے تو بھی میں ان سے وعدہ کر چکا ہوں اور واپس نہیں مڑ سکتا۔ انہوں نے کہا کہ تم ہمارا آخری سہارا ہو، اور میں نے ان کی حفاظت کرنے کا وعدہ کر لیا۔ کیا ہوا اقرار واپس نہیں لیا جا سکتا۔ میں اپنی کہی ہوئی بات کی تردید نہیں کر سکتا۔ مجھے اور تمہیں مل کر دھرم کے راستے پر چلنا ہو گا۔ ہمارے درمیان اختلاف کیسے ہو سکتا ہے؟" وہ یوں باتیں کرتے کرتے جنگل میں چلتے گئے۔

رامائن میں یہ گفتگو ایک طوفان سے پہلے بادل کی طرح نظر آتی ہے۔ یہ فضا تبدیل کرنے کا ہنرمندانہ انداز ہے نہ کہ محض فقرے بازی۔

رام، سیتا اور لکشمن نے رشیوں کے درمیان دس سال خاموشی سے گزار دیئے۔ گھنے اور وسیع ڈنڈک جنگل میں متعدد آشرم تھے جہاں رشی ریاضتیں کرتے اور مکمل تیاگ کی زندگی گزارتے تھے۔ شہزادوں نے ایک آشرم میں ایک مہینہ گزارا، دوسرے میں تین ماہ تیسرے میں غالباً ایک ماہ۔ وہ مہمان بن کر رہے۔

جنگل ناقابل بیان حد تک خوبصورت تھا۔ ہر طرف غزال اور کوہان دار بھینسے، مور، ہاتھی، پرندے، درخت، بیلیں، نیلے آبی سوسن تھے ---- والمیکی کی خوبصورت شاعری میں

ان سب کو نئی زندگی ملی۔

رام ان دس برسوں میں بہت خوش و خرم رہا۔ لکشمن اور سیتا کی پرسکون اور راحت بخش صحبت کی مسرت میں عظیم اور مقدس آدمیوں کی سنگت کی خوشی نے اضافہ کر دیا۔ یہ دس برس ایک چھوٹے سے باب میں بیان کیے گئے ہیں۔ خوشی خوشی گزارا ہوا وقت مختصر لگتا ہے اور اسے "تفصیلاً" بیان کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی۔

جب دس سال اسی طرح بیت گئے اور بن باس کی مدت ختم ہونے والی تھی تو رام کو رشی اگستیہ کے درشن کرنے کی خواہش ہوئی جو جنوب میں رہتا تھا۔ وشوامتر کی طرح یہ رشی بھی تینوں لوکوں میں مشہور تھا۔ کہا جاتا تھا کہ اگر ہمالیہ اور وندھیا کے درمیان کی ساری دانش اور روحانی قابلیت کو ایک پلڑے میں رکھا جائے اور اگستیہ کو دوسرے پلڑے میں تو جنوبی پلڑا بھاری نکلے گا۔

شیو اور پاروتی کی شادی کے دوران بھی اگستیہ کی قدامت کی ایک کہانی موجود ہے۔ تمام رشی اس عظیم پرمسرت موقع پر کوہ کیلاش پر گئے تھے۔ صرف اگستیہ ہی جنوب میں رہا اور یوں دھرتی کا توازن قائم رکھا۔

ایک دفعہ وندھیا پہاڑ آسمانوں کی طرف بڑھا اور شمالی و جنوبی کروں کے درمیان سورج کی راہ میں حائل ہونے کا خطرہ پیدا کر دیا۔ دیوتا بہت خوفزدہ ہوئے اور مدد کے لئے اگستیہ کے پاس آئے۔ رشی پہاڑ کے سامنے کھڑا ہو گیا جو اس کے سامنے تعظیماً جھکا۔ پھر اس نے پہاڑ سے کہا: "تم ہمیشہ یوں ہی رہو گے۔" اور پہاڑ آج بھی لمبا اور نیچا ہے۔

دو راکششوں واتاپی اور الوالا نے رشیوں کو بہت مصیبت میں ڈالا۔ واتاپی نے ایک عنایت حاصل کی تھی کہ اس کے جسم کو چاہے کتنے ہی حصوں میں تقسیم کر دیا جائے لیکن وہ دوبارہ جڑ کر پہلے سے بھی زیادہ طاقتور جسم کی صورت اختیار کر لیں گے۔ الوالا ایک برہمن کا روپ بدل کر بار بار ہر رشی کے پاس جا کر کہتا، "اے گرو، آپ میرے غریب خانے پر چلیں اور میرے بزرگوں کے لئے پکایا گیا پاک کھانا قبول کر کے شکریہ کا موقع دیں۔"

قدیم قواعد کے مطابق اس کی دعوت کسی بھی صورت میں رد نہیں کی جا سکتی تھی۔ چنانچہ رشیوں کو دعوت قبول کرنا پڑتی۔ الوالا انہیں اپنے بھائی واتاپی کا گوشت پکا کر کھلا دیتا اور دستور کے مطابق مہمانوں سے پوچھتا: "کیا آپ سیر ہو گئے؟" جواب ملتا "ہاں ہم نے پیٹ بھر کر کھایا ہے۔" تب الوالا آواز دیتا "واتاپی! باہر آ جاؤ!" اور واتاپی الوالا کی آواز پر

Scanned and Uploaded By Nadeem

مہمانوں کے معدوں کو چیرتا ہوا دوبارہ ایک جسم کی صورت میں زندہ ہو جاتا۔ بہت سے رشیوں کی موت اسی طرح واقع ہوئی۔

ایک روز الوالا نے اگستیہ کے ساتھ بھی یہی گھناؤنا کھیل کھیلنا چاہا۔ معمول کے مطابق واتاپی گوشت کی صورت میں اگستیہ کی انتڑیوں میں داخل ہوا۔ بلاشبہ اگستیہ کو اس بات کا علم تھا' لیکن وہ ایک سچا گیانی (41) تھا اور اس میں راکشس کو ہضم کرنے کی طاقت موجود تھی۔

"کیا آپ سیر ہو گئے؟" الوالا نے پوچھا۔

"ہاں' میں نے پیٹ بھر کر کھا لیا ہے۔" اگستیہ نے جواب دیا۔

الوالا نے پکارا' "واتاپی' باہر آ جاؤ۔"

اگستیہ ہنستے ہوئے بولا' "واتاپی تو ہضم ہو چکا ہے' میرے محترم میزبان!"

کیا؟ کیا آپ نے میرے بھائی کو مار ڈالا؟" الوالا یہ کہہ کر اگستیہ پر جھپٹا۔

رشی نے غصے کے ساتھ اپنی آنکھیں کھولیں اور راکشس وہیں راکھ ہو گیا۔ اس دن کے بعد کبھی کوئی راکشس اگستیہ کے نزدیک نہ آیا اور وہ دوسرے رشیوں کی بھی حفاظت کرتا رہا۔

رام پہلے اگستیہ کے چھوٹے بھائی کے آشرم میں گیا اور اگستیہ کے پاس جانے سے پہلے اس کی آشیرباد حاصل کی۔ رام جنوب کی سمت میں اگستیہ کے علاقے کے پاس پہنچا تو ہر طرف ایک روشنی دیکھی' پرند اور چرند بلا خوف و خطر برہمنوں کے درمیان گھوم پھر رہے تھے۔

رام نے لکشمن سے کہا کہ آگے جا کر رشی کو اس کے آنے کی اطلاع دے۔ لکشمن رشی کے ایک شاگرد سے ملا اور اس کے ہاتھ پیغام بھیجا: "دسرتھ کا بیٹا رام چندر اپنے بھائی اور بیوی کے ساتھ عظیم رشی کا آشیرباد لینے آیا ہے۔"

اگستیہ نے شہزادوں کا پرتپاک استقبال کیا اور کہا: "میں نے سنا تھا کہ تم چترکوٹ میں رہنے آئے ہو اور تم سے ملاقات کرنے جانا چاہتا تھا۔ تمہارے بن باس کی مدت ختم ہونے کو ہے۔ باقی عرصہ یہیں پر خیر و عافیت سے گزارو۔ یہ جگہ راکشسوں کے خطرات سے قطعی پاک ہے۔"

رام نے جواب دیا: "میں آپ کی عنایات پر بہت خوش ہوں اور آپ کا شکریہ ادا کرتا

ہوں۔ لیکن میں نے ڈنڈک جنگل کے رشیوں کو تحفظ دینے کا وعدہ کیا ہے' اور اب آپ کا آشیرباد حاصل کر لینے کے بعد مجھے واپس جانا ہو گا۔"

اور اگستیہ نے کہا: "تمہاری بات درست ہے۔" پھر اس نے رام کو ایک کمان دی جو وشوکرم نے وشنو کے لئے بنائی تھی۔ اس کے علاوہ کبھی خالی نہ ہونے والا ایک ترکش اور تلوار بھی دی۔ پھر خواہشات کا اظہار کیا' "رام' راکشسوں کو ان ہتھیاروں کے ساتھ تباہ کرنا جو وشنو نے مجھے دیئے تھے۔"

اگستیہ نے شہزادے کو مشورہ دیا کہ اپنے بن باس کا باقی عرصہ پنچ وتی (42) میں گزارے۔

"خدا تم پر رحمت نازل کرے۔ او شہزادے' سیتا کا خیال رکھنا جس نے تمہاری محبت میں بے انتہا مشکلات ہنسی خوشی برداشت کیں۔ عورتیں فطرتاً آرام طلب اور دشواریوں سے دامن بچانے والی ہوتی ہیں لیکن سیتا میں ایسی کوئی کمزوری نہیں پائی گئی۔ وہ ارون دھتی جیسی ہے۔ رام چندر' تم لکشمن اور سیتا کے ہمراہ جہاں بھی جاؤ گے وہاں ہر طرف خوبصورتی پھیل جائے گی۔ لیکن پنچ وتی بذات خود دلکش مقام ہے اور سیتا کو وہاں تم دونوں کی حفاظت میں رہنا بہت پسند آئے گا۔ وہاں پھل اور خوردنی جڑیں بکثرت ہیں۔ دریائے گوداوری (43) کے کنارے پر ٹھہرنا۔ تمہارے بن باس کا عرصہ ختم ہونے والا ہے۔ تم اپنے باپ کا وعدہ جلد ہی پورا کر دو گے۔ یایاتی کی طرح دسرتھ کی خدمت بھی سب سے بڑے بیٹے نے کی۔"

○

Scanned and Uploaded By Nadeem

سورپ نکھا (راون کی بہن)

شہزادوں اور سیتا نے اگستیہ کی ہدایت پر عمل کرتے ہوئے پنچ وٹی کی راہ لی۔

راستے میں ان کی ملاقات ایک دیو پیکر پرندے سے ہوئی جو بڑے سے درخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ انہوں نے اسے راکشس سمجھا۔

رام نے غصے کے ساتھ پوچھا: "کون ہو تم؟" تاہم' گدھ نے نہایت پر محبت اور دھیمی آواز میں جواب دیا: "میرے بچے' میں تمہارے باپ کا بوڑھا دوست ہوں۔" پھر اس نے ساری کہانی سنائی۔

جٹایو (گدھ) سمپاتی کا بھائی' طلوع آفتاب کے دیوتا ارون کا بیٹا تھا۔ یہ ارون وشنو کی سواری کے عظیم شاہین گروڑا کا بھائی تھا۔

اس نے کہا: "جب تم سیتا کو اکیلا چھوڑ کر جنگل میں شکار کرنے جاؤ گے تو میں اس کی حفاظت کروں گا۔"

شہزادہ بہت خوش ہوا اور شکریہ کے ساتھ رضامندی ظاہر کر دی۔ تب وہ اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔

رام پنچ وٹی کی دلکشی دیکھ کر بہت پرجوش ہوا اور دل ہی دل میں اگستیہ کا مشکور ہوا کہ اس نے انہیں یہاں بھیجا۔ اس نے لکشمن کو بتایا: "ہم یہاں اپنا آشرم تعمیر کر کے جب تک چاہیں ہنسی خوشی رہ سکتے ہیں۔ یہ پہاڑیاں نزدیک تو ہیں لیکن اتنی بھی نہیں۔ وہ دیکھو غزال کے غول۔ پھولوں سے لدے درخت اور خوش گلو پرندے' دریا' چمکیلی ریت ------ ہر چیز خوبصورت ہے۔ ہمارے لئے کوئی جگہ منتخب کر کے آشرم بناؤ۔"

لکشمن نے بھائی کے حکم پر فوراً عمل کیا۔

یہاں والمیکی نے لکشمن کی کاریگری اور تیزی کا نقشہ کھینچا ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ کیسے کچی دیواریں بنا کر چھت ڈالی گئی۔ رام لکشمن کی تعریف کرتا رہا۔

شہزادے نے محبت اور خوشی کے آنسو بہاتے ہوئے کہا۔ "آپ میرے لئے باپ سے بڑھ کر ہیں۔"

اس بات پر ضرور حیرت ہوتی ہے کہ لکشمن نے یہ ساری مہارت کہاں سے حاصل کر لی تھی۔ دراصل ان دنوں' شہزادوں کی تعلیم و تربیت میں بھی زندگی کے حقائق کا علم اور جسمانی مہارت کا فروغ شامل ہوتا تھا تاکہ مشکل وقت پڑنے پر کسی پر انحصار نہ کرنا پڑے۔

پنچ وٹی کے آشرم میں رام اور سیتا نے ہنسی خوشی دن گزارے اور لکشمن ان کی خدمت کرتا رہا۔

موسم سرما کے اوائل میں ایک دن وہ تینوں معمول کے مطابق گوداوری دریا پر نہانے' پرارتھنا کرنے اور پانی بھرنے گئے۔ وہ خوبصورت موسم کی باتیں کرتے جا رہے تھے۔ لکشمن کو بھرت کا خیال آیا کہ وہ کیسے اس مہینے کی مجوزہ رسوم ادا کرنے میں مصروف ہو گا۔

اس نے کہا: "بھرت کو پرتعیش زندگی گزارنے کا پورا حق حاصل ہے لیکن اس نے سخت زندگی اپنائی کیونکہ ہم یہاں بن باس کی سختیاں جھیل رہے ہیں۔ میرا دل اس کے لئے بہت دکھی ہے۔ اس سرد موسم میں بھی بیچارہ بھرت بہت کم کھاتا اور ننگے فرش پہ سوتا ہو گا۔ اس ٹھنڈی صبح میں بھی وہ غالباً دریائے سرایو کی جانب پیدل جا رہا ہو گا۔ ہم کتنے خوش قسمت ہیں کہ ہمیں اتنا اچھا بھائی ملا! سوچ' قول اور عمل میں پاکیزگی میں اور تمام مسرتوں اور تعیشات سے کنارہ کش ہو کر وہ ہماری خاطر زہد و ریاضت کی زندگی گزار رہا ہے۔ وہ بالکل ہمارے پیارے باپ جیسا اور اپنی ماں کے بالکل برعکس ہے۔ کائیکی جیسی ظالم عورت اتنے اچھے بیٹے کو کیسے جنم دے سکتی ہے؟"

رام نے اسے ٹوک کر کہا: "بھرت اور اپنے باپ کے متعلق جتنی باتیں چاہے کرو لیکن کائیکی کو ملامت نہ کرو۔ بھرت کے متعلق تمہاری تمام باتیں درست ہیں اور آج میرے ذہن میں بھی اس کے لئے محبت بھرے خیالات آ رہے ہیں۔ اس سے ملنے میں کتنی دیر رہ گئی ہے؟ لکشمن ہمیں یہ خوشی کب نصیب ہو گی؟ ہم چاروں بھائی کب اکٹھے رہیں گے؟ بھرت کے پیار بھرے الفاظ اب بھی میرے کانوں میں رس گھول رہے ہیں۔"

یوں انہوں نے گھر اور بھرت کی یاد میں باتیں کرتے ہوئے اس سردیوں کی صبح گوداوری میں اشنان کیا۔

اپنے اسلاف کے لئے نذر چڑھانے اور سورج سے پرارتھنا کرنے کے بعد رام خدا شیو کی طرح اٹھا اور سیتا اور لکشمن کو لے کر آشرم میں واپس آ گئے۔

صبح کے فرائض ادا کر کے وہ پرانے دنوں کی حسین یادوں اور پرانی کہانیوں کا ذکر کرنے

Scanned and Uploaded By Nadeem

Uploaded by Nadeem

گئے۔

ابھی وہ ماضی کی دلچسپیوں میں ہی کھوئے ہوئے تھے کہ اچانک وہاں ایک راکشس عورت آئی اور انہیں دیکھا۔ وہ راون کی بہن سورپ نکھا تھی جو بگڑی ہوئی جوان لڑکیوں جیسی سوچیں سوچتی ہوئی جنگل میں آوارہ گردی کر رہی تھی۔ وہ خوفناک حد تک بدصورت تھی، لیکن اپنی مرضی سے کوئی بھی خوب صورت روپ دھارنے کی جادوئی قوت رکھتی تھی۔ رام کی دیوتاؤں جیسی وجاہت اور دلکشی دیکھ کر وہ اس پر فریفتہ ہو گئی۔ اس نے رام کے پاس آ کر کہا:

"تم کون ہو جو سنیاسیوں کے لباس میں ایک عورت اور آلات حرب ساتھ لئے گھوم رہے ہو؟ تم اس جنگل میں کیوں بیٹھے ہو جو راکشسوں کی ملکیت ہے؟ سچ بات بتاؤ۔"

ان دنوں یہ دستور تھا کہ جب کسی شخص سے اس قسم کے سوال پوچھے جاتے تو وہ اپنا نام، شہر کا نام اور تاریخ بتاتا اور نووارد سے اس کے خاندان کے متعلق اور سفر کا مقصد پوچھتا تھا۔

رام نے کہا: "میں عظیم بادشاہ دسرتھ کا سب سے بڑا بیٹا ہوں۔ میرا نام رام ہے۔ یہ میرا بھائی لکشمن اور بیوی سیتا ہیں۔ اپنے والدین کے کہنے پر اور دھرم پر عمل کرتے ہوئے میں نے بن باس لیا ہے۔ اور برائے مہربانی اب تم اپنا تعارف کرواؤ۔ تم کس خاندان کی ہو؟ تم راکشس نسل کی عورت جیسی لگتی ہو۔ تم یہاں کس لئے آئی ہو۔"

سورپ نکھا نے جواب دیا: "کیا تم نے وسروں (Visravas) کے سورما بیٹے اور راکشسوں کے بادشاہ راون کا نام سنا ہے؟ میں اس کی بہن ہوں۔ میرا نام سورپ نکھا ہے۔ میرے بھائی کمبھ کرن اور وبھیشن بھی مشہور جنگجو ہیں۔ کھر اور دوشن بھی، جو اس علاقے کے حاکم ہیں، میرے بھائی ہیں۔ وہ بھی بڑے طاقتور سورمے اور بارسوخ ہیں۔ لیکن میں ان کے زیر اختیار نہیں، بلکہ آزاد ہوں---- اپنی مرضی اور خوشی سے جو چاہوں کر سکتی ہوں۔ درحقیقت اس جنگل میں ہر کوئی مجھ سے ڈرتا ہے۔" اس نے یہ بات اپنا رعب جمانے کے لئے کہی تھی۔

اور پھر بولی: "تمہیں دیکھتے ہی میں تمہاری محبت میں گرفتار ہو گئی۔ اب تم میرے شوہر ہو۔ تم اس حقیر سی عورت کو ساتھ لے کر کیوں گھومتے پھر رہے ہو؟ تمہاری ساتھی بننے کی اہل میں ہوں۔ میرے ساتھ آؤ۔ آؤ اپنی مرضی سے جنگل میں گھومیں پھریں۔ میں جو شکل

چاہوں اختیار کر سکتی ہوں۔ اپنی اس لڑکی کی پروا نہ کرو۔ میں ایک لمحے میں اسے ہڑپ کر سکتی ہوں۔ ڈرو مت۔"

شہوت کے بہاؤ میں بہہ کر وہ اپنی نسل کے انداز میں سوچنے لگی۔

رام کو اس سب پر بہت ہنسی اور مزہ آیا۔ اس نے مسکرا کر کہا: "او حسینہ! میری خواہش کرنے سے تمہیں مشکل پیش آئے گی۔ میری بیوی میرے پاس ہے۔ میں دو بیویوں کے ساتھ زندگی گزارنے کی کوئی آرزو نہیں رکھتا۔ میرا بھائی تنہا اور بیوی کے بغیر ہے، وہ میرے جیسا ہی خوبرو بھی ہے۔ وہ تمہارے لئے بطور شوہر موزوں ہے۔ اپنا ہاتھ اسے پیش کرو اور مجھے یہیں رہنے دو۔"

رام کو یقین تھا کہ لکشمن سورپ نکھا سے نمٹ لے گا۔

راکشسی نے رام کی بات کو سنجیدگی سے لیا اور لکشمن کے پاس جا کر بولی، "او میرے راجا، میرے ساتھ چلو آؤ اپنی مرضی سے جنگل میں گھومیں پھریں۔"

لکشمن اس مضحکہ خیز ماحول میں داخل ہوا اور بولا: "احمق مت بنو۔ وہ تمہیں دھوکا دینے کی کوشش کر رہا ہے۔ کہاں تم اور کہاں میں؟ میں یہاں اپنے بھائی کا غلام جبکہ تم ایک شہزادی ہو۔ تم میری بیوی بن کر غلام کی غلام بننا کیسے قبول کر سکتی ہو؟ رام پر ہی دباؤ ڈالو کہ وہ تمہیں اپنی دوسری بیوی بنا لے۔ سیتا کی فکر نہ کرو۔ رام جلد ہی تمہیں اس پر فوقیت دینے لگے گا اور تم اس کے ساتھ بہت خوش رہو گی۔"

کوئی شخص یہاں اعتراض کر سکتا ہے کہ کیا کسی عورت، بالخصوص مبتلائے محبت عورت کو یوں تنگ کرنا درست ہے۔ لیکن اگر ہم اپنے تخیل سے کام لیں اور خود کو ایک بدہیئت چڑیل کے سامنے رکھ کر دیکھیں تو ساری صورتحال سمجھ سکتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ وہ دلکش سے دلکش روپ اختیار کر سکتی تھی، لیکن لگتا ہے کہ وہ شہوت کے خمار میں اپنا یہ حربہ بھی بھول گئی تھی۔

والمیکی کہتا ہے: "یہ بدصورت اور بدہیئت، لمبے خون آشام دانتوں، سرخ الجھے ہوئے بالوں اور شہوت بھری آواز والی راکشسی وجیہہ، پروقار اور مسکراتے ہوئے رام پر ڈورے ڈال رہی تھی۔" تامل شاعر کمبن نے یہاں سورپ نکھا کو خوبصورت بدلے ہوئے روپ میں پیش کیا۔

راکشسی نے اپنے تند و تیز ہیجانی جذبے کے ہاتھوں مجبور ہو کر وہی کیا جو لکشمن نے

Scanned and Uploaded By Nadeem
UploadedByNadeem.com

کہا تھا اور رام کے پاس واپس گئی۔ وہ ایک راکششی کی طرح ہی سوچ اور باتیں کر رہی تھی' کیونکہ اسے زندگی کا کوئی اور انداز معلوم ہی نہ تھا۔

سیتا کو دیکھ کر وہ غضبناک ہو گئی۔ "میرے اور تمہارے درمیان بس یہی ایک حقیر چیونٹی حائل ہے۔ تم اس عورت سے کیسے محبت کر سکتے ہو جس کی کمر ہی نہیں؟ دیکھو۔ میں ابھی اس کا خاتمہ کیے دیتی ہوں۔ میں تمہارے بغیر زندہ نہیں رہ سکتی۔ ایک مرتبہ میں اسے راہ سے ہٹا دوں تو ہم دونوں ہنسی خوشی ساتھ رہیں گے۔" یہ کہہ کر وہ سیتا پر جھپٹی۔

رام نے بروقت مداخلت کر کے سیتا کو بچا لیا۔ مذاق بہت آگے تک چلا گیا تھا اور طربیہ المیہ میں تبدیل ہوا ہی چاہتا تھا۔ رام نے لکشمن کو آواز دی۔ "دیکھو' میں نے بڑی مشکل سے سیتا کو بچایا ہے۔ اس چڑیل سے خود نمٹو اور اسے ذرا سبق سکھاؤ۔"

لکشمن نے فوراً اپنی تلوار نکالی اور سورپ نکھا کو دھکیل کر باہر لے گیا۔ بے توقیر اور مجروح راکششی نے اونچی آواز میں بین کیے اور جنگل میں غائب ہو گئی۔

رستے ہوئے زخموں اور تکلیف کے عالم میں وہ جا کر کھر کے پیروں میں گر گئی۔ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ سورپ نکھا نے اسے ساری کہانی سنائی۔ اس کے ساتھ ہونے والی بدسلوکی ساری راکشس نسل کی توہین تھی جس کا کفارہ صرف خون سے ہی ادا کیا جا سکتا تھا۔

سورپ نکھا نے کہا: "میری حالت دیکھو۔ یہ رام اور لکشمن نے کیا ہے اور وہ اب بھی زندہ سلامت تمہاری نگری میں گھوم رہے ہیں۔ اور تم یہاں ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھے ہو۔"

کھر کھڑا ہو کر بولا: "میری پیاری بہن' یہ سب کیا ہے؟ مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔ دھیرج رکھو اور مجھے بتاؤ کہ کیا ہوا ہے۔ تمہارے ساتھ یہ سلوک کرنے کی جرات کسے ہوئی اور کیا وہ ابھی تک اس جنگل میں موجود ہے؟ وہ کون ہے جو کوؤں اور گدھوں کی غذا بننا چاہتا ہے؟ کس نے کالے ناگ کو چھیڑا ہے؟ وہ بیوقوف کون ہے؟ کہاں ہے وہ؟ مجھے بتاؤ' میں فوراً اسے مار ڈالوں گا۔ زمین اس کے خون کی پیاسی ہے۔ کھڑی ہو جاؤ اور مجھے سارا واقعہ تفصیل سے بتاؤ۔"

سورپ نکھا کہنے لگی: "جنگل میں دو دلکش نوجوان سنیاسیوں کے بھیس میں آئے ہیں اور ان کے ساتھ ایک لڑکی بھی ہے۔ وہ خود کو دسرتھ کے بیٹے بتاتے ہیں۔ ان دونوں نے

Scanned and Uploaded By Nadeem

لڑکی کو بچانے کے لئے مجھ پر حملہ کیا اور زخمی کر دیا۔ میں ان بدمعاشوں کے خون کی پیاسی ہوں۔ پہلے انہیں قتل کرو۔ اس کے بعد سب کچھ دیکھا جائے گا۔

کھر نے اپنے سالاروں کو حکم دیا: "فوراً جا کر ان نوجوانوں کو قتل کرو اور ان کی لاشیں میرے پاس لاؤ۔ عورت کو بھی گھسیٹ کر لانا۔ دیر مت کرو۔"

چودہ سالار اس حکم کی تعمیل کرنے کے لئے روانہ ہوئے۔

کمبن کی رامائن میں سورپ نکھا مکمل طور پر انسانی اور حسین جوان عورت کے روپ میں رام کے پاس آئی اور اسے لبھانے کی کوشش کی۔ کمبن نے اس منظر کو بڑی خوبصورتی کے ساتھ پیش کیا۔

کھر اور اس کی فوج کی تباہی

سورپ نکھا کھر کے چودہ سالاروں کو لے کر رام کے آشرم میں آئی تاکہ اپنا انتقام لے سکے اور شہزادوں کا خون پی جائے۔ اس نے دونوں نوجوانوں کی طرف اشارہ کر کے اپنے جنگجوؤں سے کہا' "دیکھو' وہ ہیں وہ نوجوان جنہوں نے مجھے بے عزت اور مجروح کیا۔ انہیں فوراً" مار ڈالو۔"

رام فوراً" صورتحال سمجھ گیا اور لکشمن سے بولا: "تم ذرا سیتا کا خیال رکھنا' میں ان سے نمٹ لوں۔" یہ کہہ کر اس نے اپنی کمان سنبھال لی۔

رام نے جنگ کے مروجہ قوانین کے مطابق کھر کے سالاروں کو اپنے متعلق بتایا اور کہا' "اپنے یہاں آنے کی وجہ بتاؤ۔ جان لو کہ ہم اس جنگل میں رشیوں کے دشمنوں کو تباہ کرنے کے لئے رہ رہے ہیں۔ اگر زندگی بچانا چاہتے ہو تو فوراً" یہاں سے چلے جاؤ۔"

لیکن راکشس امن نہیں جنگ چاہتے تھے۔ اور جنگ شروع ہو گئی۔ رام کو اپنے تیروں کے ذریعہ ان راکشس سالاروں کا خاتمہ کرنے میں زیادہ دیر نہ لگی۔

سورپ نکھا ایک مرتبہ پھر ماتم زاری کرتے ہوئے کھر کے پاس گئی۔ اسے اپنے بھیجے ہوئے طاقتور جنگجو دستے کی تباہی سمجھ نہ آئی---- اسے یقین ہی نہیں آ رہا تھا۔ اس نے اپنی روتی ہوئی بہن کو تسلی دینا چاہی۔

"میں نے ناقابل شکست جنگجوؤں کو بھیجا' جو سب یم جیسے مہلک تھے۔ انہیں اب تک اپنا مشن مکمل کر لینا چاہئے تھا۔ تم رو کیوں رہی ہو؟ میرے ہوتے ہوئے تمہیں آہ و فریاد کرنے کی کیا ضرورت ہے؟"

سورپ نکھا اٹھی اور اپنے آنسو پونچھتے ہوئے بولی: "درست ہے کہ تم نے اپنے چودہ جنگجوؤں کو میرے ساتھ بھیجا تھا۔ لیکن اب وہ سبھی رام کے ہاتھوں قتل ہو چکے ہیں۔ ہتھیاروں کے استعمال میں رام کی مہارت ناقابل بیان ہے۔ اگر تم میں ذرا بھی غیرت ہے تو فوراً" چل کر رام سے لڑو اور راکشس نسل کو بچا لو۔ اگر تم نے ایسا نہ کیا تو ہمارے لوگوں کا

Scanned and Uploaded By Nadeem

تباہ ہونا یقینی ہے۔ لیکن اگر تم خوفزدہ ہو تو مجھے بتا دو' میں سمجھ جاؤں گی۔ تمہاری سلطنت کے اندر داخل ہونے والے یہ نوجوان ہماری نسل کو تباہ کرنے کا عزم کئے ہوئے ہیں۔ تم انہیں پہلے ہی جا کر مار دو۔"

سورپ نکھا نے کھر کو یہ بات سب درباریوں کے سامنے بہ آواز بلند کہی تھی۔ کھر کا کلیجہ چھلنی ہو گیا۔

"تم ایک حقیر انسان سے خوفزدہ ہو کر یوں بات کیوں کر رہی ہو؟ کچھ دیر صبر کرو' تمہیں ان کا خون پینے کو ملے گا۔" یہ کہہ کر کھر اٹھ کھڑا ہوا۔

سورپ نکھا نے کہا: "اکیلے نہ جاؤ! اپنی فوج بھی ساتھ لے لو۔"

کھر نے اس کے مطابق حکم دیا۔ ایک بہت بڑی مسلح فوج نے دوشن کی سرکردگی میں پیش قدمی کی۔ فوج کے پیچھے پیچھے کھر ایک شاندار رتھ میں بیٹھ کر روانہ ہوا۔ راستے میں کئی برے شگون دیکھ کر اس کے لشکر کی ہمت جواب دے گئی۔ وہ ہنسا اور اپنی فوج کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے بولا:

"آج تک میں نے کسی جنگ میں شکست نہیں کھائی۔ ان شگونوں کا خیال دل میں نہ لاؤ۔ ہم جلد ہی ان دو ننھے آدمیوں کو مار کر فاتحانہ انداز میں واپس آئیں گے۔"

اپنے سربراہ کے یہ الفاظ سن کر فوج نے دل مضبوط کر لئے۔

رام اور کرشن نے کسی لشکر کے ہتھیاروں کی جھنکار سن کر جنگ کی تیاری کی۔ رام نے لکشمن سے کہا: "کیا تم نے شگون نہیں دیکھے؟ یقیناً جن استھان کے راکشس یہاں سے زندہ بچ کر واپس نہیں جائیں گے! مجھے تمہاری فتح کی شان و شوکت دکھائی دے رہی ہے۔ میں راکشسوں کے لشکر کا مقابلہ کر کے انہیں تباہ کر دوں گا۔ ہتھیار باندھ لو اور سیتا کو پہاڑی غار میں لے جا کر اس کی حفاظت کرو۔ فوراً" جاؤ۔ مجھے کسی مدد کی ضرورت نہیں۔" یہ کہہ کر رام نے اپنے ہتھیار سنبھال لئے۔

لکشمن نے رام کی ہدایت پر عمل کیا اور سیتا کو لے کر غار میں چلا گیا۔

بڑی زور دار جنگ ہوئی۔ دیو اور گندھرو لڑائی کا نظارہ کرنے کے لئے فضا میں منڈلاتے رہے۔ انہوں نے رام کی فتح کے حق میں دعائیں کیں۔ رشیوں نے شکست کھائی تھی۔ تن تنہا رام اس اتنی بڑی فوج کو کیسے شکست دے سکتا تھا؟ جب رام وہاں کمان ہاتھ میں لئے

کھڑا تھا تو اس کے چہرے کا نور خود رودر جیسا تھا۔ راکشس فوج پرغرور صف بندی کے ساتھ نوبت بجاتی ہوئی آگے بڑھی۔ ان کے ڈھولوں اور باجوں، تلواروں اور زرہوں کی آواز نے جنگل کے جانوروں اور پرندوں میں بھگدڑ مچا دی۔ سورج کے سامنے آ جانے والے گہرے کالے بادلوں کی طرح راکشس کے لشکروں نے بھی انہیں گھیر لیا۔

جنگ کا آغاز ہوا، لیکن جب دیو بھی محو حیرت تھے کہ رام ان کا مقابلہ کیسے کرتا ہے تو مسلسل تیروں کی ایک بوچھاڑ اس کی کمان میں سے نکلی اور راکشسوں کے بڑے بڑے سورما پتنگوں کی طرح گرنے لگے۔

اب خود دوشن رام کے سامنے کھڑا تھا۔ رام نے اپنی کمان کھینچ کر اس پر ہر طرف سے تیروں کی مسلسل بوچھاڑ ماری۔ تیر سورج کی کرنوں اور روشنی کی رفتار کی طرح نکلے اور سالار، رتھ سوار اور ہاتھی و گھوڑ سوار ان کی ناگزیر زد میں آ گئے۔

تیروں نے راکشسوں کے جسم چھلنی کر دیئے اور ان کے خون میں تر ہو کر باہر نکلے۔ ان کی فوج پوری طرح تباہ ہو گئی اور رام یوں مطمئن کھڑا تھا جیسے زمانے کے اختتام پر شیو۔

دوشن دوبارہ ایک بڑی فوج لے کر آیا۔ کچھ دیر کے لئے وہ غالب نظر آنے لگا۔ لیکن جلد ہی رام کے تیروں نے اس کے رتھ بانوں اور گھوڑ سواروں کو ڈھیر کر دیا۔ وہ نیچے اتر کر رام کی جانب بڑھا۔ رام نے اس کے جسم کو تیروں سے بھر دیا، اور وہ کسی دیو قامت ہاتھی کی طرح زمین پہ آ رہا۔ دیگر راکشس اپنے سردار کو گرتے دیکھ کر بہت غضبناک ہوئے اور رام پر جھپٹے مگر کھیت رہے۔

یوں کھر کی ساری فوج ملیا میٹ ہو گئی۔ یہ کسی سمندر کی طرح پھنکارتی ہوئی آئی تھی اور اب لاشوں کے ڈھیر کی صورت میں پڑی تھی۔

صرف کھر اور تری سرس (تین سروں والا) باقی رہ گئے۔ جب کھر رام کے مقابلہ پر آیا تو تری سرس نے اسے روکتے ہوئے کہا: "پہلے میں جا کر رام کو قتل کروں گا یا خود مارا جاؤں گا۔ میری موت کے بعد ہی تم مقابلے پر جانا۔"

تین سروں والا راکشس اپنے رتھ پہ سوار ہوا اور رام پر تیروں سے حملہ کیا۔ جواب میں رام نے وہ تیر چلائے جن سے خطرناک ناگوں کی پھنکار جیسی آواز سنائی دیتی تھی۔ آخرکار تری سرس بھی خون میں لت پت ہو کر گر گیا۔ اس کے ساتھی بھاگ نکلے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

یہ دیکھ کر کھر نے ان بھگوڑوں سے کہا "ٹھہرو!" اور اپنا رتھ رام کی جانب موڑا۔ اس کا پراعتماد غرور زائل ہو چکا تھا مگر وہ مردانہ وار لڑا۔ دونوں سورماؤں کے مارے ہوئے تیروں نے سارے آسمان کو چھپا دیا۔ کھر اپنے رتھ میں موت کے دیوتا یم کی مانند کھڑا تیروں کی باڑھ مار رہا تھا۔ پل بھر کو رام اپنی کمان پر جھکا تو کھر کے تیروں نے اس کی زرہ کو چیر ڈالا۔

اب رام نے وشنو کی کمان اٹھائی اور کھر کے رتھ اور کمان کو بیکار کر دیا۔ تب کھر نے اپنا نیزہ پکڑا اور رام کی طرف بڑھا۔ جنگ کا نظارہ کرتے ہوئے رشی بیقرار ہو گئے اور دوبارہ دعائیں کرنے لگے۔

رام نے کہا: "تم نوع انسانی کے لئے بڑی اذیت کا باعث بنے رہے ہو! جسمانی طاقت بدکار شخص کو بچا نہیں سکتی۔ تم نے جنگل میں ریاضت اور پوجا کرنے والے رشیوں کو ستایا اور قتل کیا۔ تمہیں اپنے ان گناہوں کی سزا مل کر رہے گی۔ تمہارا نوالہ بننے والے رشیوں کی روحیں اپنے ہوائی رتھوں پر بیٹھی تمہارے خلاف گواہی دے رہی ہیں۔ میں قابل نفرت راکشسوں کو تباہ کرنے کے لئے ڈنڈک جنگل میں آیا ہوں۔ میرے تیر تمام راکشسوں کو چیر کر رکھ دیں گے۔ تمہارا سر جلد ہی پکے ہوئے پھل کی طرح زمین پر آ گرے گا۔"

کھر غصے میں بولا: "انسانی کیڑے! دسرتھ کے بیٹے! تو نے بہت شیخی بگھار لی! تو چند ایک عام راکشسوں کو مار کر بہت اترا رہا ہے۔ سورما تیری طرح بڑھ بڑھ کر باتیں نہیں کرتا۔ صرف ایک کشتریہ ہی ایسی باتیں کر سکتا ہے جسے لوگوں نے جلاوطن کر دیا ہو! تو نے یہ تو دکھا دیا کہ تو بڑھکیں بہت اچھی مار سکتا ہے۔ آؤ، اب دیکھتے ہیں کہ تو لڑ بھی سکتا ہے یا نہیں۔ میں یہاں نیزہ پکڑ کر یم کی طرح تیری زندگی لینے کے لئے کھڑا ہوں۔ شام ہونے کو ہے۔ مرنے کے لئے تیار ہو جا۔ میں اپنے ساتھیوں کی موت کا انتقام لوں گا۔"

یہ کہہ کر اس نے اپنا نیزہ رام کی طرف مارا۔ رام کے تیر نے اسے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں کاٹ دیا جو بے ضرر ہو کر زمین پہ گر پڑے۔

رام نے کہا: "راکشس، تو نے اپنی بات ختم کر لی ہے؟ اب تیری موت آئے گی۔ آج کے بعد یہ جنگل محفوظ ہو جائے گا اور رشی سکون سے رہیں گے۔"

رام ابھی یہ کہہ ہی رہا تھا کہ کھر نے ایک بہت بڑا درخت جڑ سے اکھیڑ کر دے مارا لیکن رام کے تیروں نے اسے بھی ریزہ ریزہ کر دیا۔ پھر اس نے مزید تاخیر کو نامناسب خیال

کرتے ہوئے کھر کی جانب ہلاکت خیز تیر چھوڑے۔ زخمی راکشس رام کی جانب اچھلا تاکہ اس کے قریب ہو جائے، لیکن رام پیچھے ہٹا اور اس کی چھاتی میں نیزہ گھونپ کر اسے ڈھیر کر دیا۔

دیوتاؤں نے آسمان سے پھول برسائے اور خوشی سے پکارے: "رام نے پاپی راکشس کو مار دیا۔ آج کے بعد ڈنڈک جنگل میں انسان بہت سکون سے رہیں گے۔ رام نے ایک گھنٹے کے اندر اندر کھر، دوشن، تری سرس اور ان کی ساری فوج کو تباہ کر دیا۔ واقعی وہ ایک ہیرو ہے۔"

سیتا اور لکشمن غار سے باہر آئے۔ لکشمن نے رام کو گلے لگایا اور بہت خوش ہوا کہ اس نے ایک ہی ہاتھ سے رشیوں کو تحفظ دینے کا وعدہ پورا کر دیا ہے۔

○

Scanned and Uploaded By Nadeem

تباہی کا راستہ

پنج وٹی کے میدان جنگ سے زندہ بھاگنے والے چند راکشسوں میں اکمپن بھی شامل تھا۔ وہ بھاگ کر لنکا گیا اور راون سے مل کر کہا: "جن استھان میں رہنے والے ہمارے تقریباً سبھی لوگ قتل ہو گئے اور جن استھان اب خالی پڑا ہے۔ صرف میں ہی اپنی بیوی کے ہمراہ جان بچا کر آ سکا ہوں۔"

راون بہت غضبناک ہوا۔ اس نے چیختے ہوئے کہا: "میرا خوبصورت جن استھان کس نے تباہ کیا؟ یم نے، اگنی نے یا وشنو نے؟ میں موت کے دیوتا کو موت دوں گا۔ میں آگ اور سورج کے دونوں دیوتاؤں کو جلا ڈالوں گا۔ میں ہوا کے دیوتا کے ہاتھ پیر باندھ دوں گا۔ مجھے بتاؤ، وہ کون ہے جس نے جن استھان میں تباہی مچائی اور میرے آدمیوں کو میرے ہوتے ہوئے مار ڈالا؟ فوراً بتاؤ۔"

ظالم بادشاہوں کو بری خبر سنانے میں جان کا خطرہ ہوتا تھا۔ اکمپن راون کے قہر سے خوفزدہ تھا۔ وہ بولا: "اگر جان کی امان پاؤں تو عرض کروں۔" تب اس نے اپنی کہانی سنائی: "دسرتھ کا بیٹا، نوجوان سورما، غیض و غضب میں شیر جیسا ہیبت ناک رام ایسا ہیرو ہے جو انسانوں میں کافی شہرت حاصل کر چکا ہے۔ وہی پنج وٹی میں کھر اور دوشن کے ساتھ ٹکرایا اور انہیں پاش پاش کر ڈالا۔"

راکشس بادشاہ سانپ کی طرح پھنکارا اور کہا: "تم کیا بات کرتے ہو؟ یہ کیسے ممکن ہے؟ کیا اندر اور دیوتائی لشکر نے زمین پر اتر کر رام کی جانب سے جنگ کی تھی؟"

اکمپن نے جواب دیا: "عظیم بادشاہ، ایسا کچھ بھی نہیں ہوا۔ رام نے ہماری فوج کا تن تنہا مقابلہ کیا اور دوشن، کھر سمیت تمام بڑے بڑے سورماؤں کو نیست و نابود کر دیا۔ اس کی کمان سے نکلنے والے تیروں نے ہر جگہ پر سانپوں کی طرح راکشسوں کا تعاقب کیا اور انہیں مار ڈالا۔" اور اس نے رام کی مہارت اور اس کے ہتھیاروں کی کارکردگی تفصیلاً بیان کی۔

یوں راون کو پتا چلا کہ دسرتھ کا بیٹا رام اپنے چھوٹے بھائی لکشمن کے ہمراہ پنج وٹی میں

ہے' اور اس نے اپنے بھائی کی مدد کے بغیر وہ سب کچھ کر دکھایا تھا۔

راون نے کہا: "اچھا۔ مجھے یہ بات سمجھ تو نہیں آئی لیکن میں فوراً" روانہ ہوتا ہوں۔ میں انسانوں کے ان حقیر کیڑوں کو کچل کر واپس آؤں گا۔" اور وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

اکمپن بولا: "اے عظیم بادشاہ' جانے سے پہلے میری بات سنیں۔" اور پھر اسے رام کی طاقت اور شجاعت کے بارے میں دوبارہ آگاہ کیا۔

"میری بات سنیں۔ کوئی بھی شخص رام سے لڑ اور جیت نہیں سکتا۔ کوئی بھی نہیں۔ آپ بھی یہ کام نہیں کر سکتے۔ آپ نے مجھے جان کی امان دی ہے' اس لئے میں آپ کو یہ حقیقت بتانے کی جرات کر رہا ہوں۔ اسے مارنے کا بس ایک ہی طریقہ ہے۔ اس کی بیوی اس کے ساتھ ہے۔ ساری دنیا میں اس کے حسن کی مثال نہیں ملتی۔ اگر آپ اسے اغواء کرنے میں کامیاب ہو جائیں تو اس کی جدائی کا دکھ رام کو مار ڈالے گا' وہ اس سے بے انتہاء محبت کرتا ہے۔ یہ کام کرنے کے بارے میں غور کریں۔ جنگ کا خیال دل سے نکال دیں۔"

سیتا کی خوبصورتی کے بارے میں سن کر راون کا شعلہ شہوت جل اٹھا۔ وہ سوچنے لگا کہ کھر اور اس کے لشکر کی شکست درحقیقت ایک خوش قسمتی تھی جس کے ذریعہ اسے ایک اور حسین ملکہ اور بیوی حاصل کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اس نے اکمپن کا مشورہ مان لیا اور کہا'

"کل صبح میں جاؤں گا۔ میرے خیال میں تمہارا منصوبہ اچھا ہے۔"

چنانچہ راون اپنے ٹٹوؤں سے چلنے والے رتھ میں بیٹھ کر روانہ ہوا جو بادلوں میں اڑتے ہوئے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔

ماریچ نے اپنے بادشاہ کا استقبال کیا اور پوچھا کہ کونسی فوری ضرورت انہیں یہاں لائی ہے۔ راون نے جواب دیا: "ماریچ' میری بات غور سے سنو۔ بس ایک تمہی میری مدد کر سکتے ہو۔ جن استھان تباہ ہو چکا ہے اور وہاں بھیجی ہوئی ساری فوج بھی۔ یہ سارا کام دسرتھ کے بیٹے رام کا ہے۔ ہے نا حیرت انگیز بات؟ میں نے بدلہ لینے کے لئے اس کی بیوی کو اٹھا لانے کا تہیہ کیا ہے۔ اس کام میں مجھے تمہاری مشورے اور مدد کی ضرورت ہے۔

ماریچ رام کی زبردست طاقت کا مظاہرہ دیکھ چکا تھا۔ وہ راون کا منصوبہ سن کر کانپ گیا اور اسے باز رکھنے کی کوشش کی۔

"یہ تم نے کیا سوچ لیا؟ کسی دشمن نے دوست کا روپ بدل کر تمہیں سیتا کو اغواء

کرنے کا مشورہ دے کر تمہاری تباہی کا منصوبہ بنایا ہے۔ جس نے بھی تمہیں یہ مشورہ دیا وہ ساری راکشس نسل کی تباہی کا خواہش مند ہے۔ یہ تو سوئے ہوئے ناگ کے منہ میں ہاتھ ڈالنے والی بات ہے۔ کیا تمہارے پاس ہنستا کھیلتا گھر اور وفا شعار بیویاں نہیں ہیں؟ ان کے پاس واپس چلے جاؤ اور اپنی زندگی و خوشحالی سے لطف اٹھاؤ۔ رام کی بیوی کی خواہش کرنا باعث بدنامی اور ساری راکشس نسل کی بربادی کا راستہ ہے۔"

دس سروں والا راون واپس لنکا چلا گیا کیونکہ ماریچ کا مشورہ اسے مناسب لگا تھا۔ تب لازماً اسے اپنی حاصل کردہ عنایات میں سے ایک کی یاد آئی۔ اس نے انسانوں کے سوا تمام مخلوقات کے حملوں سے محفوظ ہونے کی عنایت حاصل کی تھی۔ رام کے تیروں نے راکشسوں کی ساری فوج کو ملیا میٹ کر کے رکھ دیا تھا۔ یہ سوچ کر راون نے ماریچ کا مشورہ قبول کر لیا۔

لیکن قسمت کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ راون اپنے درباریوں کے ساتھ تخت پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے سے شان و شوکت برس رہی تھی اور جسم جیسے شدید جنگ میں لگے ہوئے زخموں سے پر تھا۔ اس کی طاقت و شجاعت بے انت تھی۔۔۔۔ اور اس کا ادھرم بھی لامحدود تھا۔ دیوون کو ستانے' یگیہ تباہ کرنے اور عورتوں کو اٹھانے میں اس کا کوئی ثانی نہ تھا۔ دیو اور اسور اس سے خوفزدہ تھے۔ وہ تمام مخلوقات کے لئے باعث دہشت تھا۔ موت کے خوف سے آزاد ہو کر دولت اور تعیشات سے لطف اندوز ہوتے ہوئے راون کا مقابلہ کرنے کی ہمت کسی ذی نفس کو نہ تھی اور اسے خدا اور نہ ہی گناہ کا کوئی ڈر تھا۔

دس سروں' بڑی بڑی آنکھوں اور ستون جیسی ٹانگوں والا اس کا پیکر خوفناک تھا' لیکن اس میں شان و شوکت کے نشان بھی تھے۔ وہ اپنے تخت پر شاندار لباس اور بیش قیمت زیور پہنے بیٹھا تھا اور سامنے درباری اور مشیر بیٹھے ہوئے تھے کہ اسے اپنی نظروں کے ساتھ اچانک دردناک منظر دکھائی دیا۔ اس کی زخمی اور مجروح بہن سورپ نکھا بے پناہ تکلیف اور شرمندگی کے عالم میں اس کے سامنے کھڑی تھی۔ سب اسے حیرت اور خوف کے ساتھ تک رہے تھے تو اس نے کنیلے الفاظ کی بوچھاڑ کر دی۔

"تم سب کتنے بیوقوف ہو کہ یہاں نفسانی خواہشات اور جھوٹی شان و شوکت میں ڈوبے ہوئے ہو اور اس خطرے کے بارے میں نہیں جانتے جو موت بن کر تمہارے دروازے پہ

Scanned and Uploaded By Nadeem

دستک دے رہا ہے! یقیناً جھوٹی شان میں ڈوبا ہوا بادشاہ ذلت اور بربادی سے دوچار ہو گا! کوئی چیز اس حکمران سے زیادہ قابل نفرت نہیں جو غفلت کے سمندر میں غرق ہو جائے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ رام نے نہ صرف تمہارے بھائیوں کھر' دوشن اور تری سرس اور چودہ ہزار راکششوں کی طاقتور فوج کو نیست و نابود کر ڈالا ہے اور جن استھان تباہ و برباد ہو چکا ہے؟ میں نے سورماؤں کو جنگ کے چمکتے ہتھیاروں کے ساتھ کھڑے دیکھا اور اگلے ہی لمحے وہ ایک اکیلے انسان کے تیروں کا شکار ہو کر زمین پر روندی ہوئی فصلوں کے مانند پڑے تھے۔ اور تم اپنی بہن کی حالت دیکھ رہے ہو جسے ذلیل اور زخمی کیا گیا! کیا تمہیں بدلہ لینے کا کوئی خیال نہیں آیا ـــــ تم تو میرے بھائی' بادشاہ اور ناقابل شکست سورما ہو؟"

راون نے سورپ نکھا کی لعنت ملامت اور حالت زار سے متاثر ہو کر کہا: "یقیناً تمہارا بدلہ لیا جائے گا۔ لیکن یہ رام ہے کون؟ وہ کس قسم کا انسان ہے؟ اس کے ہتھیار کونسے ہیں؟ وہ کس طرح لڑتا ہے؟ وہ ڈنڈک جنگل میں کیا کر رہا ہے؟ اور تمہیں اس قدر ظالمانہ طور پر زخمی کیسے کیا گیا؟"

سورپ نکھا نے رام' لکشمن اور سیتا کے بارے میں بتایا' دونوں بھائیوں کی زبردست طاقت اور سیتا کی خوبصورتی بیان کی ـــــ شاید راون کے دل میں حسد کی آگ بھڑکانے کے لئے ـــــ اور بولی:

"سیتا کا حسن کمال بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔ میں نے کبھی کسی مخلوق میں اس قدر خوبصورتی اور دلکشی نہیں دیکھی۔ کسی گندھرو یا انسان زادی میں اس جیسی خوبیاں نہیں۔ اور اب میں تمہیں بتاتی ہوں کہ میرے ساتھ یہ سب کچھ کیوں پیش آیا۔ سیتا کو دیکھ کر مجھے خیال آیا کہ وہ صرف تمہاری شریک بستر بننے کے قابل ہے اور میں نے تمہاری محبت میں اسے یہاں لانے کی کوشش کی۔ قریب ہی کھڑے لکشمن نے مداخلت کی اور میرا حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا۔ میں نے یہ سب کچھ تمہاری خاطر سہا ہے۔ اگر تم اس بے عزتی کا بدلہ لینا اور نسل کا وقار بچانا چاہتے ہو تو ابھی اٹھو اور روانہ ہو جاؤ۔

"میری بے عزتی کا بدلہ لینے کے علاوہ اپنے لئے بے مثال بیوی بھی حاصل کر لینا۔ اگر تم اسے قابو کر کے رام کی بے عزتی کر دو تو ڈنڈک جنگل میں مارے جانے والے جنگجوؤں کی روحوں کو سکون ملے گا۔ میں بھی سمجھوں گی کہ میری مجروح شدہ عزت نفس کچھ بحال ہو

Scanned and Uploaded By Nadeem

گئی ہے۔"

"تمہیں خود اپنی طاقت کا علم نہیں۔ تم سیتا کو بڑے آرام سے حاصل کر کے اپنا بنا سکتے ہو۔ اور کیا تم اپنی نسل کی توہین کو نظرانداز کر دو گے؟ کھر اور دوشن جن استھان میں مردہ پڑے ہیں کیونکہ انہوں نے رام سے مقابلہ کرنے کی جرات کی۔ یہ سب کچھ سوچ کر مناسب قدم اٹھاؤ۔ اور' ہماری نسل کی عزت و آبرو بچا لو۔"

راون نے اپنی بہن کی یہ باتیں اور سیتا کے حسن کی تعریف سن کر اجلاس برخاست کیا اور تخلیہ میں چلا گیا۔ اسے بار بار اچھی طرح غور کرنا تھا کیونکہ اسے ماریچ کی کہی ہوئی بات بھی یاد تھی۔ اس نے تمام پہلوؤں پر غور و خوض کیا اور آخرکار فیصلہ کر کے حکم دیا کہ خفیہ طور پر ایک رتھ تیار کیا جائے۔

اس کا طلائی رتھ تیار ہو گیا جسے شیطانی چہروں والے ٹٹو کھینچ رہے تھے۔ راون اس پہ بیٹھ کر سمندر' زمین اور شہروں پر سے گزرا۔ اس نے اپنے جادوئی رتھ پہ بیٹھے بیٹھے نیچے زمین پر نظر ڈالی تو بہار کے نظارے نے اس کے جذبات کو اور بھی برانگیختہ کر دیا۔

راون ماریچ کے آشرم پہ جا کر اس سے ملا۔ وہ اپنے بال گوندھے اور کھردرا لباس پہنے سنیاسیوں والی زندگی گزار رہا تھا۔ ماریچ نے اپنے بادشاہ اور عزیز کو دیکھ کر اسے خوش آمدید کہا اور بولا: "تم اتنی دور سے دوسری مرتبہ اور بغیر بتائے کیوں آ گئے ہو؟"

گفتگو کے ماہر راون نے کہا: "میں ایک عظیم مصیبت میں گرفتار ہوں جس سے تم ہی مجھے نجات دلا سکتے ہو۔ میں تم سے مدد کی درخواست کرتا ہوں۔ کیا تم جانتے ہو کہ میں نے اپنے بھائیوں کو جن استھان پر حاکم مقرر کیا تھا' انہیں اور ان کے سورماؤں کو آج تک کسی مخالفت کا سامنا نہیں کرنا پڑا تھا؟ لیکن اب اس آدمی رام نے انہیں اور ان کی ساری فوج کو نیست کر دیا ہے۔ کسی لڑاکا رتھ کے بغیر' اور زمین پہ کھڑے ہو کر اس نے اپنے تیروں سے ہمارے عزیزوں کو چھلنی کر دیا۔ آج ڈنڈک میں رشی راکششوں کے خوف سے آزاد ہو کر زندگی گزار رہے ہیں۔ یہ رام ایک بے وقعت شہزادہ ہے' جسے غالباً کسی جرم کی پاداش میں اس کے باپ نے جلاوطن کیا۔ وہ جنگل میں اکیلا اور اپنی بیوی سیتا کو لئے گھوم رہا ہے۔ سنیاسیوں کے بھیس میں یہ آدمی نفسانی خواہشات سے لطف اندوز ہو کر دھرم کو بٹہ لگا رہا ہے۔ اسے اپنی طاقت پر گھمنڈ ہے' اسی لئے اس نے میری بہن کا حلیہ بگاڑ دیا اور ہماری

نسل کی توہین کی ہے۔ اس تکلیف اور ذلت کا شکار میری بہن نے مجھے اس بارے میں شکایت کی ہے۔ اگر اس سب کچھ کے باوجود میں آرام سے بیٹھا رہوں اور کچھ نہ کروں تو کیا تب بھی میں بادشاہ کہلانے کا حقدار ہوں؟

"میں نے انتقام لینے کے لئے رام کی بیوی کو ونڈک جنگل سے اغواء کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس رام کو بے عزت کرنا اور سزا دینا بطور بادشاہ میرا فرض ہے۔ اور اس کام میں مجھے تمہاری مدد کی ضرورت ہے۔ اگر تم مدد کرو تو مجھے کوئی خوف نہیں۔ شجاعت، طاقت، مہارت اور جادوئی قوتوں میں اس دنیا کا کوئی شخص تمہاری برابری نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں تمہارے پاس آیا ہوں۔ تم مجھے انکار نہیں کرسکتے۔ میں تمہیں بتاؤں گا کہ تمہیں کیسے میری مدد کرنا ہو گی۔

"تم ایک سنہری ہرن کا روپ اختیار کرو—— سفید دھبوں والا سنہری ہرن جو سب کو مسحور کر لیتا ہے۔ اس روپ میں تم رام کے آشرم کے آس پاس سیتا کے سامنے گھومنا۔ عورتوں کی فطرت کے مطابق وہ رام اور لکشمن سے اصرار کرے گی کہ وہ پیچھا کر کے تمہیں پکڑیں۔ جب وہ تمہارے پیچھے لگے ہوں گے تو میں سیتا کو آسانی سے اٹھا لوں گا۔

"سیتا حسین ترین عورت ہے۔ اس قسم کی عورت سے محروم ہو کر رام یقیناً غمزدہ ہو گا اور اپنی مردانہ شجاعت کھو بیٹھے گا۔ یوں اسے قتل کر کے اپنا بدلہ لینا بہت آسان ہو جائے گا؟"

ماریچ نے راون کو گھورا۔ اس کا چہرہ زرد ہو گیا اور منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔ وہ خوفزدہ تھا کہ راون نے بہت خطرناک منصوبہ سوچا ہے۔ وہ رام کی طاقت اور معجزانہ پیدائش کے بارے میں جانتا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ انجام کیا ہو گا۔

اسے یہ بھی پتا تھا کہ راون کے ناپاک مقصد میں کامیابی کی ذرہ بھی گنجائش نہیں۔ راون کے گلے میں پڑا ہوا پھانسی کا پھندا اسے ناگزیر انجام کی جانب کھینچ رہا تھا۔ بے شک اس نے راکشسوں کی عزت نفس، سورپ نکھا کی توہین اور بادشاہت کے فرائض کا ذکر کیا تھا لیکن درحقیقت اس کے دل میں سیتا کے حسن پر قبضہ جمانے کا جذبہ موجزن تھا۔ ماریچ نے یہ سب کچھ دیکھ لیا۔

ہمیں سورپ نکھا کی خواہشات کا بھی تجزیہ کرنا چاہیے۔ وہ اپنی بے قابو شہوانی خواہش

Scanned and Uploaded By Nadeem

کے باعث تکلیف اور ذلت کا شکار ہوئی تھی۔ اگرچہ اسے لکشمن نے مجروح کیا لیکن اسے اس پر کوئی غصہ نہیں تھا کیونکہ رام کو پانے کی خواہش مکمل ہونے کی راہ میں دراصل سیتا حائل تھی۔

اب اس کے دل میں یہ خواہش سلگ رہی تھی کہ سیتا کے ساتھ بدسلوکی کے ذریعہ اپنی بے عزتی کا بدلہ لے۔ راون کو اس کام میں استعمال کرنے کے لئے اس نے سیتا کی خوبصورتی اس طرح بیان کی کہ راون اپنے ناجائز جذبے کے ہاتھوں مجبور ہو جائے۔ نسل کی عزت نفس، سلطنت کی حفاظت، عزیزوں کی موت وغیرہ کا ذکر تو محض اپنا اصل مقصد حاصل کرنے کے لئے تھا—— یعنی راون کے دل میں سیتا کو حاصل کرنے کی آگ بھڑکانا۔ اور راون اس جال میں پھنس گیا۔

سنہری ہرن

ماریچ نے راون سے کہا: "میرے بادشاہ' میں نے تمہاری ساری بات سن لی اور غم کے سمندر میں ڈوبا ہوا ہوں۔ خوشامد کرنا بہت آسان ہے۔ یہ ہمیشہ کانوں کو بہت خوشگوار لگتی ہے۔ لیکن اچھا اور درست مشورہ دینے والے بہت کم ہیں' اور اس مشورے کو ماننے والے اس سے بھی کم' تاہم میرا فرض ہے کہ تمہیں کڑوے سچ سے آگاہ کر دوں۔ میٹھے بول تمہیں اس وقت تو خوش کر سکتے ہیں' لیکن یقیناً تم ان کی وجہ سے تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔

"تمہیں رام کے متعلق سچ بات نہیں بتائی گئی۔ دوسروں سے سنی ہوئی باتوں کے فریب میں نہ آنا۔ وہ گنہگار یا مجرم ہرگز نہیں بلکہ ایک فرض شناس بیٹا ہے جو اپنے باپ کا وعدہ پورا کرنے جنگل میں آیا ہے۔ وہ کوئی بزدل یا کمزور آدمی نہیں بلکہ بڑا طاقتور سورما ہے جس کا کوئی مد مقابل موجود نہیں۔

"اسے اپنا جانی دشمن بنا کر اپنے لوگوں اور سلطنت کی تباہی کو آواز نہ دو۔ تمہارے ارادے سے تو یوں لگتا ہے جیسے سیتا نے تمہیں تباہی سے دوچار کرنے کے لئے ہی جنم لیا ہے۔ راکششوں کی نسل اور لنکا خود تمہاری وجہ سے نیست و نابود ہوں گے۔

"وہ دشمن کون ہے جس نے تمہارے ذہن میں یہ خیال ڈالا؟ کس نے تمہیں یہ غلط مشورہ دیا کہ خود کو' اپنی نسل اور سلطنت کو خطرے اور بربادی میں پھنسا دو؟

"کس نے تمہیں بتایا کہ رام شہوت اور ادھرم کا پجاری ہے؟ رام مجسم دھرم ہے۔ وہ اپنی طاقت اور بہادری کو دھرم کے کاموں میں استعمال کرتا ہے۔ جیسے اندر دیوتاؤں میں اعلیٰ ترین ہے اسی طرح رام بھی فانی انسانوں میں ہے۔

"تمہیں سیتا کو خواہش بھری نظروں سے دیکھنے کی جرات بھی کیسے ہوئی؟ کیا سیتا خود کو تمہارے سپرد کر دے گی؟ بے شک اسے رام سے چھین لو! کیا کوئی سورج کو دھوکہ دے کر اس کی روشنی چرا سکتا ہے؟ اگر تم جنک کی بیٹی کے پاس بھی گئے تو جل کر راکھ ہو جاؤ گے۔ رام کے نیزوں اور تیروں کا شکار مت بنو۔ اپنی موت کو آواز نہ دو۔ رام کی حفاظتی آگ میں کودنے سے بچو۔

"تمہیں پوری طرح سوچ بچار کئے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہئے۔ تم جنگ میں رام کو ہرگز شکست نہیں دے سکتے۔ کیا تمہیں یاد ہے کہ میں نے پرانے وقتوں میں اپنی طاقت پر گھمنڈ کرتے ہوئے رشی وشوامتر کے یگیہ میں خلل ڈالا تھا۔ ان دنوں رام ایک چھوٹا سا بچہ تھا: پھر بھی وشوامتر دسرتھ کی اجازت سے رام کو اپنے یگیہ کی حفاظت کرنے کے لئے لایا تھا۔ میں غلیظ خون کے ساتھ یگیہ کی آگ کو بجھانے وہاں گیا تو وہ لڑکا رام میرے سامنے آ گیا۔ تمہارے خیال میں پھر کیا ہوا ہو گا؟ اس نے ایک تیر چھوڑا جس سے سباہو وہیں مر گیا اور دوسرے تیر سے اس نے مجھے اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا۔ وہ لڑکا رام اب جوان مرد بن چکا ہے جو بے پناہ طاقت اور ہتھیار چلانے کی زبردست مہارت رکھتا ہے!

"اس کے غضب کو نہ بھڑکاؤ۔ اپنے لوگوں کو تباہ نہ کرو جو اس وقت دولت اور مسرت سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ سیتا کا خیال چھوڑ دو اور اپنے خوشحال اور خوبصورت شہر کے ساتھ ساتھ خود اپنی موت کو بھی آواز نہ دو۔ اگر تم اپنے اس بیوقوفانہ منصوبے پر اڑے رہے تو تمہارا خوفناک انجام میری نظروں کے سامنے ہے۔ میں لنکا کو شعلوں میں گھرا ہوا اور اس کی گلیوں میں لاشوں کے ڈھیر دیکھ رہا ہوں' بیوائیں اور یتیم بچے نالہ و فریاد کر رہے ہیں۔ اگر تمہیں رام پر غصہ ہے تو اس سے دو بدو مقابلہ کرو اور سورماؤں جیسی موت مرو۔ فریب خوردہ راہ پر نہ چلو اور نہ ہی مجھے اس کی طرف گھسیٹو۔ واپس جا کر اپنی بہت سی بیویوں کے ساتھ رنگ رلیاں مناؤ۔ یم کو اپنے ملک اور نسل کی طرف نہ بلاؤ!"

یوں ماریچ نے راون کی بہتری کی خاطر التجا کی مگر وہ ہرگز خوش یا قائل نہ ہوا۔ ایک شہوت زدہ شخص کو اچھا مشورہ بھلا کیا متاثر کر سکتا تھا؟ دوا پینے سے انکار کرنے والے مریض کی طرح راون نے بھی ماریچ کے مشورے پر کان نہ دھرا۔

راون نے کہا: "اگر کوئی بادشاہ کسی کام کے ممکن اور ناممکن ہونے کے بارے میں جاننا چاہتا ہے تو مشیر کو حق یا مخالفت میں دلائل دینے کی پوری آزادی ہوتی ہے۔ لیکن میں تمہارے پاس نصیحتوں اور مشوروں کے لئے نہیں آیا۔ میں بادشاہ ہوں اور تمہیں مطلع کرنے آیا ہوں کہ میں نے یہ کام کر گزرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ میں اس پر عمل درآمد کے لئے تمہاری مدد چاہتا ہوں۔ تم اپنے اوپر عائد ہونے والی وفاداری بھول گئے اور میری سوچ کو

Scanned and Uploaded By Nadeem

غلط قرار دے رہے ہو۔ میں اس معاملے میں ہر پہلو پر غور و خوض کرنے کے بعد فیصلہ کن سوچ کے ساتھ یہاں آیا ہوں۔ جس ناچیز آدمی کی تعریفوں میں تم زمین و آسمان کے قلابے ملا رہے ہو وہ تو باقاعدہ لڑائی کی دعوت کے اعزاز کا بھی حقدار نہیں۔ مزید یہ کہ وہ اپنے ملک سے نکالا گیا ایک عام سا انسان ہی تو ہے، ایک بیوقوف انسان جس نے ایک عورت سے دھوکا کھایا اور اپنے حقوق سے محروم ہوا۔ اس جیسے شخص کے ساتھ یہی توہین آمیز رویہ اپنانا چاہئے کہ اس کی بیوی کو اٹھا لیا جائے۔ اس لئے تمہاری باتیں بے وقعت ہیں۔ تم وہی کرو جو میں کہہ رہا ہوں اور بس۔ ایک انوکھے اور خوبصورت ہرن کا روپ دھار کر سیتا کے سامنے جاؤ اور اس کی توجہ حاصل کرو۔ سیتا رام کو تمہارا تعاقب کرنے کے لئے بھیجے گی۔ تم رام کو کافی دور لے جانا اور پھر رام کی آواز میں ہائے سیتا، ہائے لکشمن پکارنا۔ یہ آوازیں سن کر سیتا سمجھے گی کہ رام خطرے میں ہے اور پھر لکشمن کو اس کی مدد کے لئے بھیجے گی۔ جب وہ اس طرح تن تنہا رہ جائے گی تو میں اسے اٹھا کر لنکا لے جاؤں گا۔ ایک دفعہ میری یہ امداد کرنے کے بعد پھر تم جو چاہے کرنا۔ لیکن اگر تم نے ابھی میری مدد نہ کی تو سمجھ لو کہ تمہاری جان سلامت نہیں رہے گی۔"

ماریچ نے دل میں سوچا: "بدقسمتی اور تباہی کے ہاتھوں مجبور راون کوئی مشورہ نہیں سنے گا۔ پاپی خواہش اسے یم کی جانب کھینچ رہی ہے۔ بہتر ہے کہ میں راون کی بجائے رام کے ہاتھوں مارا جاؤں۔ اس صورت میں کم از کم میری ہلاکت دشمن کے ہاتھوں تو ہو گی۔"

چنانچہ اس نے رضامندی ظاہر کر دی۔

اس نے کہا: "میں نے تمہیں اچھا مشورہ دیا، لیکن تم نے کوئی توجہ نہیں دی۔ تمہاری خواہشات پر عمل کرنے سے میری ہلاکت یقینی ہے، لیکن اس سے بھی زیادہ مجھے اس بات پر یقین ہے کہ جلد ہی تم سے بھی تمہارا سب کچھ چھن جائے گا۔ تمہاری نسل بھی مٹ جائے گی۔ کوئی دشمن ہماری بربادی کا خواہشمند ہے، اسی لئے اس نے تمہیں اس راہ پر ڈالا ہے۔ بہتر ہے کہ میں اپنے دشمن کے ہاتھوں مارا جاؤں جو میری نظر میں تم سے زیادہ قابل قدر ہے۔ آؤ ڈنڈک کو چلیں۔"

راون بہت خوش ہوا اور ماریچ کو گلے لگاتے ہوئے بولا، "اب تم پھر میرے پیارے ماریچ ہو۔"

دونوں رتھ پہ بیٹھے اور ڈنڈک جنگل کی جانب روانہ ہوئے۔ وہ شہروں، پہاڑوں، دریاؤں اور سلطنتوں کے اوپر سے اڑتے ہوئے گزرے۔ ڈنڈک میں پہنچ کر انہوں نے رام کے آشرم کا سراغ لگایا جو کیلوں کے باغ میں تھا۔ وہ کچھ دور ہی اترے اور راون نے ماریچ کا ہاتھ پکڑ کر آشرم کی نشاندہی کرتے ہوئے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کو کہا۔

ماریچ نے فوراً ایک خوبصورت ہرن کا روپ دھارا۔ اس کے جسم کا ہر حصہ خوبصورت اور بے پناہ چمکدار تھا۔ یہ دیکھنے والے کی نگاہ میں آسمان پر بنی قوس قزح کی طرح چمکتا اور اسے مسحور کر لیتا۔ اس کی جلد پر یکے بعد دیگرے سونے، چاندی، ہیروں، موتیوں اور پھولوں کی جھلک دکھائی دیتی۔ یہ زیوروں کے ایک بہتے ہوئے دریا کی مانند نظر آتا تھا۔

ہرن اپنی خوبصورتی اور سحر کے ساتھ ادھر ادھر گھومنے لگا۔ کبھی وہ جھک کر زمین سے گھاس چرتا، پھر اپنا سر اوپر اٹھا کر نرم نرم پتیاں چباتا، کبھی وہ آہستہ آہستہ آشرم کے نزدیک جاتا اور پھر اچانک اچھلتا کودتا ہوا درختوں میں چھپتا اور نکلتا تھا۔ کبھی وہ ہرنوں کے کسی غول میں جا شامل ہوتا: پھر ان میں سے نکل کر اکیلا چلنے لگتا۔ دوسرے ہرن اس کی خوشبو سونگھ کر خوف کے عالم میں بھاگ کھڑے ہوتے۔

اس وقت سیتا جنگل میں پھول چن رہی تھی۔ اس نے ہرن کو دیکھا اور اس کے حسین خدوخال کے سحر میں کھو گئی۔ ہرن نے بھی اس پر جوابی نظر ڈالی اور پھر اس کے آس پاس بھاگنے دوڑنے لگا۔ اس اچھل کود میں اس کی خوبصورتی اور بھی زیادہ دلربا ہو گئی۔

سیتا چلائی: "ادھر آ کر دیکھو! ادھر آ کر دیکھو!" وہ بے قرار تھی کہ رام اور لکشمن بھی اس پر ایک نظر ڈال لیں۔

"جلدی آؤ، جلدی آؤ!" وہ پکاری۔ رام اور لکشمن جھونپڑی میں سے باہر نکلے اور ہرن کی بے مثال خوبصورتی کو دیکھنے اور سراہنے لگے۔

لکشمن کو شک گزرا کہ یہ کوئی عام ہرن نہیں بلکہ اس کے روپ میں راکشس ہے۔ رام اور لکشمن دونوں نے ماریچ کے بارے میں سن رکھا تھا اور انہیں بتایا گیا تھا کہ وہ کیسے ہرن کا بھیس بدل کر اکثر شکاریوں کو فریب دیتا اور تباہ کرتا ہے۔

لکشمن نے کہا: "یہ کوئی عام جانور نہیں بلکہ راکشسوں کی چال ہے۔"

اور سیتا بولی: "مجھے یہ ہرن پکڑ کر لا دو۔ ہم اسے پالتو بنا کر آشرم میں رکھیں گے۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

آج تک میں نے جنگل میں کوئی جانور اس سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا۔ دیکھو! اس کی طرف دیکھو۔ کتنا خوبصورت' کتنا منچلا ہے؟!"

یوں وہ ہرن کو پکڑنے کی خواہش کرتے ہوئے التجا کرنے لگی' "کسی طرح یہ مجھے پکڑ کر لا دو۔"

اس نے رام سے درخواست کی: "کچھ ہی عرصے بعد ہم واپس ایودھیا چلے جائیں گے۔ کیا یہ اچھا نہیں کہ ہم جنگل کی ایک نادر نشانی بھی ساتھ لے کر جائیں؟ ہمارے محل کے اندر دوڑتا بھاگتا ہوا یہ ہرن کتنا پیارا لگے گا؟ بھرت کو بہت خوشی ہو گی۔ میں یہ اسے تحفے میں دے دوں گی۔ میرے پیارے رام جی' اسے پکڑ کر لا دیں۔ کسی طرح اسے قابو کر لیں نا۔"

سیتا نے دیکھا کہ لکشمن کو اس کی یہ خواہش اور منت سماجت اچھی نہیں لگی۔ اس پر وہ اور بھی زیادہ اصرار کرنے لگی۔ اگر کوئی مضبوط خواہش ہمارے دل میں گھر کر جائے اور کوئی اس کی راہ میں رکاوٹ بنے تو ہمیں اس پر بہت غصہ آتا ہے' چاہے وہ ہم سے کتنا ہی پیار کرتا ہو۔

گیتا میں کرشن نے خواہش کی اس کارکردگی کے کڑوے سچ پر تفصیلاً روشنی ڈالی ہے۔ سیتا کی خواہش بھی اسی سچ کا اظہار تھی۔

وہ بولی: "دیکھو! وہ سارا سونے کا ہے' دیکھو اب وہ چاندی کا ہو گیا ہے۔ اگر آپ اسے زندہ نہیں پکڑ سکتے تو تیر سے شکار کر کے ہی لا دیں تاکہ میں اس کی کھال اپنے ساتھ گھر لے جاؤں۔ یہ بیٹھنے کے لئے بڑی زبردست چیز ہو گی۔ دیکھیں۔ وہ جا رہا ہے۔ اسے زندہ پکڑ کر لا دیں۔ یا کم از کم کھال ہی حاصل کر دیں۔"

وہ پھر کہنے لگی: "دیکھیں' پھر دیکھیں۔ اس سارے طویل عرصے کے دوران میں نے ان جنگلوں میں کوئی اس جیسی خوبصورت چیز نہیں دیکھی۔ یہ چمکدار ستاروں کے جھرمٹ جیسا ہے!؟"

رام اس کی التجاؤں کو زیادہ دیر تک نظر انداز نہ کر سکا۔

اس نے خود سے کہا: "اگر لکشمن کی بات درست بھی مان لی جائے اور یہ ہرن اصل میں راکشس ہو تو اسے مارنے کی اور بھی ٹھوس وجہ مل جاتی ہے۔ ڈرنے کی کیا بات ہے بھلا؟ اگر میں اسے زندہ نہ پکڑ سکا تو مار کر لے آؤں گا اور کھال سیتا کو دوں گا۔ اگر وہ اس

Scanned and Uploaded By Nadeem

کے لئے اتنی بے قرار ہو رہی ہے تو کیا اس کی خواہش پوری کرنا میرا فرض نہیں بنتا؟"

اور اس نے لکشمن کو تیر کمان لانے کو کہا۔ لکشمن کا دل تو نہ مانا' مگر اس نے تعمیل کی۔

رام یہ کہتے ہوئے روانہ ہوا' "یاد رکھو لکشمن' سیتا کے پاس ہی رہنا اور ہوشیاری کے ساتھ حفاظت کرنا۔ میں ہرن کو زندہ یا مردہ حالت میں لے کر جلد ہی آتا ہوں۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں۔ اگر یہ راکشس بھی ہو تو کیا ہوا؟ اس کا حال بھی واتاپی جیسا ہو گا۔ اگر یہ مجھے فریب دینے آیا ہے تو یہ بھی اسی طرح اپنے بچھائے ہوئے جال میں خود پھنس جائے گا جیسے واتاپی اگستیہ کو فریب دیتے ہوئے پھنسا تھا۔ یہ جانور میرا کیا بگاڑ سکتا ہے؟ ہرن ہو یا راکشس' کوئی فرق نہیں پڑتا۔"

اس نے پھر ہدایت کی' "احتیاط کرنا۔ سیتا کو اکیلا نہ چھوڑنا۔ کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ہوشیار رہنا۔"

مقدر نے بدقسمتی کا جال بچھا دیا تھا۔ عجیب بات ہے کہ جلد باز فطرت والا لکشمن اس موقع پر شک میں مبتلا ہوا اور متحمل مزاج رام نے سیتا کی بچگانہ خواہش کے سامنے ہار مان لی اور لکشمن کے خبردار کرنے کے باوجود ہرن ماریچ کا پیچھا کرنے چل دیا۔

ماریچ راون کو کافی وقت اور موقع دینے کے لئے رام کی نظروں کے سامنے گیا مگر پہنچ سے باہر رہا اور اسے تقدیر کی طرح دور لیتا گیا۔ ہرن چند قدم چل کر رکتا اور پھر مڑ کر اپنے پیچھے آتے ہوئے رام کو گھورتا۔ پھر ایک دم جیسے ڈر کر بھاگ کھڑا ہوتا۔ وہ کچھ دیر کے لئے درختوں میں چھپتا اور پھر جلد ہی کسی اونچی جگہ پہ کھڑا ہو کر اپنے حسن کا نظارہ کرواتا۔ کبھی کبھی وہ اتنا نزدیک آ جاتا کہ لگتا ابھی پکڑا جائے گا' لیکن پھر فوراً" ہی بھاگ نکلتا۔

اسی طرح کرتے کرتے ماریچ رام کو بہت دور لے گیا۔ تب راکشس کو محسوس ہوا کہ یہ کھیل ہمیشہ جاری نہیں رہے گا اور اس کا انجام اب نزدیک آ گیا ہے۔ رام پیچھا کرتے ہوئے تھک گیا۔ اس نے اپنی کمان نکالی اور تیر چلایا جو ہرن میں پیوست ہو گیا۔ ماریچ اپنی اصل حالت میں واپس آیا اور رام کی آواز میں پکارنے لگا "ہائے سیتا" ہائے لکشمن" اور پھر ڈھیر ہو گیا۔

رام نے دل میں کہا: "لکشمن کی بات درست تھی۔ یہ ہرن تو واقعی راکشس نکلا۔"

اس نے مزید سوچا: "اس کی آخری پکار سن کر ہو سکتا ہے سیتا دھوکے میں آ جائے۔ وہ خوفزدہ ہو گئی ہو گی۔"

تب اس نے دوبارہ خود سے کہا: "اگر سیتا کے دل میں خوامخواہ خوف چھا بھی گیا تو کیا ہوا؟ لکشمن اس کے پاس موجود ہے؟"

اس کا دل خوشی سے معمور ہو گیا کہ اسے لکشمن جیسا پیار کرنے والا اور طاقتور بھائی ملا۔ رام کو یہ اندازہ کیسے ہوتا کہ اس وقت آشرم میں کیا صورتحال تھی، اور لکشمن کو سیتا سے کیسے تکلیف دہ الفاظ سننا پڑے تھے؟ واقعی، تقدیر بہت ظالم چیز ہے۔

اچھا پرندہ جٹایو

ماریچ مرنے سے پہلے رام کی آواز میں چلایا تھا: "ہائے سیتا! ہائے لکشمن!" وہ کسی طوفان زدہ درخت جیسی آواز میں کانپتے ہوئے بولی: "لکشمن، کیا تم اپنے بھائی کی آواز نہیں سن رہے؟ بھاگو، فوراً جا کر اس کی مدد کرو!"

خوف کی رو میں بہہ کر اور لکشمن کو ٹس سے مس نہ ہوتے دیکھ کر سیتا نے پریشانی کے عالم میں اس سے بار بار التجا کی: "میں نے ان کی مصیبت زدہ آواز سنی ہے۔ فوراً جاؤ! دیر نہ کرو! وہ کسی خطرے میں ہیں۔ کیا تم نے ان کی پکار نہیں سنی؟ تم ابھی تک یہاں کیوں کھڑے ہو؟ یقیناً تمہارے بھائی کو راکششوں نے گھیر لیا ہے اور وہ مدد کے لئے آواز دے رہے ہیں۔ انہیں فوراً بچانے کے لئے جانے کی بجائے تم پتھر کی طرح کھڑے ہو!"

لکشمن راکشسوں کے ہتھکنڈوں سے آگاہ تھا اور اسے اپنے بھائی کا حکم بھی یاد تھا۔ وہ وہاں سے نہ ہلا۔

سیتا اپنے خوف اور شک کے باعث غصے میں آ گئی۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی چھاتی پیٹی اور بے قابو ہو کر چیخی:

"سومترا کے بیٹے! کیا تم بھی دشمن بن گئے ہو؟ کیا تم اتنے سال تک دھوکا دیتے رہے؟ کیا تم ہمارے ساتھ رہ کر صرف رام کی موت کا انتظار کر رہے تھے۔ کیا تم نے دوست ہونے کا محض دکھاوا کیا اور سارا وقت ان کی موت کے بعد مجھے حاصل کرنے کی امید لگا کر بیٹھے رہے؟ او مکار، تم یہاں کیوں کھڑے ہو اور انہیں بچانے کے لئے کیوں نہیں جاتے؟ دیکھتے نہیں کہ وہ مشکل میں ہیں؟ غدار! دھوکے باز!"

یہ ظالمانہ الفاظ زہر میں بجھے تیروں کی طرح لکشمن کے دل میں پیوست ہو گئے۔ اس نے کانوں پر ہاتھ رکھ لئے۔ وہ آہ و بکا میں سیتا کے ساتھ نرمی سے بولا: "جانکی، رام دنیا میں ہر دشمن کا مقابلہ کرنے اور اسے شکست دینے کے قابل ہیں۔ اے میری ماں سے بھی زیادہ محترم، ڈرنے کی کوئی بات نہیں! اطمینان رکھو۔ اس کائنات میں کوئی اتنا طاقتور نہیں کہ رام کو چھو یا نقصان پہنچا سکے۔ میری ماں، تم نے جو کچھ کہا وہ تمہارے شایان شان نہیں۔ دکھ یا

Scanned and Uploaded By Nadeem

خوف نہ کرو۔ تم یقیناً رام کو مطلوبہ ہرن سمیت واپس آتے دیکھو گی۔

"تمہیں جو آواز سنائی دی' وہ رام کی نہیں۔ یہ راکشس کا فریب ہے۔ دھوکے میں نہ آؤ اور حوصلہ نہ چھوڑو۔ میرے بھائی نے تمہاری حفاظت کے لئے مجھے یہاں تعینات کیا ہے۔ مجھے اپنے پاس سے جانے کو نہ کہو۔ میں اپنے بھائی کی حکم عدولی نہیں کر سکتا۔ چونکہ ہم نے جن استھان کے راکشسوں کو مارا ہے اس لئے وہ مختلف طریقوں سے انتقام لینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ ہمیں ان کی نقلی صورتوں اور آوازوں کے فریب میں نہیں آنا چاہئے۔ مدد کے لئے یہ آواز رام کی نہیں تھی۔ تمہیں ذرا بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔"

لیکن سیتا کا غصہ آخری حدوں کو چھونے لگا۔ اس نے سرخ غضبناک آنکھوں کے ساتھ خوفناک باتیں کہہ ڈالیں: "تم اپنے بھائی کے من گھڑت حکم کا فائدہ اٹھا کر اس کی مدد کو نہیں جا رہے جبکہ وہ وہاں بربادی سے دوچار ہیں! ہائے تم نے کیسے ہماری آنکھوں میں دھول جھونکی۔ کمینے' مکار' خودغرض' اپنے بھائی سے غداری کرنے والے! او جھوٹے دوست کیا تم رام کے مرنے پر خوش ہو؟ اب مجھے سمجھ آیا کہ تم ہمارے ساتھ جنگل میں کیوں آ گئے؟ کیا تمہیں بھرت نے بھیجا تھا؟ کیا تم بھی میرے رام کے دشمن بن گئے ہو؟ کیا اس گھناؤنی سازش میں تم سب شریک ہو؟ رام کے ساتھ زندگی گزارنے کے بعد کیا میں کبھی تمہاری یا کسی اور کی جانب دیکھوں گی؟ رام کے ساتھ یقیناً میں بھی مرجاؤں گی۔"

سیتا غصے سے پھٹ پڑی جس کے باعث لکشمن مکمل طور پر مغلوب ہو گیا۔ وہ ظالمانہ انداز میں کہتی چلی گئی۔ لکشمن کے جسم کا رواں رواں جلنے لگا۔ وہ پوجا کے انداز میں ہاتھ جوڑ کر بولا: "او ماں' او دیوی! اس قسم کی بات تمہارے منہ سے کیسے نکلی؟ ان الفاظ نے میرے کانوں میں سرخ دہکتی ہوئی سلاخ جیسا اثر کیا ہے۔ تمہاری یہ سوچیں ظالمانہ اور ناجائز ہیں۔ میں تمام دیوتاؤں کو گواہ بنا کر قسم کھاتا ہوں کہ تمہارا شک بے بنیاد اور غلط ہے۔ اب مجھے پتہ چلا کہ تم بھی عام عورتوں جیسی ہو جو فوراً" دوسروں کے خلاف ہو جاتی ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ تمہیں کسی عظیم المیہ کا سامنا ہونے والا ہے۔ ورنہ تمہیں ایسا خیال نہ آتا اور نہ ہی تم میرے خلاف برا بول بولتیں۔"

اور معصوم لکشمن کسی شدید آفت کے ڈر سے کانپ اٹھا جو سر پہ منڈلا رہی تھی۔

لیکن سیتا نے کہا: "اِدھر دیکھو' یہاں بہت سی سوکھی لکڑیاں پڑی ہیں۔ میں آگ جلا کر

اس میں کود جاؤں گی۔ یا پھر گوداوری میں ڈوب مروں گی۔ یا پھانسی لے لوں گی۔۔۔۔ ورنہ فوراً" جاؤ اور رام کی مدد کرو۔ ابھی' اسی وقت۔ میں پوچھتی ہوں جاؤ گے یا نہیں؟ یا میں خود کو ختم کر لوں؟"

وہ چھاتی پیٹنے اور روتے لگی۔ لکشمن یہ سب کچھ مزید نہ سہہ سکا۔ اس نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور کہا:

"ٹھیک ہے' میری بہن۔ میں تمہاری تعمیل اور اپنے بھائی کی حکم عدولی کروں گا۔ میں تمہیں اکیلا چھوڑ جاؤں گا۔ تم محفوظ اور ٹھیک رہو! جنگل کا دیوتا تمہاری حفاظت کرے! میں تمہارا حکم مانوں گا۔ مجھے برے شگون نظر آ رہے ہیں۔ مجھے بہت خوف ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ کبھی رام کو دوبارہ دیکھ بھی سکوں گا یا نہیں۔ پھر بھی میں جاؤں گا!"

اور وہ نہ چاہتے ہوئے بھی چل پڑا اور راستے میں پیچھے مڑ مڑ کر دیکھتا رہا۔

لکشمن چلا گیا' اس کا دل بے چین اور غم و غصہ سے بوجھل تھا۔ وہ سیتا کی یہ ظالمانہ باتیں کیسے برداشت کر گیا تھا؟ اب وہ انہیں کیسے بھول سکتا ہے؟ شہزادے کا دل زخم زخم تھا جس نے اپنے بھائی کے ساتھ رہنے کی خاطر سب کچھ چھوڑ دیا تھا۔

لکشمن اس سمت میں گیا جدھر رام گیا تھا۔ موقع کا منتظر راون اب رام کے آشرم کی طرف آیا۔ اس نے ایک سنیاسی کا روپ اور حلیہ بدلہ اور اس کے ہونٹوں پر مقدس ویدی بھجن جبکہ دل میں بدترین برائی تھی۔

رام کے انتظار میں سیتا جنگل کی طرف نظریں جمائے آشرم کے دروازے پر کھڑی تھی۔ راون نے اسے دیکھا۔

سیتا کو دیکھتے ہی راون کے دل میں سوروپ نکھا کی بوئی ہوئی خواہش نے جڑ پکڑی اور فوراً" تناور درخت بن گئی۔ وہ سیتا کو حاصل کرنے کے لئے پہلے سے بھی زیادہ بے قرار اور پرعزم ہو گیا۔

سیتا نے دیکھا کہ ایک سنیاسی اپنا پانی کا برتن اور لاٹھی لئے گھوم رہا ہے۔ اس نے اسے بڑے ادب سے سلام کیا جیسے پاکیزہ افراد کو کیا جاتا ہے۔ سنیاسی نے قیام کی خواہش ظاہر کی۔ فرائض کا تقاضا تھا کہ سیتا اسے بٹھائے اور دستور کے مطابق اس کے سامنے کچھ پھل وغیرہ رکھے۔

سنیاسی بیٹھ گیا اور دوبارہ سیتا کو دیکھا۔ اس کی خواہش تیکھی ہو گئی۔ پاپی اور راکشس

Scanned and Uploaded By Nadeem

ہونے کے باوجود وہ اس کا دل جیتنے کا خواہش مند ہوا۔ اس نے چاہا کہ سیتا کو اغواء نہ کرے بلکہ منا کر اپنے ساتھ لے جائے اور شادی کرے۔

لنکا کے بادشاہ کو امید تھی کہ وہ سیتا کو راضی کر لے گا۔ اس نے سوچا کہ وہ دولت اور طاقت کے لالچ میں آ کر مفلس رام سے منہ موڑ لے گی۔ اس نے یہ بھی سوچا کہ رام کو بے عزت کرنے اور سزا دینے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔ اسے توقع تھی کہ سیتا بھی ان عورتوں جیسی ہے جو اس نے پہلے دیکھ رکھی تھیں۔

سنیاسی نے سامنے بیٹھ کر اس کے حسن کی اتنی پرجوش تعریف کی جو عموماً دراصل سنیاسی نہیں کیا کرتے۔ وہ اس کے حسن و جمال کو سراہتے ہوئے پوچھنے لگا: "تم کون ہو؟ راکشسوں اور جنگلی درندوں سے بھرے اس جنگل میں اکیلی کیوں بیٹھی ہو؟"

سیتا کو حیرت ہوئی لیکن اس کے سوالوں کا جواب دیتی گئی۔ اسے امید تھی کہ رام ابھی لوٹ آئے گا' لہٰذا اس کی آنکھیں دروازے پر ہی لگی رہیں۔

آہستہ آہستہ اس مہمان نے بتایا کہ وہ کون ہے' اور اپنے خاندان کی عظمت' طاقت اور حشمت بھی بیان کی۔ اپنی بڑائی کا ذکر کرنے کے بعد اس نے رام کی برائی کی اور آخر میں کہا:

"میری بیوی بن جاؤ اور میرے ساتھ لنکا میں شاندار طریقے سے زندگی گزارو۔ آؤ' چلیں!"

اس غیر متوقع صورتحال میں سیتا کی پاکیزگی نے اسے طاقتور راکشس کی مدافعت کرنے کا حوصلہ دیا۔ اب اسے اس کی آمد کا مقصد معلوم ہو گیا تھا۔

"او ذلیل اور کمینے شخص۔ تیری تباہی قریب ہے۔ اگر تو زندگی بچانا چاہتا ہے تو اس آشرم سے نکل جا!" وہ غضبناک سانپ کی طرح پھنکاری۔

راکشس غصے میں آ گیا۔ اس نے اپنا سارا نقلی بھیس اور نرمی ترک کر کے اصل خباثت ظاہر کی۔ اس نے ایک ہاتھ سے سیتا کے بال پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے اسے اٹھا کر رتھ کی طرف لے گیا جو درختوں کے پیچھے منتظر تھا۔ اس نے سیتا کو زبردستی اندر پھینکا اور ہوا میں اڑنے لگا۔

سیتا اونچی آواز میں چلائی: "میرے مالک! آپ کہاں ہیں' میرے رام؟ او لکشمن' وفادار ترین دوست میں نے تمہیں بھیجنے کی احمقانہ غلطی کیوں کی؟"

راکشس نے اسے نیچے دبایا اور اپنی ہوائی گاڑی چلانے لگا۔ سیتا نے نیچے درختوں اور پودوں کو مخاطب کر کے درخواست کی کہ وہ رام کو سارا قصہ بتا دیں۔

بوڑھا جٹایو ایک درخت پر غنودگی کی حالت میں بیٹھا تھا۔ اس نے رتھ کو اڑ کر گزرتے دیکھ لیا۔ وہ عورت کی چیخ و پکار سن کر پوری طرح جاگ گیا اور سیتا کی آواز پہچان لی۔ سیتا نے بھی اسے دیکھ لیا اور بچاؤ کی درخواست کی۔

یہ قابل رحم التجا سن کر جٹایو کا خون ابل پڑا۔ وہ "رکو' رکو!" پکارتا ہوا ہوائی گاڑی کے راستے میں آ گیا۔

سیتا نے دہائی دی' "لنکا کا بادشاہ مجھے زبردستی لے کر جا رہا ہے' لیکن میرے بوڑھے دوست' تم اسے روکنے کے لئے کیا کر سکتے ہو؟ ہائے' رام اور لکشمن کے پاس جاؤ اور انہیں میری التجا پہنچا دو!"

لیکن جٹایو کی رگوں میں شاہی اسلاف کا خون تھا جنہوں نے فضاء پر حکومت کی اور خوف سے ناآشنا تھے۔ وہ فوراً جوش میں آ گیا اور راون کی طاقت کی کوئی پروا نہ کی۔ سیتا کی حالت دیکھ کر اسے اپنے دوست دسرتھ اور رام کے ساتھ کیا ہوا وعدہ یاد آ گیا۔ اس نے عزم کیا کہ اس کے جیتے جی یہ ظلم نہیں ہو گا۔

جٹایو نے راون کو براہ راست مخاطب کیا: "او بادشاہ' میں شاہینوں کا بادشاہ جٹایو ہوں۔ میرے بادشاہ بھائی' میری بات سنو! اس ظالمانہ اقدام سے باز رہو۔ کیا عورتوں کی عصمت کو تحفظ دینا بادشاہوں کا فرض نہیں؟ اور سیتا تو ایک شہزادی ہے۔ میں خبردار کرتا ہوں' اگر تم نے اسے نہ چھوڑا تو یقیناً تباہ و برباد ہو جاؤ گے۔ سیتا کی ایک نگاہ تمہیں جلا کر راکھ کر دے گی۔ تم اپنی چھاتی پہ ایک زہریلا سانپ لے کر جا رہے ہو۔ یم کا پھندا تمہاری گردن میں پڑ چکا ہے۔

"میں بوڑھا اور غیر مسلح ہوں جبکہ تم جوان' ہتھیار بند اور رتھ میں سوار ہو۔ پھر بھی یہ نہیں ہو سکتا کہ تم سیتا کو لے جاؤ اور میں دیکھتا رہوں۔ تم نے رام کی غیر حاضری میں یہ بزدلانہ حرکت کیوں کی؟ میرے ہوتے ہوئے تم بچ کر نہیں جا سکتے! مجھے تمہارے رتھ یا دس سروں یا چمکدار ہتھیاروں کی کوئی پروا نہیں! تمہارا سر اسی خاک میں لتھڑا ہو گا جس پر تمہارے ناپاک قدم پڑے ہیں۔ اگر تم چور ہونے کے ساتھ ساتھ بزدل بھی نہیں ہو تو گاڑی سے اتر کر میرے ساتھ لڑو۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

راون غصے میں آگ بگولا ہو گیا۔ اس نے جٹایو پر حملہ کیا۔ یہ ایک طرح سے تیز ہوا اور پانی سے بوجھل بادل کا مقابلہ تھا۔ جنگل کے اوپر آسمان میں زبردست لڑائی ہوئی۔ جٹایو کسی پروں والے پہاڑ کی مانند لڑا۔

راون نے اس کی طرف مہلک تیر چھوڑے۔ لیکن شاہین نے بچاؤ کیا اور راون کے جسم پر پنجے مارے۔ غصے میں پاگل راکشس نے تیز، ناگ جیسے تیر چھوڑے۔

ہیرو پرندہ شدید زخمی ہوا، لیکن بڑی بے جگری سے لڑتا رہا، جبکہ سیتا نے یہ بے جوڑ مقابلہ دھڑکتے دل اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ دیکھا۔ اسے دیکھ کر جٹایو راون پر اور بھی زیادہ خوفناک حملے کرنے لگا۔ لیکن بڑھاپا اپنا اثر دکھانے لگا اور اس نے سوچا کہ فتح کی آخری کوشش کے لئے اسے اپنی ساری قوت جمع کرنی ہوگی۔ اس نے زخموں کی پروا کئے بغیر راون پر شدید حملہ کیا، پر مار کر اس کا ہیروں جڑا تاج نیچے گرایا اور کمان بھی چھین لی۔ اس نے رتھ پر حملہ کر کے خوفناک شکلوں والے ٹٹوؤں اور رتھ بان کو مار ڈالا، پھر گاڑی کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ راون زمین پہ گر گیا، مگر سیتا کو اپنی گرفت میں رکھا۔ پانچوں عناصر راون کو گرتا دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔

جنگجو بوڑھے پرندے نے راون کی پشت پر پنجے مار کر گوشت ادھیڑ ڈالا اور سیتا کے گرد کسے ہوئے بازو کو توڑنے کی کوشش کی۔ لیکن راون کے بیس بازو تھے۔ ایک بازو چھوٹتے ہی وہ اسے دوسرے سے جکڑ لیتا۔ سیتا اس کی طاقتور گرفت میں کلبلاتی رہی۔

آخرکار راون نے سیتا کو چھوڑ دیا اور تلوار نکال کر پرندے کے پر اور پنجے کاٹ دیئے۔ بوڑھا پرندہ اب لاچار تھا۔ وہ بے بس ہو کر زمین پہ آ گرا۔

جانکی نے بھاگ کر جٹایو کو گلے لگایا اور روتے ہوئے بولی: "ہائے میرے باپ! تم نے میری خاطر اپنی زندگی قربان کر دی۔ تم میرے دوسرے باپ ہو! اور اب تم مر رہے ہو۔ او ہمارے وفادار بہادر پرندے!"

تب راون اسے دوبارہ قابو کرنے کے لئے مڑا۔ وہ لاچاری کے عالم میں ادھر ادھر بھاگی۔ وہ درختوں سے چمٹ چمٹ کر روئی اور پکاری: "ہائے میرے رام، آپ کہاں ہیں؟ ہائے لکشمن، تم کہاں ہو؟ کیا تم مجھے بچانے نہیں آؤ گے؟" آخرکار راکشس نے اسے پکڑا اور ہوا میں بلند ہو گیا۔

جب کالا اور دیو قامت راون سیتا کو اٹھا کر فضاء میں پرواز کر رہا تھا تو وہ اس کی گرفت

Scanned and Uploaded By Nadeem

میں تڑپتی ہوئی یوں لگ رہی تھی جیسے کالے بادلوں میں بجلی کوندتی ہے۔ راکشس کا جسم سیتا کی روشنی سے چمک اٹھا اور وہ کسی مدار ستارے کی طرح جاتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

یوں راکشس سیتا کو لے گیا۔ سورج کی روشنی ماند ہوئی اور دھرتی پہ قبل از وقت اندھیرا چھا گیا۔ ساری مخلوق نے فریاد کی: "دھرم تباہ ہو گیا، راستبازی مٹ گئی۔ نیکی اور رحمدلی کا نام و نشان تک نہیں رہا۔"

دھرتی کی گونگی مخلوقات نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے آنسو بہائے۔

راون شہزادی کو مضبوطی سے جکڑ کر جیسے اپنی بربادی کی طرف اڑا جا رہا تھا۔ سیتا اغواء ہوئی تو اس کے گجروں کے پھولوں کی پتیاں جھڑ گئیں اور وہ زمین پہ گرتے ہوئے یوں لگتی تھیں جیسے راون کی طاقت و حشمت ریزہ ریزہ ہو کر فضاء میں اڑ رہی ہو۔

○

سخت پہرہ

سیتا نے اپنی رنج اور قہر زدہ سرخ آنکھیں کھولیں اور راون کے سامنے ہو کر چلائی: "او گھٹیا شخص! تم نے اپنی شہرت، عظیم نسل اور سورمائی خصوصیات کے بارے میں شیخی بگھاری تھی، لیکن کیا تم نے بہادر سورماؤں جیسا رویہ اختیار کیا ہے؟ کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ وہ کس بات کا سورما جو شوہر کی غیر حاضری کا فائدہ اٹھا کر اس کی بیوی کو چرا لے اور لاچار اکیلی عورت کو اغواء کر لے؟

"مجھے بچانے کی کوشش کرنے والے بوڑھے پرندے کو مارنا کیسا سورمائی اقدام ہے! آشرم میں تمہاری باتیں کتنی بہادرانہ تھیں! دنیا یقیناً اس عظیم سورما کو یاد رکھے اور سراہے گی جس میں لڑنے کی ہمت تو نہیں لیکن چوری کرنے کے لئے ہر دم تیار ہے! اگر تم واقعی کسی اعلیٰ خاندان کے ہو تو تم اس کے لئے کیسی رسوائی کا باعث بنے ہو!

"اور مجھے یوں اغواء کر کے تم کیا توقع رکھتے ہو؟ تم اور کتنا عرصہ زندہ رہ سکو گے؟ بہت جلد رام کے تیر تمہاری زندگی کا خاتمہ کر دیں گے۔ بچاؤ کی امید نہ رکھو۔ جان لو کہ رام کی نگاہ پڑتے ہی تمہاری موت واقع ہو جائے گی۔ اس کے ہاتھوں تمہاری موت یقینی ہے۔ تو پھر تمہیں اس دھوکا بازی سے بھلا کیا حاصل ہو گا؟ تم مجھے ہرگز اپنا نہیں بنا سکتے۔ میں تمہارے سامنے ہتھیار ڈالنے سے پہلے ہی مرجاؤں گی اور تم میرے شوہر کے قہر سے بچ نہیں سکتے۔ تم بہت جلد پاتال میں ویتارنی (44) دریا دیکھو گے۔ سرخ گرم شبیہہ تمہیں گلے لگانے کی منتظر ہے اور نوکدار شاخوں والا لوہے کا درخت بھی۔ رام نے ایک گھنٹے کے اندر اندر جن استھان میں تمہاری راکشسوں کی فوج کا صفایا کر دیا۔ کیا وہ تمہیں چھوڑ دیں گے؟ وہ بہت جلد یم کو تمہارے پاس بھیجیں گے۔"

جب سیتا یہ حقارت اور تنبیہ بھرے الفاظ ادا کر رہی تھی تو راون رتھ کے بغیر کسی تیر کی طرح اڑتا ہوا لنکا کی جانب جا رہا تھا۔ انہوں نے کئی دریا اور پہاڑ پار کئے اور سیتا نے نیچے ایک پہاڑ کی چوٹی پر کھڑے کچھ لوگ دیکھے۔ اس نے اپنا شانہ پوش اتارا اور اس میں اپنے زیور باندھ کر پوٹلی نیچے پھینک دی۔

اس نے ایسا اس امید میں کیا تھا کہ ہو سکتا ہے رام انہیں دیکھ کر اندازہ کر سکے کہ

Scanned and Uploaded By Nadeem

اسے کس سمت میں لیجایا گیا ہے۔

دریائے پمپا اور پھر سمندر پار کر کے راون لنکا شہر میں داخل ہوا۔ وہ غم زدہ اور نڈھال سیتا کو لے کر اپنے محل میں گیا۔ اس بیوقوف کا خیال تھا کہ اس نے کوئی خزانہ حاصل کر لیا ہے لیکن وہ عورت کی شکل میں اپنی موت کو ساتھ لایا تھا۔ پھر اس نے کچھ کریہہ صورت راکشسیوں کو بلا کر حکم دیا کہ سیتا کا خاص خیال رکھیں اور اس کی اجازت کے بغیر کسی کو اس کے قریب بھی نہ پھٹکنے دیں۔

راون نے ہدایت کی: "اسے کپڑے، زیور اور ضرورت کی ہر چیز مہیا کرو۔ اس کی خدمت اور احترام اسی طرح کرو جیسے میرا کرتی ہو۔"

اور پھر تنبیہ کی: "اگر کسی نے اس کی شان کے منافی ایک لفظ بھی منہ سے نکالا تو اسے موت کی سزا ملے گی۔ کوئی بھی دانستہ یا نادانستہ طور پر اسے غصہ یا دکھ نہ پہنچائے۔"

یوں وہ سیتا کو اندرونی کمرے میں بند کر کے سوچنے لگا کہ اب کیا کیا جائے۔ اس نے کچھ چالاک جاسوسوں کو بلا کر ان کے ذمے یہ کام لگایا:

"اسی وقت جن استھان میں جاؤ جہاں کھر رہتا تھا۔ پوری طرح نظر رکھو اور آ کر مجھے بتاؤ کہ رام کیا کر رہا ہے۔ جب تک رام زندہ ہے میں سو نہیں سکتا۔ وہ میرا سب سے بڑا دشمن ہے۔ کسی نہ کسی طرح اس کی موت ضروری ہے۔ اب ہمت کر کے جاؤ اور اپنا کام پورا کر کے واپس آنا۔"

چاروں طرف سے سمندر میں گھرے ہوئے لنکا کے ایک قلعے میں قید سیتا کو یہ علم نہیں تھا کہ وہ کہاں ہے اور رام اس سے کتنی دور ہے۔ اسے امید تھی کہ رام کسی نہ کسی طرح وہاں پہنچ ہی جائے گا اور راون کو مار کر اسے قید سے نجات دلائے گا۔

شدید غم میں مبتلا ہونے کے باوجود وہ اپنے شوہر کی طاقت اور قوت کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ اس کا ذہن مطمئن تھا۔ ایک تسلی یہ بھی تھی کہ راکشس راجا نے اس کے ساتھ وحشیانہ برتاؤ نہیں کیا تھا۔

راون اپنے آدمیوں کو جن استھان کی طرف روانہ کر کے واپس سیتا کے پاس آیا۔ راکشسیاں اس کی نگرانی کر رہی تھیں۔ راون نے اسے رنج خوردہ اور اشکبار حالت میں پایا۔ اس نے سوچا کہ ہو سکتا ہے سیتا اس کی دولت اور طاقت دیکھ کر مان جائے۔ چنانچہ اسے عظیم الشان محل میں گھما پھرا کر دولت اور جاہ و جلال دکھایا گیا۔ دنیا کے کسی بادشاہ کے پاس ایسی دولت اور تفریح کے ذرائع نہ تھے۔

سیتا کو سونے، ہیرے جواہرات اور ریشم کے ڈھیر، رتھ اور مینار، ہزاروں خادمائیں، اور شاہی طاقت و ثروت کا ہر نمونہ دکھایا گیا۔ لیکن اس کی سوچوں کا مرکز کوئی اور تھا۔

راون نے اس پر اپنی وسیع و عریض اور زبردست فوج کا رعب بھی ڈالنا چاہا۔ لیکن وہ اس کی طاقت کے بارے میں اپنی رائے کا اظہار پہلے ہی کر چکی تھی۔

تاہم راون نے دلیل پیش کی: ”تم ان سب چیزوں کو اپنا ہی سمجھو اور مزے اڑاؤ۔ تم میری ملکہ بنو گی، اپنی زندگی سے بھی زیادہ عزیز۔ میری بہت سی بیویاں ہیں لیکن تم ان سب پر افضل ہو گی۔ آج کے بعد میری محبت صرف اور صرف تمہارے لئے مخصوص ہے۔ میری بات سنو۔ میری خواہش پوری کر دو۔ اس جزیرے کے اردگرد چار ہزار میل تک سمندر ہے اور ہزاروں طاقتور جنگجو اس کی حفاظت پر مامور ہیں۔ اس شہر میں کوئی بھی داخل نہیں ہو سکتا۔ دیوتاؤں یا اسوروں میں سے کوئی بھی طاقت و حشمت میں میرا مد مقابل نہیں، اور انہیں یہ بات معلوم ہے۔ اپنی سلطنت سے بے دخل کئے گئے غریب انسان، جنگل میں بھٹکتے ہوئے آوارہ گرد رام کے ساتھ چھپتے رہنے میں تمہاری کیا خوشی یا توقیر ہے؟ تمہارا حسن میری دولت کا حقدار ہے۔ اپنی جوانی کے دن ضائع نہ کرو۔ اب تم رام کو کبھی نہ دیکھ سکو گی، یہ بات یقینی ہے۔ رام اس شہر تک نہیں پہنچ سکتا۔ اس ساری سلطنت کو اپنا ہی سمجھو۔ مجھے اور سارے مطیع دیوتاؤں کو اپنے غلام خیال کرو۔ اپنے کسی سابق جنم میں کئے ہوئے گناہوں کی پاداش میں اب تک تم نے سختیاں جھیلی ہیں۔ آج کے بعد تم یہاں میرے ساتھ اپنے نیک اعمال کا پھل کھاؤ گی۔ تم لنکا کی ملکہ اور لنکا کے بادشاہ کی بیوی بنو گی۔ آؤ، پشپک ومان (خدائے مال و دولت کبیر کا ہوائی جہاز) میں دنیا کے گرد اڑنے کا مزہ اٹھائیں۔ آؤ مل کر تمہارے چہرے سے غم کا بادل ہٹا دیں اور مسرت کا چاند طلوع ہونے دیں۔“

راون کی ان باتوں کے دوران سیتا کی آنکھوں سے اشکوں کا سیلاب رواں تھا۔ اس نے ساڑھی کے پلو سے منہ چھپا لیا کیونکہ وہ دشمن کے سامنے اپنا خوف ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی۔

راون نے اس کی بہتیری منت سماجت کی: ”شرماؤ مت۔ مجھے قبول کرنے میں کوئی غلط بات نہیں، شرمانے کی کیا ضرورت ہے۔ اے حسین ترین ملکہ! خدا کے دیئے ہوئے تحفوں کو قبول کر لینا چاہئے۔ میں اپنا سر تمہارے قدموں میں رکھ کر رحم کی التجا کرتا ہوں۔ میں تمہارا غلام ہوں۔ اپنی عظمت و طاقت کو بھول کر میں تمہاری عنایت کے لئے درخواست گزار ہوں۔ میں نے اپنی زندگی میں کبھی کسی کے سامنے یوں سر نہیں جھکایا۔“

Scanned and Uploaded By Nadeem

وہ واقعی سمجھتا تھا کہ اسے منا کر اپنی محبت کی طرف مائل کر لے گا۔

اگر ذہن صاف ہو تو کسی بھی صورتحال کا ہمت سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ سیتا نے اپنے غم کے باوجود راون سے بہادری کے ساتھ بات کی۔ اس نے راون کے اور اپنے درمیان گھاس کی ایک چھوٹی سی پتی رکھی اور پھر جواب دیا۔ راون نے پنچ وٹی میں سیتا کے پیش کئے ہوئے پھول کے سامنے سنیاسی کے روپ میں بیٹھ کر بڑی شیخیاں بگھاری تھیں۔ اب محصور و مجبور سیتا نے جیسے ان الفاظ کی ہی بازگشت پیش کی۔

”تم جانتے ہو کہ میں کون ہوں۔ دسرتھ تینوں لوکوں میں مشہور تھا، اس نے طویل مدت تک حکومت کی، وہ دھرم اور سچائی کا محافظ بن کر ڈٹا رہا۔ اس کا دیوتاؤں جیسا شیر دل بیٹا میرے شوہر ہیں۔ وہ اور ان کا بھائی لکشمن یقیناً تمہیں مار ڈالیں گے۔ تم جانتے ہو کہ کیسے کھر اور اس کی فوج جن استھان میں تباہی سے دوچار ہوئی تھی۔ جس طرح شاہین زہریلے سانپ کو آسانی سے جھپٹ لیتا ہے اسی طرح رام نے جن استھان میں تمہاری زبردست فوج کو نیست و نابود کیا۔ چونکہ تم نے کسی دیوتا یا اسور کے ہاتھوں موت نہ آنے کی عنایت حاصل کر رکھی ہے، اس لئے تم نے رام کو اپنا دشمن بنانے کی جرات کی۔ تمہارا خیال کہ تم اپنی حاصل کردہ عنایت کے باعث محفوظ رہو گے۔ لیکن میں تمہیں بتائے دیتی ہوں کہ تمہارا بچاؤ ممکن نہیں۔ تم یقیناً اس کے ہاتھوں مرو گے۔ جونہی رام کی قہر آلود نگاہ تم پر پڑے گی، تمہاری قسمت کا فیصلہ ہو جائے گا۔ میرے شوہر مجھے چھڑانے اور تمہیں مارنے کے لئے سارا سمندر خشک کر دیں گے یا چاند کو توڑ کر لے آئیں گے۔ یہ بات یقینی ہے۔ تمہارا برا عمل ہی تمہیں اور تمہاری سلطنت کو برباد کر دے گا۔ میرے محترم شوہر نے جنگل میں راکشسوں کے درمیان بے خوف ہو کر زندگی گزاری۔ وہ لڑنے کے لئے آنے والے راکشسوں کے ساتھ برسرپیکار ہوئے اور انہیں ہلاک کر دیا۔ تم ان کی غیر موجودگی میں مجھے چوروں کی طرح چرا لائے ہو۔ مگر تم بچ نہیں سکتے۔ تمہاری قسمت نے تمہیں اس گناہ پر مائل کیا، کیونکہ تمہاری موت اور تمہاری نسل کی تباہی کا وقت قریب آ رہا ہے۔

”تم کہتے ہو کہ میں تمہیں قبول کر لوں۔ کتنے بیوقوف ہو تم! کیا کوئی کوا ہنس کو پا سکتا ہے؟ کیا کسی سنگین پاپی کو یگیہ کی مقدس آگ کے قریب آنے کی اجازت دی جا سکتی ہے؟ مجھے اپنی زندگی یا جسم کی پروا نہیں ---- یہ مت سمجھو کہ میں تمہارے ساتھ رہنے کی خواہش کر کے ساری دنیا میں بدنامی لینا گوارہ کر لوں گی۔ یہ خواب نہ دیکھو کہ تمہارے خوف سے یا اپنی زندگی بچانے کی خاطر میں ہار مان جاؤں گی۔“

سیتا یہ باتیں کہہ کر خاموش ہو گئی۔

راون نے کہا: "اچھا تو یہ بات ہے؟ تو پھر ٹھیک ہے' میں تمہیں ایک سال کی مہلت دیتا ہوں۔ اگر تم مجھے قبول کرنے پر تیار ہو جاؤ تو بہت اچھی بات ہے۔ اس مہلت کی مدت گزرنے کے بعد بھی اگر تم نے انکار کیا تو میرے قصائی تمہارے جسم کی بوٹیاں کر کے میرے لئے ناشتہ تیار کریں گے۔"

اس نے سیتا کو اس انتباہ کے بعد نگرانی پر مامور راکشسیوں کو حکم دیا: "تمہیں کسی نہ کسی طریقے سے اس کا غرور توڑنا ہو گا۔ اسے اشوک باغ میں تنہا چھوڑ دو اور خوف و تحریص کا استعمال کر کے اس کے حواس بحال کرو۔ جیسے ہم جنگلی ہتھنی کو سدھاتے ہیں' اسی طرح تم اسے بھی اطاعت کی عادی بناؤ۔" اور وہ غصے میں پھنکارتا ہوا محل سے باہر نکل گیا۔

راکشسیاں سیتا کو اشوک باغ میں لے گئیں۔ زنان خانے سے ملحق یہ باغ بہت خوبصورت تھا۔ درخت پھولوں اور پھلوں سے لدے ہوئے تھے اور ان پر بیٹھے دلکش پرندے محو نغمہ تھے۔ یہاں سیتا کو خوفناک حد تک بدصورت راکشسیوں کی نگرانی میں قیدی بنا کر رکھا گیا۔

شدید غمزدہ ہونے کے باوجود اسے راسخ یقین تھا کہ رام اور لکشمن کسی نہ کسی طرح اسے ڈھونڈ کر بچا لیں گے' اور رام راون کو قتل کر دے گا۔

اس یقین کا سہارا ملنے پر وہ خوفزدہ نہ ہوئی اور نہ ہی کسی لالچ یا دھمکیوں میں آئی۔ سیتا نے ایک یا دو دن نہیں بلکہ کئی ماہ تک اشوک باغ میں یہ قید تنہائی کاٹی۔

ابھی وہ دن بہت دور تھا جب قوی الجثہ ہنومان کو سمندر پار کر کے دکھ زدہ سیتا کے پاس آنا اور امید و محبت کا پیغام دینا تھا کہ "رام تم سے بے پناہ محبت کرتا ہے' خوف نہ کرو' وہ جلد ہی یہاں پہنچ جائے گا۔"

اب ہم رام اور لکشمن کا حال دیکھتے ہیں۔

○

Scanned and Uploaded By Nadeem

رام کی اداسی

جب ماریچ کو رام کا تیر لگا اور وہ مرنے والا تھا تو دوبارہ اپنی اصل راکشس شکل میں آ گیا اور بالکل رام جیسی آواز میں پکارا: "ہائے لکشمن' ہائے سیتا!"

اب رام نے جانا کہ راکشس نے کیسے انہیں دھوکا دیا اور مکار ماریچ کے ذریعہ اسے اتنی دور کھینچ لایا۔ وہ یہ سوچ کر بہت پریشان ہوا کہ اس حرکت کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔

"افسوس' ہم دھوکا کھا گئے۔ اگر لکشمن بھی اس چیخ کے دھوکے میں آ کر سیتا کو اکیلا چھوڑ آیا تو بہت خوفناک بات ہو گی۔ یوں لگتا ہے کہ جیسے راکشسوں نے سیتا کو اغواء کرنے کے لئے یہ سارا سوانگ رچایا ہے۔ جب سیتا میری آواز میں پریشان کن چیخ سنے گی تو یقیناً لکشمن کو میری مدد کو جانے کے لئے مجبور کرے گی۔ گیدڑوں کی چیخیں اور پرندوں کی پھڑپھڑاہٹ کسی مصیبت کا پیش خیمہ ہیں۔ میرا دل دھڑک رہا ہے اور یہ بذات خود کسی سر پہ منڈلاتے ہوئے خطرے کی بدشگونی ہے۔"

رام اپنے ساتھ یہ باتیں کرتا ہوا آشرم کی جانب بھاگا۔ راستے میں اس نے لکشمن کو اپنی جانب بھاگتے ہوئے دیکھا۔ رام نے کہا "افسوس! وہی ہوا جس کا مجھے ڈر تھا۔" اس نے لکشمن کے ہاتھ تھامے اور دکھی آواز میں کہنے لگا: "لکشمن' تم اسے جنگل میں تنہا کیوں چھوڑ آئے؟ تمہیں پتہ ہونا چاہئے تھا کہ راکشس اسے مار کر کھا جائیں گے۔ تم نے اسے وہاں چھوڑ کر اچھا نہیں کیا۔ اب سیتا کا معاملہ ختم ہو چکا!"

بیکار تعاقب سے تھکن زدہ اور پیاسا رام اب غم و غصے میں گھر گیا۔ وہ دوبارہ بولا: "لکشمن' اگر میں نے آشرم میں واپس جا کر سیتا کو وہاں نہ پایا تو یقیناً میری جان نکل جائے گی۔ ہم تینوں میں سے صرف تم ہی زندہ واپس ایودھیا جاؤ گے۔ انہیں سارا واقعہ بتا دینا۔ ہائے' کوشلیہ یہ دکھ کیسے سہے گی؟ لکشمن تم نے تو کائیکی کی خواہش پوری کرنے سے بھی زیادہ خوفناک کام کر دیا۔ ابھی تک راکشس بیچاری اکیلی سیتا تک پہنچ چکے ہوں گے۔ انہوں نے اسے مار کر کھا بھی لیا ہو گا۔ تم اسے چھوڑ کر کیوں آ گئے؟ تم ماریچ کی مصنوعی چیخ

سے کیسے دھوکا کھا گئے؟ اب میں کیا کروں؟ اب سیتا مجھے نظر نہیں آئے گی۔ راکششوں کا منصوبہ کامیاب ہو گیا۔ تم پر میرا یقین ڈگمگا گیا اور سیتا کھو گئی۔ لکشمن' تم اسے چھوڑ کر کیوں آئے' کیوں؟"

لکشمن نے آنسو بھری آنکھوں کے ساتھ جواب دیا: "بھائی' میں اور کرتا بھی کیا؟ سیتا نے ہائے سیتا' ہائے لکشمن کی آواز سنی تو بہت سہم گئی۔ اس نے خوف کے مارے کانپتے ہوئے مجھے فوراً" جانے کو کہا اور تھوڑی سی دیر بھی برداشت نہ کی۔ میں نے بہت سمجھایا مگر وہ نہ مانی۔ میں نے اسے بار بار کہا کہ ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں' دشمن چاہے کتنا ہی طاقتور ہو آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا' اور وہ چیخنے کی آواز بھی آپ کی نہیں تھی---- لیکن اس نے میری کوئی بات نہ سنی۔ اس نے مجھ پر الزام لگایا کہ میں آپ سے غداری کر رہا ہوں اور اسی مقصد کے تحت آپ کے ساتھ جنگل میں آیا تھا۔ او بھائی' اس نے غصے میں یہ تک کہہ دیا کہ میں اسے حاصل کرنے کی امید میں آپ کی موت پر خوش ہوں۔ میں اس کی یہ باتیں سن کر آدھا مر گیا اور اس نے اعلان کیا کہ اگر میں فوراً" آپ کے پیچھے نہ گیا تو وہ خودکشی کر لے گی۔ اس نے اپنی جنونی باتوں سے مجھے بھی پاگل کر دیا' اور میں کچھ سمجھ نہ آنے پر آپ کی جانب چل دیا۔"

لیکن رام کی تسلی نہ ہوئی۔ "کون بیوقوف عورت خوفزدہ ہو کر یہ کہہ سکتی ہے کہ تم اسے اکیلا خطروں میں گھرا چھوڑ کر چلے جاؤ؟ تم نے یہ احمقانہ حرکت کیوں کی؟ تم نے مجھے برباد کر ڈالا۔ اب میں کبھی سیتا کو نہ دیکھ سکوں گا!"

دونوں بھائی جلدی جلدی آشرم کی طرف آئے۔ راستے میں بہت سے برے شگون نظر آئے۔ اور رام نے ایک بدفال دیکھ کر دوبارہ کہا: "مجھے ڈر ہے' مجھے ڈر ہے کہ اب ہم سیتا کو کبھی نہیں دیکھ سکیں گے!"

آشرم میں پہنچ کر انہیں اپنے خدشات حقیقت نظر آئے۔ آشرم بالکل خالی تھا۔ سیتا وہاں موجود نہ تھی۔ ہرن کی کھال' کش گھاس' بچھی ہوئی چٹائی---- سب کچھ زمین پر بے ترتیب پڑا تھا۔

رام کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔ وہ آشرم کے آس پاس والے کنج میں ادھر ادھر دیوانہ وار بھاگا۔ درختوں کے پتے اور پھول کملائے ہوئے تھے۔ سیتا کہیں بھی نظر نہ آئی۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

رام کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ وہ چلایا: "ہائے' کیا وہ اسے کھا گئے؟ کیا وہ اسے اٹھا کر لے گئے؟ ہائے' وہ خوف کے مارے کیسے کپکپا اٹھی ہو گی! میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتا۔ کیا یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ دریا پر پانی بھرنے گئی ہو؟ کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ جنگل میں پھول توڑنے نکلی ہو؟ آؤ دیکھیں۔"

درختوں کے درمیان تلاش کرتے ہوئے انہیں امید تھی کہ سیتا ان کے ساتھ مذاق کرنے یہیں کہیں چھپی ہوئی ہو گی اور ابھی ایک دم سامنے آ جائے گی۔

رام کا دکھ سمندر کی طرح لبریز ہو گیا اور سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کند ہو گئی۔ اس نے باری باری تمام درختوں کا نام لے کر ان سے مدد کی درخواست کی۔

"اے شجر اشوک! اپنے نام کی لاکھ رکھ اور میرا دکھ دور کر دے! تجھے یقیناً سچائی کا علم ہو گا۔ مجھے بتا کہ اس وقت سیتا کہاں ہے۔ او کھجور کے اونچے درخت! تجھے سیتا ضرور دکھائی دے رہی ہو گی۔ مجھے بتا کہ وہ کہاں چھپی ہے۔"

اس نے جانوروں سے بھی باتیں کیں: "او شیر' ہاتھی اور ہرن مجھے سچائی بتانے سے ڈرتے ہیں۔ لیکن تو تو ہر خوف سے آزاد ہے۔ تو مجھے بتا سکتا ہے کہ کیا واقع ہوا۔ تجھے ہر بات کا علم ہے۔ تو مجھے سچ سچ بتا دے۔"

وہ پکارا: "او سیتا' تو ضرور کہیں چھپی ہوئی ہے۔ وہاں! وہاں! تو مجھے نظر آ رہی ہے۔ بس یہ کھیل ختم کر دو۔ میں اب یہ مزید برداشت نہیں کر سکتا۔

وہ کافی دیر تک سر ٹکرانے اور رونے کے بعد زمین پر گر گیا اور آہ و بکا کرنے لگا' "ہائے لکشمن! ہائے سیتا!" وہ پھندے میں پھنسے ہوئے ہاتھی کی طرح چلایا۔

"لکشمن سیتا کہیں بھی نہیں۔ راکششوں نے اسے پکڑ کر چیر پھاڑ اور کھا گئے۔ میں اب زندہ کیسے رہوں؟ میری موت نزدیک ہے۔ لیکن اگلے جہاں میں جب میرا باپ مجھے ملے گا تو پوچھے گا' تم یہاں کیوں آ گئے میرے بیٹے! ابھی تو تم نے وعدہ بھی پورا نہیں کیا؟ میں ناکام ہو گیا۔ میں سب کچھ ہار گیا۔"

لکشمن یہ منظر مزید برداشت نہ کر سکا' اور بولا: "بھائی' آپ کا اس طرح رونا دھونا مناسب نہیں۔ آئیں مل کر جنگل میں تلاش کرتے ہیں۔ آپ جانتے ہیں کہ سیتا کو غاروں اور کنجوں میں جانے کا کتنا شوق ہے۔ ہو سکتا ہے وہ دریا پر نہا رہی ہو یا پھول توڑنے گئی ہو۔

آئیں' اسے دوبارہ تلاش کریں۔ وہ صرف ہمیں آزما رہی ہے۔ آئیں اسے ڈھونڈتے ہیں۔ آنسو نہ بہائیں۔"

دونوں نے دوبارہ پہاڑیوں کی خاک چھانی' تالابوں کے پاس دیکھا' دریا کنارے نظر دوڑائی لیکن سیتا نہ ملی۔

رام نے کہا: "لکشمن سیتا نظر نہیں آ رہی۔ اب میں کیا کروں گا؟"

لکشمن نے پرامید الفاظ کے ذریعہ اسے حوصلہ دلانے کی کوشش کی' لیکن رام کا اضطراب ختم نہ ہوا' بلکہ بڑھتا چلا گیا۔ وہ بولا: "نہیں' میرے بھائی' نہیں! کوئی امید باقی نہیں۔ سیتا کہیں بھی نہیں۔ میں نے اسے ہمیشہ کے لئے کھو دیا۔ اب میں زندہ نہیں رہ پاؤں گا۔"

وہ کچھ دیر تک بیہوش پڑا رہا۔ پھر اپنے آپ میں آیا اور بہ آواز بلند رونے لگا۔ لکشمن کی کوئی بات اسے تسلی نہ دے سکی۔

وہ پھر پکارا: "لکشمن میں ایودھیا واپس کیسے جا سکتا ہوں؟ کیا وہ مجھ پر ہنسیں گے نہیں کہ میں سیتا کو راکشسوں کے حوالے کر کے خود واپس آ رہا ہوں؟ اسے اپنے ساتھ جنگل میں لا کر اور اس کی حفاظت کرنے میں ناکام ہو کر میں جنک کو کیا منہ دکھاؤں گا؟

"نہیں' تم اکیلے ہی ایودھیا جاؤ گے۔ جاؤ اور ماؤں کا خیال رکھو۔ بھرت کو میری جانب سے مبارک دینا اور بتانا کہ میری آخری خواہش یہ تھی کہ وہ بدستور بادشاہت سنبھالے رہے۔"

لکشمن اپنی ہر ممکن کوششوں کے باوجود اسے تسلی نہ دے سکا۔ وہ پوری طرح قائل ہو چکا تھا کہ سیتا کو راکشسوں نے پکڑ کر چیر پھاڑ ڈالا ہے۔ اس نے سیتا کی دہشت اور تکلیف کا بغور تصور کیا اور پھر غم میں فریاد کی: "میں نے ضرور کوئی خوفناک گناہ کیے ہوں گے۔ ورنہ میں اتنی اذیت کا سامنا کیوں کرتا؟

"سیتا یہ سوچ کر میرے ہمراہ چلی آئی تھی کہ میں اس کی حفاظت کر سکتا ہوں۔ کو راکشسوں نے ہڑپ کر لیا اور میں کچھ بھی نہ کر سکا۔ کیا دنیا میں کوئی مجھ سے بڑا پاپی بھی ہو گا؟"

لکشمن نے کہا: "دل چھوٹا نہ کریں۔ آپ کو ہمت و حوصلے کا مظاہرہ کرنا چاہیئے۔

باعزم ذہن مقدر کو فتح کر سکتا ہے۔ لیکن پہلے آپ کو اپنی کمزوری پر فتح پانا ہو گی۔ آئیں جنگل میں ایک مرتبہ پھر زیادہ غور سے دیکھیں۔ لاحاصل غم میں غرق ہونے کی بجائے' آئیں ہوشیاری اور مردانگی کا مظاہرہ کریں۔" لیکن رام نے توجہ نہ دی۔

رام کا رویہ عام انسان جیسا تھا' وشنو کے اوتار جیسا نہیں۔ والمیکی نے یہاں رام کو ایک ایسے انسان کے طور پر بیان کیا جو نہایت سنگدلانہ بدقسمتی میں گھرا ہوا ہے۔

اس کے احساسات اور رویہ ہر اس نیک اور پاکباز آدمی جیسا ہے جو اپنی عزیز از جان بیوی کو کھو بیٹھا ہو' اور وہ بھی راکشسوں سے بھرے ہوئے جنگل میں۔ ہم نے پیچھے دیکھا کہ لکشمن اپنی تمام کوششوں کے باوجود اسے تسلی دینے میں ناکام رہا تھا۔

O

Scanned and Uploaded By Nadeem

دوسرے باپ کی موت

دونوں بھائیوں نے ہر پہاڑ، جنگل دریا کا کنارہ کھنگال ڈالا اور سیتا کا نام لے لے کر آوازیں دیتے رہے، مگر بے سود، انہیں اس کا نشان تک نہ ملا۔ غمزدہ اور پریشان حال رام نے دریائے گوداوری، دیوتاؤں اور پانچ عناصر کو آوازیں دیں۔

شاعر کے مطابق دریا، دیوتا اور عناصر طاقتور راکشس بادشاہ کے خوف سے چپ تھے۔

تاہم، جنوب کی طرف بھاگتے ہوئے ہرنوں کا ایک غول انہیں اپنی رہنمائی کرتا ہوا لگا۔ وہ اسی طرف چل دیے۔ کچھ آگے جا کر انہیں راستے میں ٹوٹ کر بکھرے ہوئے پھول نظر آئے۔

رام فوراً پہچان گیا اور گھبرا کر چلایا: "یہ وہی پھول ہیں جو میں نے سیتا کو دیے تھے۔ یہ ضرور اس کے بالوں سے گرے ہوں گے۔"

اس کا دکھ اور پریشانی بڑھتی چلی گئی اور وہ سیتا کا بدترین انجام سوچ کر سسکیاں لینے لگا۔

انہوں نے اس جگہ کے آس پاس کا سارا جنگل چھان مارا جہاں سے پھول ملے تھے۔

انہوں نے راکشس کے پاؤں کے بڑے بڑے نشان دیکھے، اور چھوٹے چھوٹے نقش پاء بھی جو یقیناً سیتا کے تھے۔

انہیں سیتا کے زیور میں سے نکل کر گرے ہوئے کچھ موتی بھی ملے۔ رام پھر چلایا: "دیکھو! راکشس اس کے نرم جسم کو شکار کرنے کے لئے کسی وحشی درندے کی طرح تعاقب کرتا رہا!"

پھر انہوں نے ایک رتھ کے متعدد ٹکڑے اور خون کے دھبے دیکھے۔ شاہی سرپوش اور زیور بھی زمین پہ بکھرے دکھائی دیے۔ وہ سوچنے لگے کہ اس سب کا کیا مطلب ہو سکتا ہے۔

جلد ہی انہیں ایک بہت بڑی شکستہ کمان، پھٹا ہوا جھنڈا اور ٹوٹی ہوئی زرہ نظر آئی۔ کچھ ہی آگے ایک رتھ بان اور ٹٹوؤں کی لاشیں پڑی تھیں۔ صاف ظاہر تھا کہ اس جگہ بڑی زوردار جنگ لڑی گئی۔

رام دھاڑا، "ضرور یہاں دو راکشسوں نے سیتا کو مکمل حاصل کرنے کے لئے آپس میں لڑائی کی ہو گی۔"

یوں آہ و بکا کرتے ہوئے رام کہتا گیا: "دھرم سیتا کو نہ بچا سکا! کوئی دیوتا اسے بچانے

Scanned and Uploaded By Nadeem

نہیں آیا! اس بدکار دنیا کو نیست و نابود کر دینا چاہیے۔" رام کی سوچوں میں وحشت کا رنگ جھلکنے لگا۔

لکشمن نے پوری کوشش کی کہ کسی طرح رام کی توجہ کسی اور جانب لگائے۔ اس نے کہا: "عظیم دکھ ہر ذہن کو غیر متوازن کر دیتا ہے، چاہے وہ کتنا ہی مضبوط ہو۔ ورنہ آپ یوں بے اختیار و بے خود کیوں ہو جاتے؟ آپ ایک شخص کے برے عمل کی وجہ سے ساری دنیا کو کیوں کوستے؟ میرے بھائی، آپ نے کتنی ہی مرتبہ میرا غصہ فرو کیا اور مجھے درست راہ پر ڈالا! لیکن ایک عظیم دکھ نے آپ کا ذہن منتشر کر دیا ہے اور اب یہ چھوٹے بھائی کا کام ہے کہ وہ آپ کو ہمت و حوصلہ دے کر فطری بہادری کی جانب لائے۔ آئیں مل کر کھوج لگائیں کہ ہمارا دشمن کون ہے، اور پھر اس سے مقابلہ کریں۔"

دونوں یہ باتیں کرتے ہوئے چلتے گئے۔ ابھی وہ زیادہ دور نہ گئے تھے کہ خون میں لت پت اور کٹے ہوئے اعضاء کے ساتھ زمین پہ پڑا ہوا جٹایو ملا۔

"پہلے تو رام سمجھا کہ یہ کوئی راکشس ہی انہیں دھوکا دینے کے لئے بھیس بدل کر لیٹا ہے۔ وہ غصے میں پاگل ہو کر چلایا: "دیکھو! سیتا کو ہڑپ کرنے والا راکشس وہاں پڑا ہے!" اور کمان ہاتھ میں لے کر اس کی طرف بھاگا۔

تب جٹایو بڑی تکلیف کے ساتھ اپنا سر اوپر اٹھا کر نحیف اور موت زدہ آواز میں بولا: "پیارے رام، مجھے نہ مارنا! میں تو کچھ دیر میں خود ہی مر جاؤں گا۔ جس پیاری شہزادی کو تم کھوج رہے ہو اسے راون اٹھا کر لے گیا ہے، مگر ایسا کرنے کے لئے اسے پہلے میری زندگی لینا پڑی!

"سیتا کو اس کے رتھ میں اڑتا دیکھ کر میں نے اسے روکا اور مقابلہ کیا۔ میں نے اس کی کمان اور رتھ توڑ ڈالے۔ تم میری آخری خونریز جنگ کے نشانات یہاں آس پاس دیکھ سکتے ہو۔ میں نے اپنی پوری کوشش کی۔ آخرکار، تھکاوٹ کے باعث میں ہار گیا۔۔۔ بڑھاپے نے جوانی، چونچ اور پنجوں نے تیز ہتھیاروں اور تلوار سے مقابلہ کیا۔ اس نے میرے پر اور ٹانگیں کاٹ ڈالیں، اور جب میں مہلک زخموں کے باعث گر پڑا تو اس نے سیتا کو پکڑا اور اسے لے کر جنوب کی طرف آسمان پر اڑ گیا۔ موت کی شدید اور کڑی گرفت میں بھی میں تمہیں یہ سب کچھ بتانے کے لئے اپنی زندگی سے چمٹا رہا۔ اب میں نے یہ کام کر لیا ہے اور موت کی طرف جاتا ہوں۔"

جٹایو کی کہانی سنتے ہوئے رام کی آنکھوں سے اشک جاری رہے۔ اس نے اپنی کمان

ایک طرف پھینک کر پرندے کو گلے لگا لیا۔ شہزادے کا غم بے کنار تھا۔ وہ دونوں زمین پر لوٹتے ہوئے بہ آواز بلند روئے۔

رام نے کہا: "لکشمن' میں اس دنیا کا غمگین ترین آدمی ہوں۔ میں سلطنت کو تیاگ کر جنگل میں آیا اور یہاں آ کر اپنی سیتا کو کھو بیٹھا۔ ہمارے اس دوسرے باپ جٹایو نے ہماری خاطر اپنی زندگی قربان کر دی۔ اگر میں آگ میں گر پڑوں تو مجھے یہ خوف ہے کہ میری بدقسمتی کے باعث آگ بھی بجھ جائے گی! اگر میں سمندر میں گروں گا تو شاید وہ بھی خشک ہو جائے گا۔ لکشمن میں کیسا بدقسمت اور گنہگار ہوں! کسے معلوم کہ ایک روز تم سے بھی محروم ہو جاؤں گا۔"

وہ جٹایو کو گلے لگا کر بولا: "او میرے باپ' کیا تم نے واقعی سیتا کو دیکھا؟" لیکن جٹایو چپ چاپ زمین پر پڑا رہا۔

کچھ لمحوں بعد جٹایو نے دوبارہ نحیف آواز میں کہا: "رام' ڈرو نہیں۔ تم یقیناً سیتا کو ڈھونڈ لو گے۔ اسے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ اپنا کھویا ہوا خزانہ دوبارہ پا کر تمہیں زبردست خوشی حاصل ہو گی۔" ان الفاظ کے ساتھ ہی اس نے خون کی قے کی اور زندگی کا دامن چھوڑ دیا۔

انہوں نے اپنی غلطیوں اور کوتاہیوں کی وجہ سے سیتا کو کھویا تھا۔ اپنی بے احتیاطی کے باعث نازل ہونے والی مصیبت سے سیتا کو نکالنے کی کوشش میں بوڑھا' نہتا جٹایو پروں' چونچ اور پنجوں کے ساتھ لڑا اور زندگی ہار دی۔ جب ایودھیا میں اس کا باپ دنیا سے گیا تھا تو اس کی آخری رسوم بھرت اور شتروگھن نے ادا کیں۔ لکشمن اور رام اس اعزاز سے محروم رہے کیونکہ وہ جنگل میں تھے۔ انہوں نے جٹایو کو بھی اپنا باپ سمجھا اور اس کی آخری رسوم ادا کرنے میں کچھ تسکین پائی۔ وہ اس سورما جٹایو سے اور کس مدد یا تعظیم کا تقاضا کر سکتے تھے؟

بھگت جٹایو کو بہترین بھگت کے طور پر پوجتے ہیں۔ اپنے تخیل سے کام لیتے ہوئے ہمیں چاہئے کہ راکشس بادشاہ کے خلاف اس بیچارے بوڑھے پرندے کی جدوجہد کو سیتا کی نظروں سے دیکھیں۔ تب ہمیں وہ محبت' دکھ اور ممنونیت محسوس ہو گی جو اس وقت سیتا کے دل میں ابھری۔ جٹایو کو بھگتوں میں شمار کرنا کوئی حیرت انگیز بات نہیں۔

بعد میں' جب رام نے لنکا کے خلاف جنگ کی اور فتح پائی تو سیتا اسے دیکھ نہ پائی' کیونکہ وہ اشوک باغ میں قید تھی۔ اسے تو بس اپنے شوہر کی کامیابیوں کی خبریں ملتی رہیں۔

لیکن سیتا نے ڈنڈک جنگل میں جٹایو کی جاں نثاری اور بہادری کا نظارہ اپنی آنکھوں سے کیا تھا۔ اس نے کسی ہتھیار کے بغیر مسلح راکشس کا مقابلہ کیا اور زندگی کے عوض عزت نفس کا سودا کیا۔

راون کے ساتھ جٹایو کی لڑائی لنکا کی جنگ سے زیادہ اہم ہے۔ اسی لئے اسے پاکیزہ راہ کا رہنما سمجھا جاتا ہے۔

رام نے کہا: "لکشمن' سوکھی لکڑیاں جمع کرو۔ میں چتا جلاؤں گا۔ ہم اپنے باپ کی ارتھی جلانے میں ناکام رہے——— آؤ اب اس شاہین باپ کے لئے یہ خدمت سرانجام دیں جس نے ہماری خاطر اپنی جان ہار دی۔"

شہزادوں نے مقدس بھجن پڑھے اور متوفی کی روح کی نجات کے لئے رسوم ادا کیں: "او پرندوں کے بادشاہ' تجھے عظیم یگیہ کرنے والے تمام مقدس افراد کی برکت حاصل ہو! تجھے وانپرستھوں کی مسرت نصیب ہو جنہوں نے زبردست مجاہدے کئے! تجھے ان سب کی رحمت ملے جنہوں نے دھرتی کو عظیم تحفے دیئے! تجھ پر ان لوگوں کی رحمت ہو جو جنگ میں شجاعت و بہادری کے ساتھ لڑے! ان سب اچھے لوگوں کی رحمت تجھے مل جائے!" اس رسم کے بعد رام کا ذہن مستحکم اور پرعزم ہو گیا۔

ہندوؤں کے لئے رامائن محض ایک کہانی نہیں' بلکہ زندگی کی حقیقتوں اور سچائی کا مرقع ہے۔ جس طرح پودے سورج کی روشنی میں نمو پاتے ہیں' اسی طرح ہندوؤں کی ثقافت اور تہذیب رام کے زیر اثر پروان چڑھی۔

اس حصے کا موازنہ ایک اور مذہب کے اوتار کی داد و فریاد اور غم سے کیا جا سکتا ہے۔ بائبل میں کہا گیا ہے کہ یسوع مسیح کو جب صلیب پر لٹکایا گیا تو انہوں نے بہ آواز بلند پکارا: "میرے خدا' میرے خدا' کیا تو مجھے بھول گیا۔"

اوتاروں کی سیرت ہمیشہ سے ایک جیسی ہے۔ انہیں ان کے آنسوؤں اور زمینی زندگی کے دوران جھیلے ہوئے دکھوں سے تولا جاتا ہے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

بائیں پتلی کا پھڑکنا

یکے بعد دیگرے مشکلات اور مسائل کا سامنا کرنے کے باعث رام اور لکشمن نے کئی مرتبہ دل چھوٹا کیا۔ کبھی کبھی وہ شدید مایوسی کا شکار ہو جاتے۔ لیکن کسی نہ کسی طرح ایک دوسرے کا دل بڑھاتے ہوئے سفر جاری رکھنے کے قابل ہو گئے۔

جنگل میں سے گزرتے وقت شہزادوں کا سامنا اچانک ایک دیو قامت راکشس سے ہوا جو بہت بدہیئت اور سر یا پاؤں کے بغیر تھا۔ اس کا منہ پیٹ میں تھا اور دو بہت بڑے بڑے بازو تھے۔ وہ وہیں اپنی جگہ پہ کھڑا کھڑا شیر یا ریچھ پکڑتا اور نگل جاتا۔ اس کے سینے پر صرف ایک خوفناک آنکھ تھی۔

شہزادے اس دیو کو دیکھ کر کچھ دیر کے لئے تو بوکھلا کر رہ گئے اور انہیں سمجھ نہ آیا کہ کیا کریں۔

تب رام نے لکشمن سے کہا: "ہمیں بوکھلانا نہیں چاہئے۔ تم ایک بازو کاٹو اور میں دوسرا کاٹتا ہوں۔"

انہوں نے ایسا ہی کیا۔ راکشس کا نام کنبدھ تھا (یعنی پیپے کی شکل کا) بازو کٹ جانے کے بعد وہ لاچار ہو گیا' اور اس نے وضاحت کی:

"میرے برے اعمال کی وجہ سے اندر نے مجھے بددعا دی کہ میری شکل اور نام یہ ہو جائے۔ مجھے یقین ہے کہ تم رام اور لکشمن ہو۔ اندر نے وعدہ کیا تھا کہ جب تم دونوں آ کر میرے بازو کاٹو گے اور میرے اس جسم کو آگ میں ڈالو گے تو مجھے بددعا کے اثر سے نجات مل جائے گی۔"

شہزادوں نے اس کی خواہش کے مطابق اس کا جسم آگ میں ڈالا تو شعلوں میں سے ایک خوبصورت پیکر نمودار ہو کر آسمانی رتھ پہ سوار ہوا اور عالم بالا کی جانب چلا گیا۔ روانگی سے قبل اس نے رام سے کہا: "یقیناً سیتا تمہیں واپس مل جائے گی۔ پمپا کے خوبصورت کناروں پر جاؤ اور سوگریو (45) کی مدد حاصل کرو۔ وہ رشیہ موک (46) پہاڑی پر رہتا ہے۔ اپنے بھائی بالی کے ہاتھوں سلطنت سے بیدخل ہونے پر وہ مستقل خوف اور

Scanned and Uploaded By Nadeem

خطرے کا شکار ہے۔ اس سے دوستی کرو' تم اپنی کوشش میں کامیاب ہو جاؤ گے۔" یہ کہہ کر کنبدھ غائب ہو گیا۔

اب رام اور لکشمن پمپا کی جانب روانہ ہوئے۔ اس خوبصورت خطے میں وہ بوڑھی سنیاسی سباری کے پاس گئے جو متنگ کی بیوی تھی۔

سباری کا تعلق ایک جنگل کے قبیلے سے تھا اور وہ بوڑھے رشی متنگ کے آشرم میں خدمت گزاری کیا کرتی تھی۔ رشی کے مرنے پر سباری نے بھی خودکشی کرنا چاہی لیکن رشی نے کہا کہ ابھی وقت نہیں آیا' اور اسے رام کی آمد کا انتظار کرنا ہے۔ وشنو کا یہ اوتار رام اسے اپنے درشن دے گا۔ چنانچہ بوڑھی اور جھریوں زدہ عورت اپنے مہمان کے انتظار میں پاکیزہ زندگی بسر کرتی رہی۔

جب شہزادے آئے تو اس نے ان کے لئے جمع کر کے رکھے ہوئے پھل پیش کئے اور انہیں متنگ آشرم کے بارے میں بتایا۔ پھر اس نے رام کی اجازت سے آگ جلائی اور اس میں بیٹھ کر عرش کی جانب پرواز کر گئی۔

اس بزرگ عورت کے ساتھ ملاقات اور دریائے پمپا کے پانیوں نے شہزادوں کے ذہن کو تقویت دی۔ انہوں نے اپنے اگلے اقدام کے بارے میں سوچا۔

رام نے کہا: "لکشمن میں سوچنے لگا ہوں کہ ہم کامیاب ہو جائیں گے۔ آؤ جنگل میں سوگریو کو تلاش کریں تاکہ اس کی امداد اور تعاون حاصل کر سکیں۔"

انہوں نے پمپا کا سارا علاقہ گھوم کر دیکھا۔ جگہ خوبصورت تھی' لیکن یہاں جانوروں' پرندوں' درختوں اور بیلوں کی دلکشی نے محض رام کے دکھ میں اضافہ کیا۔

ہر خوبصورت چیز نے اس کا دل مسل کر رکھ دیا اور وہ سوچنے لگا: "سیتا کو اس سب کی کتنی خوشی ہوتی؟ وہ اپنی پوری کوشش کے باوجود اپنا انسانی دکھ ضبط نہ کر پایا۔"

لکشمن نے اپنا حوصلہ بحال کرنے کی کوشش میں کہا: "اگر سیتا دیوتاؤں کی ماں آدیتی کی کوکھ میں بھی جا چھپی ہوئی ہو تو تب بھی ہم اسے ڈھونڈ نکالیں گے۔ راون بچ نہیں سکتا۔ یقیناً ہم اسے قتل کر کے سیتا کو حاصل کر لیں گے۔ آپ کا یوں مایوس ہونا ٹھیک نہیں۔ آپ کمزوری یا پریشانی میں کیسے مبتلا ہو گئے؟ اگر کوئی قیمتی شے کھو جائے تو ہمیں چاہئے کہ صبر و سکون کے ساتھ اسے ڈھونڈیں۔ کبھی کبھی محبت ہی ہماری دشمن بن جاتی ہے۔ بہت زیادہ محبت دکھ کا باعث بنتی ہے اور دکھ جدوجہد کو کمزور کر دیتا ہے۔ میں بھی خوامخواہ آپ

سے یہ سب کچھ کہتا جا رہا ہوں۔ آپ یہ خود جانتے ہیں۔ آئیں محبت کا پیدا کردہ دکھ بھول کر اپنے دل و دماغ کو جدوجہد میں مصروف کریں۔ ہمت کریں اور امید رکھیں۔ ہم کامیاب ہوں گے۔ غم کو بھول جائیں میرے بھائی!؟"

چھوٹے بھائی نے رام کو نصیحت کی اور حوصلہ دیا۔ مفسرین لکشمن کو آدی شیش کے طور پر قابل تعظیم مانتے ہیں۔ ناگ آدی شیش کے بارے میں خیال ہے کہ وہ وشنو کی روح کا دائمی محافظ ہے۔ چنانچہ لکشمن ہمیشہ رام کو نیا جذبہ اور جوش و قوت دیتا رہا۔

بھگوڑا وانر (بندر) شہزادہ سوگریو اور اس کے محافظ شاگرد رام اور لکشمن کو دیکھ کر جنگل میں بے چینی سے گھومنے لگے اور مختلف شکوک و شبہات کا شکار ہو گئے۔ بالی کے ہاتھوں اپنی سلطنت سے محروم ہونے کے بعد سوگریو نے یہ پہاڑی مقام منتخب کیا کیونکہ اسے یقین تھا کہ ایک رشی کی بددعا کے باعث بالی یہاں تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ اور اب اسے خوف تھا کہ بالی بھیس بدل کر یہاں بھی اسے مارنے کے لئے آ گیا تھا۔

یا پھر اسے یہ ڈر تھا کہ کشتریہ سورما بالی کے کہنے پر اسے مارنے آئے ہیں۔ دیگر بندر بھی پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر دوڑے۔

ہنومان سوگریو کا وزیر اعلیٰ تھا۔ اس نے اسے یقین دہانی کرائی: "وہ بالی نہیں' اور نہ ہی بالی کے دوست لگتے ہیں۔ ڈرنے کی کوئی بات نہیں۔ میں جا کر ان سے بات کرتا اور حقیقت معلوم کرتا ہوں۔"

سوگریو بہت خوش ہوا اور بولا: "لیکن محتاط رہنا' حقیقت معلوم کر کے واپس آؤ۔ اپنا تمام تر مہارت استعمال میں لانا۔ میرا دل شکوک و شبہات سے لبریز ہے۔ وہ تو یوں ظاہر کر رہے ہیں جیسے کسی کی تلاش میں ہوں۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ میری تلاش میں ہی آئے ہوں؟"

ہنومان ایک برہمن کا روپ دھار کر رام اور لکشمن کے پاس پہنچا۔ جب وہ جا کر ان کے سامنے کھڑا ہوا تو اس کا دل ایک پریقین احساس سے بھر گیا۔ اس نے دو ٹوک اور واضح انداز میں بات شروع کی۔

ہنومان چاہتا تھا کہ اپنی شناخت کروائے بغیر اصل بات معلوم کر لے۔ لیکن بات کرتے وقت تمام احتیاطیں بھول گیا اور انہیں اپنے اور وانر بادشاہ کے متعلق سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

رام اور لکشمن کو دیکھ کر وہ جذبہ تکریم و تعظیم سے بھر گیا اور ان کی بہت تعریف کی۔ اس نے بتایا کہ وہ ایک وانر (بندر) تھا اور بادشاہ کے کہنے پر برہمن کے روپ میں وہاں آیا۔ اس نے کہا: "اے شاہی سنیاسیو' آپ کے یہاں آنے سے میرا دل باغ باغ ہو گیا ہے۔ آپ کے گرد ایک ہالہ نور ہے' کہ جیسے آپ کوئی دیوتے ہوں۔ میرے خیال میں آپ یہاں جنگل میں تپ کرنے آئے ہیں۔ لیکن آپ نے یہ ناقابل رسائی مقام کیوں منتخب کیا؟ برائے مہربانی' مجھے بتائیں کہ آپ کون ہیں۔ یہ دریا اور جنگل آپ کی آمد پر دلکش نظر آنے لگے ہیں۔ آپ کے چہروں اور خط و خال میں نورانی خوبصورتی ہے۔ جنگل کے جانور آپ کو ادب کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ آپ کی طاقت و حشمت عیاں ہے۔ آپ کون ہیں؟ آپ کس ملک سے آئے ہیں؟ یہ بات تو واضح ہے کہ آپ کسی طاقتور سلطنت کے پیدائشی حکمران ہیں' لیکن پھر بھی سنیاسیوں والے کپڑے پہن رکھے ہیں۔ اس حلیے میں بھی آپ کے پاس تیر اور کمان ہیں۔

"آپ چپ کیوں ہیں؟ یہ وانر بادشاہ سوگریو کی پناہ گاہ ہے جسے اس کے بھائی بالی نے سلطنت سے بے دخل کر دیا۔ وہ شدید غمزدہ ہے۔ میں اس کا وزیر ہوں۔ میرا نام ہنومان ہے۔ میں وایو دیوتا کا بیٹا ہوں۔ اپنے بادشاہ کے حکم پر میں نے برہچری کا روپ اختیار کیا اور اب آپ کے سامنے ہوں۔"

یہ باادب باتیں سن کر رام نے لکشمن سے کہا: "بھائی' ہنومان کی اس گفتگو نے میرے اندر اعتماد جگا دیا ہے۔ مجھے اس پر پورا بھروسہ ہے۔ آپ نے اس کی زبان کی خوبصورتی ملاحظہ کی' اور دیکھا کہ اس کا تلفظ کس قدر درست ہے؟ وہ یوں بات کرتا ہے جیسے کوئی ویدوں کا استاد اور سا نکھیہ کا ماہر ہو۔ وہ ایک مثالی قاصد ہے۔ وہ بادشاہ بہت خوش قسمت ہے جسے اس جیسا قاصد ملا۔ جسے ہم تلاش کر رہے ہیں وہ بذات خود ہمارا متلاشی ہے۔ ہم یہاں سوگریو سے ملنے آئے اور اس نے اپنا یہ قاصد ہمارے پاس بھیج دیا ہے۔ آئیں اس کا استقبال کرتے ہیں۔"

تب وہ ایک دوسرے کے ساتھ کھل کر بات چیت کرنے لگے۔ رام اور لکشمن نے اپنی کہانی سنائی جبکہ ہنومان نے انہیں اپنی تاریخ' خوشیوں' غموں' امیدوں اور خدشات سے آگاہ کیا۔

اس گفتگو کے نتیجہ میں لکشمن کے دل میں ہنومان کے لئے جذبہ محبت جاگ اٹھا۔

لکشمن نے ہنومان سے کہا: "میرا بھائی ایک شہنشاہ کا سب سے بڑا بیٹا ہے' اس نے سلطنت چھوڑ دی اور جنگل میں آ گیا- یہاں اس کی عزیز از جان بیوی کو راون نے اغواء کر لیا- اس نے دھوکے سے ہمیں اس سے دور کیا- ہم اسے بچانے اور واپس حاصل کرنے کے لئے سوگریو کی مدد چاہتے ہیں' کیونکہ ایک دیتیہ (جو ایک بددعا کی وجہ سے راکشس کے روپ میں تھا) نے ہمیں بتایا ہے کہ اگر ہم وانر بادشاہ سوگریو کی مدد حاصل کر لیں تو اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائیں گے- اور ہم یہاں آ گئے- ہم تمہارے بادشاہ سے دوستی کرنا چاہتے ہیں-"

ہنومان نے جواب دیا: "سوگریو کو بھی اس کی سلطنت اور بیوی سے محروم کر دیا گیا ہے- اب یقینی ہے کہ وہ اپنی کھوئی ہوئی چیزیں دوبارہ حاصل کر لے گا- میرے بادشاہ کو آپ کی دوستی سے بہت فائدہ ہو گا اور اس کی وجہ سے آپ بھی اپنے مقصد میں کامیابی پائیں گے-"

پھر وہ تینوں سوگریو کے پاس گئے- اس راستے سے صرف کوئی وانر (بندر) ہی جا سکتا تھا- ہنومان دوبارہ اپنی فطری حالت میں آیا اور دونوں شہزادوں کو اپنی پشت پر سوار کر لیا- خودرو باہمی کشش کا نام دوستی ہے' ہنومان اور شہزادوں کی دوستی بھی اسی نوعیت کی تھی- اس کا شہزادوں کو اپنے کندھوں پر بٹھانا اندرونی تعلق کی ظاہری علامت تھی- جس طرح ... پانے والے ایک دوسرے کو گلے لگاتے ہیں اسی طرح سچے خدمتگار ہنومان کو اپنے دوستوں کو کندھوں پر سوار کرنے میں بہت خوشی ملی-

ملایا پہاڑ پہ چڑھ کر ہنومان آگے آگے سوگریو کے پاس گیا اور رام و لکشمن کے آنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے بولا:

"رام بڑا ذہین اور نیک شہزادہ ہے- وہ مشہور شہنشاہ دسرتھ کا بڑا بیٹا ہے- اپنے باپ کا وعدہ پورا کرنے کی خاطر اس نے ایودھیا چھوڑ دیا اور اپنے بھائی اور بیوی کے ساتھ جنگل میں آ گیا- دسرتھ کو اس کی چھوٹی بیوی نے دو پرانے وعدے یاد دلائے اور رام کو جلاوطن کروا دیا- جنگل میں رام کی عدم موجودگی کا فائدہ اٹھا کر راون اس کی بیوی کو اٹھا کر لے گیا- رام اسے تلاش کرنے میں آپ کی مدد حاصل کرنے کی خاطر یہاں آئے ہیں- دونوں شہزادے آپ کی دوستی کے قابل ہیں- آپ کو بھی ان سورماؤں کی دوستی سے زبردست فائدہ ہو گا-

سوگریو نے ایک خوبصورت آدمی کا روپ دھارا اور شہزادوں کے ساتھ کافی دیر تک دل

کی باتیں کیں- اس نے اپنا ہاتھ بڑھا کر رام سے کہا:

"شہزادو اگر تم ایک وانر کی دوستی کے خواہشمند ہو تو میرا یہ ہاتھ قبول کرو- ہنومان نے مجھے تمہاری پاکیزگی اور عظمت کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ہے-"

رام نے اس کا ہاتھ تھاما اور پھر اسے سینے سے لگا لیا-

جلد ہی ہنومان نے کچھ لکڑیاں جمع کر کے آگ جلائی- رام اور سوگریو نے شعلوں کے گرد چکر لگا کر باہمی دوستی کا عہد کیا: "ہماری خوشیاں اور غم ایک ہیں' ہماری دوستی دائمی ہے-"

انہوں نے ایک درخت کی شاخ کاٹی اور اس پر بیٹھ گئے- پھر وہ آپس میں خوشی خوشی باتیں کرنے لگے- ایک اور شاخ پر لکشمن اور ہنومان بیٹھے تھے-

سوگریو نے اپنی داستان حیات سنائی—— کہ کس طرح وہ اور اس کا طاقتور بھائی بالی آپس میں بے پناہ محبت کیا کرتے تھے' اور کس طرح بدخواہ تقدیر نے انہیں ایک دوسرے کا جانی دشمن بنا دیا- ہوا یوں کہ ایک مرتبہ مایاوی نامی راکشس آدھی رات کے وقت ان کے دارالحکومت کش کندھیہ کے پھاٹک پر آیا اور ایک پرانے جھگڑے کے تحت بالی کو فوراً" باہر آ کر مقابلہ کرنے کی دعوت دی- بالی نے کبھی لڑنے سے دامن نہیں بچایا تھا- وہ جلدی جلدی باہر گیا اور سوگریو اس کے پیچھے تھا- راکشس انہیں دیکھ کر بھاگ گیا- پیچھا کرنے پر انہوں نے اسے ایک بہت بڑی غار میں غائب ہوتے دیکھا جس کے دہانے پر جھاڑیاں اگی ہوئی تھیں- بالی نے سوگریو کو—— وعدہ لینے کے بعد—— کہا کہ وہ وہیں غار کے منہ پر اس کا انتظار کرے' اور خود غار کی تاریکی میں چلا گیا- سوگریو نے بہت دیر انتظار کیا مگر بالی باہر نہ آیا- ابھی وہ شکوک میں مبتلا کھڑا تھا کہ غار کے اندر سے کراہنے اور چیخنے کی آوازیں آئیں- سوگریو کو اپنے بھائی کی موت کا یقین ہو گیا- اس نے سوچا کہ فاتح راکشس کہیں جوش میں باہر نکل کر کش کندھیہ پر قبضہ نہ کر لے- چنانچہ اس نے غار کا منہ ایک بہت بڑے پتھر سے بند کیا اور شہر واپس جا کر بالی کی موت کی کہانی سنائی- جس طرح بے حاکم ریاست تباہی کو آواز دیتی ہے' اسی طرح مشیروں اور بزرگوں نے اسے خالی تخت سنبھالنے کو کہا- وہ اقتدار کے مزے اڑا رہا تھا کہ بالی کسی آسمانی بجلی کی طرح کودا اور پرغضب زخمی حالت میں اس پر غداری اور دھوکا بازی کا الزام لگایا- وہ محض بھائی ہونے کے ناطے اسے قتل کرنے سے باز رہا- یوں ظالم قسمت نے اس کا گھر' تخت و تاج اور بیوی بھی چھین لی'

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

اور اسے چند وفادار دوستوں کے ہمراہ اپنے لیئے کوئی پناہ ڈھونڈنا پڑی- یہاں کم از کم وہ محفوظ تو تھا کیونکہ ایک رشی نے بالی کو اس جگہ آنے سے روک دیا تھا-

بالی اور سوگریو کے درمیان یہ واقعہ پرانوں کی اخلاقیات کا ایک اچھا نمونہ ہے- بالی یا سوگریو کے رویے میں کوئی سنگین غلطی نہ تھی- غصہ ذہن کو الجھا دیتا ہے- غصے کا شکار ہونے والا شخص سچائی جاننے کی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے- بربادی غصے کا دوسرا نام ہے- بالی کے غصے نے اسے انجام تک پہنچایا- سوگریو نے بڑی عاجزی کے ساتھ سچائی کا اعتراف کیا' لیکن بالی نے کچھ نہ سنا- وہ غصے میں آپے سے باہر ہو رہا تھا- خود سوگریو بھی جلد بازی کی غلطی کا شکار ہوا- اسے خوف تھا کہ غصے میں پاگل اسور باہر نکل کر اسے بھی مار ڈالے گا- لہٰذا وہ غار کا منہ بند کر کے گھر واپس آ گیا- شروع میں اسے بادشاہ بننے سے دلچسپی نہ تھی پھر بھی وہ لوگوں کے کہنے میں آ گیا- اس نے لاشعور کی خواہش پر بلا سوچے سمجھے عمل کیا- چنانچہ اس پر مصیبتیں نازل ہوئیں- بلا سوچے سمجھے کئے ہوئے کام رنج و غم سے دوچار کرتے ہیں- سوگریو کی کہانی میں یہی سبق ہے-

رامائن کے ہر حصے میں روزمرہ معاشرتی زندگی کے حوالے سے کوئی نہ کوئی سبق موجود ہے- کچھ جگہوں پر مطلب واضح ہے' جبکہ کچھ جگہوں پر مخفی- اگر غور سے سوچا جائے تو سب کچھ سمجھ میں آ جاتا ہے-

سوگریو نے اپنی کہانی سنانے کے بعد رام سے دردمندانہ درخواست کی- "بالی کے خوف سے میں جنگل میں بھٹک رہا ہوں- میں چھپ کر زندگی گزارنے پر مجبور ہوں- کیا تم بالی کو مار کر مجھے میری سلطنت اور بیوی واپس دلا سکتے ہو؟"

رام نے جواب دیا: "یقیناً میں ایسا کروں گا- بالی اس کمان سے بچ نہیں سکتا- بھروسہ رکھو-"

رام اور سوگریو یہ باتیں کر رہے تھے' جبکہ بہت دور اشوک باغ میں سیتا کی بائیں پتلی پھڑکی جو عورتوں کے لئے ایک نیک شگون ہے- اس کے ساتھ ہی راکشس بادشاہ راون کی بائیں پتلی بھی پھڑکی جو ایک بری علامت ہوتی ہے-

○

Scanned and Uploaded By Nadeem

سیتا کے زیور

تب سوگریو نے بیچ دتی میں رگھو شہزادوں پر نازل ہونے والی آفت کی کہانی سنی' اور یہ بھی جانا کہ رام کا دل سیتا کی جدائی میں پھٹا جا رہا ہے- سوگریو نے رام کا دکھ اپنے دل میں محسوس کیا اور اسے تسلی دیتے ہوئے کہا: "میں نے لکشمن سے سب کچھ سن لیا ہے- تمام خوف و خدشات بھول جاؤ- ہم یقیناً سیتا کو پا لیں گے' چاہے وہ کہیں بھی چھپی ہو-

"میرے ساتھیوں نے اور خود میں نے بھی ایک راکشس کو عورت کے ساتھ آسمان پر تیزی سے اڑتے دیکھا تھا- وہ ہائے رام' ہائے لکشمن پکار رہی تھی-

"اس نے بھی ہمیں دیکھ لیا تھا اور اپنے شانہ پوش میں زیور باندھ کر پوٹلی نیچے پھینک دی تھی- ہم نے انہیں سنبھال کر رکھ لیا- دیکھو کہ کیا وہ زیور سیتا کے ہی ہیں-"

یہ سن کر رام پرجوش انداز میں بولا: "وہ پوٹلی لاؤ' جلدی کرو-"

وہ اس پوٹلی کو غار میں سے نکال کر لائے اور جب رام نے شانہ پوش دیکھا تو ملول و دل گرفتہ ہو گیا- یہ چھوٹی سی گٹھڑی اس کے سامنے راکشس کے ہاتھوں سیتا کی تکلیف کا منظر پیش کر رہی تھی-

اس نے آنکھیں بند کر لیں اور لکشمن سے کہا کہ پوٹلی کھول کر زیوروں کو دیکھے کیونکہ اس میں خود یہ کام کرنے کا حوصلہ نہ تھا-

لکشمن نے ایسا ہی کیا' اور کہا: "یہ واقعی سیتا کی پازیبیں ہیں- بلاشبہ یہ اسی کی ہیں- میں انہیں اچھی طرح پہچانتا ہوں' کیونکہ میں اس کے پیروں پر اپنا سر رکھتے وقت اکثر انہیں دیکھا کرتا تھا- باقیوں سے میری پہچان نہیں' کیونکہ میں نے کبھی انہیں اتنے قریب سے جا کر نہیں دیکھا تھا-"

والمیکی نے لکشمن کے ان الفاظ کو بڑے خوبصورت پیرایے میں بیان کیا- ان کے مقابلے میں سیتا کی وہ باتیں کس قدر ظالمانہ تھیں جو اس نے لکشمن کو جنگل میں جانے پر مجبور کرنے کے لئے کہی تھیں!

رام نے تمام زیور ہاتھ میں پکڑے اور باری باری انہیں اپنی آنکھوں سے لگایا- اس

نے کہا: "یہ ضرور نرم گھاس پر گرے ہوں گے' اسی لئے ٹوٹے نہیں۔"

تب غم کی جگہ غصے نے لے لی۔ رام نے کہا: "راکشس کے لئے یم کے دروازے کھل چکے ہیں۔ وہ بہت جلد اپنے سارے لوگوں سمیت فنا ہو گا۔"

رام کا غم و غصہ دیکھ کر سوگریو کچھ مضطر ہو گیا۔ اگرچہ وہ مقدس آگ کے گرد چکر لگا کر دوستی کا عہد کر چکے تھے' لیکن سوگریو ترجیحات کے بارے میں متفکر تھا۔

سوگریو کا دل غمزدہ رام کی طرف تھا۔۔۔۔ یقیناً وہ خود بھی جانتا تھا کہ سلطنت اور بیوی سے محرومی کیا ہوتی ہے۔۔۔۔ لیکن پہلے کھوئی ہوئی چیز واپس بھی پہلے ملنی چاہئے۔ لازمی تھا کہ وہ اس موضوع کی طرف بڑی احتیاط سے آئے اور خود غرضی دکھائی نہ دے۔ اس کی وجہ سے ان کی نئی نئی دوستی خطرے میں پڑ سکتی تھی۔ لیکن یہ خیال قطعی خود غرضانہ بھی نہ تھا کہ کش کندھیہ کا بادشاہ اپنی سلطنت اور فوج حاصل کر لینے کے بعد زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتا۔ اگر وہ سیتا کو واپس لانے کی مہم ابھی سے شروع کر دیتے' جبکہ بالی وانروں کا بادشاہ بنا بیٹھا تھا' تو یقیناً سب اندازہ کر سکتے ہیں کہ بالی کا ردعمل کیا ہوتا! اس لئے ضروری تھا کہ پہلے بالی کو قتل کر کے وانروں کی سلطنت سوگریو کو دلوائی جائے اور اس کے بعد راون کی جانب رخ کیا جائے۔

صرف یہی بات رام اور خود اس کے اپنے لئے کامیابی کا باعث بن سکتی تھی۔ لیکن رام کی ذہنی حالت کا اندازہ کر کے اس نے حالات کے مطابق قدم اٹھانے کا عزم کیا۔

اس نے کہا: "میں اس ظالم راکشس کی طاقت یا جائے سکونت کے بارے میں نہیں جانتا۔ ہمیں یہ معلوم نہیں کہ وہ سیتا کو کہاں لے کر گیا اور اسے کہاں چھپا کر رکھا ہے۔ پھر بھی میں تم سے حلفیہ وعدہ کرتا ہوں کہ وہ جہاں بھی ہوئی میں اسے اور اس کے صیاد کو ڈھونڈ نکالوں گا۔ تم اس راکشس کو مار کر فتح حاصل کرنا۔ غم کو اپنے اوپر غلبہ نہ پانے دو جو روح کو کمزور کر دیتا ہے۔ میری طرف دیکھو۔ تمہاری طرح میری بیوی بھی چھین لی گئی۔ مجھے میری سلطنت سے نکالا اور بے عزت کیا گیا ہے۔ پھر بھی میں نے اپنے دکھ کو قابو میں اور روح کو باہمت رکھا ہوا ہے۔ اگر میں ایک وانر ہو کر یہ کر سکتا ہوں تو تمہارے لئے یہ کام کہیں زیادہ آسان ہو گا۔ اگر دکھ چھا جائے تو ہم سب بے یار و مددگار ہو جاتے ہیں اور کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے' میرے دوست' میری التجا ہے کہ اپنے غم کو قابو میں رکھو۔"

سوگریو کے ان الفاظ نے رام کے دل پر اثر کیا۔ اس نے اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھے

اور سوگریو کو گلے لگا لیا۔ اس نے اپنی کمزوری اور کم ہمتی پر فتح پالی جو سیتا کے زیور دیکھنے کے بعد اسے مغلوب کر چکی تھی۔ اس کی خود ضبطی اور سکون لوٹ آیا۔

رام نے کہا: "سوگریو' تمہاری دوستی مجھے عزیز ہے۔ میں تمہارے مشورے پر عمل کروں گا۔ اچھی طرح سوچ کر بتاؤ کہ ہم کب اور کس طرح سیتا کی تلاش شروع کریں۔ میں تمہارے مقصد کو اپنا سمجھتا ہوں۔ میں تمہیں کش کندھیہ کے تخت پر بٹھاؤں گا' اور میں نے اپنی زندگی میں کبھی کوئی بیکار یہ جھوٹ بات کہی ہے اور نہ ہی کہوں گا۔ مجھے بتاؤ کہ تمہارے غم کی تلافی کیسے ہو سکتی ہے۔ میں فوراً عمل کروں گا۔"

○

Scanned and Uploaded By Nadeem

سوگریو کا شک دور ہونا

سوگریو اپنی سلطنت اور بیوی بازیاب کرانے کا مشتاق تھا لیکن اسے سمجھ نہ آ سکا کہ یہ کام کیسے ہو گا۔ بالی کی طاقت اس کے اور اس کی خواہش کی تکمیل کے درمیان ایک ناقابل عبور رکاوٹ تھی۔

اس کے وزیر ہنومان نے اسے قائل کرنے کی کوشش کی کہ وہ رام کی مدد سے کامیاب ہو جائے گا' لیکن سوگریو کے شکوک قائم رہے۔ کیا رام کی طاقت بالی پر فتح پا سکتی تھی؟ یہ سب مایوس کن طور پر ناممکن لگتا تھا۔ بالی کا جسم فولاد جیسا سخت تھا۔ رام بھلا اسے کیسے مارے گا؟

سوگریو کو رام کی قابلیت پر شبہ تھا۔ لیکن اس کے پاس کوئی اور مددگار بھی نہیں تھا۔ اور وہ اپنی خواہش بھی ترک نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اس نے رام کی طاقت کو آزمانے کا سوچا۔ لیکن یہ کیسے ممکن تھا کہ کسی دوست کو امتحان میں ڈالا جائے اور اس کی توہین بھی نہ ہو؟ رام نے کام پورا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اس کی قابلیت کا اندازہ کرنے کا موقع کیسے پیدا کیا جائے؟ سوگریو نے کافی غور و خوض کے بعد ایک منصوبہ سوچا۔

اس نے رام کو نرمی سے کہا: "میرے محترم دوست رام! تمہارے الفاظ نے میرے دل کو غم سے پاک کر دیا۔ میں تمہاری طاقت و شجاعت کے بارے میں جانتا ہوں۔ تمہارا ایک تیر تین لوکوں کو تباہ کر سکتا ہے۔ بالی کا جسم تمہارا کیا مقابلہ کر سکے گا؟ پھر بھی میرا فرض ہے کہ تمہیں بالی کی طاقت کے بارے میں سب کچھ بتا دوں۔ وہ صبح کی عبادت میں چلو بھر پانی پینے کے لئے چاروں سمندروں کا چکر لگا سکتا ہے۔ وہ بھاری بھرکم چٹان کو گیند کی طرح اٹھا کر پھینک سکتا ہے۔ وہ طاقتور درختوں کو یوں جڑوں سے اکھیڑ لیتا ہے جیسے وہ گھاس کے تنکے ہوں۔ ایک مرتبہ ایک اسور (جو گائے کی شکل کا اور ایک ہزار ہاتھیوں جتنا قوت کا مالک تھا) ڈنڈبھی نے سمندر کو لڑنے کی دعوت دی۔ سمندر نے یہ کہہ کر دامن بچا لیا کہ تمہیں اپنے ہم پلہ سے لڑنا چاہئے' وہاں شمال میں ہمالہ کھڑا ہے۔ جا کر اسے للکارو۔ مجھ بیچارے کو نہ

ستاؤ۔ ڈنڈبھی مان گیا اور سیدھا شمال کی جانب جا کر ہیم وان کو دعوت مبارزت دی۔ ہیم وان نے اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے کہا: تم میرے پیچھے کیوں پڑ گئے ہو؟ میں کوئی جنگجو نہیں۔ میں رشیوں کی صحبت میں زندگی بسر کرتا ہوں جو میرے ساتھ رہنے کو پسند کرتے ہیں۔ ڈنڈبھی نے جواب دیا: چلو ٹھیک ہے۔ لیکن مجھے کسی ایسے کا نام بتاؤ جو میرا مقابلہ کر سکتا ہو۔ میں آج اپنا ہم پلہ دشمن چاہتا ہوں۔

"ہیم وان نے کہا: جنوب میں ایک ایسا شخص ہے جو تمہارا دشمن بننے کا حقدار ہے۔ وہ وانر بادشاہ بالی ہے۔ اس کی طاقت اس کے باپ اندر جیسی ہے۔ اگر چاہتے ہو تو جا کر اسے لڑائی کے لئے دعوت دے دو۔

ڈنڈبھی سیدھا بالی کی طرف گیا اور کش کندھیہ کے پھاٹک کے سامنے بہت شور مچایا۔ اس نے درخت اکھیڑ دیئے' پھاٹک توڑ ڈالا اور دھاڑ مار کر بولا کہ باہر نکلو اور میرے ساتھ لڑائی میں اپنی طاقت کو ثابت کرو۔

"بالی اس وقت اپنی ملکہ کے ساتھ آرام کر رہا تھا۔ دعوت مبارزت سن کر وہ اپنی حرم کی عورتوں کے ہمراہ باہر آیا اور پوچھا: او ڈنڈبھی تم میرے شہر کے پھاٹک پر اتنا شور و غوغا کیوں کر رہے ہو؟ کیا تم زندگی سے اکتا گئے ہو؟

"بالی کے تحقیر آمیز انداز تخاطب نے اسور کو غضبناک کر دیا اور وہ بولا: اپنی مدح سرا عورتوں کے سامنے زیادہ شیخیاں نہ بگھارو۔ میں یہاں تم سے لڑنے آیا ہوں۔ اگر تم میں کوئی مردانگی ہے تو باہر آ کر اس کا مظاہرہ کرو۔ اب تم کہو گے کہ تم اس وقت نشے میں ہو اس لئے لڑ نہیں سکتے' لیکن میں تمہارے ہوش میں آنے تک انتظار کرنے کو تیار ہوں۔ اگر تم چاہو تو خوشیوں بھری رات گزار لو اور اپنے پیاروں سے مل کر رو دھو لو۔ پھر صبح میرے ہاتھوں موت کے منہ میں جانے کے لئے آ جانا۔

"بالی ڈنڈبھی کی یہ بات سن کر ہنسا اور پھر بولا: میری پیاری عورتو' اندر جاؤ۔ او اسور میں نے اتنی بھی نہیں چڑھا رکھی' اور اگر تم لڑنا چاہتے ہو تو یہی وقت بہترین ہے۔ خود کو سنبھالو! یہ کہہ کر اس نے زور سے قہقہہ لگایا' اسور کو دم سے پکڑ کر گھمایا اور زمین پر دے مارا۔ ڈنڈبھی نے خون کی سے قے کی اور زمین پہ گر پڑا۔

"کچھ دیر بعد اسور دوبارہ اٹھا اور بڑی زبردست لڑائی ہونے لگی۔ اندر کے بیٹے والی نے

Scanned and Uploaded By Nadeem

اسور کو موت کی نیند سلا دیا۔ اور اس مردہ بھینسے کی لاش اٹھا کر ایک یوجن دور پھینک دی۔ "اسور کے بدن سے خون کے قطرے اڑ کر متنگ رشی کے آشرم پر گرے۔ وہ بہت غصے میں آیا اور جلد ہی اسے پتہ چلا کہ اس ناپاکی کا ذمہ دار کون ہے۔ اس نے ایک دم دیکھا کہ بالی نے اپنے غرور میں مقدس جگہ کو ایک خون آلود لاش سے ناپاک کیا تھا۔ رشی نے اسے سراپ (بددعا) دیا: اگر یہ بالی اس آشرم میں داخل ہو تو اپنی زندگی کھو بیٹھے۔ رام' اسی لئے میں اپنے دوستوں کے ساتھ یہاں حفاظت سے رہ رہا ہوں۔ بالی اس سراپ کے خوف سے یہاں آنے کی جرات نہیں کرتا۔ ان سال کے درختوں کو دیکھو۔ وہ ان میں سے کوئی بھی درخت جڑوں سے اکھیڑ کر یوں جھٹک سکتا ہے جیسے کوئی قمیص کو جھٹکتا ہے۔ وہ بڑا طاقتور ہے۔ اس قدر خوفناک دشمن کے ہوتے ہوئے میں تحفظ کیسے محسوس کروں؟"

لکشمن سمجھ گیا کہ سوگریو اپنے یقین کے لئے رام کی قوت کا مظاہرہ چاہتا ہے۔ اس نے کہا: "رام تمہیں کس طریقے سے یقین دلائے کہ وہ بالی کو شکست دے سکتا ہے؟"

سوگریو نے جواب دیا: "مجھے ہرگز کوئی شک نہیں۔ میں رام کی طاقت جانتا ہوں' چاہے یہ چنگاری ابھی راکھ میں ہی دبی ہوئی ہے۔ میں نے اس کے پاس پناہ لی ہے۔ لیکن پھر بھی بالی کی طاقت یاد کر کے میں کانپ جاتا ہوں۔ بس اتنی سی بات ہے۔"

رام نے سوگریو کی بھروسہ مندی اور بالی سے خوف دیکھ کر اس کے شکوک رفع کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے وہاں پڑے ہوئے ڈنڈبھی کے دیو قامت ڈھانچے کو پاؤں کی ٹھوکر سے دس یوجن دور اٹھا کر پھینک دیا۔ سوگریو متاثر تو ہوا لیکن قائل نہیں۔ اس نے کہا: "جب میرے بھائی نے ڈنڈبھی کو اٹھا کر پھینکا تھا تو یہ اب سے کہیں زیادہ وزنی تھا۔"

تب رام نے اپنی کمان میں تیر رکھ کر چھوڑا جو سال کے سات درختوں کی قطار کو چیر گیا اور پھر رام کے پاس واپس لوٹ آیا۔

یہ دیکھ کر سوگریو خوشی سے پھولے نہ سمایا۔ اب اسے یقین آ گیا تھا کہ رام کا تیر والی کے جسم کو چیر دے گا۔ وہ رام کے سامنے سجدے میں گر گیا اور بولا: "اب میں نے تمہاری طاقت کا ثبوت اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے۔ اگر تمام دیوتا بھی اندر کی سرکردگی میں جمع ہو جائیں تو تمہیں شکست نہیں دے سکتے۔ بالی کا تو ذکر ہی کیا؟ میں نے تمہاری دوستی حاصل کی اور اب مجھے کوئی خوف یا غم نہیں۔ بالی کو قتل کر کے مجھے بچاؤ۔ آؤ آج ہی کشکندھیہ

چلیں۔"

رام اور لکشمن دونوں تیار ہو گئے۔ انہوں نے بات چیت کی کہ کیسے روانہ ہوا جائے اور آخرکار طے پایا کہ سوگریو پہلے کشکندھیہ میں جا کر بالی کو دو بدو مقابلے کی دعوت دے گا۔ بالی یقیناً باہر نکلے گا۔ اور جب دونوں بھائی لڑ رہے ہوں گے تو رام بالی کو تیر کا نشانہ بنا لے گا۔ وہ کشکندھیہ کی جانب چل دیئے۔ سوگریو آگے آگے تھا۔ رام اس کے پیچھے ایک گھنے جنگل میں درخت کی آڑ لے کر کھڑا ہو گیا۔

سوگریو چلایا۔ بالی نے آواز سنی اور شدید غصے میں قلعے سے باہر نکلا۔ وہ ابھرتے ہوئے سورج جیسا روشن تھا۔

دونوں بھائی بہت خوفناک انداز میں لڑنے لگے۔

لیکن درخت کے پیچھے کمان ہاتھ میں لے کر کھڑا ہوا رام بوکھلا کر رہ گیا۔ دونوں بھائیوں کی شکل اس قدر مشابہہ تھی کہ رام کو سوگریو اور بالی میں کوئی فرق ہی نظر نہ آیا۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں سوگریو کو تیر نہ لگ جائے۔

دریں اثناء' سوگریو نے پورا زور لگا کر اپنے بھائی کی گرفت توڑی' زخمی حالت میں جان بچا کر بھاگا اور رشیہ سوک جنگل میں جا پہنچا۔

اور یہ بھی صرف اس لئے ممکن ہوا کہ بالی نے اپنے بھائی کو مارنا نہ چاہا اور جان بچانے کا موقعہ دیا۔

رام اور لکشمن سوگریو کے پاس گئے۔ وہ زمین کی طرف نظریں جمائے بیٹھا رہا۔ وہ غصے میں تھا کہ رام نے اپنا وعدہ توڑا اور اس کی کوئی مدد نہ کی۔

سوگریو نے کہا: "اگر تم بالی کو مارنا نہیں چاہتے تو مجھے یہ بات پہلے ہی بتا سکتے تھے۔ میں بالی کی طاقت سے اچھی طرح واقف ہوں' اس لئے اسے لڑائی کے لئے نہ للکارتا۔ اس کے برعکس تم نے مجھے یقین دہانی کروائی تھی' اور میرا وہ حشر ہوا کہ اپنے زندہ بچ نکلنے پر حیران ہوں۔"

رام نے کہا: "سوگریو' غصہ نہ کرو' بلکہ میری بات سنو۔ اپنا ہلاکت خیز تیر نہ چلانے کی ایک معقول وجہ میرے پاس موجود تھی۔ تمہارا اور بالی کا چہرہ مہرہ بالکل ایک جیسا ہے' چال ڈھال' آواز' لباس اور زیور میں بھی کوئی فرق نہیں۔ لڑائی شروع ہوئی تو مجھے تم میں اور بالی

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

میں کوئی فرق نظر نہ آیا۔ اور میں چار و ناچار کھڑا رہا۔ اگر میں بالی کی بجائے تمہیں مار ڈالتا تو یہ بات بہت خوفناک تھی۔ غصہ نہ کرو۔ بالی کو ایک مرتبہ پھر لڑنے کے لئے للکارو۔ اس مرتبہ میں یقیناً اسے مار ڈالوں گا۔ لکشمن وہ پھول دار بیل لے کر آؤ۔ اسے سوگریو کی گردن میں باندھ دو۔ یوں مجھے پتہ چل جائے گا کہ سوگریو کون ہے اور بالی کون۔ سوگریو اب تم بالی کو خاک میں لتھڑا دیکھو گے۔"

سوگریو مطمئن ہو گیا۔ اس کا حوصلہ بحال ہوا۔ لکشمن نے بیل اس کی گردن میں باندھ دی۔ سوگریو ایک مرتبہ پھر کش کندھیہ کی جانب روانہ ہوا۔ رام اور لکشمن پہلے کی طرح پھر اس کے پیچھے چل دیئے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

بالی کا قتل

شام ڈھل رہی تھی۔ سوگریو دوبارہ کش کندھیہ کے پھاٹک پر دھاڑا اور بالی کو لڑنے کی دعوت دی۔

آرام کرتا ہوا بالی حیران رہ گیا' لیکن پھر بہت غصے میں آ کر زمین پر یوں پاؤں مارا جیسے اسے پھاڑ ڈالے گا۔

اس کی ملکہ تارا نے محبت بھرے دل کے ساتھ اسے بانہوں میں جکڑ لیا اور جانے سے روکا۔ وہ بولی: "میرے پیارے شوہر' غصہ تھوک دو۔ آج تم نے کافی لڑ لیا ہے۔ اگلی لڑائی کل لڑ لینا کیونکہ تمہیں نہ دشمنوں کی کمی ہے اور نہ طاقت کی۔ میری گزارش ہے کہ اس وقت باہر نہ جاؤ۔ میرے خیال میں تمہیں اپنے بھائی کا مقابلہ کرنے کے لئے جانے سے پہلے ٹھنڈے دل سے سوچ لینا چاہیے۔ میرے خیال میں یہ کوئی گہری چال ہے۔ تمہارے بھائی نے ذلت آمیز شکست کھائی اور جان بچانے کی خاطر بھاگ کھڑا ہوا۔ اب وہ پھر واپس آ کر شور مچا رہا ہے۔ تمہارا بھائی اتنا بیوقوف بھی نہیں کہ اتنی درگت بننے کے فوراً بعد ہی دوبارہ آ کر للکارنے لگے۔ اسے ضرور کسی طاقتور دوست کی مدد اور تحفظ کا یقین ہو گا۔ کیا تم نے غور نہیں کیا کہ دعوت مبارزت کی آواز میں ایک نیا اعتماد تھا؟ میں نے یہ باتیں انگد سے سنی ہیں۔ اس کا کہنا ہے کہ دو ناقابل شکست شہزادے رام اور لکشمن ایودھیا سے آئے ہیں اور انہوں نے سوگریو کی مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ میرے پیارے! آخر تمہارا بھائی نیک اور بہادر بھی تو ہے۔ تم اس سے نفرت کیوں کرتے ہو؟ اس دنیا میں کون شخص اس سے زیادہ تمہارے قریب ہے۔ وہ تمہارا پکا خادم اور مضبوط حلیف بن جائے گا۔ بہتر ہے کہ ماضی کو بھول کر سوگریو کے ساتھ صلح کر لو۔ میرے پیارے شوہر' میری بات غور سے سنو۔"

بالی کو یہ مشورہ پسند نہ آیا۔ غصے نے اس کی فہم و فراست کو دھندلا دیا تھا۔ موت کے پھندے میں پھنس کر وہ اپنے عزم میں اور زیادہ پختہ ہو گیا۔

اپنے نام جیسی خوبصورت اور چمکدار تارا (لفظی مطلب ستارہ) نے لاحاصل کوشش کی تھی۔

بالی نے کہا: "یہ تم کیا کہہ رہی ہو؟ کیا میں اپنے اس دشمن بھائی کی للکار سن کر خاموشی سے بیٹھ رہوں؟ کیا کسی دشمن کی جانب سے جنگ کے اعلان پر سورما کو آرام سے بیٹھے رہنا چاہیے؟ اس بزدلی سے تو موت اچھی ہے۔ تم رام کے بارے میں فکر نہ کرو۔ وہ دھرم کو جانتا ہے' اس نے گناہ کے خوف میں پرورش پائی ہے۔ اوہ' کیا تم مجھے تنہا چھوڑ دو گی؟ میں سوگریو کو قتل نہیں کروں گا ____ بلکہ اسے سبق آموز سزا دے کر زندہ چھوڑ دوں گا۔ میں تم سے کہتا ہوں کہ مجھے جانے دو۔ تم نے محبت میں یہ باتیں کی ہیں۔ میں سوگریو کو سبق سکھا کر واپس بھیج دوں گا اور بہت جلد واپس آ جاؤں گا۔ میرے بارے میں کوئی خطرہ دل میں نہ لاؤ۔"

یوں والمیکی نے بالی کی شجاعت' بے جگری' طاقت اور محبت کی تصویر پیش کی۔ یہ درست ہے کہ والمیکی کے ہیرو کو وانر بادشاہ کا قتل کرنا ہے ---- کہانی اس کی متقاضی ہے ---- لیکن مقتول سورما بڑا اعلیٰ قسم کا جنگجو تھا اور قاری کی داد اور آنسوؤں کا حقدار بھی۔

تارا نے آنکھوں میں آنسو بھر کر اس کی نظر اتاری اور کامیابی کی دعا کر کے اپنے کمرے میں واپس چلی گئی۔ اس کا دل خدشات سے لبریز تھا۔ بالی تارا اور دوستوں کو پیچھے چھوڑ کر قلعے سے باہر نکل کر سانپ کی طرح پھنکارتا ہوا سوگریو سے ملنے گیا۔

سوگریو بڑی ہمت کے ساتھ باہر کھڑا تھا اور بالی کو دیکھتے ہی اچھلا۔ اور سوگریو بھی اس کی طرف بھاگا۔

بالی نے خبردار کیا: "اگر تم اپنی زندگی سے پیار کرتے ہو تو بھاگ جاؤ۔ میرے مکے کا شکار مت بنو!"

سوگریو جواب میں غرایا اور جنگ شروع ہو گئی۔ سوگریو اپنے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کو یاد کر کے اور رام کی مدد کے بارے میں پر یقین ہو کر کافی دیر تک مقابلہ کرتا رہا' لیکن اب بالی کی طاقت غلبہ پانے لگی اور سوگریو اس قدر بوکھلایا کہ دور کھڑا رام جان گیا کہ وہ زیادہ دیر نہیں نکال سکے گا۔ ابھی نہیں تو کبھی نہیں کا لمحہ آن پہنچا تھا۔ چنانچہ رام نے کمان میں تیر رکھ کر تانت کھینچی اور بالی کی طاقتور چھاتی کا نشانہ لے کر تیر چھوڑ دیا۔ بالی یوں زمین پر گرا جیسے درخت کٹ کر گرتا ہے۔ اس کا جسم خاک و خون میں لتھڑا ہوا تھا۔

پھر بھی وہ بڑا وجیہہ اور دلکش نظر آ رہا تھا۔ اس کا طاقتور جسم ڈوبتے ہوئے سورج کی

روشنی میں چمکنے والے بادل جیسا لگتا تھا۔ اندر کا دیا ہوا مقدس گلوبند اس کے سینے پر جگمگا رہا تھا جس نے اس کی زندگی اور قسمت کو تحفظ دیا۔ اس 'زیور' رام کے تیر اور خون آلود زخم نے اس کے طاقتور جسم کی شان بڑھا دی۔

والمیکی اس شکست خوردہ ہیرو کی شان و شوکت کو بڑے خوبصورت انداز میں بیان کرتا ہے۔ ایک حقیقی سورما میدان جنگ میں مرتے وقت اس سے زیادہ خوبصورت کبھی نہیں لگا۔

انجانے میں کسی کمین گاہ سے مارے گئے تیر کا شکار ہونے پر بالی حیرت زدہ تھا۔ اس نے پریشان نظروں سے اردگرد دیکھا' اور رام و لکشمن کو کمان ہاتھ میں لئے آتے ہوئے دیکھا۔ اس نے بے پناہ غضب اور دکھ کے آنسوؤں کے ساتھ ملامت آمیز آواز میں انھیں الزام دیا کہ انھوں نے کسی دوسرے شخص کے ساتھ لڑائی میں مصروف شخص کو دھوکے سے نشانہ بنا کر مار ڈالا۔

اس نے کہا: "رام' تم شہنشاہ دسرتھ کے بیٹے ہو۔ ایک اعلیٰ نسل سے تعلق رکھنے اور اپنے اعمال کی وجہ سے مشہور ہونے کے باوجود تم نے یہ دھوکے بازی کیسے کی؟ دنیا تمہاری شجاعت اور نیکی کی مداح ہے۔ اور جب میں سوگریو کے ساتھ لڑ رہا تھا تو تم نے چھپ کر پیچھے سے مجھے مہلک تیر مارا۔ تمہاری مردانہ پن کی شہرت کس قدر جھوٹی اور بے بنیاد ہے! دنیا تمہارے بارے میں کیا سوچے گی؟ میں نے تمہیں کیا نقصان پہنچایا تھا؟ کیا میں نے تمہیں باہر آ کر لڑائی کی دعوت دی تھی؟ تم نے کسی مجرم کی طرح چھپ کر مجھ پر وار کیا۔ کسی شہزادے کا یوں کسی بے گناہ کو مارنا سنگین جرم ہے۔ تم بادشاہت کے قابل نہیں۔ دھرتی دیوی تمہیں کبھی دولہا کے طور پر قبول نہ کرے گی۔ میرا سب سے بڑا دکھ یہ ہے کہ میں ایک گھٹیا اور گنہگار شخص کے ہاتھوں مارا گیا۔ اگر تم میرے ساتھ جنگ کرنا چاہتے تو میں ضرور کرتا۔ تب تم منصفانہ مقابلے میں قتل ہو کر میری طرح مٹی میں لوٹ رہے ہوتے۔

"اور اگر تمہیں سیتا کو واپس لانے کے لئے مدد کی ضرورت تھی تو میں ایک دن کے اندر اندر اسے چھڑا لاتا۔ میں راون کو قتل کر کے اس کی لاش گھسیٹتا ہوا تمہارے قدموں میں لا کر ڈال دیتا۔ چاہے اس نے سیتا کو کہیں بھی چھپایا ہوتا' میں اسے ضرور ڈھونڈ کر تمہارے پاس پہنچا دیتا۔

"تمام زندہ لوگوں کو ایک دن مرنا ہے۔ یہ اٹل قانون ہے۔ اس لئے مجھے اپنی موت پر دکھ نہیں۔ پھر بھی' تم نے مجھے دھوکے بازی کے ساتھ مار کر گناہ کیا ہے۔"

یوں اندر کے بیٹے بالی نے آخری سانسیں لینے کے دوران رام کو لعنت ملامت کی۔ یہ منظر عظیم شاعر والمیکی کے ساتھ ساتھ کمبن نے بھی بیان کیا ہے۔ رام اس الزام کے جواب میں کیا تاویل پیش کر سکتا تھا؟ والمیکی کے مطابق رام نے کوئی توجیہہ پیش کر کے بالی کو مطمئن کر دیا تھا۔ ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے ہیں اوتار محض اوتار ہی ہوتا ہے اور اس سے یقیناً غلطیاں سرزد ہو سکتی ہیں۔

سوگریو کے ساتھ لڑائی میں زخمی اور مجروح ہونے والا بالی زمین پہ پڑا اپنی آخری سانسیں گنتا رہا۔ اسے زندگی نے اتنی مہلت دے دی کہ وہ اپنی ملکہ اور پیارے بیٹے انگد سے مل لے۔

بالی نے رام کو دوبارہ مخاطب کیا: "سب کچھ ختم ہو گیا' اب میں تمھیں کوئی الزام نہ دوں گا۔ میرا پیارا بیٹا انگد یتیم ہو گیا۔ تم اور سوگریو اس کی دیکھ بھال کرنا۔ میں اس کی ذمہ داریاں تمھیں سونپتا ہوں۔ اس کا خیال رکھنا۔ یہ دیکھنا تمہارا فرض ہے کہ وہ بے آب کنول کی طرح مرجھا نہ جائے۔ سوگریو کو بتاؤ کہ وہ کبھی یہ خیال بھی دل میں نہ لائے کہ تارا نے مجھے اس کے خلاف بھڑکایا تھا۔ اس سے کہو کہ انگد کو شہزادوں کی طرح عزت و محبت کے ساتھ پالے۔ میری خاطر یہ کام کر دو۔ مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔ سورماؤں کا آسمان مجھے بلا رہا ہے!"

اور بالی کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا۔

بالی کی گردن میں پڑے مقدس گلوبند کی وجہ سے رام اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات نہ کر سکا۔ وہ چھپ کر ہی بالی کو مار سکتا تھا۔ پھر بھی یہ سوال موجود ہے کہ آخر بالی کو قتل ہی کیوں کیا گیا؟

شاید اس کا جواب کبندھ کی اس بات میں ہے جو اس نے رام کو بالی کی بددعا سے نجات دلانے کے لئے کہی تھی۔

"سوگریو کی دوستی کے ذریعہ تم سیتا کو واپس لے لو گے" ____ سوگریو کی مدد سے' نہ کہ بالی کی۔ اس لئے رام سوگریو کی تلاش میں نکلا' اسے ڈھونڈا اور آگ کے گرد پھیرے لگا کر دوستی کی قسم کھائی۔ (تاہم کوئی بھی بات رام کے اس رویے کی توجیہ پیش نہیں کر سکتی۔ پہلی بات تو یہ کہ بالی نے سوگریو کو اس کی خوفناک غلطی کے باوجود مارا نہیں بلکہ سلطنت سے بے دخل کیا۔ بالی تھا بھی زیادہ بہادر' اور کشتریہ اصول کے مطابق سب سے بہادر شخص

ہی سچا ہوتا ہے اور سچا آدمی سب سے بہادر۔ دوسری بات یہ کہ سوگریو نے والی کو بے دخل کرنے کا نہیں بلکہ قتل کرنے کا سوچا ہوا تھا۔ جبکہ بالی نے اسے مقابلہ کے دوران زخمی ہونے پر چھوڑ دیا۔ رام نے کشتریہ دھرم کے خلاف عمل کرتے ہوئے اس پہ چھپ کر وار بھی کیا۔ اس سب کی وضاحت میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ رام سیتا کی محبت میں دھرم کی راہ سے کچھ پرے ہٹ گیا تھا۔ سیتا کی گمشدگی کے بعد سے وہ ایک عام انسان جیسا نظر آیا نہ کہ کسی عقلمند دیوتا کی طرح۔ سیتا سے کوسنے سننے کے باوجود لکشمن اس کا دل بڑھاتا رہا۔ رامائن میں رام کے تمام سابق فیصلے دوسروں کی خاطر اور دوسروں کی وجہ سے تھے۔ مثلاً بن باس لینا۔ بالی کو قتل کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں اسے خود فیصلہ کرنا تھا' جو اس نے غلط کیا۔ بہرحال داستان کو داستان کے طور پر پڑھنا ہی بہتر ہو گا۔ اور یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ ہیرو ہر غلطی سے مبرا نہیں ہوتا' چاہے وہ بھگوان کا اوتار ہی کیوں نہ ہو۔ مترجم)

○

تارا کا غم

جب بالی کی موت کی خبر پھیلی تو کش کندھیہ میں بے چینی چھا گئی' اور وانر پریشان ہو کر ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ یہ دیکھ کر تارا نے اپنا دکھ بھلا دیا اور ایک ملکہ کی طرح اپنے متوفی شوہر کی رعایا کو حوصلہ دلانے کے لئے خطاب کیا: "آج کے دن تک تم ایک بادشاہ جنگ کے سامنے گھومتے پھرتے تھے! اب تم خوف سے بھاگ کیوں رہے ہو؟ تمہیں کوئی خطرہ نہیں۔ رام نے صرف سوگریو کو بادشاہ بنانے کے لئے بالی کو قتل کیا ہے۔ تمہاری زندگیوں کو ہرگز خطرہ لاحق نہیں: تمہیں تو بس نیا حکمران مل جائے گا۔ اتنی سی بات ہے۔ تم کو بھاگنے یا ڈرنے کی ضرورت نہیں۔"

جب اس نے اپنے شوہر کی لاش کے پاس جانے کی کوشش کی تو وانروں نے اسے یہ کہہ کر روک دیا: "ہم انگد کو بادشاہ بنائیں گے اور قلعے کی حفاظت کریں گے۔ ہم سوگریو اور اس کے حلیفوں کے خلاف قلعے کا دفاع کریں گے۔"

لیکن تارا بولی: "میرا سورما شوہر مر چکا ہے' اب کچھ بھی اہم نہیں رہا۔" اور وہ جراتمندانہ انداز میں سیدھی رام اور لکشمن کے پاس گئی۔

اس نے اپنے شوہر کو مردہ پڑے دیکھا تو اپنے غم پر قابو نہ پا سکی۔ وہ سسکیاں لے کر رونے لگی۔ اور بالی سے لپٹ کر بولی: "ہائے" میرے سورما! اتنے سارے جنگجوؤں نے کیسے تمہیں ڈھیر کر دیا! اور تم مجھے یہاں اکیلا چھوڑ کر جا رہے ہو!" جلد ہی بالی کا بیٹا انگد بھی وہاں پہنچ گیا اور یہ منظر دیکھ کر سوگریو بہت پچھتایا اور سوچنے لگا کہ وہی اس ساری مصیبت کی وجہ ہے۔ پچھتاوا یقیناً اصلی تھا' کیونکہ انتقام---- بالخصوص اپنے سابقہ پیاروں سے انتقام ---- تلخی اور دکھ کے سوا کچھ نہیں دیتا۔ انتقام سے محض فتح کا عارضی احساس ہی ملتا ہے۔ یہ خواہشات اور غصے کا پروردہ ہوتا ہے!

تارا زمین پر لیٹی اور آہ و فریاد کی: "پیارے! انگد کو یتیم اور مجھے لاچار بیوہ کو چھوڑ کر تم ایسے سفر پر چلے گئے ہو جہاں سے واپسی ممکن نہیں۔ میرے پیارے! میرے ہیرو!"

ہنومان نے اسے تسلی دینا چاہی: "مردے آسمان پہ اپنے مقامات پر جاتے ہیں۔ بالی کے

Scanned and Uploaded By Nadeem

لئے ماتم کیوں کرتی ہو؟ وقت آنے پر انگد کی تاجپوشی ہو گی اور ہم خوشی منائیں گے۔ انگد کی دیکھ بھال کرنا ہمارا فرض ہے۔ آؤ ہم بالی کی آخری رسوم ادا کرنے کی فکر کریں۔"

تارا نے جواب دیا: "مجھے کسی چیز کی پروا نہیں۔ آخری رسوم ادا کرنا اور انگد کی دیکھ بھال سوگریو کا فرض ہے۔ میرے لئے اب کرنے کو کیا رہ گیا ہے؟ کیا ایک ہزار انگد مل کر بھی میرے شوہر کی کمی پوری کر سکتے ہیں؟ اس کے ساتھ میں بھی یم کے پاس جاؤں گی۔ صرف اسی میں میری تسکین ہے۔"

اب تک بیہوش پڑے بالی نے اپنی آنکھیں آخری مرتبہ کھولیں اور سوگریو سے کہا: "بھائی ہم دونوں دوبارہ دوست بن کر سلطنت پر خوشی خوشی حکومت کر سکتے تھے' لیکن ہماری قسمت میں عقلمندی اور خوشی نہیں تھی۔ تم سے زیادہ میں مجرم ہوں' لیکن اب اس بارے میں بات کیوں کی جائے؟ آج کے بعد تم حکومت کرو گے۔ میں اپنے بیٹے انگد کو تمہارے حوالے کرتا ہوں جو مجھے اور تارا کو زندگی سے بھی زیادہ عزیز تھا۔ وہ تمہارا ہم پلہ جنگجو ہے۔ اس کو باپ جیسا پیار اور شفقت دینا۔ بس میری یہی التجا ہے۔ اور تارا کے سر پہ بھی ہاتھ رکھنا جو نہ صرف ایک بے دوش اور باوفا بیوی تھی' بلکہ بہت دانا اور دور اندیش مشیر بھی تھی۔ وہ جو کچھ پیشگوئی کرے ویسا ہی واقع ہوتا ہے۔ کسی بھی معاملے میں اس کی تجویز کو نظرانداز نہ کرنا۔ یہ گلوبند لے لو جو مجھے اندر نے دیا تھا۔ اس میں پراسرار طاقت ہے۔ میری زندگی کے ساتھ ساتھ خفگی بھی ختم ہو رہی ہے۔ خوش رہو!" اور فیاض بالی نے اپنے بھائی سوگریو کو دعا دی۔

اس نے انگد کو بھی اچھی نصیحت کی: "سوگریو اب تمہارا بادشاہ ہے۔ اس کی اطاعت اور وفاداری کرنا۔"

کاٹ کر گرائے گئے کسی درخت سے چمٹی ہوئی پھولوں والی بیل کی طرح تارا بھی بالی کے ساتھ لپٹ گئی۔

نیل نے ہر ممکن آہستگی کے ساتھ بالی کے سینے سے تیر باہر نکالا۔ سینے سے خون ابل پڑا اور چھوٹے سے جوہڑ کی صورت میں جمع ہو گیا۔ بالی کی جان رخصت ہوئی۔ تارا نے آہ و بکا کی: "آخری مرتبہ اپنے باپ کو سلام کر لو۔" وہ دلدوز انداز میں انگد سے بولی۔ "او میرے پیارے شوہر! تمہارا پیارا بیٹا تمہیں جھک کر آداب کر رہا ہے۔ کیا تم اس سے ایک لفظ بھی نہ کہو گے؟ ہائے! میں بیوہ اور انگد یتیم ہو گیا۔"

اس سارے منظر نے سوگریو کے دل پر گہرا اثر کیا۔ اس نے خود سے کہا: "خواہش کی تحریک پر میں نے غار کا منہ بند کیا اور بالی کو وہیں چھوڑ کر تخت اور دولت پر قبضہ کر لیا۔ میں کیسا پاپی ثابت ہوا!"

ہو سکتا ہے کہ سوگریو نے پچھتاوے کے دوران خود کو غلط طور پر ملامت کی ہو' لیکن یہ بھی درست ہے کہ خواہش چپکے سے ہمارے ذہن پر قبضہ کر کے ہمیں غلط راہ پر لے جاتی ہے۔ سوگریو نے محسوس کیا کہ خواہش نے انجانے طور پر اسے اپنے چنگل میں پھنسا لیا تھا۔

سنسکرت لفظ "کام" کا مطلب لالچ' شہوت اور ہر قسم کی خواہش ہے۔ "کام" انسان کا اندرونی دشمن ہے جس کا اسے قلع قمع کرنا پڑتا ہے۔ گیتا کے تیسرے باب کے آخری سات شلوکوں میں یہی سبق پڑھایا گیا ہے۔

اگر خواہش نے سوگریو کو گمراہ کیا تو غصے نے بالی کی فہم و فراست غصب کر لی۔ جب بالی نے دیکھا کہ سوگریو نے غار کا منہ بند کر دیا ہے تو وہ قائل ہو گیا کہ سوگریو نے راکشس کے خوف سے نہیں بلکہ اسے مارنے کی خاطر ایسا کیا ہے۔

وہ اپنے ہی غضب کا شکار ہوا۔ اس نے اپنے سگے بھائی کو بے عزت کر کے جلاوطن کر دیا۔ بالی کو برائی کی دلدل میں غصے (کرودھ) نے پھنسایا۔

یقیناً کام اور کرودھ یعنی حرص اور غصہ ہی تمام گناہوں کی جڑ ہیں۔ دل کو ان دشمنوں سے پاک کیے بغیر انسان گناہ سے ہرگز نہیں بچ سکتا۔

سوگریو نے فریاد کی: "اگرچہ میری غلطی بہت بڑی تھی لیکن اس نے مجھے جان سے نہ مارا۔ اس نے مجھے جان بچا کر بھاگنے کا موقع دیا۔ لیکن میں نے اسے قتل کرنے کی کامیاب سازش کی۔ اس دنیا میں کوئی میرے جیسا پاپی نہیں۔ پھر بھی بالی نے اپنے آخری وقت میں مجھے سلطنت اور اندر کا تحفہ بھی دے دیا۔ واقعی وہ عظیم تھا۔ مجھے اس گھٹیا زندگی سے چھٹکارا کیوں نہیں مل جاتا؟ میں نے اپنے ہی بہادر اور سورما بھائی کو مار ڈالا۔"

قدیم روایت کے مطابق ہندو لوگ سال میں کم از کم ایک مرتبہ "کامو کارشیت منور کارشیت" کی دعا پڑھتے ہیں۔۔۔۔۔ یعنی خواہش نے مجھے گناہ کی طرف کھینچا اور غصے نے مجھے گناہ کی طرف کھینچا۔ اس کا مقصد اپنے دل کو ان گھٹیا جذبات سے پاک کرنا ہوتا ہے۔

رام خوف کے ساتھ اور ہچکچاتے ہوئے ماتم کناں تارا کے پاس گیا۔ لیکن اس کے چہرے پر غصے کی کوئی علامت نہ تھی۔ اپنے شوہر کے قاتل سے اس کے کہے ہوئے الفاظ ایک سورما کی بیوہ کے شایان شان تھے۔ "او سورما! جس ہتھیار سے تو نے میرے شوہر کو مارا ہے' اس کے ذریعے میری زندگی کا خاتمہ بھی کر دے۔ وہ آسمان پر بھی میرے بغیر خوش نہیں ہو گا۔ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ بلکہ شوہر اور بیوی کو ملانا تو بہت خوشی کا کام ہو گا۔ یوں تمہارے گناہ کا داغ دھل جائے گا جو تم نے میرے شوہر کو دھوکے سے قتل کر کے کیا ہے۔"

اس موقع پر والمیکی کہتا ہے کہ تارا کو رام کے اوتار ہونے کا علم ہو گیا اور اس نے رام میں وشنو کی جھلک دیکھ لی تھی۔ روایتی عقیدہ یہ ہے لکشمن کی ماں سومترا کی طرح بالی کی بیوی تارا بھی ایک جنانی (گیانی) تھی۔۔۔۔ یعنی حقیقت سے آشنا۔ پہلے پہل تو اس نے رام کی دھوکا بازی سے نفرت کی مگر اسے قریب سے دیکھا تو اس کی الوہیت کو شناخت کر لیا۔

رامائن کو محض ایک داستان سمجھ کر پڑھنے والوں کو یہ بات بے تک معلوم ہو گی۔ لیکن بھگتی مارگ (راہ عشق) پر چلنے والوں کو اس میں کوئی غیر ممکن چیز نظر نہیں آتی۔ تلسی داس یہاں کہتا ہے کہ شیو نے پاروتی سے وضاحت کی: "اوما' دیکھو' ہستی مطلق رام نے تمام مخلوقات کو کیسے پتلیوں کی طرح نچایا ہے!" بھگتی کے لئے قدیم اسطوریات کو مکمل طور پر سمجھنے کی ضرورت ہے۔

منطقی بنیادوں پر بھی تارا بطور سفارت کار اور بطور ریاست کار ماہر نظر آتی ہے۔ اس میں آئندہ واقعات کا اندازہ لگانے کی ذہانت موجود تھی۔ جو ہونا تھا ہو چکا۔ سوگریو کو خوش قسمتی سے رام جیسا حلیف مل گیا' بالی کی زندگی کا خاتمہ ہوا' انگد کی بھلائی صرف اس میں تھی کہ تارا اس کی دیکھ بھال کرتی رہے۔ کیا انگد سوگریو کے ساتھ دشمنی لیتا گوارا کر سکتا تھا جس کو رام اور لکشمن کی مدد حاصل تھی؟ جنگ نہیں بلکہ امن کی علامات واضح تھیں۔

چنانچہ' جب تارا نے رام سے اپنا غصہ چھپایا اور حقیقت کے سامنے ہار مان لی تو اسے انگد کی بھلائی کا یقین اور سب کی ہمدردی بھی حاصل ہو گئی۔

بالی کی آخری رسوم مجوزہ انداز میں ادا ہوئیں۔ مبارک اشنان کے بعد سوگریو نے تاج و تخت سنبھالا اور انگد کو ولی عہد نامزد کیا گیا۔

○

Scanned and Uploaded By Nadeem

غصہ اور مفاہمت

برکھا رت شروع ہوئی۔ سوگریو اور اس کے ساتھیوں نے یہ وقت کش کندھیہ میں موج کرتے ہوئے گزارا لیکن رام اور لکشمن قریب ہی ایک غار میں شدت سے انتظار کرتے رہے۔ جنگل کے راستے ندی نالوں کی وجہ سے ناقابل گزر ہو گئے تھے۔ چنانچہ سیتا کی تلاش کچھ عرصہ کے لئے معطل کرنا پڑی۔ رام نے سیتا کی تکلیفوں کے بارے میں سوچا اور غمزدہ ہو گیا۔ لکشمن نے اسے حوصلہ دلایا کہ بس برکھا رت ختم ہونے کی دیر ہے۔ رام کو کچھ تسلی ہوئی۔

شدید ترین دکھ بھی وقت کے ساتھ ساتھ ماند پڑ جاتے ہیں اور دل کے داغ مندمل ہونے لگتے ہیں۔ کش کندھیہ کا شہر کچھ دیر تک بالی کی موت پر افسردہ رہا' لیکن پھر سوگریو میں مگن ہو گیا' سوگریو اپنی جلاوطنی کی رنجشیں بھول گیا اور بالی کی موت کا پچھتاوا بھی جاتا رہا' وہ اپنی حالیہ خوشحالی کا لطف لینے لگا۔ حتیٰ کہ تارا نے بھی نئی صورتحال کے مطابق اور اپنے بیٹے کے مفاد میں اپنے اندر تبدیلیاں پیدا کیں۔ کش کندھیہ کا شاہی محل خوشی سے بھرپور تھا' اور رگھو بھائیوں کے لئے آفت جیسے برسات کے مہینے سوگریو اور اس کے اہل خانہ کے لئے باعث مسرت ثابت ہوئے۔ صرف ہنومان پریشان رہا۔ اسے رام کا کام نہ بھولا۔ وہ بادشاہ کو رام سے کیا گیا وعدہ یاد دلانے کا موقعہ ڈھونڈ رہا تھا۔

آخرکار بارشیں تھم گئیں اور آسمان صاف و روشن ہوا۔ پھولوں کی مہک سے لدی ہوا خوشگوار تھی اور پرندوں کی چہچہاہٹ نے جنگل کو پھر سے جاندار بنا دیا۔ ذہین اور نیک دل ہنومان اپنے بادشاہ کے پاس پہنچا۔ سوگریو تمام سرکاری فرائض وزراء کو سونپ کر عیش و عشرت میں ڈوبا ہوا تھا۔ ہنومان جانتا تھا کہ ذہین ترین اور بہترین لوگ بھی ان حالات میں اپنے وعدے بھول جایا کرتے ہیں۔ وہ بادشاہ سے کہنے لگا:

"آپ نے اپنی آبائی سلطنت حاصل کر لی اور اب بہت محفوظ اور مسرور ہیں۔ لیکن ابھی ایک کام کرنا باقی ہے۔ آپ کو اپنے حلیفوں کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کر کے اپنی شہرت

Scanned and Uploaded By Nadeem

و طاقت میں اضافہ کرنا چاہئے۔ ذاتی مفادات اور خوشیاں قربان کر کے بھی دوست کا وعدہ نبھانا ضروری ہے۔ صرف اس صورت میں بادشاہ کی حاکمیت اور شہرت بڑھتی ہے۔

"بہتر ہے کہ ہم مقررہ تاریخ سے پہلے اپنا وعدہ پورا کر دیں' تاخیر ہرگز نہیں ہونی چاہئے۔ مقررہ تاریخ گزرنے کے بعد کوئی فائدہ نہیں۔ ہمیں یہ انتظار نہیں کرنا چاہئے کہ ہمارا دوست آ کر وعدہ یاد دلائے۔ آپ خود بھی یہ سب باتیں جانتے ہیں۔ برسات ختم ہو گئی ہے۔ رام نے ہمارے لئے بہت کچھ کیا۔ ہمیں بھی فوراً" اپنا اقرار پورا کرنے کی تیاری شروع کر دینی چاہئے۔ اب مزید تاخیر کی کوئی وجہ نہیں۔ ہم سیتا کی تلاش کا کام اب زیر التواء نہیں رکھ سکتے۔ رام بہت بے قرار ہو گا' لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم تاخیر کرتے رہیں۔ کیا رام نے ہمارے دشمن کو فوراً" نہیں مار ڈالا تھا؟ اس نے یہ بھی خیال نہ کیا کہ سارا الزام اس پر آ جائے گا۔ ہمیں بھی چاہئے کہ فوری طور پر اپنا وعدہ پورا کر دیں۔"

یوں ماروتی (ہنومان) نے سوگریو کو دبے لفظوں میں مشورہ دیا۔ سوگریو مان گیا اور ہنومان کا شکریہ ادا کر کے نیل کو حکم دیا کہ وانر فوج کو تیار کرے۔ اس نے کہا: "سیتا کو ڈھونڈنے کے لئے ساری دنیا کی خاک چھانی جائے گی۔ لہٰذا طاقتور ترین وانروں کو بلا کر اپنے ساتھ ملاؤ۔ انکار کرنے والوں کو فوراً" سزا دی جائے۔" یہ کہہ کر سوگریو واپس اپنے نجی کمروں میں چلا گیا۔

رام اور لکشمن غار میں بیٹھ کر برسات ختم ہونے کا انتظار کرتے رہے۔ لیکن جب بارشیں تھم گئیں اور جنگل کی زندگی لوٹ آئی تو رام کو یہ سوچ کر بہت اذیت ہوئی کہ سیتا راکشسوں کے ہاتھوں تکلیف سہہ رہی ہو گی۔

رام نے کہا: "دنیا زندگی اور خوشی سے معمور ہے' لیکن سیتا کہیں مصیبت میں مبتلا ہے۔ اور میں یہاں بیٹھا ناشکرے وانر بادشاہ کی مہربانی کا منتظر ہوں۔ وہ بے دھڑک جنگل میں یوں خوشی خوشی گھومتی پھرتی تھی جیسے محل کے باغ میں سیر کی جاتی ہے' وہ راستے کے کنکریوں اور کانٹوں کی پروا نہ کرتی تھی۔ اب اس کا کیا حال ہو گا؟ لیکن یہ بادشاہ شراب اور شباب میں ڈوب کر اپنا وعدہ بھول گیا ہے۔

"لکشمن! فوراً" کش کندھیہ جا کر اس کمینے بادشاہ سے کہو کہ جس طرح بالی قتل ہوا اسی طرح وہ بھی ہو سکتا ہے۔ اس لئے وہ اس کی پیروی نہ کرے اور اپنا وعدہ نبھائے۔ وہ رام

کے تیروں کو یاد رکھے۔ برسات کے چار ماہ گزر چکے ہیں۔ رام نے یہ چار ماہ چار زمانوں کی طرح گزارے ہیں۔ لیکن بدمست سوگریو کے لئے تو یہ چار لمحوں کے برابر ہوں گے۔ رام کو غصہ دلا کر وہ اپنی تباہی اور بربادی کو آواز دے رہا ہے۔ جاؤ لکشمن اور اسے یہ پیغام دو۔"

یہ تھا وہ غصے بھرا پیغام جو رام لکشمن کے ذریعہ سوگریو کو دینا چاہتا تھا۔

لکشمن غم و غصے کے ساتھ ابھی روانہ ہونے ہی والا تھا کہ رام نے ایک مرتبہ پھر سوچا۔ وہ لکشمن کی فطرت سے آگاہ تھا۔ اس لئے خطرہ تھا کہ کہیں وہ زیادہ طیش میں نہ آ جائے۔ چنانچہ اس نے اسے واپس بلایا اور کہا: "سوگریو کو میرا پیغام سناتے وقت غصے میں مت آنا۔ چاہے اس نے غلطی کی' لیکن وہ ہمارا دوست ہے۔ اس کی غلطیاں اس پر واضح کرو' مگر کوئی کڑوی بات نہ کہنا۔"

لکشمن مان گیا' لیکن کش کندھیہ کے پھاٹک پر پہنچا تو اپنا غصہ بمشکل ہی قابو رکھ سکا۔ لکشمن کا غصیلا چہرہ دیکھ کر مسلح وانر سنتری ہوشیار ہو گیا اور قلعے کی حفاظت کا انتظام کرنے لگا۔ اس پر لکشمن اور بھی غضبناک ہوا۔

کچھ وانر بھاگ کر اندر گئے اور سوگریو کو بتایا: "لکشمن غصے کی حالت میں کمان اٹھائے یہاں آ رہا ہے۔ ہم اسے نہیں روک سکتے۔"

لیکن وانر بادشاہ شراب و شباب کے مزے لوٹ رہا تھا' اس نے کوئی توجہ نہ دی۔ بادشاہ کے خدمت گاروں نے سنتری کو حکم دیا کہ کسی کو اندر نہ آنے دے۔ لکشمن کا غصہ تمام حدود پھلانگ چکا تھا۔ وہ زبردستی اندر داخل ہو گیا۔ وہاں اسے نوجوان انگد ملا۔ اس کی جوانی اور بدقسمتیوں کے خیال نے لکشمن کے غضب کی دھار کچھ کند کر دی۔ وہ بولا' "میرے بچے' جا کر سوگریو کو بتاؤ کہ لکشمن اسے ملنے کے لئے محل کے دروازے پر کھڑا انتظار کر رہا ہے۔ اور یہ بھی بتانا کہ مجھے میرے دکھی بھائی نے بھیجا ہے۔"

انگد نے ایسا ہی کیا اور اندر جا کر وانر بادشاہ کو لکشمن کی آمد کی اطلاع دی۔ لیکن سوگریو کچھ سمجھنے سمجھانے کی حالت میں نہیں تھا۔ انگد نے یہ دیکھا اور وزراء سے مشورہ کیا کہ اب کیا کیا جائے۔ ہنومان اور کچھ دیگر وزراء نے وضاحت کی کہ کیا واقع ہوا تھا۔ آخرکار سوگریو کچھ ہوش میں آیا۔

سوگریو نے کہا: "اس میں میری کیا غلطی ہے؟ میرے دوست رام اور لکشمن مجھ سے

Scanned and Uploaded By Nadeem

ناراض کیوں ہیں؟ کسی دشمن نے انہیں میرے خلاف بھڑکایا ہو گا۔"

ہنومان نے جواب دیا: "اے بادشاہ' جو باتیں کہنا میرا فرض ہے میں وہ ضرور کہوں گا۔ آپ مجھ پر غصہ نہ کریں۔ ہم نے رام کے ساتھ کئے ہوئے وعدے پر عمل کرنے میں دیر کر دی۔ ہم اپنی خوشیوں میں رام کا غم بھول گئے۔ دیر تو ہوئی ہے لیکن بہت زیادہ نہیں۔ آئیں فوراً" وہ کریں جو کرنا چاہئے۔ ہم لکشمن سے معافی مانگ لیتے ہیں۔ آئیں' مزید دیر کئے بغیر رام کے ساتھ کیا ہوا وعدہ پورا کرنے کے لئے اقدام کریں۔"

تب سوگریو لکشمن سے ملنے پر راضی ہو گیا۔

جب لکشمن وانر نگر کے اندر گیا تو اس کی خوبصورتی اور تہذیب پر بہت حیران ہوا۔ خوبصورت گلیوں میں سے گزر کر وہ شاہی محل کے سامنے جا کھڑا ہوا۔ اندر سے آتی ہوئی ناچ گانے کی آوازیں سنتے ہوئے اس نے دیکھا کہ وانر اپنا وعدہ بھول کر عیش و عشرت میں کھوئے ہوئے تھے۔ وہ بڑی مشکل سے اپنے اوپر قابو کر پایا۔ پھر بھی وہ زنان خانے میں داخل ہونے سے باز رہا اور باہر ہی ایک گوشے میں کھڑا ہو کر اپنے کمان کی تانت کو کھینچ کر چھوڑا۔ لرزتی ہوئی آواز سارے کش کندھیہ میں گونجی۔ یہ آواز سن کر سوگریو نے محسوس کیا کہ شہزادہ واقعی غصے میں تھا۔ اس نے خطرے کی بو سونگھ کر تارا سے کہا کہ جا کر ذرا شہزادے کو تسلی دے۔ "لکشمن جیسا سورما جب ایک خاتون سے بات کرے گا تو اس کا غصہ جھاگ ہو جائے گا۔" نشے میں ڈوبے چالاک وانر بادشاہ نے کہا۔ تارا لکشمن کی جانب چل دی۔ خوبصورتی' دنیاوی علم اور انداز گفتگو میں وہ بے نظیر تھی۔ اس نے لکشمن سے کہا: "طویل غربت اور مصیبتیں جھیلنے کے بعد سوگریو فراوانی اور خوشیوں کے مزے لوٹ رہا ہے جو اسے تمہاری بدولت نصیب ہوئیں۔ یہ تفریحات اس کے سر پہ سوار ہیں اور وہ اپنے حواس میں نہیں۔ مجھے اس کی غلطی کا علم ہے' لیکن تمہیں چاہئے کہ اسے معاف کر دو۔ ہماری مشترکہ فطرت کی کوتاہیوں سے آگاہ اعلیٰ ظرف آدمی کو چاہئے کہ صبر و تحمل کا مظاہرہ کرے۔ اس لئے بادشاہ سوگریو کی رنگ رلیوں اور عیش و نشاط پر ہمدردانہ غور کرو——— بالخصوص اس حوالے سے کہ اس نے بہت سختیاں جھیلی ہیں۔ لیکن میں تمہیں یقین دہانی کرا سکتی ہوں کہ وہ اپنے ذمے لئے ہوئے کام کو ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں بھولا۔ وہ تمام علاقوں سے وانر جنگجوؤں کو لانے کے احکامات دے چکا ہے۔ وہ آج یا کل یہاں پہنچنے والے ہیں۔ تب سیتا کی

تلاش اور راون کے خلاف جنگ شروع ہو گی۔ کوئی شک دل میں نہ لاؤ۔ اور اب اندر تشریف لا کر بادشاہ سے ملاقات کرو۔"

لکشمن کا غصہ دور ہو گیا۔ وہ محل میں داخل ہوا۔ سوگریو نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا۔

اس نے کہا: "میں اپنی غلطیوں کی معافی چاہتا ہوں۔ رام کی دوستی اور مدد کی بدولت آج میں بادشاہ ہوں۔ میں اچھے اور بہادر رام سے کیا ہوا وعدہ کیسے بھول سکتا ہوں؟ وہ میری کسی مدد کے بغیر اپنے دشمنوں کو نیست و نابود کر سکتا ہے۔ میں تو اپنی فوجوں کے ساتھ صرف اس کے پیچھے پیچھے ہی چلوں گا' بس اتنی سی بات ہے۔ یقیناً راون کا خاتمہ ہو گا۔ سیتا کی تلاش بہت جلد شروع کر دی جائے گی۔ میں تاخیر کے لئے معذرت خواہ ہوں۔"

لکشمن خوش ہو گیا اور بولا: "رام مرتبے اور طاقت میں تمہارے برابر ہے' اور کچھ بھی نہیں۔ میرے ساتھ رشیہ موک چلو اور اسے اطمینان دلاؤ۔"

سوگریو اور لکشمن رام کی طرف روانہ ہوئے اور شروع کئے گئے انتظامات کے متعلق بتا کر اسے تسلی دی۔

رام خوش ہوا۔ اس نے کہا: "واقعی تم حقیقی دوست ہو۔ بارش لانے والے بادلوں کی طرح اور تاریکی دور کر دینے والے سورج کے مانند ایک اچھا دوست بھی مدد کے لئے خود بخود آتا ہے۔ میں تمہاری دوستی سے خوش ہوں۔ اب راون کی موت اور اس کی نسل کا خاتمہ یقینی ہے۔

حتیٰ کہ جب رام اپنی خوشی اور تشکر کا اظہار کر رہا تھا تو وانروں کے دستے اپنے اپنے سالاروں کی قیادت میں وہاں پہنچ کر جمع ہونے لگے۔ وہ دور دراز کے جنگلوں' پہاڑوں اور ساحلوں سے آئے۔ ان کے پاؤں سے اڑنے والی گرد نے تاریکی کر دی۔ مختلف اقسام اور رنگوں کے لاکھوں بندر اور ریچھ وہاں موجود تھے۔

سوگریو نے اس وسیع فوج سے خطاب کیا اور انہیں ان کی عارضی رہائش گاہیں دکھائیں۔ پھر اس نے لشکر کو آٹھ حصوں میں تقسیم کر کے ہر حصے پر ایک سالار تعینات کیا اور انہیں آٹھ سمتوں میں سیتا کو تلاش کرنے بھیجا۔

یہاں ایک بات قابل ذکر ہے۔ تامل شاعر کمبن نے تارا کو ایک پاکیزہ اور باعظم زندگی

گزارنے والی عورت بیان کیا۔ جبکہ والمیکی کی رامائن میں تارا اور دیگر عورتیں سلطنت کے ساتھ سوگریو کے تصرف میں آ گئی تھیں۔ جب سوگریو نفسانی خواہشات میں ڈوب کر رام سے کیا ہوا اپنا وعدہ بھول گیا تو تارا اس کے ساتھ شریک تھی' اور جب وہ سوگریو کے کہنے پر لکشمن کا غصہ ٹھنڈا کرنے گئی تو اس وقت شراب کے نشے میں ڈول رہی تھی۔

قدیم وقتوں میں بڑے بھائی کی بیوہ چھوٹے بھائی کی بیوی بن جاتی تھی۔ یہ شاہی اور دیگر اعلیٰ خاندانوں کا دستور تھا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

تلاش کا آغاز

سوگریو نے کہا: "رام، اس وانر فوج کی طرف دیکھو۔ یہ تمام طاقتور سورما تمہارے تابع ہیں۔ یہ تمہارا ہر حکم ماننے کو تیار اور قابل ہیں۔ اس وسیع فوج کو اپنا ہی سمجھو اور جو حکم چاہے دو۔"

رام نے خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے سوگریو کو گلے لگا لیا۔ اس نے کہا: "سب سے پہلے تو ہمیں یہ پتا لگانا چاہئے کہ سیتا زندہ ہے یا نہیں، اور اگر وہ زندہ ہے تو کہاں ہے۔ پھر ہمیں راون کا ٹھکانہ معلوم کرنا ہو گا۔ تب ہم اگلا قدم اٹھائیں گے۔ لیکن اس فوج کی قیادت میں یا لکشمن نہیں بلکہ خود تم کرو گے۔ تم ان کے بادشاہ ہو۔ اس کے علاوہ یہ بھی تمہیں ہی معلوم ہے کہ کیا اور کیسے کرنا ہے۔ میں خوش قسمت ہوں کہ مجھے تم جیسا دوست اور لکشمن جیسا بھائی ملا!"

تب سوگریو نے اپنے کمانڈروں کو حکم دیا کہ سیتا کو تلاش کرنے کے لئے اپنے دستے دنیا کے چاروں کونوں میں بھیجیں۔ یاد رہے کہ قدیم ہندوستانی کتب میں دنیا سے مراد جمبوودیپ یعنی ہندوستان ہی تھا۔

سوگریو دیگر سرداروں کو حکم جاری کرنے کے بعد ہنومان کو ایک طرف لے گیا اور اس سے کہا: "وایو کے بیٹے، تم میں اپنے باپ والی طاقت اور شان و شوکت موجود ہے، تم اکیلے ہی یہ کام کر سکتے ہو۔ تم میں طاقت، ہمت اور ذہانت ہے اور میں تم پر اعتبار کر سکتا ہوں کہ سیتا کا کھوج لگانے کی ذمہ داری تم اپنے کندھوں پر لے لو۔"

خود رام نے بھی محسوس کیا کہ ہنومان اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گا۔ چاہے کچھ بھی مشکلات پیش آ جائیں ہنومان ان پر قابو پا لے گا۔ اس نے ہنومان کو اپنی شاہی انگوٹھی دی اور کہا: "یہ انگوٹھی لے لو۔ مجھے پورا یقین ہے کہ تم سیتا کا پتا لگا لو گے۔ اس انگوٹھی کے ذریعے اسے معلوم ہو جائے گا کہ تم میرے قاصد ہو۔ پیارے ہنومان تم مجھے اور سیتا کو دوبارہ ملانے کا ذریعہ بنو!"

سوگریو نے اپنی فوج کو ہدایات جاری کیں: "سیتا کو ہر صورت میں ڈھونڈنا ہے۔ چاہے

Scanned and Uploaded By Nadeem

وہ کہیں بھی چھپی ہو، اسے لازماً تلاش کرنا ہو گا۔ تم ایک ماہ کے اندر اندر اس کی خبر لے کر آؤ۔" اور فوج چیونٹیوں کی طرح روانہ ہو گئی۔

ست بلی اور اس کی فوج شمال کی جانب روانہ ہوئی۔ ونیت مشرق، سوشین مغرب، جبکہ انگد، ہنومان اور جنرل تارا جنوب کی جانب گئے۔

سبھی ایک جیسے پرجوش اور راون کو قتل کرنے کے ایک سے مشتاق تھے۔ ہر گروپ سب سے پہلے کامیاب ہو کر واپس آنے کا متمنی تھا۔ مقصد حاصل کرنے کے لئے زبردست رقابت پائی جاتی تھی۔

رام نے سوگریو سے پوچھا: "تم نے زمین کے ہر علاقے اور ہر گوشے کو یوں بیان کیا ہے جیسے ساری دنیا کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہو۔ تم نے یہ کب اور کیسے دیکھی؟"

سوگریو نے کہا: "میرے آقا! آپ کو یاد ہو گا کہ بالی نے ہر جگہ میرا تعاقب کیا تھا۔ میں جہاں بھی گیا وہ بدستور پیچھا کرتا رہا۔ چنانچہ مجھے ساری دنیا میں گھومنا پھرنا پڑا۔ یوں مجھے اس کرہ ارض کا گوشہ گوشہ دیکھنے کا موقع مل گیا۔ پھر مجھے اس مقام کا علم ہوا جہاں رشی متنگ نے اپنا آشرم بنایا تھا۔ اگر بالی وہاں آتا تو رشی کی بددعا کے اثر سے مارا جاتا۔ مجھے معلوم تھا کہ وہ اس جگہ پہ آ کر مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ اس لئے میں وہاں محفوظ و مامون رہا۔"

شمال، مشرق اور مغرب میں جانے والے لشکر ایک ماہ کے اندر اندر لوٹ آئے اور آ کر بتایا کہ سیتا کا سراغ کہیں نہیں ملا۔ "ہم نے بڑے غور سے جنگلوں، پہاڑوں، دریاؤں اور شہروں کو کھنگالا لیکن وہ کہیں بھی نہیں تھی۔ جنوب کی طرف جانے والا ہنومان خوش قسمت ہے۔ کیا راکشس بھی سیتا کو لے کر جنوب کی طرف ہی نہیں گیا تھا؟ اور ہنومان ابھی تک واپس نہیں آیا۔"

یہ سن کر رام کو تسلی ہو گئی کہ وانروں نے پوری تندہی سے کام کیا تھا۔

ہنومان اور انگد نے وندھیوں (47) کے غاروں اور جنگلوں میں جا کر ڈھونڈا۔ وہ ایک صحرا میں پہنچے جہاں ایک رشی ریاضت میں محو تھا۔ اس کے سراپ (بددعا) نے علاقے کو درختوں اور پودوں، پرندوں اور جانوروں سے محروم کر دیا تھا۔ مزید آگے جنوب کی سمت سفر کرتے ہوئے انہوں نے ایک بہت بڑا اسور دیکھا۔ وہ وانر ہجوم کو ایک اچھا کھانا خیال کر کے انہیں پکڑنے کے لئے آگے بڑھا۔ پہلے وہ اسے ہی راون سمجھے۔

انگد نے آگے بڑھ کر اسے ایک زور دار ضرب لگائی۔ اسور اس کی تاب نہ لا سکا' اس نے خون کی قے کی اور کسی دیو قامت پہاڑ کی طرح زمین پر آ رہا۔ وانروں نے سمجھا کہ راون مر گیا ہے' وہ جنگل میں سیتا کو کھوجنے لگے۔ لیکن اس کا کوئی سراغ نہ ملا۔ چنانچہ وہ دوسری جگہوں پر تلاش کرنے گئے۔

بعض دفعہ وہ اپنی لاحاصل تلاش سے اکتا کر بیٹھ رہے۔ ایسے موقعوں پر انگد' گندھ مادن یا کوئی اور رہنما انہیں ہمت دلا کر تلاش جاری رکھنے پر مائل کرتا۔ یوں ہی کافی دن بیت گئے۔ مگر سیتا نظر نہ آئی اور وہ سوگریو کی ناراضگی سے ڈرنے لگے۔

وہ تلاش کرتے کرتے جنوب میں بہت آگے تک چلے گئے۔

بھوک اور پیاس سے نڈھال حالت میں صحرا سے گزرتے ہوئے انہوں نے ایک غار دیکھا جس میں سے مختلف قسم کے خوش و خرم طیور باہر آ رہے تھے۔ غار سے آنے والی ٹھنڈی ہوا نے ان کی سانسوں کو معطر کر دیا۔ وانروں نے نتیجہ اخذ کیا کہ "یقیناً یہاں پانی موجود ہے کیونکہ پرندے اور خوشبو آ رہی ہے۔" اور وانروں نے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر زنجیر تشکیل دی اور امید بھرے دلوں کے ساتھ غار کی تاریکی میں اتر گئے۔ وہ شدت پیاس کے باعث بول بھی نہیں پا رہے تھے۔ آخرکار' اچانک روشنی نمودار ہوئی اور انہوں نے ایک نخلستان دیکھا۔ ٹھنڈے پانی کے ارگرد لگے درخت پھلوں سے لدے ہوئے تھے۔ تب وہ ایک شہر میں پہنچے جس کی گلیوں میں ہیرے جڑے تھے اور بڑے بڑے محل خواب جیسے خوبصورت تھے۔ وہ آگے چلتے گئے اور ایک بوڑھی تپسونی (مرتاض عورت' راہبہ) پر نظر پڑی جو سنیاسیوں والے کپڑے پہنے کالی کھال پر بیٹھی تھی۔ وانر اس کا دیویوں جیسا روپ دیکھ کر کانپ گئے۔

ہنومان نے اس کے پاس جانے کی ہمت کی۔ وہ تعظیماً جھک کر بولا: "محترم ماں' کیا ہم جان سکتے ہیں کہ آپ کون ہیں؟ ہم پیاس اور تھکاوٹ کے باعث پانی ڈھونڈنے کی غرض سے تاریک غار میں داخل ہوئے ہیں۔ اور اب ہم ان غیر آباد چمکدار گلیوں کو دیکھ کر خوفزدہ ہیں کہ کہیں ہمیں شدید تھکن کی حالت میں کوئی واہمہ تو نہیں ہو رہا۔ آپ ہمیں حقیقت بتا کر ہمارے خوف و خدشات زائل کریں۔"

اس نے جواب دیا: "تم نے اس غار میں آنے کی راہ کیسے تلاش کر لی؟ تمہیں یہاں کھانے اور پینے کا وافر سامان ملے گا۔ یہ جگہ دانووں (48) کے معمار میہ نے تعمیر کی۔ اس

نے یہ فن شوکر آچاریہ سے سیکھا تھا۔

"میہ نے یہاں طویل اور خوش و خرم زندگی گزاری' حتیٰ کہ اندر کی دشمنی مول لے بیٹھا اور قتل ہوا۔ بعد میں اندر نے سونے کا یہ شہر میری دوست ہیما کو دے دیا۔ یہ عمارات اور باغات اسی کے ہیں۔ اس وقت وہ دیوتاؤں کے پاس گئی ہوئی ہے۔ لیکن تم یہاں کس مقصد کے تحت آئے ہو؟ تم نے جنگلوں میں گھوم پھر کر خود کو اتنا کیوں تھکا لیا ہے؟ پہلے کچھ کھا پی کر آرام کرو اور پھر مجھے اپنے بارے میں تفصیل سے بتاؤ۔"

انہوں نے سیر ہو کر کھایا پیا اور تازہ دم ہو گئے۔ تب ہنومان نے تپسونی کو اپنی سرگردانی کا مقصد بتایا۔

"شہنشاہ دسرتھ کے بیٹے رام نے کسی وجہ سے اپنی سلطنت کو چھوڑ کر بن باس اختیار کیا اور اپنی بیوی اور بھائی کے ساتھ سنیاسیوں والی زندگی گزارنے لگا۔ تب ایک راکشس اس کی بیوی سیتا کو اٹھا کر لے گیا۔ رام اور لکشمن اسے تلاش کرنے نکلے۔ اس دوران ان کی دوستی وانر بادشاہ سوگریو کے ساتھ ہو گئی۔ اس نے ہمیں سیتا کا کھوج لگانے کے لئے بھیجا ہے۔ ہمارے بادشاہ نے اسے تلاش کے لئے ہمیں ایک معینہ مدت کی مہلت دی ہے۔ ہم اس غار کی تاریکی میں اپنی راہ کھو بیٹھے اور مدت ختم ہو گئی ہے۔ اب ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ کیا کریں۔ سوگریو بہت سخت گیر حاکم ہے۔ مقررہ مدت کے اندر اندر اس کا دیا ہوا کام نہ کرنے پر یقیناً ہمیں موت کی سزا ملے گی۔"

تپسونی سویم پربھا نے کہا: "افسوس! تم خود اس غار سے باہر نہیں جا سکتے۔ اس میں داخل ہونے والا کوئی بھی مسافر زندگی بچا کر باہر نہیں جا سکتا۔ لیکن تمہارا مقصد عظیم ہے اور مجھے اپنی تپسیا (ریاضت) کے ذریعہ تمہیں باہر پہنچانا ہو گا۔ اب اپنی آنکھیں بند کر لو۔"

انہوں نے سویم پربھا کے کہنے پر عمل کیا اور فوراً" خود کو ایک ساحل سمندر پر پایا۔

ساحل پہ پہنچ کر انہوں نے اردگرد نظر دوڑائی اور یہ جان کر حیران رہ گئے کہ ابھی بہار شروع ہی ہوئی تھی۔ انگد نے فریاد کی: "ہائے! افسوس! مقررہ مدت گزر گئی۔ اگر ہم سیتا کا کوئی سراغ لئے بغیر کش کندھیہ واپس گئے تو بادشاہ یقیناً ہمیں سزائے موت دے گا۔ وہ مجھ سے نفرت کرتا ہے۔ وہ رام کے اصرار پر ہی مجھے یوراج (ولی عہد) نامزد کرنے پر تیار ہوا تھا' نہ کہ میری محبت کی وجہ سے۔ وہاں جا کر اپنی زندگیوں سے ہاتھ دھونے کی بجائے آؤ ہم یہیں فاقہ کریں اور موت کو گلے لگا لیں۔" انگد کے متعدد ساتھیوں نے بھی اس کی حمایت

Scanned and Uploaded By Nadeem

کی۔"

وانروں کی قائد تارا نے کہا: "میں نہیں مانتی۔ ہم اپنی زندگیوں کو خاتمہ کیوں کریں؟ چلو واپس تسوتی سویم پربھا کے غار میں چل کر ہنسی خوشی زندگی گزاریں۔ وہاں ہر چیز وافر ہے۔ سوگریو یا کوئی اور کبھی ہم تک نہیں پہنچ سکے گا۔ ہم اپنی باقی زندگی بے فکر ہو کر گزاریں گے۔"

لیکن ہنومان نے کہا: "یہ کیسی فضول گفتگو کر رہے ہو تم لوگ! ایک غار میں رہ کر کھانے' پینے اور سونے میں کیا خوشی ملے گی جبکہ ہمارے خاندان وہاں پیچھے کش کندھیہ میں رہ گئے ہیں؟ سوگریو ایک اچھا بادشاہ ہے' ہمیں اس سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں۔ اور اگر وہ ہم پر ناراض ہوا اور ہمیں سزا دینے کا فیصلہ کر بیٹھا تو یہ غار کیا تحفظ دے سکے گا؟ کیا یہ لکشمن کے غصے کے سامنے ٹھہر سکتا ہے؟ کیا وہ اسے ریزہ ریزہ کر کے ہمیں مار نہیں ڈالے گا؟ مجھے تارا کے مشورے میں کوئی مفید بات نظر نہیں آتی۔ آؤ واپس چل کر سوگریو کو سب کچھ سچ سچ بتا دیں اور معافی مانگیں۔ بچت کی بس یہی ایک صورت ہے۔"

انگد بولا: "میں ہنومان سے متفق نہیں ہوں۔ سوگریو کے دل میں میرے لئے کوئی محبت یا ہمدردی نہیں۔ وہ یقیناً مجھے مار دے گا۔ اس کی فطرت ہی ظالمانہ ہے۔ یاد کرو کہ اس نے کیسے میرے باپ کو قتل کیا تھا۔ وہ مجھے زندہ نہیں دیکھنا چاہتا۔ وہ مجھے قتل کرنے کے لئے کوئی نہ کوئی جواز تلاش کر ہی لے گا۔ وہ مجھے اپنی آئندہ نسل کے لئے خطرہ سمجھتا ہے۔ کیونکہ وعدے کے مطابق کش کندھیہ وراثت میں مجھے ہی ملے گا۔ اس کی نظر میں وعدے کی کوئی اہمیت نہیں۔ کیا وہ سیتا کو ڈھونڈنے کے لئے رام سے کیا ہوا وعدہ بھی نہیں بھول گیا تھا؟ کیا صرف لکشمن اور اس کی کمان کے خوف سے ہی اس نے ہمیں اس تلاش پر روانہ نہیں کیا؟ میری بیچاری دکھی ماں نے خوفزدہ ہو کر سوگریو کی سرپرستی قبول کر لی۔ وہ میری خاطر اپنی زندگی سے چمٹی ہوئی ہے۔ میری موت کا سن کر وہ بھی مر جائے گی۔ افسوس! میں لاچار ہوں اور سمجھ نہیں آتا کہ کیا کروں اور کیا نہ کروں۔"

اس نے دوبارہ کہا "اگر میں واپس کش کندھیہ گیا تو میری موت یقینی ہے۔ بہتر ہے کہ یہیں فاقے کر کے موت کو گلے لگا لوں۔"

اس نے زمین پر کش گھاس بچھائی' دیوتاؤں کے سامنے جھکا اور موت کے عزم کے ساتھ مشرق کی جانب رخ کر کے بیٹھ گیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

جب ولی عہد انگد نے تادم مرگ فاقہ کرنے کی قسم کھائی تو دیگر وانر غم میں رونے اور خود بھی وہیں اس کے ساتھ بیٹھ گئے۔

ساتھ والے پہاڑ سے راجا گدھ سمپاتی نے وانروں کے اس ہجوم کو تقدیر کے سامنے ہار مانتے دیکھا۔ سمپاتی اپنے پروں سے محروم ہونے کے باعث کافی عرصہ سے وہیں بیٹھا فاقے کر رہا تھا۔ اس نے خوش ہو کر خود سے کہا' "اتنے بہت سے بندر یہاں مرنے والے ہیں۔ مجھے کچھ کئے بغیر کافی لمبی مدت کے لئے خوراک میسر آ جائے گی۔"

دریں اثناء' وانر موت کی امید میں اپنے ماضی کو یاد اور سارے واقعے پر اظہار افسوس کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا "کائیکی کی وجہ سے دسرتھ کی موت واقع ہوئی۔ دسرتھ کی وجہ سے رام کو بن باس لینا پڑا۔ راون نے سیتا کو اغواء کر لیا۔ اسے بچانے کی کوشش میں بہادر جٹایو نے زندگی سے ہاتھ دھوئے۔ اگر اس میں کچھ مزید کوشش کرنے کی طاقت ہوتی تو رام اور لکشمن وہاں پہنچ کر سیتا کو چھڑا لیتے۔ یہ سب کچھ تقدیر کا کیا دھرا ہے' اور کہانی کا انجام یہ ہے کہ ہم یہاں مر رہے ہیں۔ تقدیر کے کھیل کیسے نرالے ہیں!"

یہ داد و فریاد سنتے ہوئے سمپاتی اپنے بھائی جٹایو کا ذکر آنے پر چونکا۔ اس کی موت کی بات سن کر اسے ساری کہانی سننے کی خواہش ہوئی۔

سمپاتی بہت بوڑھا تھا۔ وہ اور جٹایو ارون کی اولاد تھے۔ یہ ارون طلوع صبح کا دیوتا اور ہری کی سواری گرودا کا بھائی تھا۔ جٹایو اور سمپاتی نے ایام جوانی میں مقابلہ کیا کہ کون آسمان پر زیادہ اونچائی تک جا سکتا ہے۔ وہ سورج کے نزدیک گئے تھے' حدت ناقابل برداشت ہو گئی اور جٹایو جل کر مرنے ہی والا تھا۔ لیکن سمپاتی نے اپنے پر پھیلا کر اسے سورج کے غضب سے بچا لیا۔ جٹایو کی جان تو بچ گئی مگر سمپاتی کے پنکھ جل گئے۔ وہ اڑنے کی قابلیت کھو بیٹھا اور زمین پہ آ گرا۔ تب سے ہی وہ ایک جگہ پر بھوکا پیاسا بیٹھا زندگی کے دن گن رہا تھا۔

وہ غم میں چلایا: "میرے بھائی جٹایو کی موت کی افسوسناک خبر کون لایا ہے؟ او وانرو' کیا پیارا جٹایو واقعی مر چکا ہے۔ دسرتھ کا بیٹا رام جنگل میں کیوں گیا؟ اس کی بیوی کیوں کھو گئی؟ کیا جٹایو کو راون نے مارا تھا؟ مجھے سب کچھ تفصیل سے بتاؤ۔"

وانر خودکشی کا عزم کر چکے تھے۔ پروں سے محروم بوڑھے گدھ کی خواہش تھی کہ ان کی لاشوں کو اپنی خوراک بنائے۔ لیکن اب معاملہ الٹ ہو گیا۔ وانر اٹھ کر سمپاتی کے پاس گئے اور اسے پہاڑی سے نیچے لائے۔ پھر انہوں نے معلومات کا تبادلہ کیا۔ سمپاتی نے اپنی

داستان سنائی۔ انگد نے کش کندھیہ کے حالات بیان کئے اور سمپاتی سے پوچھا کہ رام کی مدد کیسے کی جا سکتی ہے۔ سمپاتی بوڑھا اور کمزور تھا' لیکن آنکھوں کی چمک ماند نہیں پڑی تھی۔ وہ بہت دور کی چیزیں بھی واضح طور پر دیکھنے کے قابل تھا۔ وہ لنکا میں محصور سیتا کو دیکھ کر اور راون کی سلطنت کی دولت و فراوانی تفصیل سے بیان کر سکتا تھا۔ اس نے دیکھ کر بتایا کہ سیتا لنکا میں بیٹھی ہے اور اس کے گرد راکشسیوں کا پہرہ ہے۔

وانر خوشی سے پھولے نہ سمائے۔ وہ چھلانگیں لگاتے ہوئے بولے: "اب ہمیں سیتا کے بارے میں سب کچھ پتہ چل گیا ہے۔ اب ہمیں مرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ رام کا مقصد پورا ہو جائے گا۔"

سمپاتی کی تکلیفیں بھی دور ہو گئیں۔ اس نے ایک عنایت حاصل کی تھی کہ جب وہ رام کی مدد کرے گا تو اس کے پر واپس آ جائیں گے۔ ابھی وہ باتیں ہی کر رہے تھے کہ اس کے نئے پر اگنے لگے۔ اب سمپاتی حسن جوانی سے چمک رہا تھا اور اس نے جٹایو کی نجات کے لئے رسوم ادا کر کے تسکین پائی۔

○

وانو کا بیٹا

وانروں کو سمپاتی سے معلوم ہوا کہ جس جگہ پر سیتا کو قید کیا گیا تھا وہ سمندر سے ایک سو یوجن آگے راکشسوں کے دیس میں تھی۔ لیکن یقیناً ان ادھوری معلومات کے ساتھ فوراً سوگریو کے پاس واپس جانے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ ان کو دی گئی مدت ختم ہو چکی تھی اور کوئی غیر معمولی کامیابی ہی انھیں سزا سے بچا سکتی تھی۔ وہ سمپاتی کی بیان کردہ تفصیلات کو اپنی آنکھوں سے دیکھے بغیر تلاش کا کام ختم نہیں کر سکتے تھے۔ وہ مکمل شواہد کے ساتھ ہی رام کے پاس واپس جانا چاہتے تھے۔

وہ پانی کے کنارے پر گئے اور معاملات پر غور و خوض کیا۔ "ہم کیسے سمندر پار کریں' لنکا میں داخل ہوں اور سیتا کو دیکھ کر واپس آئیں؟" پریشانی اور خوف نے انھیں اپنی لپیٹ میں لے لیا۔

انگد نے کہا: "بے شک یہ کام بہت مشکل ہے لیکن ہمیں ہمت نہیں ہارنی چاہئے۔ ہمت ہی کامیابی کی کنجی ہے۔ دل چھوڑنے کا مطلب قطعی ناکامی ہے۔"

پھر اس نے اپنے ہر ایک ماتحت سے کہا کہ وہ اپنی چھلانگ کی زیادہ سے زیادہ لمبائی بتائیں۔

انگد نے کہا: "او وانر سورماؤ! میں نے سوگریو سے تمہاری طاقت کے بارے میں بہت کچھ سنا ہے۔ تمہاری قوت اور ہمت ناقابل سوال ہیں۔ ہمیں یہ کام پورا کرنا چاہئے۔ تم سیتا کو دیکھے بغیر واپس کش کندھیہ نہیں جا سکتے۔ یہ بات یقینی ہے۔ بہتر ہے کہ ہم بادشاہ کے ہاتھوں ذلت کی موت مرنے کی بجائے یہیں اپنی جانیں ہار دیں۔ اس لئے باری باری مجھے بتاؤ کہ تم زیادہ سے زیادہ کتنی لمبی چھلانگ لگانے کی طاقت رکھتے ہو۔"

گج نے انکساری سے کہا' "میں دس یوجن لمبی چھلانگ لگا سکتا ہوں۔" گواکش بولا' "میں بیس یوجن۔" ایک اور وانر رہنما نے تیس یوجن کا دعویٰ کیا۔

اور یوں ہر ایک دوسرے سے بڑھ کر بتاتا گیا۔ آخرکار' سب سے بوڑھے جنگجو جام بوت (ریچھوں کا بادشاہ) نے کہا: "اب میں بوڑھا اور کمزور ہو چکا ہوں۔ قلم میں اپنے بادشاہ

Scanned and Uploaded By Nadeem

کے حکم کی تعمیل میں خود کو بخوشی قربان کر سکتا ہوں۔ لیکن اگر طاقت کا سہارا نہ ہو تو خالی جاں نثاری کیا کرے گی؟ میرے خیال میں' میں 90 یوجن کا فاصلہ طے کر سکتا ہوں' لیکن سمندر پار کر کے لنکا پہنچنے کے لئے یہ کافی نہیں۔ کاش میں جوان ہوتا۔"

انگد نے خود کہا: "میں لنکا تک پہنچنے کے لئے پورے ایک سو یوجن کی چھلانگ لگا لوں گا۔ یہ بات یقینی ہے۔ لیکن سوچتا ہوں کہ مجھ میں واپس آنے کے لئے ایک اور چھلانگ لگانے کی طاقت بھی باقی رہے گی یا نہیں۔"

جامبوت نے جواب دیا: "او شہزادے' تمہیں اپنی طاقت پر شبہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ تم بالی جیسے طاقتور ہو۔ تاہم' ولی عہد کے لئے یہ مناسب نہیں کہ وہ اپنے ماتحتوں کے ہوتے ہوئے یہ کام اپنے ذمہ لے۔ کسی بادشاہ کا براہ راست قدم اٹھانا دانشمندی ہے اور نہ ہی محفوظ راہ۔"

تب جامبوت نے ایک طرف کھڑے ہو کر چپ چاپ ساری گفتگو سنتے ہوئے ہنومان کو تعریفی نظروں سے دیکھا۔

"میرے خیال میں وہاں چپ کر کے بیٹھا ہوا وایو (ہوا) کا بیٹا یہ کام کرنے کے لئے بہترین طاقت اور حرارت رکھتا ہے۔" بوڑھے وانر نے کہا اور ہنومان کے پاس جا کر اسے سب کے درمیان میں لایا۔

جامبوت نے افسردہ وانروں کے سامنے ہنومان سے خطاب کرتے ہوئے کہا: "او سورما' علم کی تمام شاخوں کے ماہر' تم الگ تھلگ اور خاموش کیوں بیٹھے ہوئے ہو؟ تم طاقت میں بادشاہ سوگریو کے ہم پلہ ہو نا؟ طاقت و شجاعت کے لحاظ سے ہم میں کوئی بھی تمہاری ہمسری کر سکتا ہے؟ کیوں' کیا تم تو رام اور لکشمن کے بھی برابر نہیں ہو؟ میں نے پرندوں کے بادشاہ گروڑا کو سمندر پار کرتے دیکھا ہے۔ تمہارے کندھوں کی قوت گروڑا کے پروں سے کم نہیں ہے۔ تم طاقت اور رفتار میں ونیت کے بیٹے (49) سے کمتر نہیں' لیکن تمہیں خود اپنی طاقت اور ذہانت کا علم نہیں۔ ساری دنیا میں کوئی بھی تمہارے جوڑ کا نہیں۔ تمہاری ماں انجنا آسمان کی دیویوں جیسی پاک دامن تھی۔ ایک رشی کی پھٹکار کے نتیجہ میں وہ وانری (بندریا) بن کر پیدا ہوئی۔ ایک روز جب وہ یونہی ایک پہاڑی ڈھلان پر گھوم پھر رہی تھی تو وایو اس کا حسن دیکھ اس پر فدا ہو گیا اور اسے گلے لگا لیا۔ اس نے غصے میں آ کر پوچھا کہ او بدمعاش تو کون ہے' تجھے میری عصمت پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت کیسے ہوئی؟ ہوا کے دیوتا نے جواب

دیا کہ ناراض مت ہو' تمہارا جسم میرے چھونے سے داغدار نہیں ہو گا اور نہ ہی تمہاری دوشیزگی ختم ہو گی' جسم کی نہیں بلکہ دل کی خواہش کے تحت میں نے تمہیں گلے لگایا ہے اور اس آکاش (ایتھر Ether) جیسی بغل گیری کے نتیجہ میں تمہارا ایک بچہ پیدا ہو گا جو طاقت اور قوت میں میرے برابر ہو گا۔ وہ تمام وانروں میں طاقتور اور ذہین ترین بنے گا۔ یوں ہوا دیوتا نے انجنا کا غصہ ٹھنڈا کیا۔

"او ہنومان' جب تم ابھی بچے ہی تھے تو تم ابھرتے ہوئے سورج کو پھل سمجھ کر اسے توڑنے کے لئے اس کی جانب اڑے۔ تمہاری اس بے خوف پرواز کو دیکھ کر دیوتاؤں کے بادشاہ اندر کو سورج کے تحفظ کے حوالے سے خطرہ محسوس ہوا اور اس نے تم پر اپنی بجلی پھینکی۔ تم ایک پہاڑ پہ آ گرے اور تمہارا دایاں جبڑا ٹوٹ گیا۔ اس بات پر تمہارے باپ کو بہت غصہ آیا اور وہ بے حرکت کھڑا ہو گیا۔ تمام جانداروں کی سانس رکنے لگی اور بے حرکت فضاء میں ان کا دل بہت گھبرایا۔ دیوتاؤں نے وایو سے درخواست کی کہ وہ اپنا غصہ تھوک دے اور پھر انہوں نے تم پر برکت نازل کی۔ برہما اور اندر نے تم پر خصوصی عنایات کیں' اسی لئے کوئی ہتھیار تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ تم مرو گے بھی صرف اسی صورت میں جب تمہیں خود اس کی خواہش ہو گی۔ تم لافانی ہو۔ انجنا کے بطن سے جنم لینے اور ہوا دیوتا کا بیٹا ہونے کی وجہ سے تم شان و شوکت' ذہانت اور طاقت میں اپنے باپ کے وارث ہو۔

"لیکن اپنی طاقت کے لحاظ سے تم بہت نیک اور معتدل مزاج ہو۔ تم اکیلے ہی رام کا مقصد پورا کر سکتے ہو۔ سمندر پار کرنا تمہارے لئے کوئی مشکل بات نہیں۔ پریشانی کے سمندر میں ہاتھ پیر مارتی ہوئی یہ وانروں کی عظیم فوج تمہاری طرف دیکھ رہی ہے۔ تم سمندر پار کر سکتے ہو۔ اپنی طاقت کو یونہی بیکار نہ رہنے دو۔

"اپنی اہلیت کو ثابت کرو۔ تم گروڑا کے برابر ہو۔ کبھی میں بھی تمہاری طرح طاقتور تھا اور زمین کے گرد اکیس مرتبہ چکر لگاتا تھا۔ میں دودھ کا سمندر بلو کر دیوتاؤں کے کہنے پر چاروں کھونٹوں سے جڑی بوٹیاں لایا کرتا تھا۔ لیکن اب میں بوڑھا اور کمزور ہوں۔ تم وانروں کی واحد امید ہو۔

"او انجنا کے بیٹے' ہم تم سے درخواست کرتے ہیں! دیر نہ کرو اور ورثہ میں ملی ہوئی اپنی الوہی طاقت کو کام میں لاؤ۔ اپنی حقیقی قوت کو استعمال کر کے چھلانگ لگاؤ۔ تری وکرم کی طرح تم ایک ہی چھلانگ میں سمندر عبور کر سکتے ہو۔ یہ کام کر کے ہمارے مسائل حل کر

Scanned and Uploaded By Nadeem

دو۔"

یوں بوڑھے جام بوت نے ہنومان کی تعریف کرتے ہوئے اسے اس کی طاقت یاد دلائی اور حوصلہ دیا۔ ایک دم ہنومان کا قد و قامت بڑھنے لگا جیسے سمندر مد و جذر کے دوران پھیلتا ہے۔ دانروں کے دیکھتے دیکھتے اس کا جثہ بہت بڑا ہو گیا۔ اس کے جسم کی روشنی نے انگد اور اس کے ساتھیوں کو تحیر و مسرت سے لبریز کر دیا۔

اس سے آگے کی رامائن میں ہنومان ہی ہیرو ہے۔ وشنو کے بھگت محبت میں اسے "ہری کا چھوٹا خادم" کہتے ہیں۔ بڑا خادم گرودا ہے جو ہر وقت وشنو کے پاس موجود رہتا ہے۔

اب ہم بیان کریں گے کہ ہری کا یہ چھوٹا خادم کیسے سیتا کا دکھ ختم کرنے پہنچا' راون کے شہر کو آگ سے تباہ کیا اور واپس آ کر رام کو بتایا: "میں نے سیتا کو ڈھونڈ لیا۔"

جام بوت کی باتیں سن کر ہنومان نے یہ کام سرانجام دینے کا عزم کر لیا۔ اور اس نے یقین کے ساتھ کہا:

"بھگوان کرے کہ تمہاری بات درست ثابت ہو۔ میں آسمان پہ اڑتا ہوا لنکا میں اتروں گا اور بلاشبہ جانکی سے ملوں گا۔ میں اچھی خبر لے کر تمہارے پاس واپس آؤں گا۔ چھلانگ لگانے کے لئے مجھے زمین پر اپنا پاؤں بہت سختی سے جمانا ہو گا۔ یہ والا پہاڑ ٹھیک رہے گا۔"

یہ کہہ کر وہ مہندر (50) پہاڑ پر چڑھ گیا۔

وہاں پل بھر کے لئے اس نے اپنی ساری طاقت پاؤں میں جمع کی اور چند قدم چلا۔ پہاڑ پر موجود مخلوقات یہ برداشت نہ کر سکیں اور باہر نکل آئیں۔

پہاڑ پہ کھڑے ہو کر ہنومان نے سمندر کی جانب دیکھا اور یوگ کے ذریعہ ذہن کو لنکا پر مرکوز کیا۔ تب اس نے خود سے کہا: "میں سیتا کو ڈھونڈوں گا۔ میں آسمان پہ اڑ کر سمندر پار کروں گا۔"

اس عزم کے ساتھ اس نے سوریہ (سورج)' اندر' وایو' برہما اور ساری مخلوق سے دعا مانگی۔ پھر مشرق کی جانب منہ کر کے وایو کے باپ سے پرارتھنا کی اور اپنے جثہ میں مزید اضافہ کر کے جنوب کی سمت منہ کیا۔

ہنومان نے پہاڑ پر اپنا پاؤں جمایا اور اسے ہاتھوں کے ساتھ قائم کیا تو درختوں سے گرنے والے پھولوں نے سارے پہاڑ کو ڈھانپ لیا۔ پاؤں کا زبردست دباؤ پڑنے سے پہاڑ

میں سے پانی رسنے لگا۔ دھات کی بہت سی قسمیں باہر نکل آئیں۔ غاروں میں سے جنگلی درندے چیختے دھاڑتے باہر نکلے۔ پھنیئر سانپوں نے زہر پھینکا۔

ہنومان کے جسم کے بال کھڑے ہو گئے' اس نے دھاڑ مار کر اپنی دم زمین پہ پٹخی۔ اس نے اپنے جسم کا پچھلا حصہ سکیڑا' اپنی سانس روکی' پیروں سے دباؤ ڈالا' کان نیچے کئے اور پٹھوں کو اکڑایا۔ پھر ایک نعرے کے ساتھ وہ آسمان پر بلند ہوا اور گرودا کی طرح رام کے تیر جیسی رفتار سے اڑا۔ اس کی رفتار کے باعث متعدد درخت جڑوں سے اکھڑ گئے اور ہنومان کو الوداع کہنے والے دوستوں کی طرح کچھ دور تک ساتھ گئے۔ ہنومان کے پیچھے جانے والے درخت ایک ایک کر کے سمندر میں گر پڑے۔ تیز رنگوں کے پھولوں سے ڈھکا ہوا سمندر ستاروں بھرے آسمان کی مانند چمکنے لگا۔ پرواز کے دوران ہنومان کے پھیلے ہوئے ہاتھ پانچ سروں والے دو سانپ لگ رہے تھے۔ لگتا تھا کہ وہ سارے آسمان کو نگل لے گا۔ اس کی آنکھیں کسی آتش فشاں جیسی چمکدار تھیں۔ سرخ ناک زوال آمادہ آفتاب کی سی تھی۔ اس کے پہاڑ جیسے قد و قامت کو دیکھ کر کسی دم دار ستارے کا گمان ہوتا تھا۔ ہوا سنسناتی ہوئی سنائی دیتی تھی۔ سمندر پہ اس کا سایہ کسی بحری جہاز جیسا نظر آتا تھا۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے کسی پہاڑ کو پر لگ گئے ہوں۔ وہ بادلوں میں چاند کی طرح چھپتا اور نکلتا رہا۔ گندھروں نے پھول برسائے۔ دیو رشیوں نے اپنی رحمت نازل کی۔

ہنومان پوری اور مناسب ہمت' دانائی' مہارت اور عزم صمیم کے ساتھ راستے کی تمام آزمائشوں پہ پورا اترا۔ سمندر پہ اڑتے ہوئے اس کے راستے میں ایک بلند پہاڑ آ گیا۔ ہنومان نے اپنی چھاتی کی ضرب سے مائی ناک پہاڑ کو جھکنے پر مجبور کر دیا۔

پہاڑ نے کہا: "میرے بیٹے' میں مائی ناک پہاڑ ہوں۔ بادشاہ سمندر نے مجھے ساگر نسل کے رام کی مدد کرنے کو کہا تھا۔ ساگر اس نسل کا پرانا دوست ہے۔ اس قدیم تعلق کے احترام میں کچھ دیر میرے اوپر قیام کر لو۔ کچھ آرام کر کے تم رام کا مقصد زیادہ بہتر طور پر پورا کر سکو گے۔ جب اندر نے تمام پہاڑوں پر بجلی پھینکی تھی تو میں نے سمندر میں چھپ کر جان بچائی۔ مجھے پناہ دینے والے سمندر نے اب تمہاری مدد کرنے کا حکم دیا ہے۔ ساگر کے بیٹوں نے سمندر کو کھود کر گہرا کر دیا ہے۔ کیا تمہارے باپ نے مجھے اندر کے قہر سے بچنے اور یہاں پناہ لینے میں مدد نہیں دی تھی؟ میں اور سمندر دونوں تمہاری مہمان نوازی پر بہت خوش ہوں گے۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

ہنومان ملکی ناگ کی درخواست قبول نہیں کر سکتا تھا اور بڑی ملائمت سے بولا: "میرے دوست میں رک نہیں سکتا۔ میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ رام کے ساتھ کیا ہوا وعدہ نبھانے میں تاخیر نہیں کی جا سکتی۔ تمہاری محبت بھری دعوت مجھے خوش کرنے کے لئے کافی ہے۔"

اس نے محبت سے پہاڑ کو اپنے ہاتھوں کے ساتھ تھپکی دی اور رخصت لی۔

آگے چل کر اس کے راستے میں ایک دیو آیا اور بولا: "میرے منہ میں داخل ہو جاؤ۔ میں نے کافی عرصہ سے کچھ نہیں کھایا اور تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔" اور اس نے اپنا غار جیسا منہ کھول لیا۔

ہنومان نے جواب دیا: "میں رام کے کام سے جا رہا ہوں۔ مجھے نہ روکو۔"

دیو نے کہا: "ناممکن! تمہیں میرے منہ میں جانا ہو گا۔"

ہنومان نے فوری طور پر کچھ کرنے کا فیصلہ کیا۔ درجہ بدرجہ وہ اپنے جسم کو اور بھی بڑا کرنے لگا۔ یہ دیو اصل میں ناگ دوشیزہ سورس (51) کی بدلی ہوئی شکل تھی۔ اس نے اپنا منہ بھی اتنا ہی زیادہ کھول لیا۔

جب اس کا منہ پورا کھل گیا تو ہنومان نے ایک دم اپنے بدن کو سکیڑ کر خاک کے ذرے جتنا کر لیا' اس کے منہ اور جسم میں داخل ہوا اور دوبارہ باہر نکل کر پہلے والی حالت میں آ گیا۔

پھر وہ ہنس کر کہنے لگا: "ماں تمہاری خواہش پوری ہو گئی۔ میں تمہارے منہ میں سے ہو آیا ہوں۔ اب اور کس بات کی ضرورت ہے؟"

اور ناگ دیوی نے اسے دعا دیتے ہوئے کہا: "تم اپنی کوشش میں کامیاب رہو گے۔ میں نے یہ حرکت دیوتاؤں کے کہنے پر کی تھی' جو تمہیں آزمانا چاہتے تھے۔ تم رام کا جو مقصد لے کر جا رہے ہو وہ ضرور بالضرور حاصل ہو گا۔"

ابھی اس کی آزمائش ختم نہیں ہوئی تھی۔ وہ آسمان پر اڑا جا رہا تھا کہ اسے نامعلوم وجہ سے اپنی رفتار کم ہوتی محسوس ہوئی جیسے بحری جہاز مخالف ہوا کی زد میں آ جائے۔ اسے لگا کہ کوئی زبردست قوت اسے نیچے کو گھسیٹ رہی تھی۔

ہنومان نے اوپر نیچے اور چاروں طرف دیکھا تو اسے وجہ معلوم ہو گئی۔ سمندر میں کھڑی ہوئی ایک عظیم الجثہ راکشسی اس کے سائے کو تھامے ہوئی تھی۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

راکشسی نے کہا: "آؤ' آؤ! میں کافی عرصہ سے تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔ اب مجھ سے بھوک مزید برداشت نہیں ہوتی۔" اور اس نے اپنا غار جیسا منہ کھول لیا۔

ہنومان فوراً اس کے منہ میں داخل ہوا اور انتڑیوں کے راستے باہر نکل آیا۔ راکشسی کی موت واقع ہو گئی۔ گرہن سے نکلنے والے سورج کی طرح ہنومان آسمان پر چمکا اور اپنا سفر پھر جاری کیا۔

یوں وہ متعدد آزمائشوں سے گزرتا ہوا اڑ کر سمندر کے پار لنکا کے ساحل پر اترا جہاں ناریل کے درخت لگے ہوئے تھے۔

جزیرے کے ساحل پر اس نے کنج' پہاڑ' جنگل اور دریاؤں کے دہانے دیکھے۔

ہنومان نے راون کی سلطنت کی دولت اور شہرپناہ کی خوبصورتی دیکھی' اور اپنے آپ سے کہا:

"میں منزل پر پہنچ گیا ہوں۔ اب مجھے راکشسوں کی نظروں میں آئے بغیر یہ کھوج لگانی ہے کہ سیتا کہاں قید ہے۔"

اس نے اپنا جسم سکیڑ کر عام بندر جتنا کیا اور لنکا میں ایک پہاڑ پر اترا۔

○

لنکا میں تلاش

ہنومان نے امید بھرے دل کے ساتھ لنکا میں قدم رکھا۔ لیکن جلد ہی سفر کی کامیابی کی خوشی کی جگہ فکرمندی نے لے لی۔

"یہ درست ہے۔ کہ میں نے سمندر عبور کر لیا ہے۔ لیکن یہ تو صرف مہم کا آغاز ہے۔ وہاں تری کوٹ پہاڑ پر راون کا شاندار شہر کھڑا ہے جیسے فضاء میں معلق ہو۔ یہ کتنا دلکش' کتنا امیر اور کتنا محفوظ ہے! شہر اور قلعہ امراوتی (52) یا بھاگوتی سے کمتر نہیں۔ خوبصورت کنج' شاندار عمارتیں' دفاع کے ذرائع' گہری خندقیں ــــــ یہ سب باعث تعریف لیکن باعث پریشانی بھی ہیں۔

"اس پر کون حملہ کر کے اسے شکست دے سکتا ہے؟ فوج یہ سمندر کیسے پار کر سکتی ہے؟ اگر وہ سمندر پار کر کے اس ساحل پر پہنچ بھی گئی تو اس محفوظ قلعے میں بند سورماؤں کا مقابلہ کیسے کرے گی؟ کوئی طاقت یا چالاکی قلعے کو شکست نہیں دے سکتی۔

"لیکن سب سے پہلے مجھے یہ جاننا ہو گا کہ سیتا زندہ بھی ہے یا نہیں۔ باقی باتیں بعد میں دیکھی جائیں گی۔ میں اس شہر پناہ میں کب اور کیسے جاؤں؟ مجھے سیتا کا پتا لگانے کے لئے سارا شہر کھنگالنا ہو گا۔ اگر میں نے سوچے سمجھے بغیر کوئی غلطی کر دی تو واپسی کی کوئی راہ نہ ہو گی اور عظیم مقصد ناکام ہو جائے گا۔ اگر میں دن کے وقت شہر میں داخل ہوا تو راکشس دیکھ لیں گے۔ بہتر ہے کہ میں رات کے وقت جاؤں۔ لیکن مجھے کس روپ میں جانا چاہئے؟ مشتبہ ہونے سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ میرا روپ بہت معمولی سا ہو۔"

چنانچہ وہ ایک چھوٹے سے بندر کے روپ میں آیا جو بلی کے برابر تھا۔ اس وسیع شہر کے محلات اور باغات میں جانے اور تلاش کرنے کے لئے یہ صورت نہایت مفید تھی۔

سورج غروب ہو چکا تھا۔ ننھا وانر شہر کے پھاٹک کی جانب چل دیا۔ چاند اپنی روشنی بکھیر رہا تھا۔ ہنومان اپنی تلاش کے کام میں یہ مدد حاصل ہونے پر بہت خوش ہوا۔

راون کے دارالحکومت کی دولت اور خوبصورتی نے ہنومان کو کافی دور سے ہی بہت متاثر کیا تھا۔ گلیاں اور مکان جھنڈوں اور پھریروں سے مزین تھے اور ان پر لگا سونا اور جڑاؤ

ہیرے موتی چمک رہے تھے۔ اندر کے امراوتی اور کبیر کے الکاپوری کی طرح راون کا شہر بھی خوشحالی کے عروج پر تھا۔ رام کا قاصد حیرت اور تشویش سے بھر گیا کہ اس قدر طاقت و ثروت کے مالک راکشس پر فتح کیسے حاصل ہو گی۔

وہ سوچتا ہوا چلا جا رہا تھا کہ شہر کی خوفناک محافظ دیوی نے اسے روک لیا۔

"او ننھے بندر' تو کون ہے؟ تو یہاں تک کیسے پہنچ گیا اور آخر پہنچا ہی کیوں؟ مجھے سچ بتا۔"

"ہاں' میں واقعی ننھا سا بندر ہوں اور اس خوبصورت شہر کا نظارہ کرنے یہاں آیا ہوں۔ میں ایک چکر لگانے اور سب کچھ دیکھ لینے کے بعد واپس چلا جاؤں گا۔"

دیوی نے غصے میں آ کر اسے زور دار ضرب رسید کی۔

ہنومان نے بے توجہی کے ساتھ اپنے بائیں ہاتھ سے جواب دیا۔ اس پر وہ دوگنا غضبناک ہو گئی اور زمین پر جا گری۔ لیکن جلد ہی دوبارہ اٹھی اور اسے وہ پیشگوئی یاد آئی کہ جب ایک بندر اسے مار کر نیچے گرائے گا تو اس کے زیر حفاظت شہر تباہ ہو جائے گا۔

اس نے خود سے کہا: "راون کے گناہ بے شمار اور سنگین ہیں۔ لنکا کے خاتمے کا وقت قریب آ گیا ہے ــــــ دیوتاؤں کی کہی ہوئی بات پوری ہونے والی ہے۔" وہ ایک طرف ہو گئی کیونکہ وہ راون کی ملازم نہیں بلکہ شہر کی روح تھی۔

ہنومان دیوار پر چڑھا اور شہر کے اندر کود گیا۔ قدیم ضابطہ جنگ کا ایک اصول یہ بھی تھا کہ دشمن کے شہر میں باقاعدہ پھاٹک سے داخل نہیں ہونا چاہئے' بلکہ کوئی اور غیر معمولی انداز اختیار کرنا چاہئے۔ وہ راکشسوں کے خاتمے کا عزم کر کے لنکا کے قلعے میں داخل ہوا اور پہلے اپنا بایاں پاؤں اندر رکھا کیونکہ اس کا مطلب دشمن کی شکست سمجھا جاتا تھا۔

وہ شاہی سڑک پر چلتا گیا جس میں ہر طرف خوبصورت پھول لگے تھے۔ عمارات آسمان پر چمکتی بجلی کے کوندے جیسی نظر آتی تھیں۔ وہ مکانات کی چھتوں پر کودتا پھاندتا ہوا دل ہی دل میں شہر کی خوبصورتی کو سراہ رہا تھا۔ ہر طرف سے سریلی موسیقی کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔ عورتیں خوبصورت پازیبیں پہن کر محو خرام تھیں۔ شہر میں ہر جانب خوشی اور بے فکری کا راج تھا۔

کچھ گھروں میں منتر پڑھنے کی آواز آ رہی تھی۔ کچھ دیگر میں وید پڑھے جا رہے تھے۔ جبکہ بعض لوگ راون کی سورمائی کامیابیوں اور شہرت پر مبنی گیت گا رہے تھے۔ ہر طرف فوجی

Scanned and Uploaded By Nadeem

اور رضاکار موجود تھے۔ گلیوں میں لوگ مخصوص مذہبی رسوم میں مصروف تھے۔ محافظوں نے کمانیں' تلواریں' نیزے وغیرہ اٹھا رکھے تھے۔ تمام جنگجوؤں نے زرہیں پہن رکھی تھیں۔ کچھ ایک خوبصورت' کچھ بدصورت تھے۔ لوگوں کے رنگ مختلف قسم کے تھے۔ کچھ کا قد بہت لمبا تو کچھ کا بہت پست تھا۔ ہنومان نے دیکھا کہ یہاں کی آبادی مختلف علاقوں سے آئے ہوئے لوگوں پر مشتمل تھی' اور فوج میں بھی بہت سی اقوام کے افراد شامل تھے۔

اس نے ایک ایک کر کے تمام مکانات کا جائزہ لیا۔ اس نے نہایت حسین عورتوں کو دیکھا' کچھ اپنے شوہروں کے ہمراہ تھیں۔ اسے متعدد دوشیزائیں دکھائی دیں جن کی رنگت پگھلے ہوئے سونے جیسی تھی۔ کچھ برآمدوں میں بیٹھی تھیں اور کچھ اپنے بستروں پر محو خواب تھیں۔ بعض کھیل کود اور گانے بجانے میں مصروف تھیں۔

ہنومان نے لاتعداد عورتوں کو دیکھا' لیکن سیتا کہیں بھی نظر نہ آئی۔ اس قدر خوبصورتی کے دید نظارے نے اس کے دل کو مایوسی اور اداسی سے بھر دیا۔

وہ بہت سے راکشسوں کے گھروں میں گیا اور ان میں غور سے دیکھا۔ وہاں جنگی ہاتھی' اعلٰی نسل کے گھوڑے' رتھ اور ہتھیار موجود تھے۔ فوجی پوری طرح مسلح تھے۔

متعدد مکانات اور باغات سے ہو کر وہ ایک بہت بڑے محل میں پہنچا جس کی بلند و بالا عمارت اپنی خوبصورتی اور شان و شوکت میں کوئی ثانی نہیں رکھتی تھی۔

اس کے سامنے ہاتھیوں گھوڑوں اور پیادوں' بلند دیواروں اور تزئین و آرائش کو دیکھ کر ہنومان نے نتیجہ اخذ کیا کہ یہ راون کا اپنا محل ہے۔ وہ اس کے اندر داخل ہوا۔ یہ ہر اعتبار سے راون کی بے عیب طاقت اور رفعت کا مظہر تھا۔ باغ' چہچہاتے ہوئے پرندوں اور شاندار منظر نے ہنومان کو حیرت سے بھر دیا۔

اس نے دل میں کہا: "کیسی زبردست دولت' خوبصورتی اور فراوانی ہے!"

وہ کچھ دیر کے لئے حیرت میں ڈوب گیا۔ لیکن جلد ہی اسے یاد آیا کہ ابھی تک وہ سیتا کو نہیں ڈھونڈ پایا تھا۔ تحسین کی جگہ تشویش نے لے لی۔ اس کا مقصد ابھی تک ادھورا تھا۔

وہ مختلف مکانوں سے ہوتا ہوا راون کے نجی کمرے میں داخل ہوا اور ان دیوتاؤں کے مسکن جیسے کمروں کی امارت اور نقش کے سحر میں گرفتار ہو گیا۔ ہر طرف سونا اور چاندی ہاتھی دانت اور موتی' خوبصورت قالین اور فرنیچر تھا اور ان کے درمیان میں پشپک وہان ہوائی رتھ) نظر آیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

یہ جادوئی گاڑی کبیر نے برہمہ سے لی تھی۔ راون کبیر کو شکست دینے کے بعد اسے مال غنیمت کے طور پر اٹھا لے آیا۔ وسسشٹھ کی گائے کی طرح پشپک گاڑی بھی ہر خواہش پوری کر سکتی تھی۔

راون کا کمرہ مسرتوں کا سمندر تھا۔ وہاں بے شمار حسین عورتیں سوئی پڑی تھیں۔ ان کا لاپروا انداز سارے ماحول میں عیش و نشاط کی مستی بکھیر رہا تھا۔

ہنومان نے اپنی دھرم سے منضبط روح کے ساتھ ان تمام محو خواب عورتوں کو دیکھا' ہر ایک دوسری سے بڑھ کر حسین تھی' لیکن سیتا ان میں بھی نظر نہ آئی۔ کوئی بھی شکل اختیار کرنے اور تمام عورتوں کو خوش کر سکنے کی راون کی طاقت ان دلکش عورتوں کو دیکھ کر عیاں تھی۔

ہنومان نے اپنے آپ کو ملامت کی کہ اس نے ایک لمحہ بھر کے لئے بھی سیتا کے ان میں شامل ہونے کے خیال کو دل میں جگہ دی۔ "سیتا ان خوش و خرم عورتوں میں ہرگز نہیں ہو گی۔ میں کتنا بیوقوف ہوں کہ اسے ان کے درمیان تلاش کر رہا ہوں! یہ جگہ اس کی نہیں ہے۔"

پھر وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اس کو ایک اور کمرے میں متعدد بستر نظر آئے۔ ایک بستر باقیوں کی نسبت بہت بڑا تھا۔ اس پر سونے میں ہیرے جڑے تھے اور اوپر راون کوہ سومیرو کی مانند لیٹا تھا۔ اس کی جسمانی ساخت اور شاہانہ انداز نے ہنومان کو لمحہ بھر کے لئے کپکپا کر رکھ دیا۔

اس نے ایک طرف کھڑے ہو کر اس محو خواب پیکر کا جائزہ لیا اور کچھ دیر تک اپنی نظریں نہ ہٹا سکا۔ ڈھیلے پٹھوں' متوازن خوبصورتی کی حامل ٹانگوں نے راکشس بادشاہ کو بیک وقت خوبصورت اور خوفناک بھی بنا دیا تھا۔

تب ہنومان نے اردگرد کے بستروں پر موجود عورتوں کو دیکھا۔ کچھ ایک گاتے گاتے سو گئی تھیں اور انہوں نے اپنے بربط ابھی تک تھامے ہوئے تھے۔

آخرکار اس کی نظر ایک الوہی حسن کی مالک دوشیزہ پر پڑی۔ اس کی ٹانگوں اور خط و خال کی کاملیت کو دیکھ کر وہ اسے سیتا ہی سمجھ بیٹھا اور خوشی سے اچھلنے لگا۔

اگلے ہی لمحے اس نے اپنی اس حماقت پر خود کو لعنت ملامت کی: "تف ہے مجھ پر۔ میں نے کیسی سنگین نادانی کی! کیا سیتا کبھی اس قدر لاپروائی کے ساتھ سو سکتی ہے' اور وہ بھی

بناؤ سنگھار کرکے کسی اجنبی کے کمرے میں؟ یہ سوچنا بھی پاپ ہے۔" اور وہ اپنی اس غلطی پر بہت نادم اور افسردہ ہوا۔

پھر اس نے خود سے کہا: "راکشس نے اسے اپنی بات نہ ماننے پر مار ڈالا ہو گا۔ اب تلاش جاری رکھنے کا کیا فائدہ؟" (اب وہ راون کے محل میں تلاش کر چکا تھا۔ کھانے کا کمرہ' خواب گاہ' شراب خانہ' سرود خانہ ـــــــ تمام جگہیں کھنگال لی گئیں لیکن سیتا کہیں بھی نہ تھی۔ "میں نے ہر گوشہ دیکھ لیا۔ جائیداد کے تمام حقوق و قوانین کے خلاف عمل کرتے ہوئے میں نے زنان خانے کا کونہ کونہ بھی چھان مارا ہے۔ لیکن بے سود۔"

یہ کہہ کر وہ شراب خانے سے باہر آیا اور باغ میں آ گیا۔ یہاں بھی اس نے کافی غور سے دیکھا جانچا' مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔

ہنومان نے نہایت افسردگی کے ساتھ سوچا: "میں نے ساری لنکا میں ڈھونڈ مارا' راون کے محل کا چپہ چپہ بغور دیکھ لیا۔ اب میں یہاں اور کیا کر سکتا ہوں؟ کیا میں سیتا سے ملاقات کئے بغیر واپس جاؤں گا؟ نہیں' ایسا کرنے کی بجائے میں خودکشی کر لوں گا۔ ہاں' میرے لئے اب یہی ایک راہ ہے۔"

لیکن اس نے دوبارہ خود سے کہا: "لعنت ہے مجھ پر کہ میں نے اتنی جلدی ہار مان لی۔"

وہ دوبارہ اپنی پہلے دیکھی ہوئی جگہوں کا معائنہ کرنے نکل پڑا۔ اس نے ہر دروازے اور کھڑکی کو کھول کر اندر جھانکا۔ وہاں بدصورت عورتیں' خوبصورت انسانی اور ناگ دوشیزائیں تو موجود تھیں مگر سیتا نہیں۔

اس کا دل ایک مرتبہ پھر ڈوبنے لگا۔ اسے سمجھ نہ آتی تھی کہ کیا کرے اور کیا نہ کرے۔ اس نے خود سے کہا: "اگر میں اپنے مشن میں ناکام ہو کر کشکندھیہ واپس گیا تو اپنے دوستوں کا سامنا کس منہ سے کروں گا؟ اگر رام کو سیتا کی بازیابی کی کوئی امید نہ رہی تو وہ کیا کرے گا؟ وہ یقیناً اپنی جان دے دے گا۔ اور اس کے بعد باقیوں کا کیا ہو گا؟ واپس جا کر سوگریو کو اپنی ناکامی کی خبر دینے سے تو اچھا ہے کہ میں یہیں رہوں اور لنکا کے جنگل اور ساحل پر زندگی گزار دوں۔ لیکن زندہ ہی کیوں رہوں؟ کیا یہ اچھا نہیں کہ خودکشی کر لی جائے؟

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ سمپاتی نے لنکا میں سیتا کی موجودگی کے بارے میں غلط کہا ہو؟ یا پھر سمپاتی کے دیکھنے کے بعد راکشس نے اسے مار ڈالا ہو؟ اسے ضرور راکشسوں

نے کھا لیا ہو گا۔ کچھ سمجھ نہیں آتی' ہر بات مشکوک اور مبہم ہے۔ میں کیا کروں؟"

یوں ہنومان تشویش اور فکر میں ڈوب گیا۔ اچانک اس کی نظر ایک جگہ پر پڑی جہاں وہ ابھی تک تلاش کرنے نہیں گیا تھا ـــــــ وہ جگہ اونچی اونچی دیواروں میں گھرا ہوا ایک باغ تھا۔ "اوہ' یہ تو ایک باغ ہے۔ میں نے ابھی تک اس میں جا کر نہیں دیکھا۔ یہاں مجھے ضرور سیتا مل جائے گی۔"

یہ سوچ کر وایو کے بیٹے نے اپنی سوچ رام پر مرکوز کی' اس کا سینہ امید سے بھر گیا۔ الگ تھلگ باغ اونچی دیواروں میں محفوظ و مامون تھا۔ "ہاں' سیتا یہیں ہو گی۔" اس نے خود کلامی کی۔ وہ دوبارہ دیوتاؤں کے حضور جھکا۔ اس نے چھلانگ لگائی اور اشوک ون کی دیوار پہ چڑھ کر خوبصورت باغ پر نگاہ دوڑائی۔

○

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

سیتا اشوک باغ میں

جب ہنومان اونچی دیوار پر کھڑا تھا تو پتہ نہیں کیوں اس کی رگ و پے میں مسرت کی ایک لہر دوڑ گئی۔ سیتا سے بہت قریب پہنچ جانے پر اس کا سارا وجود مجسم امید بن کر دھڑک رہا تھا۔

یہ آغاز بہار کی ایک رات تھی۔ درخت اور پودے پھولوں سے لدے ہوئے تھے۔ ہنومان نے درختوں کے ایک گھنے جھرمٹ پر چھلانگ لگائی تو محو آرام پرندے گھبرا کر اڑنے لگے۔ ہرن اور دیگر جانور آس پاس گھوم رہے تھے۔ درختوں سے گرتے والے پھولوں نے ہنومان کا پورا جسم ڈھانپ دیا۔

باغ کے جانوروں اور پرندوں نے ہنومان کا پھولوں سے آراستہ بدن دیکھ کر سوچا کہ بہار کا دیوتا صبح سویرے ان کے کنج میں سیر کرتے آیا ہے۔

باغ بے پناہ خوبصورتی کا حامل تھا۔ سونے' چاندی' ہاتھی دانت' موتیوں' ہیروں سے مزین تالاب' شیشے کے زینے' مصنوعی پہاڑیاں اور آبشاریں ——— اس نظارے نے ہنومان کا دل خوشی سے معمور کر دیا۔ درختوں سے ٹنگی ہوئی ننھی ننھی گھنٹیاں ہوا کے جھونکوں میں موسیقی گھول رہی تھیں۔

ہنومان درخت پر چڑھا اور پتوں میں چھپ کر بیٹھ گیا۔ درخت کے اردگرد ایک طلائی چبوترا بنا ہوا تھا۔

وہ دل میں سوچنے لگا: "اگر وہ لنکا اور زندگی کی قید میں ہے تو اس باغ میں ضرور آئے گی۔ وہ رام کو یاد کرنے کے لئے اس جگہ کو ہی منتخب کرے گی۔ کیا انہوں نے یہ نہیں کہا تھا کہ اسے کنجوں اور درختوں سے بڑی محبت ہے؟ وہ یقیناً صبح سویرے دیوی ماں کی پوجا کرنے یہاں آئے گی۔"

اس نے اردگرد نظر دوڑائی۔ پھر وہ ایک شاخ پر بیٹھا اور نیچے دیکھا۔ اسے چبوترے پر ایک بے حد حسین دپاکیزہ عورت بیٹھی دکھائی دی۔

کمزور اور زرد رو حسینہ ہلال جیسی چمکدار تھی۔ مایوسی میں ملفوف اس کا حسن یوں

Scanned and Uploaded By Nadeem

فروزاں تھا جیسے شعلہ دھوئیں میں سے دکھائی دیتا ہے۔ وہ گندی مندی ساڑھی میں ملبوس بیٹھی ہوئی کسی کنول جیسی لگ رہی تھی۔ اس کا چہرہ آنسوؤں سے دھلا ہوا تھا' اور خوراک کی کمی کے باعث جسم کمہلا چکا تھا۔ اسے افسردگی کے علاوہ اور کوئی خیال نہ تھا۔ ہر طرف راکشسیاں تھیں' اور وہ کتوں میں گھری ہوئی ہرنی جیسا محسوس کر رہی تھی۔ سانپ جیسی چٹیا نیچے ران تک لاپروائی سے پڑی ہوئی تھی۔ وہ ہنومان کو بیک وقت قابل تعظیم اور قابل رحم لگی' جیسے کسی کافر نے مقدس وید کا کوئی لفظ نکال لیا ہو' جیسے خوشحالی ناروا تباہی سے دوچار ہو گئی ہو' جیسے منتشر امید اور باطل عقیدہ ہو' جیسے بے داغ پاکیزگی دشنام طرازی کا نشانہ ہو۔

ہنومان نے یقین کے ساتھ خود سے کہا: "حسین مایوسی کی یہ شبیہہ یقیناً سیتا ہے۔ کیونکہ وہ دیکھو' رام نے اس کے جن زیورات کا ذکر کیا تھا' اس وقت وہاں درخت کی شاخوں پر لٹکے ہوئے ہیں۔ باقی کے زیور تو اس نے اغواء کی کارروائی کے دوران اوٹلی میں باندھ کر نیچے پھینک دیئے تھے۔ اور وہ دیکھو اس کی چادر' جو گندی اور شکن آلود ہونے کے باوجود پہچانی جا رہی ہے۔ یقیناً یہ انتہائی خوبصورت عورت ——— جو حرص و طمع کی مشکلات سے بھرے ہوئے سمندر میں حقیقی محبت کا مینار ہے ——— یہی رام کی پیاری ملکہ ہے۔ اسی کی خاطر رام تہرے دکھ میں گھل رہا ہے ——— اس کی تکلیفوں کا دکھ' اس کی توہین کا دکھ اور تیسرا اس کی جدائی کا دکھ۔ یقیناً وہ ہمیشہ سے سیتا کے اور سیتا اس کے دل میں سمائی ہوئی ہے۔ اور وہ دونوں واقعی جدا ہو کر زندہ نہیں رہ سکتے۔"

اسے مسلسل دیکھتے ہوئے ہنومان کا دل سمندر کے اس پار رام کی طرف گیا۔ اس نے ایک مرتبہ پھر سیتا کی طرف دیکھ کر خود سے کہا: "اسی مقدس خاتون کی خاطر راون جیسا طاقتور بالی قتل ہوا' اس کی خاطر کبنڈھ اور ویرادھ موت کے منہ میں گئے اور چودہ ہزار خوفناک راکشس کھر' دوشن اور تری سرس سمیت جن استھان میں مارے گئے۔ اسی کی خاطر وانروں کی شاندار بادشاہت بالی سے چھین کر سوگریو کو دی گئی۔ میں اسی کی خاطر دریاؤں کے بادشاہ سمندر کو پار کر کے یہاں لنکا میں آیا ہوں۔ یہ سب کچھ کافی زیادہ لگتا ہے' لیکن اگر اس کی خاطر رام ساری دنیا کو بدل یا تباہ بھی کر کے رکھ دے تو تب بھی ٹھیک ہے۔ وہ اس سے بھی زیادہ کی حقدار ہے!"

اور ہنومان کا خیال دوبارہ سمندر کے اس پار رام کی جانب مبذول ہو گیا۔

تبھی جھیل کی شفاف سطح پر پرواز کرتے ہوئے بگلے کی طرح نیلے آسمان پر چاند سامنے

آ گیا جیسے وہ وایو کے بیٹے کی مدد کرنا چاہتا ہو۔

ہنومان نے درختوں میں جھانکتے ہوئے سیتا کے چہرے پر ایک اور طویل نگاہ ڈالی ——

وہ چہرہ جو طوفان میں بوجھ سے لدے ہوئے جہاز جیسا تھا۔ اس کی محافظ راکشسیاں ناقابل برداشت حد تک بدصورت تھیں۔ ایک راکشسی کانی تھی اور دوسرا کا صرف ایک کان تھا۔ بعض کے ناک اور بعض کے دونوں کان ہی نہیں تھے۔ کچھ کے ناک لمبے چونچ دار تھے۔ کچھ کے سر بہت بڑے بڑے تھے۔ یا پھر وہ پھولے ہوئے پیٹوں اور اونٹ جیسے ہونٹوں والی تھیں۔ کچھ کی کمر کبڑی تھی۔ کچھ ایک ٹھگنی تو کچھ کھجور کے درخت جیسی لمبی تھیں۔ بکری، گدھے، شیر، ہنس کے چہروں والی راکشسیاں —— سب نظر آ رہی تھیں۔ ان قابل نفرت مخلوقات نے نیزے بھالے اور دیگر ہتھیار اٹھا رکھے تھے۔

اور ان کے درمیان میں زرد رو شہزادی بیٹھی کانپ رہی تھی۔ اسے صرف اپنی نیکی کا سہارا میسر تھا، جیسے کوئی خوبصورت بیل کسی سہارے کے بغیر زمین پر پڑی ہو۔

ابھی تک صبح نہیں ہوئی تھی۔ راون وید کے منتر پڑھنے کی آواز سن کر نیند سے بیدار ہوا۔ اٹھتے ہی اسے سیتا کا خیال آیا اور وہ اشوک باغ کی جانب چل پڑا۔

وہ اپنے تمام درباریوں کے ہمراہ محل کے باغ میں داخل ہوا۔ اس کے اردگرد زرق برق پوشاکوں میں ملبوس دوشیزائیں تھیں۔ راون من متھ جیسا دلکش لگ رہا تھا۔

جب یہ جلوس دروازے میں داخل ہوا تو ہنومان نے ان کا شور اور عورتوں کی پائلوں کی جھنکار سنی۔ جلد ہی اس نے راکشس بادشاہ کو آتے دیکھا۔ وہ فوراً گھنی شاخوں کے پیچھے جا چھپا۔

جب راون سیتا کی طرف آیا تو اس کی طاقت اور شان و شوکت قابل دید تھی۔ اسے دیکھ کر سیتا کا جسم کسی طوفان زدہ درخت کی طرح کانپ اٹھا۔

راون کو اب بھی امید تھی کہ سیتا کو کسی نہ کسی طرح اپنی جانب مائل کر لے گا۔ سیتا خاک آلودہ اور کسی زیور کے بغیر ہونے کے باوجود کسی بنی سجائی شہزادی کی طرح نکھری ہوئی تھی۔ اس کا چہرہ روشنی اور سائے میں ملفوف تھا اور وہ مسحور سانپ کی طرح لہرا رہی تھی۔ اس کی حالت چاروں طرف سے آگ میں گھرے کسی شخص، بے رہنما فوج، سوکھے ہوئے دریا، بجھی ہوئی مقدس آگ، بے آب کنول، جڑ سے اکھیڑ کر پھینکی ہوئی پھولوں والی بیل، ریوڑ سے بچھڑی ہتھنی اور بندھے ہوئے قیدی جیسی تھی۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

سیتا کانپتے کانپتے بیٹھ گئی۔ غم اور خوف نے اس پر تسلط جما لیا۔ راون کو آتے ہوئے دیکھتے ساتھ ہی اس کا دل کسی تیز رفتار رتھ کی مانند رام کی جانب سفر کرنے لگا۔ اڑی ہوئی رنگت کے ساتھ اس نے اپنے بہت دور بیٹھے محافظوں کے بارے میں سوچا۔ اس نے خود سے سوال کیا: ”وہ کب آئیں گے؟ وہ کب آئیں گے؟“ اور خدا پر اپنی توجہ مرکوز کر لی۔

(والمیکی نے یہاں اپنے شاعرانہ فن اور بلیغ زبان کا بھرپور اور خوبصورت استعمال کیا ہے۔)

راون قریب آ کر اس سے کچھ کہنے لگا۔ درخت کی شاخوں میں چھپا ہنومان نیچے کی کارروائی دیکھتا رہا۔

○

راون کی التجا

راون نے غم کے سمندر میں ڈوبی' دھرم سے چمٹی ہوئی اور اپنے شوہر کے خیالوں میں محو سیتا سے یوں کہا:

"او حسینہ! تم مجھ سے دور کیوں بھاگتی ہو؟ کیا تم دیکھتی نہیں کہ مجھے تمہاری کتنی فکر ہے؟ اگرچہ کسی کی بیوی کو اغواء کر کے زبردستی اس کا مالک بن جانا راکشس کے لئے جائز ہے لیکن میں تمہاری محبت کا بھکاری ہوں۔ مجھ سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔ میں تمہیں تب تک نہیں چھوؤں گا جب تک تمہارا دل میری طرف راغب نہیں ہو جاتا۔ مجھ سے نہ ڈرو۔ میری واحد خواہش یہ ہے کہ تم اس طرح میرا خیال رکھو جیسے میں تمہارا رکھتا ہوں۔ تمہیں چاہئے کہ مجھے محبت کے ساتھ قبول کر لو۔ تم نے اپنے جسم کو لاحاصل غم کی آماجگاہ کیوں بنا رکھا ہے؟

"اے خوبصورت عورت! دلکشی میں تمہارا کوئی ثانی نہیں' پوری دنیا میں کوئی نہیں۔ خوبصورت زیوروں کو ٹھکرانا' زمین پر سونا اور بالوں کو بے ترتیب چھوڑ دینا تمہارے لئے اچھا نہیں۔ یوں تو تم اپنی جوانی اور حسن برباد کر لو گی۔ اب تم میری حفاظت میں ہو' تمہیں کسی چیز کی کمی نہیں ہونی چاہئے۔ تمام خوشیاں تمہاری نظر انتخاب پڑنے کی منتظر ہیں۔

"میں تمہارے چاند جیسے روشن چہرے سے اپنی آنکھیں ہٹا نہیں سکتا۔ تمہارے بدن پر جہاں بھی میری نظر پڑتی ہے وہیں جم کر رہ جاتی ہے۔ اس قدر حسن کے ہوتے ہوئے اتنا غم کیوں برداشت کیا جائے؟ مجھے قبول کر کے ساری دنیا کی خوشیوں کا لطف اٹھاؤ۔ میں تمہاری خاطر ساری دنیا فتح کر کے جنک کو دے دوں گا۔ میں تمہارے لئے کیا کیا نہیں کروں گا؟ تم میری ملکہ اول ہو گی۔ محل کی تمام ملکاؤں اور عورتوں پر تمہاری حکمرانی ہو گی۔ میری دولت' میری بادشاہت' سب کچھ تمہارے قدموں میں ہو گا۔ لنکا اور میں خود' بلکہ ساری دنیا تمہاری ملکیت ہو گی۔ دیو اور اسور میری طاقت و شجاعت سے واقف ہیں۔ وہ شکست کھانے کے بعد میرے مطیع و فرمانبردار ہیں۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

"میری خادمائیں تمہیں تمہارے شایان شان زیوروں اور ملبوسات سے بنائیں سنواریں گی۔ میں تمہیں زبردست انداز میں سجا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں۔ اور تمہیں پوری اجازت ہو گی کہ دان میں فیاضانہ تحائف دو۔ تمہاری حاکمیت ساری نوع انسانی پر محیط ہو گی۔ میرے محکوم اور رشتہ دار تمہاری خدمت کرنے میں خوشی محسوس کریں گے۔

"تم اس بے وقعت رام پر اپنی سوچیں کیوں ضائع کرتی ہو جو جنگل میں مارا مارا پھر رہا ہے؟ تم ایک ایسے شخص سے کیسے محبت کر سکتی ہو' اس پر کیسے اعتبار کر سکتی ہو جسے اپنے حقوق سے محروم کر کے اپنی ہی سلطنت سے نکالا اور جنگلوں میں بھٹکنے کے لئے چھوڑ دیا گیا ہو؟ وہ لاچار شخص بھلا کیا کر سکتا ہے؟ طاقت اور کامیابی پر حکمران دیوی' دولت کی دیوی' سب نے اسے چھوڑ دیا ہے' اور تم یہ بات جانتی ہو۔ یہ بھی یقین سے نہیں کہا جا سکتا کہ وہ آج زندہ بھی ہے یا نہیں۔ بہرحال یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ وہ چاہے کتنا ہی نزدیک آ جائے لیکن دوبارہ تم پر نظر نہیں ڈال سکے گا۔ میرے پاس فرار کی کوئی راہ نہیں۔ تم نے اپنی اس حالت میں بھی مجھے اپنی دوسری بیویوں سے دور کر دیا ہے۔ میں اب کیا کر سکتا ہوں؟ میرے حرم میں لاتعداد خوبصورت عورتیں ہیں۔ لیکن تمہیں دیکھنے کے بعد ان میں سے کسی کی شکل بھی اچھی نہیں لگتی۔ تم ان سب کی ملکہ بن کر رہو گی اور وہ تمہاری خدمت گزاری کریں گی۔

"رام کس لحاظ سے میری ہمسری کر سکتا ہے؟ کیا تم دیکھتی نہیں کہ ریاضتیں' طاقت' دولت' شہرت' ہر میدان میں رام مجھ سے کمتر ہے؟ اپنے خوف جھٹک دو۔ ہم ایک دوسرے کی خوشگوار صحبت میں ساری دنیا کی سیر کریں گے۔ میرے ساتھ تم غیر محدود دولت اور طاقت کا لطف اٹھاؤ گی۔ زندگی ایک مسلسل مسرت بن جائے گی۔ اے حسین عورت' مجھ پر رحم کھاؤ۔ آؤ سمندر کے کنارے کنجوں اور باغات میں مل کر موج اڑائیں۔ بس ایک مرتبہ ہاں کہہ دو۔"

یوں راون نے محبت اور رحم کی پرشوق درخواست کی۔

راون کی بات ختم ہونے پر سیتا نے گھاس کی ایک چھوٹی سی پتی توڑی اور اپنے اور اس کے درمیان رکھ کر دیوانہ وار ہنستی ہوئی بولی:

"راون' میرے حوالے سے یہ تمام فضول سوچیں ترک کر دو۔ میری آرزو کرنا

تمہارے لئے قطعی غیر موزوں ہے۔ اپنا دل اپنی بیویوں میں لگاؤ۔ میں تمہاری پیشکش ہرگز قبول نہیں کر سکتی۔ ذرا سوچو کہ میں نے کس خاندان میں جنم لیا' کس خاندان میں بیاہی گئی! تم مجھے قائل اور مائل کر لینے کی امید ہی کیسے رکھ سکتے ہو؟ اس قسم کی احمقانہ اور ناممکن خواہشات کو دل میں جگہ دے کر اپنے لئے غم کا سامان پیدا نہ کرو!"

پھر اس نے اپنا چہرہ دوسری طرف موڑا اور کہتی گئی:

"جب میں کسی اور کی بیوی ہوں تو پھر تمہاری بیوی کیسے بن سکتی ہوں؟ دھرم کی خلاف ورزی نہ کرو۔ گناہ کے راستے پر نہ چلو۔ میری بات غور سے سنو۔ ذرا سوچو کہ تم اپنی بیویوں کو دوسروں کی دسترس سے محفوظ رکھنے کے لئے ان کی کتنی حفاظت اور نگرانی کرتے ہو۔ کیا دوسرے شوہر بھی اپنی بیویوں کے لئے یہ نہیں کرتے ہوں گے؟ یاد رکھو' دوسرے مرد بھی تمہارے جیسے ہیں۔ کسی دوسرے کی بیوی پر نظر نہ رکھو۔ اپنی ہی بیوی کے ساتھ خوش رہنا مسرت کی واحد راہ ہے۔ لیکن اگر تم دوسرے کی بیوی کی خواہش کرتے ہو تو دکھ اور ہزیمت ہی حصہ میں آئیں گے۔

"کیا اس دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں جو تمہیں ہدایت دے؟ تم یہ برائی کر کے اپنے اور اپنے عوام کے لئے تباہی کا سامان کیوں کرتے ہو؟ جب ایک بادشاہ خود ضبطی کھو دے تو اس کی سلطنت اور دولت سب ختم ہو جاتا ہے۔ جان لو کہ یہ لنکا اور اس کی عظیم دولت تباہ ہو جائے گی' بشرطیکہ تم نے اپنے گناہوں سے توبہ نہ کی۔ تمہارے ہاتھوں شکست اور ذلت اٹھانے والے دشمن جلد ہی خوشی سے ناچیں گے۔ مجھے تمہاری پیش کی ہوئی دولت اور مسرتوں کا کوئی فائدہ نہیں۔ میں ان کے لالچ میں نہیں آ سکتی۔ میں نے رام سے بیاہ کیا ہے اور اس کو اپنے ذہن و دل سے ایک پل کے لئے بھی نہیں نکال سکتی۔ اس کا ہاتھ پکڑنے کے بعد میں کبھی کسی کو چھو بھی نہیں سکتی۔ میں سر سے لے کر پاؤں تک' ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رام کی ہوں۔ میرا اور اس کا تعلق ویسا ہی ہے جو ویدوں کا اپنے عالم سے۔ کسی اور کا مجھے آرزو مندانہ نگاہوں کے ساتھ دیکھنا درست نہیں۔ میں یہ بات تمہارے مفاد میں ہی کہہ رہی ہوں۔ رام سے عاجزانہ معافی مانگ کر اس کے قہر سے بچ جاؤ۔ اپنی ہی بربادی کے راستے پر مت چلو۔ رام فراخدل ہے اور اگر تم نے رحم کی درخواست کی تو وہ یقیناً تمہیں معاف کر دے گا۔ اپنی بہتری اور معافی کے لئے کوشش کرو نہ کہ موت اور بربادی کی۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

"اب بھی مجھے رام کی کمان کی سنسناہٹ سنائی دی ہے۔ تم بچ نہیں سکتے۔ ہر طرف یم کا پہرہ ہے' جو تمہیں اپنے ساتھ لیجانے کو تیار ہے۔ رام اور لکشمن کے تیر جلد ہی یہاں لنکا میں ہوں گے اور تمہارا شہر آگ میں لپٹا ہوا ہو گا۔ کیا رام نے جن استھان میں راکشسوں کو پوری طرح نیست و نابود نہیں کر دیا تھا؟ کیا تم خود بھی اس کی طاقت کے خوف میں چوروں کی طرح چھپ کر ہمارے آشرم میں نہیں آئے تھے جب رام اور لکشمن وہاں موجود نہ تھے؟ تم ایک لمحہ کے لئے بھی ان کا سامنا کر سکتے ہو؟ کیا کوئی کتا شیر تک پہنچ سکتا ہے؟ کیا وہ محض بو پا کر ہی بھاگ نہیں جائے گا؟ جس طرح سورج گیلی زمین کی نمی چوس لیتا ہے' اسی طرح رام اور لکشمن تمہاری جان پی جائیں گے۔ کیا تم اپنی جان بچانے کے لئے پہاڑوں میں بھاگو گے؟ کیا تم سمندر کی تہہ میں چھپنے کی کوشش کرو گے؟ تب بھی اس کے ہاتھ تم تک پہنچ جائیں گے۔ تم بچ نہیں سکتے۔"

سیتا نے اپنی نفرت انگیز بات ختم کی تو راون غصے پر ضبط کرتے ہوئے بولا:

"او سیتا" اس بے وقت شیدائی رام کی محبت میں تم بیوقوفانہ انداز میں بات کر رہی ہو۔ میں تمہارے لئے اپنے دل میں موجزن محبت کی وجہ سے مجبور ہوں' ورنہ اب تک تم زندہ نہ ہوتی۔ میں نے تمہیں جو مہلت دی تھی اس میں سے صرف دو ماہ باقی رہ گئے ہیں۔ اپنے آپ کو ذہنی طور پر تیار کر لو۔ میری بیوی بن کر میرے بستر میں آ جاؤ۔ اگر تم نے انکار کر دیا تو تمہیں باورچی خانے میں میرا کھانا بننے کے لئے بھیج دیا جائے گا۔ یاد رکھو!"

سب جانتے کہ راکشسوں کی غذا میں انسانی گوشت بھی شامل ہوتا ہے۔ لہٰذا راون کی یہ دھمکی کوئی مبالغہ آرائی نہیں بلکہ ایک واضح امکان کی طرف اشارہ تھا۔ سیتا پھر بھی خوفزدہ نہ ہوئی' اور جواب دیا:

"افسوس' افسوس! کیا تمہیں اچھا مشورہ دینے والا کوئی بھی موجود نہیں؟ کیا تمہارا کوئی ایسا دوست نہیں جو تمہیں اس پاپ سے بچا کر نیکی کے راستے پر ڈال دے؟ تم رام کی سزا سے نہیں بچ سکتے۔ جنگلی ہاتھی سے دشمنی مول لینے والے خرگوش کی طرح تم نے بھی رام کے قہر کو آواز دی ہے۔ او' رام کی موجودگی میں مجھے چرا لانے والے بدمعاش' کیا تجھے شرم نہیں آتی؟ تیری تباہی یقینی ہے۔ تیری بدبختی نے تجھے یہ کام کرنے پر مائل کیا ہے---- تم تو کبیر کے بھائی ہو: سورما کے طور پر تمہاری کافی شہرت ہے' تم چار ٹانگوں والی پوری فوج

کے مالک ہو۔ تو پھر تم نے یہ کمینی حرکت اس قدر کمینے انداز میں کیوں کی؟"

راون کی آنکھیں غصے میں گھوم گئیں' اس نے سیتا کو قہر آلود نظروں سے دیکھا اور پھر سانپ کی طرح پھنکارا۔

اس کا پارہ چڑھتے دیکھ کر ایک جوان بیوی دھانیہ مالی اس کے پاس آئی اور باہوں میں لے کر کہنے لگی:

"عالی پناہ! آپ اس حقیر انسان کی خاطر پریشان کیوں ہوتے ہیں جسے آپ کی کوئی پروا نہیں؟ وہ اتنی خوش بخت نہیں کہ آپ کی بیوی بن سکے' بس اتنی سی بات ہے۔ اور اس میں ایسی کون سی کشش ہے؟ آپ اس گھٹیا انسان کے لئے اپنی سوچوں کو ضائع کیوں کرتے ہیں؟ آئیں چھوڑیں بھی۔ ہم تفریح کا بندوبست کرتے ہیں۔"

وہ بڑی محبت کے ساتھ لے پرے لے گئی اور راکشس ہنستے ہوئے اس کے ساتھ چلا گیا۔

راون نے جانے سے پہلے راکشسیوں کو حکم دیا کہ سیتا کو کسی نہ کسی طرح منائیں' اور پھر بھاری بھرکم قدموں کے ساتھ اشوک باغ سے باہر چلا گیا۔ اس کے واپس مڑتے ہی راکشسیوں نے سیتا کو گھیر لیا۔

ابھی تک جرات و بہادری کا مظاہرہ کرتی آئی شہزادی ان بدصورت مخلوقات کو دیکھ کر کانپ گئی جو اب اس سے باتیں کر رہی تھیں۔

"جب یہ اعلیٰ خاندان کا چشم و چراغ اور مشہور عالم سورما راون تمہارا خواہشمند ہے تو تم انکار کیسے کر سکتی ہو' بیوقوف لڑکی؟ تمہارے خیال میں راون کون ہے؟ جان لو کہ وہ برہمہ کی براہ راست نسل میں سے ہے۔ وہ برہمہ کے بیٹے پلستیہ پرجاپتی کا پوتا ہے۔ اس نے بہت سی جنگیں لڑیں اور دشمنوں کو شکست فاش دی ہے۔ اسے مسترد کرنا کیسی نادانی ہے!"

دوسری بولی: "گھمنڈ میں خود کو برباد نہ کرو۔ راون رشی وشراوس کا بیٹا ہے۔ اسے کوئی معمولی ہستی نہ سمجھو۔ اسے قبول کر لو اور خوشی مناؤ۔"

"راکشسوں کا بادشاہ' جس نے آسمان کے دیوتاؤں کو جنگ میں شکست دی' تمہیں اپنی بیوی بننے کی دعوت دیتا ہے۔ لاچار لڑکی' تمہیں اس کی بات ماننا یا پھر مرنا ہو گا۔"

"راون نے اپنی دوسری سب بیویوں کو چھوڑ کر تمہیں اپنی ملکاؤں کی سربراہ بنانے کا

وعدہ کیا ہے۔ بادشاہ تمہارے حسن پر فریفتہ ہے۔ وہ تم سے محبت کی بھیک مانگ رہا ہے۔ تم اس قدر ہٹ دھرمی دکھانے کی بیوقوفی کیوں کر رہی ہو؟"

"پوری دنیا میں کوئی بھی راون کا ہمسر نہیں ہو سکتا۔ خوش بختی تمہاری تلاش میں ہے اور تم اس سے دور بھاگتی ہو۔ کتنی احمق ہو تم!"

"سورج اور ہوا کے دیوتا راکشس بادشاہ سے خوف زدہ ہیں۔ اور وہ تمہیں اپنی پسندیدہ بیوی بنانے کے لئے یہاں منت سماجت کرنے آیا! اپنے غرور کے ہاتھوں دھوکا نہ کھاؤ۔ اس خوش قسمتی کو نہ ٹھکراؤ جو نہ چاہنے کے باوجود تمہاری جھولی میں ضرور آ گرے گی۔"

ایک اور راکشسی نے کہا: "ہم نے تمہیں بہتر مشورہ دیا ہے۔ ہم نے اپنی طرف سے پوری کوشش کر لی' باقی فیصلہ کرنا تمہاری مرضی پر منحصر ہے۔ اگر تم نے اس کی پیشکش مسترد کر دی تو زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھو گی۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
UploadedByNadeem

اولین پیغام رساں

نہایت بہادر اور مضبوط ذہن انسان کو بھی اگر طویل عرصہ تک قید میں رکھا جائے تو وہ ناامید اور مایوس ہو جاتا ہے۔

سیتا ماہ بہ ماہ انتظار کرتی رہی کہ اس کا شوہر اسے ڈھونڈ کر بچانے کے لئے آئے گا۔ مایوس کن امید میں گھری ہوئی، دشمنوں کے عین درمیان میں بیٹھی سیتا صرف رام کی محبت کے آسرے پر زندگی کا ساتھ نبھاتی رہی۔ اسے یقین کامل تھا کہ رام ضرور آئے گا۔

راکششیوں نے اسے وہی مشورہ دیا جو ان کے اپنے نقطہ نظر سے درست تھا: "تمہارا اصل مقام بادشاہ کی خواب گاہ ہے۔ وہاں ہر خوشی میسر ہے۔ لیکن تم اس کی پیش کش کو ٹھکرا کر اپنے بے وقعت شوہر کے بارے میں سوچ رہی ہو۔ تم اسے دوبارہ کبھی نہیں دیکھ سکو گی۔ راون کی بات مان جاؤ اور خوش رہو۔"

سیتا یہ الفاظ سن کر محض آنسو ہی بہا سکتی تھی۔

اس نے کہا: "تم کیسی پاپی باتیں کر رہی ہو۔ میں تمہارے کہنے کے مطابق ہرگز عمل نہیں کر سکتی۔ تم کہتی ہو کہ رام غریب ہے اور اسے جلاوطن کیا گیا ہے۔ میں یہ سب جانتی ہوں۔ لیکن ہم انسانوں کی نسل میں کوئی بیوی ان بنیادوں پر اپنے شوہر کو چھوڑنے کا تصور نہیں کر سکتی۔ راکشس بادشاہ کا میری آرزو کرنا بہت بڑا گناہ ہے۔ جیسے ساچی اندر کی یا اروندھتی وسشٹھ کی ہے اسی طرح میں بھی ہمیشہ کے لئے رام کی ہوں۔ جب تک سورج اور روشنی کا تعلق ہے تب تک میں بھی اپنے رام کے ساتھ منسلک ہوں۔"

راکششیاں اس سے پوری طرح ناامید ہو گئیں اور ایک دوسری سے کہنے لگیں: "اس جیسی ذہنیت ناداں لڑکی کا کوئی کیا کر سکتا ہے؟ اسے فکر کے باعث مزید کمزور ہونے سے پہلے ہی کھا لینا بہتر ہے!"

ایک نے کہا: "مجھے انسانی گوشت بہت پسند ہے۔ میں اسے چیر پھاڑ کر اس کے نرم و گداز بدن کا گوشت کھا جاؤں گی۔"

"ہم اس کا گلا گھونٹ کر راون کو اطلاع دیں گی کہ وہ دکھ کے باعث مر گئی۔" دوسری

Scanned and Uploaded By Nadeem

بولی۔ "بادشاہ اس ہٹ دھرم عورت کی وجہ سے لاحاصل غم میں مبتلا ہے۔ ایک مرتبہ اسے اس کی موت کا علم ہو گیا تو وہ سب کچھ بھول کر سکون کی نیند سو جائے گا۔"

ایک اور بولی: "میں اس کا جگر چبانے کے لئے بے قرار ہوں۔ یہ واقعی بہت لذیذ ہو گا۔"

ایک اور نے فیصلہ کن انداز میں کہا: "آؤ اسے قتل کر کے اس کی ٹانگیں کھا جائیں۔ کچھ چٹنی اور شراب لے کر آؤ۔ آؤ اس کے جسم کی دعوت اڑائیں، شراب پئیں اور نکمبھیل کے مندر میں رقص کریں۔"

ان بدصورت راکششیوں کی یہ باتیں سن کر سیتا ضبط نہ کر سکی اور رونے لگی۔ اس کی جسمانی ہمت جواب دے گئی اور فطری ردعمل ظاہر ہوا۔ وہ ننھے سے بچے کی طرح سسکیاں لیتی رہی، لیکن اس دہشت کے دوران بھی ذہن رام کی جانب لگا رہا اور وہ اسے ایک لمحہ کے لئے بھی نہ بھولی۔

"جن استھان میں رام نے ہزاروں راکشسوں کو نیست و نابود کیا۔ وہ مجھے چھڑانے کے لئے کیوں نہیں آ جاتے؟ ڈنڈک میں ویرادھ کو قتل کرنے والے سورما شہزادے ابھی تک میری تقدیر سے لاپروا کیوں نہیں؟ صرف یہی ہو سکتا ہے کہ انہیں میرے گرد و پیش کے بارے میں ابھی تک معلوم نہ ہو سکا ہو! راکشس نے گدھ بادشاہ جٹایو کو مار ڈالا۔ اگر وہ زندہ ہوتا تو انہیں میرے اغواء کے بارے میں خبر ہی دے دیتا۔ لیکن اس نے مجھے بچاتے ہوئے اپنی زندگی قربان کر دی۔

"لیکن رام میرے یہاں موجود ہونے سے آخر کب تک بے خبر رہیں گے؟ لنکا اور راکشسوں کی موت آخر کب تک نہ آئے گی؟ یقیناً بہت جلد لنکا کے ہر گھر میں راکشس بیوائیں بین کر رہی ہوں گی۔ راون کے شہر اور ساری راکشس نسل کا خاتمہ یقینی ہے۔"

اپنے دل میں یہ باتیں سوچ کر سیتا کی ہمت کچھ بندھی۔ لیکن جلد ہی دوسری قسم کی سوچوں نے اسے غمزدہ کر دیا۔

"کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ رام نے مجھے کھونے کے دکھ میں اپنی زندگی ہار دی ہو؟ ایسا ہی ہوا ہو گا۔ ورنہ کیا وہ لاپروا ہو کر مجھے اتنے دن تک یہاں رہنے دیتے؟ یقیناً اب وہ دیوتاؤں کے پاس خوش ہوں گے۔

"میں یہاں اکیلی رہ کر ضرور اپنے گناہوں کی سزا بھگت رہی ہوں۔ میرا دل ضرور پتھر کا

بنا ہو گا۔ ورنہ میں یہ سب کچھ سہہ کر زندہ کیسے رہ سکتی تھی؟ پھر بھی کسی وجہ سے مجھے رام کے زندہ ہونے کا احساس ہوتا ہے —— ورنہ میں مر چکی ہوتی!"

پھر اس کے ذہن میں ایک اور سوچ آئی: "شاید انہوں نے مجھے بھول کر اپنی سنیاسیوں والی زندگی جاری رکھنے کا عزم کر لیا ہو۔ نہیں' نہیں۔ یہ بھلا کیسے ممکن ہے کہ کوئی سورما اپنا فرض بھلا دے اور بیوی کو دشمن کے ہاتھوں میں چھوڑ کر سنیاس لے لے؟ میں کتنی بیوقوف ہوں کہ اس خیال کو ذہن میں آنے دیا! درحقیقت انہیں معلوم ہی نہیں کہ میں کہاں ہوں۔

"کیا یہ ہو سکتا ہے کہ رام کے دل میں میرے لئے محبت باقی نہ رہی ہو؟ لوگ کہتے ہیں کہ "آنکھ اوجھل' پہاڑ اوجھل! کیا وہ مجھے بھول گئے ہیں؟ افسوس' افسوس! یہ کیسا پاپی خیال ہے! میرے رام مجھے کیسے بھول سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ اور میں نے کونسی غلطی کی ہے کہ وہ میرا خیال دل سے نکال دیں؟ یہ وجہ نہیں ہو سکتی۔ شاید راون نے کوئی چال چل کر شہزادے کو قتل کر دیا ہے۔"

اس کا ذہن ایک سے دوسری پریشان کن سوچ تک بھٹکتا رہا اور وہ غم کے سمندر میں ڈوبتی چلی گئی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ پھانسی لے لینا بہتر ہو گا۔ وہ اپنی لمبی چٹیا گردن میں لپیٹ کر درخت کی شاخ سے نیچے کود سکتی ہے۔

سیتا کو منانے کی کوششوں میں ناکامی کے بعد راکشسیوں کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب کیا کریں۔ کچھ ایک راون کو اطلاع دینے چلی گئیں کہ انہیں کامیابی نہیں ہوئی۔ کچھ ایک وہیں سیتا کی نگرانی کے لئے بیٹھی رہیں۔

ان کے درمیان ایک راکشسی ترِی جاٹ نمودار ہوئی اور انہیں سرزنش کرتے ہوئے کہنے لگی: "اے نادانو' تم فضول باتوں میں الجھی ہوئی ہو! میری بات غور سے سنو' میں تمہیں اپنا ایک خواب سناتی ہوں۔ لنکا کی بربادی کا وقت آ گیا ہے۔"

پھر وہ اپنا دیکھا ہوا خواب "تفصیلاً" بتانے لگی:

"میں نے خواب دیکھا کہ سورج کی مانند تابندہ رام سیتا کو ڈھونڈنے لنکا آیا ہے۔ میں نے راون کو یم کے گھر میں داخل ہوتے دیکھا۔ رام سیتا کو ایک ہاتھی پہ بٹھا کر گھر لے گیا۔ جبکہ راون اور سارے راکشسوں کو یم گھسیٹ رہا ہے اور انہوں نے میلے کچیلے کپڑے پہن رکھے ہیں۔"

ترِی جاٹ نے راکشسیوں کو یہ خواب بتا کر خبردار کیا: "اس پاکیزہ عورت کو نہ ستاؤ'

اپنی تباہی سے بچو۔ اس کے پیروں میں گر کر مغفرت اور رحم کی درخواست کرو۔"

جب ترِی جاٹ بول رہی تھی تو خودکشی کے لئے پوری طرح تیار سیتا کو بہت سے نیک شگون دکھائی دینے لگے۔

اس کی بائیں پتلی' ہاتھ اور پاؤں زور سے پھڑکے جو اچھی علامت تھی۔ اس کے دل میں ایک مرتبہ پھر مبہم سی امید نے سر ابھارا۔ خودکشی کے تمام خیالات غائب ہو گئے۔

اوپر شاخوں میں چھپ کر بیٹھا ہوا ہنومان یہ سارا واقعہ دیکھ رہا تھا۔ وہ اس سوچ میں ڈوبا ہوا تھا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔

آپ سوچ سکتے ہیں کہ لنکا میں پہنچنے اور سیتا کو دیکھ لینے کے بعد ہنومان کو مزید کچھ نہیں کرنا تھا۔ لیکن اس کی تسلی اتنی آسانی سے نہ ہوئی۔ اس نے دل میں سوچا:

"میں نے وہ کام کر دکھایا جو کوئی اور نہیں کر سکتا۔ میں نے سمندر پار کر کے سیتا کا پتا لگایا۔ میں نے راکشسوں کا شہر غور سے دیکھا اور حفاظتی انتظامات کا مشاہدہ کیا ہے۔ میں نے وہ سب کچھ کر لیا جو کوئی جاسوس دشمن کی نظروں میں آئے بغیر کر سکتا ہے۔ لیکن یہاں صورتحال بہت خطرناک ہے۔ اگر میں اب رام اور اپنے بادشاہ کو یہ سارا آنکھوں دیکھا حال بتانے چلا گیا تو کیا پتا اس دوران کیا ہو جائے؟ رام' لکشمن اور وانر فوج کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی سیتا تکلیف کے ہاتھوں مجبور ہو کر خودکشی بھی کر سکتی ہے۔ ایسی صورت میں میری ساری محنت رائیگاں جائے گی۔ صرف سیتا کو دیکھ لینا کافی نہیں۔ مجھے اس سے بات کرنی' اسے رام کی خیریت اور ہمت و حوصلہ دلانا ہو گا' تاکہ وہ سب تکلیفوں کے باوجود زندہ رہے۔

"اگر میں اس سے بات کئے بغیر واپس چلا گیا تو رام کیا سوچے گا؟ مجھے سیتا سے بات کرنے کی کوئی نہ کوئی تدبیر ضرور کرنی چاہئے۔"

ہنومان کے القابات میں سے ایک بدھی متام ورشم یعنی پہلا یا اولین دانشمند بھی ہے۔ یہ لقب اس کی خصوصیات کا سچا آئینہ دار ہے۔

"میں سیتا کے سامنے کس شکل میں آؤں؟ میں اس سے کس زبان میں بات کروں؟ اگر اچانک اشوک باغ میں کسی بندر نے آ کر سیتا سے بات کی تو وہ ضرور یہی سمجھے گی کہ راون نے اس کے ساتھ کوئی چال چلی ہے۔ اگر میں ایک دم اس کے سامنے آیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ خوف کے مارے چلانے لگے۔ اس کی موجودہ حالت میں ایسا ہونا بعید از امکان نہیں۔ اس کی نگران راکشسیاں' جو اس وقت سوئی پڑی ہیں' جاگ پڑیں گی اور میرے بارے میں انہیں

Scanned and Uploaded By Nadeem

معلوم ہو جائے گا۔ انہیں یہ بھی علم ہو جائے گا کہ میں بھیس بدل کر ان کے دشمن کی طرف سے آیا ہوں۔ لہٰذا وہ مجھے مارنے کے لئے فوراً" راکششوں کو بلوائیں گی۔ یوں زبردست لڑائی شروع ہو جائے گی۔ یقیناً میں ان میں سے زیادہ تر کو مار ڈالوں گا۔ لیکن اگر مجھے پکڑ کر قید میں ڈال دیا گیا تو سیتا کو تسلی دینے اور رام تک خبر پہنچانے کا کام پورا نہیں ہو سکے گا۔ ایسا ہرگز نہیں ہونا چاہئے۔ بالفرض اگر میں بچ بھی نکلا تو ہو سکتا ہے کہ اس دوران مجھے کوئی زخم لگ جائے اور مجھ میں اتنی طاقت باقی نہ رہے کہ سمندر پار کر کے واپس جا سکوں۔ تو پھر مجھے سیتا کو دیکھ کر بھلا کیا حاصل ہو گا؟ عجلت سے کام نہیں لینا چاہئے۔ اصل مقصد ذہن میں رکھنا چاہئے۔ بادشاہ سوگریو اور رام پورے یقین کے ساتھ میرا انتظار کر رہے ہیں۔ اس وقت میری کوئی خفیف سی غلطی بھی زبردست تباہی سے دوچار کر سکتی ہے۔

"پہلا کام تو یہ ہے کہ سیتا سے بات کر کے اسے خوشی اور امید کا سہارا دیا جائے۔ مجھے اس تک کسی ایسے انداز میں پہنچنا ہو گا کہ اسے لمحہ بھر کے لئے بھی مجھ پر شک نہ ہو۔

"تو ٹھیک ہے' میں مدھم سریلی آواز میں رام کی کہانی اور نیکیوں کا گیت گنگناؤں گا تاکہ کسی اور کو سنائی نہ دے سکے۔ یوں اس کا دل خوشی اور امید سے معمور ہو جائے گا اور شک بھی پیدا نہیں ہو گا۔ میں صرف یہی طریقہ اختیار کر سکتا ہوں۔"

درخت کی شاخوں میں چھپے چھپے ہی وہ ہلکی سی آواز میں "رام' رام" کے میٹھے لفظ بولنے لگا۔

سیتا کا اطمینان

شاخوں میں چھپے ہوئے ہنومان نے میٹھی اور ہلکی آواز میں رام کی کہانی اس طرح بیان کی کہ سیتا کے سوا کوئی اور نہ سن سکے:

"بادشاہ دسرتھ اپنی سلطنت پر بڑے اچھے طریقے سے حکومت کر رہا تھا۔ اس کی طاقتور فوج رتھوں' ہاتھیوں اور گھوڑوں پر مشتمل تھی۔ وہ بڑا نیک اور راست رو تھا۔ وہ اپنا وعدہ پورا کرتا اور دنیا کے مشہور بادشاہوں میں اول تھا۔ وہ پاکبازی میں رشیوں اور ریاست کاری میں اندر کا ہم پلہ تھا۔ اس نے نہ کسی سے نفرت کی اور نہ کسی کو نقصان پہنچایا۔ اس کی تمام کوششیں کامیاب ہوئیں۔ چنانچہ لوگ اسے ستیہ پراکرما (راستبازی میں مضبوط) کہنے لگے۔ وہ اکشواکو نسل میں امیر ترین' بادشاہوں کا سردار' عالمگیر حکمران اور مسرت کا سرچشمہ تھا۔ اس کے چار بیٹوں میں رام سب سے بڑا تھا جس کا چہرہ چودھویں کے چاند جیسا تھا۔ دانا' راستباز اور کمان کا ماہر رام سب کو پیارا تھا۔ وہ سلطنت کے تمام لوگوں پر مہربانی کرتا اور دھرم پر کاربند تھا۔ وہ سلطنت کا وارث تھا۔ پھر بھی اپنے باپ کی لاج رکھنے کی خاطر اس نے سلطنت کو ٹھکرایا اور اپنی بیوی سیتا اور بھائی لکشمن کے ہمراہ جنگل میں جا بسا۔

"وہاں اس نے راکششوں کو شکست دی اور رشیوں کو تحفظ فراہم کیا۔ اس نے کھر' دوشن اور ان کی طاقتور فوج کو تباہ و برباد کر ڈالا۔ اس بارے میں معلوم ہونے پر راون نے بدلہ لینے کا عزم کیا' ایک راکشس کو ہرن کا بھیس بدل کر شہزادوں کو دھوکا دینے پر مائل کیا' اور پھر ان کی عدم موجودگی میں سیتا کو زبردستی اٹھا کر لے گیا۔

"غمزدہ رام سیتا کی تلاش میں نکلا۔ اس کی ملاقات وانر سوگریو سے ہوئی اور وہ دونوں دوست بن گئے۔ رام نے وانر بادشاہ بالی کو قتل کیا اور وانر بادشاہت اس کے بھائی سوگریو کو دلوائی۔ سوگریو نے اپنے وانر سورماؤں کو دنیا کے چاروں کونوں میں سیتا کا کھوج لگانے بھیجا۔

"اپنی مرضی کا روپ اختیار کرنے کی قابلیت رکھنے والے ان وانر سورماؤں نے گمشدہ سیتا کی خاطر ساری دنیا کی خاک چھان ماری۔ سمپاتی کی فراہم کردہ معلومات کی بناء پر میں تے

100 یوجن چوڑا سمندر پار کیا اور یہاں پہنچا۔ اور اب مجھے یہاں ایک ہستی ایسی دکھائی دے رہی ہے جس کی شکل و صورت' رنگت اور خصوصیات وہی ہیں جو رام نے اپنی بیوی سیتا کی بیان کی تھیں۔"

یہاں تک کہہ کر ہنومان رک گیا۔

کسی کونے میں چھپے ہوئے شخص کے منہ سے ان میٹھے الفاظ نے سیتا کو حیرت اور مسرت سے معمور کر دیا۔ اس نے اردگرد نظر دوڑائی تاکہ یہ جان سکے کہ یہ میٹھی اور خوبصورت زبان کس کی تھی۔

سیتا نے آس پاس اور اوپر نیچے دیکھا لیکن کوئی انسانی شکل نظر نہ آئی۔ اس نے اپنے اوپر شاخ پر بیٹھا ہوا بس ایک چھوٹا سا پیارا بندر ہی دیکھا۔

سیتا نے وایو کے بیٹے' وانر بادشاہ کے دانا وزیر ہنومان کو چھوٹے سے بندر کے روپ میں دیکھا جو ابھرتے ہوئے سورج جیسا درخشاں تھا۔

وہ ہنومان کو دیکھ کر خود سے کہنے لگی: "جو آواز میں نے سنی ہے' اور جو شکل و صورت مجھے نظر آ رہی ہے--- وہ حقیقی نہیں ہو سکتیں۔ میں محض خواب دیکھ رہی تھی۔ آپ خواب میں وہی کچھ دیکھتے ہیں جو سوچ رہے ہوں۔ میرے ذہن میں اکثر ہی تو رام کی کہانی موجود رہتی ہے! اگر مجھے یوں لگا ہے کہ جیسے کوئی اور یہ کہانی سنا رہا ہے تو اس میں حیرت والی کیا بات ہے؟ یہ حقیقت نہیں' محض خواب ہے۔

"کہتے ہیں کہ اگر آپ خواب میں بندر دیکھیں تو یہ اپنے عزیزوں پر کوئی مصیبت نازل ہونے کی پیش گوئی ہوتی ہے۔ خدا رام کو ہر نقصان سے محفوظ رکھے! خدا لکشمن کو اپنی حفاظت میں رکھے! خدا متھلا میں میرے تمام رشتہ داروں کو امان دے!

"نہیں' نہیں' یہ خواب نہیں ہے۔ میری آنکھیں کھلی ہیں اور وہ بندر مجھے اب بھی اوپر بیٹھا دکھائی دے رہا ہے۔ یہ بات قطعی واضح اور ٹھوس حقیقت ہے۔ نہیں' یہ ہرگز خواب نہیں۔ اور میں سوئی بھی نہیں ہوئی۔ سوئے بغیر خواب کیسے دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ سب کچھ حقیقی ہے۔ او دیوتاؤ! کیا یہ واقعی میرے پیارے رام کا بھیجا ہوا قاصد ہے؟ کاش ایسا ہی ہو! او واکسپتی! سخن کے گرو' میں تجھے سلام کرتی ہوں۔ او اگنی! میں تجھے سلام کرتی ہوں۔ او سویم بھو! میں تجھے سلام کرتی ہوں۔ او دیوتاؤ! میری حفاظت کرنا۔ کاش یہ رام کا قاصد ہی ہو!"

سیتا کو دیکھ کر خوشی سے دمکتا ہوا ہنومان زمین پہ اترا کر اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر اور تعظیما سر جھکائے کھڑا ہو گیا۔

اور اس نے نہایت اطمینان بخش آواز میں کہا: "ماتا" کنول پر شبنم کے قطروں کی طرح آپ کے رخساروں پر آنسو بہہ رہے ہیں۔ کیا میں جان سکتا ہوں کہ آپ کون ہیں جو مغموم چہرے اور اشکبار آنکھوں کے ساتھ وہاں درخت سے ٹیک لگائے کھڑی ہیں؟ کیا آپ کوئی دیوی! یا ناگ دوشیزہ ہیں؟ آپ کے بدن کی تابانی سے مجھے شک ہونے لگا ہے کہ کیا آپ محض زمینی مخلوق ہو سکتی ہیں! کیا آپ روہینی (53) ہیں جسے کچھ دیر کے لئے چاند دیوتا سے جدا کر دیا گیا؟ یا کیا آپ وسشٹھ سے بچھڑی ہوئی اروندھتی ہیں؟

"نہیں قریب سے دیکھنے پر آپ انسانی عورت نظر آتی ہیں--- شاید کوئی پریشانی میں مبتلا شہزادی ہیں۔ برائے مہربانی مجھے بتائیں کہ اصل میں آپ کون ہیں۔ خدا آپ پر رحمت نازل کرے! کیا آپ شہزادی سیتا ہیں جسے راون جن استھان سے اغواء کر لایا تھا؟ کیا مجھے رام کی پیاری سیتا کو دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے؟"

سیتا خوشی سے پھولے نہ سمائی۔ وہ کہنے لگی: "میرے بچے' میں واقعی سیتا ہوں' ودیہا کے بادشاہ کی بیٹی اور سری رام چندر کی بیوی۔ بارہ سال تک میں ایودھیا میں ہر مسرت سے لطف اندوز ہوتی رہی۔ تیرہویں برس بادشاہ دسرتھ نے میرے شوہر کو تاج پہنانے کی تیاریاں کیں۔ تب ان کی چھوٹی بیوی کائیکی نے اسے دو وعدے یاد دلائے اور انہیں پورا کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس نے اپنے بیٹے بھرت کو بادشاہ بنانے اور رام کو جنگل میں بھیجنے کی فرمائش کی' اور دھمکی دی کہ اگر ایسا نہ ہوا تو وہ خود کو ہلاک کر لے گی۔ وعدے کے باعث مجبور بادشاہ کو سر جھکانا ہی پڑا۔ اس کے کہنے پر رام نے تخت و تاج چھوڑا اور کسی غم و غصہ کے بغیر بن باس لے لیا۔ وہ اپنے باپ کا قول پورا کر دکھانے پر بہت خوش تھے۔ میں نے اکیلی رہنے سے انکار کر دیا اور ان کے ساتھ جنگل میں چلی آئی۔ لکشمن نے بھی سنیاسیوں والا لباس پہنا اور اپنے بھائی کی خدمت کرنے ساتھ چلا آیا۔ ہم تینوں ڈنڈک جنگل میں زندگی گزار رہے تھے۔ ایک دن بدبخت راون مجھے زبردستی اٹھا لایا۔ اس نے مجھے اس اشوک باغ میں قیدی بنا کر رکھا ہوا ہے۔ اس نے مجھے ایک سال کی مہلت دی تھی' اب صرف دو ماہ باقی ہیں۔ مدت

Scanned and Uploaded By Nadeem

پوری ہونے پر میں اپنی زندگی کا خاتمہ کر لوں گی۔"

لاچار شہزادی افسردگی کے عالم میں کہتی گئی۔

خاموش کھڑے ہنومان اور جانکی کی حالت والمیکی نے دو مختصر ابواب میں بیان کی ہے۔ ہری شہنشاہ بالی کے سامنے وامن کی صورت میں ظاہر ہوا اور کائنات کو دو قدموں میں ناپا۔ اسی طرح والمیکی نے رام کی ساری کہانی ہنومان اور پھر سیتا کے منہ سے بیان کروائی ہے۔

سیتا غم سے مغلوب تھی اور ہنومان نے ڈھارس بندھاتے ہوئے کہا:

"او ودیہا کی شہزادی! اعلیٰ ترین انسان اور طاقتور ترین سورما رام نے مجھے آپ کے پاس اچھی خبر دے کر بھیجا ہے۔ ان کے پیارے بھائی لکشمن نے میرے ذریعہ آپ کو سلام بھجوایا ہے۔"

سیتا نے کہا: "آہ! میں کتنی خوش ہوں۔ اب مجھے اس محاورے کی سچائی نظر آ رہی ہے کہ جب تک زندگی رہے امید بھی رہتی ہے۔"

چنانچہ ان دو اجنبیوں کے درمیان اعتماد کا رشتہ قائم ہو گیا اور محبت و شفقت اچانک یوں پھوٹ پڑی جیسے اندر کے باغ میں پاری جات (54) پھلتا پھولتا ہے۔ تاہم، جب ہنومان نے بڑے ذوق و شوق کے ساتھ سیتا کو تسلی دینے کے لئے ذرا قریب ہونا چاہا تو سیتا کا اعتماد زائل ہو گیا اور وہ دوبارہ متشکک ہو گئی۔ اس نے اپنی آنکھیں بند کیں اور درخت سے مزید پرے ہٹ گئی۔ یہ دیکھ کر ہنومان ادب کے ساتھ پیچھے ہٹا اور ہاتھ جوڑ کر ادب کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔

سیتا چلائی: "مجھے دھوکا دیا جا رہا ہے۔ تم بدلے ہوئے بھیس میں راون ہی ہو۔ ایک دفعہ تم سنیاسی کے بھیس میں مجھے اغواء کرنے آئے تھے۔ اب تم کسی اور روپ میں آ کر میرے ساتھ میٹھی میٹھی باتیں کر رہے ہو۔ تمہیں اس سب سے کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ تم خود کو سورما کہتے ہو۔ کیا ایک بے بس عورت کو ستانا سورماؤں والی حرکت ہے؟ او راون تم مجھے کیوں اذیت دیتے ہو؟ میں غم اور دکھ میں ڈوبی ہوئی ہوں۔"

تب اس نے اپنی آنکھیں کھولیں اور دوبارہ سوچا، "نہیں، نہیں۔ یہ راون نہیں ہو سکتا۔ اسے دیکھتے ہی میرے دل میں اعتماد اور دوستی کا جذبہ جاگ اٹھا تھا۔ وہ میرا دشمن ہرگز نہیں ہو سکتا۔ اس پر شک کرنا درست نہیں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

وہ اس سے مخاطب ہوئی: "او وانر! کیا تم واقعی رام کے پیغام بر ہو؟ خدا تم پر رحمت کرے۔ مجھے رام کے بارے میں مزید بتاؤ۔ میرے کانوں اور دل کو سرشار ہونے دو۔"

پھر وہ شکوک کی نئی لہر میں گھر گئی۔ "کیا میں خوش خبری کی امید میں دھوکا کھا رہی ہوں؟ کیا میں کسی وسوسے کا شکار ہو گئی ہوں جس کا باعث میری مایوس ذہنی حالت ہے؟ کیا میں اپنے ہوش و حواس میں ہوں۔ لیکن وہ کہتا ہے کہ اس نے ایک سو یوجن چوڑا سمندر عبور کیا ہے۔ نہیں، نہیں۔ یہ درست نہیں ہو سکتا۔ وہ راون کے سوا کوئی اور نہیں۔"

وہ اپنے ذہن میں اسی نتیجے پر پہنچی اور نظریں اٹھائے بغیر ایک طرف ہو کر خاموشی سے بیٹھ رہی۔

ہنومان اس کے خوف و خدشات سمجھ گیا۔ راکشسوں سے فریب خوردہ شخص کا یہ رویہ فطری تھا۔ اس نے لمحہ بھر کے لئے سوچا اور محسوس کیا کہ اس کا اعتماد جیتنے کا واحد طریقہ یہ تھا کہ اسے رام کی کوششوں اور یقینی کامیابی کی باتیں بتا کر امید اور خوشی دی جائے۔

ہنومان نے کہنا شروع کیا: "سورج جیسے پرجلال رام نے مجھے بھیجا ہے ـــــ اس رام نے جو چاند جیسا خوشگوار ہے، وہ رام جس کی تعریف ساری دنیا کے حکمران کرتے ہیں، وشنو جیسا طاقتور رام، برہسپتی جیسا عقلمند رام، دیوتائے محبت، من منتھ جیسا دلکش رام، وہ رام جس کی باتیں ہمیشہ میٹھی اور سچی ہوتی ہیں، ناقابل شکست رام نے مجھے بھیجا ہے۔

"جب ایک راکشس نے ہرن کے بھیس میں رام کو دھوکا دیا اور اسے جنگل میں بہت دور لے گیا تو آپ اکیلی رہ گئیں اور راون نے آپ کو اغواء کر لیا۔ بہت جلد اسے اپنے کئے کا خوفناک نتیجہ بھگتنا ہو گا۔ آپ اپنی آنکھوں سے سب کچھ دیکھ لیں گی۔ بہت جلد رام اور لکشمن کے تیر لنکا پر گریں گے اور راون کو تمام راکشس نسل سمیت تباہ کر دیں گے۔ میں رام کے حکم پر ہی آپ کی خیر خیریت دریافت کرنے یہاں آیا ہوں، سب کو آپ کی بہت فکر ہے۔ میں آپ کے قدموں پر لکشمن کا نذرانہ عقیدت پیش کرتا ہوں۔ وانر بادشاہ سوگریو، رام و لکشمن کی جانب سے سلام قبول کریں۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ کو زندہ دیکھ لیا۔ اب کوئی وقت ضائع نہیں ہو گا۔ رام، لکشمن اور سوگریو جلد ہی پوری وانر فوج کو لے کر لنکا پر چڑھائی کریں گے۔ میں سوگریو کا مشیر اعلیٰ ہوں۔ میرا نام ہنومان ہے۔ میں سمندر پار کر کے لنکا پہنچا ہوں۔ آپ یوں سمجھیں کہ میرا پاؤں بدبخت راون کے سر پہ رکھا جا چکا

ہے۔ رام کی رحمت کے تحت میں اپنی استعداد سے بڑھ کر ان کے حکم پر آپ کو دیکھنے کے لئے سمندر پار کر کے آیا ہوں۔ مجھ پر شک نہ کریں۔ میری بات پر یقین کریں' ماتا جی۔" یہ کہتے ہوئے ہنومان کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔

ہنومان کے ان محبت بھرے الفاظ نے سیتا کے دل پر اثر کیا۔ وہ تمام خوف بالائے طاق رکھ کر اس پر پوری طرح اعتماد کرنے لگی اور بولی:

"میرے شک کو درگزر کر دیں۔ راکشسوں سے دھوکا کھانے اور ان کی چالبازیوں کا سامنا کرتے رہنے کے باعث میں خواہ مخواہ ڈر جاتی ہوں۔ او میرے رام کے دوست اور قاصد! تمہاری رام سے ملاقات کیسے ہوئی؟ شہزادے نے وانروں کے ساتھ کیسے دوستی کر لی؟ مجھے سب بتاؤ۔"

ہنومان نے اس کا اعتماد پکا کرنے کی خاطر ایک مرتبہ پھر رام و لکشمن کی تعریف بیان کی۔

اس نے کہا: "جب ساری دنیا رام کی محبت و رحمت کی چھاؤں میں ہے تو پھر میرا' میرے بادشاہ اور وانروں کا اس کا دوست بن جانا باعث تعجب کیوں ہو؟"

پھر اس نے تفصیل سے بتایا کہ کیسے بالی اور سوگریو کے درمیان جھگڑا ہوا' کیسے سوگریو کی ملاقات رام و لکشمن سے ہوئی' کیسے وہ دوست بنے' کیسے رام نے بالی کو مارنے اور سوگریو کو وانر سلطنت واپس دلانے کا وعدہ کیا' کیسے وانروں نے سیتا کے پھینکے ہوئے زیوروں کی پوٹلی سنبھال کر رکھ لی تھی' اور کیسے رام نے شدید دکھ کے ساتھ انہیں شناخت کیا' کیسے بالی قتل ہوا اور سوگریو بادشاہ بنا' کیسے برکھا رت ختم ہونے کے بعد وانر فوجیں سیتا کی تلاش میں چاروں طرف گئیں' کیسے انگد کی زیر قیادت دستہ جنوب کی طرف ڈھونڈنے آیا اور ناامید ہو کر مرن ورت (تادم مرگ روزہ) رکھ لیا' کیسے ان کی ملاقات سمپاتی سے ہوئی اور انہیں سیتا کا پتہ چلا' کیسے خود اس نے سمندر پار کیا اور راون کی رہائش گاہ کا کونہ کونہ دیکھ مارا——— وہ سب کچھ بتاتا گیا۔

بیان کے اختتام پر اس نے رام کی علامتی انگوٹھی سیتا کے ہاتھ میں رکھ دی جسے وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔

سیتا نے انگوٹھی لے کر اپنی آنکھوں سے لگائی۔ اب راون کی دھوکا بازی اور راکشس

چالبازی کا خطرہ پوری طرح دور ہو گیا تھا۔ اسے ہنومان پر پوری طرح اعتماد آ چکا تھا۔

وہ بولی: "میرے بچے! میں نے کتنی سنگین اور احمقانہ غلطی کی! میں نے تم جیسے پر کیسے شک کیا؟"

وایو کے بیٹے نے وضاحت کی کہ وہ کون تھا؟ اس کا باپ کون تھا اور اس میں کتنی طاقت تھی۔

"اگرچہ' مجھے اپنے باپ سے ورثہ میں ملنے والی عنایات حاصل ہیں' لیکن اپنے منہ میاں مٹھو نہیں بننا چاہتا۔ میں نے یہ باتیں صرف آپ کا دکھ دور کرنے کے لئے بتائی ہیں۔ بہت جلد وانر سورما راکشسوں کو اور ان کی سلطنت کو تباہ کرنے کے لئے یہاں موجود ہوں گے۔ پہلے مجھے واپس جا کر انہیں بتانا ہو گا کہ آپ کہاں ہیں۔"

اور پھر اس نے بیان کیا کہ رام سیتا کی جدائی میں کس قدر بے قرار اور پریشان تھا۔ سیتا کا دل اس کی محبت میں پگھل کر رہ گیا۔

سیتا رام کے غم کے بارے میں سوچتے سوچتے اپنی تکلیف اور پریشانی بھول گئی۔

○

Scanned and Uploaded By Nadeem

Scanned and Uploaded By Nadeem

سیتا اور ہنومان

سیتا نے کہا: "پیارے سے وانر دوست' میں نہیں جانتی کہ تمہاری لائی ہوئی خبر پہ خوشی کا اظہار کروں یا غم کا۔ تمہارے الفاظ یوں ہیں جیسے آبِ حیات میں زہر ملایا گیا ہو۔ میرے شوہر کی محبت میرے لئے شیریں ترین امرت ہے' اور میری حالت پہ ان کی دل گرفتگی تلخ ترین زہر۔" یوں سیتا نے اسے اپنے محسوسات سے آگاہ کیا۔

خوشی اور غمی' دکھ اور مسرت باری باری بنی نوع انسان پر وارد ہوتے ہیں۔ سیتا کی دلجوئی تو ہو گئی مگر وہ اس خیال سے دکھی بھی ہوئی کہ رام اسے بھولا نہیں تھا بلکہ اسی کے بارے میں سوچ سوچ کر اور اسے ڈھونڈ ڈھونڈ کر غم سہ رہا تھا۔

سیتا بولی: "ہم محض کٹھ پتلیاں ہیں جو خوشی اور غم کے دھاگوں سے چلتی ہیں۔ ہم میں سے کوئی بھی ان دھاگوں کی کھینچن سے بچ نہیں سکتا۔ میرے شوہر اور لکشمن اور میں بھی سب اس قانون کے تابع ہیں۔ تم کہتے ہو کہ میرے شوہر گہرے سمندر کے طوفان میں پھنسے ہوئے جہاز کی مانند ہیں۔ اوا وہ یہاں کب آئیں گے؟ پیارے وانر دوست' وہ لنکا' راون اور راکشسوں کو کب فنا کریں گے۔ یہ سب کچھ دو ماہ کے اندر اندر ہونا ضروری ہے۔ برائے خدا' میرے شوہر کو یہ وضاحت کر دینا۔ میرے لئے صرف دو ماہ کی مہلت باقی ہے۔ راون کے چھوٹے بھائی وبھیشن نے اسے راہِ راست پر لانے کی اپنی سی کوشش کر دیکھی ہے۔ اس نے راون سے کہا ہے کہ سیتا کو واپس کر دو اور لنکا اور راکشس نسل کو بچا لو۔ اس کے یہ الفاظ بیکار ثابت ہوئے ہیں۔ میرا دل مضبوط ہے۔ میں جانتی ہوں کہ راون نے فنا کا راستہ اپنایا ہوا ہے۔ میرے شوہر بہت جلد دشمنوں کو شکست دے کر مجھے آزاد کروا لیں گے۔ اس بارے میں مجھے کوئی شک نہیں۔ میرا معصوم دل مجھے یہ کہہ رہا ہے جو جھوٹ نہیں ہو سکتا۔"

سیتا اشکبار آنکھوں کے ساتھ بولتی گئی۔ ہنومان اس کی تکلیف کا منظر برداشت نہ کر سکا۔

ہنومان نے کہا: "ہاں! میں فوراً جا کر رام کو ساتھ لاتا ہوں۔ وہ طاقتور فوج کے ساتھ لنکا آئیں گے۔ لیکن اب آپ دکھ کیوں کرتی ہیں؟ اگر آپ چاہیں تو میری پشت پر سوار ہو

جائیں۔ میں آپ کو سمندر پار کروا کے لمحہ بھر میں رام کے پاس لے جاتا ہوں۔ لمحہ بھر کے لئے بھی میری قابلیت پہ شک نہ کریں۔ جیسے اگنی دیوتا مقدس یگیہ کو اندر تک لے کر جاتا ہے اسی طرح میں بھی آپ کو رام کے پاس پہنچاؤں گا۔ اے پاک دل خاتون' مجھے اپنی خدمت کا موقع دیں۔ میرے اندر نہ صرف آپ کو رام تک پہنچانے بلکہ ساری لنکا کی بنیادیں اکھیڑنے اور اس کے حکمران کو رام کے قدموں میں ڈالنے کی طاقت بھی ہے! جیسے روہنی چاند سے دوبارہ ملتی ہے' اسی طرح آپ بھی میری پشت پہ سوار ہو کر رام سے جا ملیں۔ جس طرح میں یہاں چھلانگ لگا کر آیا ہوں اسی طرح آپ کو لے کر واپس بھی جا سکتا ہوں۔"

ہنومان اپنی محبت اور جوش میں بولتا چلا گیا۔ اور سیتا سوچنے لگی کہ اس کے سامنے کھڑا ہوا یہ ننھا سا بندر اسے سمندر پار کرانے کی امید کیسے لگائے ہوئے ہے۔

ہنومان یہ شک بھانپ گیا' اور اپنی قوتوں کا مظاہرہ کرنے کے لئے کود کر چبوترے سے اترا اور سائز میں بڑھنے لگا۔ سیتا بہت خوش ہوئی۔

لیکن کہنے لگی: "او وایو کے بیٹے! میں تمہاری طاقت کی قائل تو ہو گئی ہوں لیکن یہ مناسب نہیں کہ تم مجھے اٹھا کر لے جاؤ۔ یقیناً راستے میں راکشس تمہیں روکیں گے۔ وہ تمہیں اپنے ہتھیاروں کا نشانہ بنائیں گے۔ تم اپنا دھیان میری حفاظت کرنے پر لگائے رکھو گے' اور جنگ میں توجہ نہ دے سکنے کے قابل نہ ہو سکو گے۔ سورما کو جنگ میں اپنی فتح کا یقین نہیں ہوتا۔ اور اگر تم گر پڑے تو میرا کیا بنے گا؟ اس کے علاوہ سخت مقابلے کے دوران میرا تمہاری پشت پر سے گر نہ پڑنا کیسے یقینی ہو سکتا ہے؟ میں تو پھسل کر سمندر میں نہ گر جاؤں گی؟ یہ بات صاف ظاہر ہے' اس لئے تمہیں مجھے ساتھ لے کر سمندر پار کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے۔ علاوہ ازیں' ہنومان اگر تم مجھے چرا کر واپس لے گئے تو اس سے میرے شوہر کی شجاعت و بہادری پر حرف آئے گا۔ کشتریہ نسل کا وقار متقاضی ہے کہ وہ آ کر یہاں جنگ کریں اور راون کو شکست دے کر مجھے فتح کے انعام کے طور پر حاصل کریں۔ کیا رام مجھے اسی طرح چوری کروائیں گے جیسے راون نے کیا تھا؟ نہیں' میرے بیٹے' فوراً واپس جا کر رام کو لکشمن اور وانر فوج کے ساتھ یہاں لاؤ۔ میرے رام کے تیروں سے لنکا تباہ ہو گا اور راون یم کے پاس جائے گا۔ ان کی فتح یقینی ہے۔ روزِ حشر کے خوفناک سورج کی طرح میرے رام کے تیر بھی راکشس عوام کو جلا کر راکھ کر ڈالیں گے۔"

ہنومان نے کہا: "آپ ٹھیک کہتی ہیں۔ میں اکیلا ہی واپس جاؤں گا۔ لیکن میں رام کو

کیا بتاؤں؟ میں آپ سے ملاقات کے ثبوت کے طور پر کیا نشانی اپنے ساتھ لے کر جاؤں؟"

یہ بات سن کر سیتا کو رام کے ساتھ گزارے ہوئے اپنے تمام پر مسرت دن یاد آ گئے اور اس کی آنکھیں اشک برسانے لگیں۔ اگر اس نے ہنومان کو اور ہنومان نے رام کو کوئی رازدارانہ بات بتائی (جو صرف اسے اور اس کے شوہر کو معلوم ہے) تو رام کو یقین آ جائے گا کہ ہنومان اسے مل کر آیا ہے۔ اس نے آنسوؤں کی جھڑی کے ساتھ اپنی جنگل میں گزاری ہوئی زندگی بیان کی۔

"ایک دن میں اور میرے شوہر دریا کے کنارے کنج میں چہل قدمی کرتے کرتے بہت تھک گئے اور زمین پہ بیٹھ کر کچھ ستانے لگے۔ انہوں نے اپنا سر میری گود میں رکھا اور گہری نیند سو گئے۔ اس دوران ایک کوا آیا اور اس نے بھوکوں کی طرح میری چھاتی پر چونچ ماری۔ میں نے اسے اڑایا مگر وہ بار بار آ کر تنگ کرنے لگا۔ تب میں نے اسے ایک پتھر اٹھا کر مارا، مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ رام کی آنکھ کھلی اور انہوں نے مجھے درد کے مارے روتے دیکھا۔ جب انہیں پتہ چلا کہ محض ایک کوا مجھے ستا رہا ہے تو پہلے وہ میری پریشانی پر ہنسنے لگے۔ لیکن پھر انہوں نے کوے کے مارے ہوئے ٹھونگوں کا نشان دیکھا تو جان گئے کہ یہ پرندہ اصل میں کوئی اسور تھا۔ پرندہ اپنی جان بچانے کی خاطر اڑا، لیکن رام نے ایک تیر چھوڑا جو کوے کے پیچھے پیچھے گیا، اور آخرکار کوے اسور نے رام کے پیروں میں پناہ ڈھونڈی اور معافی مانگنے لگا۔ "انہیں یہ واقعہ بتا دینا۔ او ہنومان! میں زیادہ دن تک انتظار نہیں کر سکتی۔ انہیں کہنا کہ فوراً" آ کر میری جان بچائیں۔"

وہ پھر رونے لگی اور کہا: "ایک اور موقع پر ہم دونوں اکیلے جنگل میں گھوم رہے تھے۔ میں تھک گئی۔ پسینے کے باعث ماتھے کا تلک مٹ گیا۔ میرے شوہر نے یونہی مذاق میں پتھروں میں سے سرخ دھات کا ذرہ لے کر اپنے پیارے ہاتھوں سے میری بھنوؤں کے درمیان لگا دیا۔ ان سے پوچھنا کہ کیا انہیں یہ واقعہ یاد ہے۔"

ماضی کی حسین باتیں یاد کرتے ہوئے حالیہ دکھوں کے بوجھ نے اسے بار بار رلایا۔ وہ کہنے لگی:

"میں رام کو کیا بتاؤں؟ انہیں کیا نہیں معلوم؟ کیا انہیں غضب دلانے کے لئے میرا کچھ کہنا ضروری ہے؟ بس میرے شوہر سے اتنا ہی کہہ دینا کہ میں ان کے قدموں میں ہوں۔ اتنا ہی کافی ہے۔ ان کے پاس لکشمن جیسا سعادت مند اور سورما بھائی موجود ہے۔ اس کا پیارا چہرہ دیکھ کر میرے شوہر کو تو اپنے باپ کی موت کا دکھ بھی بھول گیا تھا۔ پاک دل سورما، پیارا

Scanned and Uploaded By Nadeem

لکشمن اپنی ماں کو چھوڑ کر ہمارے ساتھ چلا آیا اور مجھے اپنی ماں کی طرح سمجھنے لگا۔ اسے کہنا کہ یہاں آ کر میرے دکھوں کا خاتمہ کرے۔"

لکشمن کی شجاعت اور وفاداری کے بارے میں سوچ کر سیتا کی آنکھیں آنسوؤں کے سیلاب میں ڈوب گئیں۔ جب رام سنہری ہرن کا تعاقب کرنے گیا تھا تو کیا اس نے لکشمن کو برا بھلا نہیں کہا تھا؟ اس ناانصافی کے خیال نے سیتا کے دل کو ناقابل برداشت غم سے دوچار کر دیا۔

وہ ہنومان سے جدا ہونے کو تیار نہ تھی، جو عین اس وقت اسے تشفی دینے پہنچ گیا جب وہ اپنی زندگی کا خاتمہ کرنے والی تھی۔ ساتھ ہی وہ یہ بھی چاہتی تھی کہ ہنومان فوراً" واپس جا کر رام کو اس کے متعلق خبر دے۔

آخرکار وہ بولی: "یہ زیور مجھے میری ماں نے شادی پہ دیا تھا اور اسے آنجہانی شہنشاہ نے میرے ماتھے پر لگایا تھا۔ یہ رام کو میری نشانی کے طور پہ دے دینا۔"

یہ کہہ کر اس نے اپنی ساڑھی کے پلو پر لگائی ہوئی گرہ کھولی، مقدس زیور نکالا اور ہنومان کو پکڑا دیا۔ اس نے بڑے ادب کے ساتھ زیور سنبھال لیا۔

زیور ہاتھ میں پکڑنے پر ہنومان فخر اور خوشی سے معمور ہو گیا۔

اس کا دل بہت دور رام کے پاس تھا۔ اس نے خیالوں میں رام کے حضور کے جا کر اسے اپنی تلاش میں کامیابی کا خوش کن پیغام دیا۔ اب لنکا میں محض اس کا جسم موجود تھا۔

سیتا نے کہا: "پیارے دوست، تم رام کو یہاں کی ساری صورتحال بتا دینا، اور اسے فتح پانے میں مدد دینا تمہاری خوش نصیبی ہو گی۔"

ہنومان روانہ ہونے کو تھا کہ سیتا دوبارہ بولی: "پیارے ہنومان، لکشمن اور بادشاہ سوگریو اور دیگر وانر رہنماؤں کو میری جانب سے محبت بھرا سلام پیش کرنا۔ انہیں میری یہ درخواست گزارنا کہ مجھے غم کے سمندر سے نکالنے میں رام کی مدد کریں۔ مجھے امید ہے کہ تم سب سے بڑھ کر مدد و معاون ثابت ہو گے۔"

ہنومان نے جواب دیا: "اپنے دکھوں کو بھول جائیں، پیاری شہزادی۔ رام، لکشمن اور وانر لنکا پر چڑھائی کر کے راکشسوں کو شکست دیں گے۔ وہ یقیناً آپ کو آزاد کرا لیں گے۔"

سیتا نے اسے جاتے ہوئے پھر روک لیا اور کہنے لگی: "کیا تم کچھ دیر یہیں ٹھہر کر آرام نہیں کر سکتے؟ کیا تم فوراً" واپس جاؤ گے؟ تمہارے آنے سے مجھے بڑا اطمینان ملا ہے اور میں اپنے رنج و الم کچھ دیر کے لئے بھول گئی ہوں۔ تمہارے جانے سے میں دوبارہ دکھ میں

ڈوب جاؤں گی۔ تم وسیع و عریض سمندر پار کر کے یہاں آئے ہو۔ رام اور اتنی بڑی فوج اسے کیسے پار کریں گے؟ کیا تم نے اس بارے میں سوچا ہے؟" وہ ایک بار پھر شک و شبہ کا شکار ہو گئی۔

ہنومان نے کہا: "میری ملکہ، آپ دل میں کسی شک کو جگہ نہ دیں۔ کیا آپ سمجھتی ہیں کہ بس ایک میں ہی ایسا بندر ہوں جو سمندر پار کر سکتا ہے؟ مجھ سے بھی زیادہ طاقتور وانر موجود ہیں۔ نہ صرف سوگریو بلکہ اس کی فوج کے بہت سے بندر ساری دنیا کے گرد چکر لگا سکتے ہیں۔ یہ چھوٹا سا سمندر ان کے سامنے کیا وقعت رکھتا ہے؟ ہم میں ہزاروں وانر ایسے ہیں جو آسمان پر گھوم پھر سکتے ہیں۔ کیا آپ یہ سمجھ رہی ہیں کہ انھوں نے اپنے میں سے بہترین کو محض ایک قاصد بنا کر بھیجا ہے؟ محترم خاتون، دکھ نہ کریں، کیونکہ آپ بہت جلد دو طاقتور شہزادوں کو میری پشت پر بیٹھا دیکھیں گی۔ وہ اپنے تیروں کے ساتھ اس شہر کو تباہ کر ڈالیں گے۔ وہ راون اور اس کی ساری نسل کا صفایا کر دیں گے۔ آپ غم کا یہ سمندر پار کر کے دوسرے کنارے پر جائیں گی۔

"خدا آپ پر اپنی رحمت نازل کرے۔ چند روز بعد آپ دونوں شہزادوں کو کمان ہاتھ میں لئے لنکا کے پھاٹکوں پر کھڑا دیکھیں گی۔ آپ کو سارے شہر کے ملبے پر وانر اچھلتے کودتے دکھائی دیں گے۔

"ایک مرتبہ یہ خبر سننے کے بعد وہ ایک لمحہ بھی دیر نہیں کریں گے۔ وہ فوراً" چل پڑیں گے۔ اپنا دل چھوٹا نہ کریں۔" یہ کہہ کر ہنومان جھکا اور جانے کی تیاری کی۔

سیتا پکاری: "رام اور لکشمن کو بتانا کہ میں زندہ ہوں۔ خیال رکھنا کہ وقت ضائع نہ ہو۔ خدا تم پر اپنی رحمت کی بارش کرے۔"

اور ہنومان وہاں سے چلا آیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

لڑائی کی دعوت

سیتا سے رخصت ہونے کے بعد ہنومان کچھ دیر تک باغ کی دیوار پہ بیٹھا رہا اور سوچنے لگا:

"میں ایسا کیا کام کر سکتا ہوں کہ سیتا کو کچھ حوصلہ ملے اور راون کا پرغرور اعتماد متزلزل ہو جائے؟ بہتر ہے کہ میں انہیں اپنی آمد کی نشانی کے طور پر کچھ دے جاؤں تاکہ وہ اپنے انجام کے بارے میں جان جائیں۔

"راون کو خوفزدہ کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اس دوران سیتا کو تنگ کرنے سے باز رہے: خوف ہی ایک ایسی دلیل ہے جسے وہ سمجھ سکتے ہیں۔ راون کی دولت بے پناہ ہے اور اس کے دوستوں کو ورغلایا نہیں جا سکتا۔ سام (بدگمانی پیدا کرنا)، دان (رشوت دینا) اور بھید (پھوٹ ڈالنا) اس معاملے میں کام نہیں آسکتے۔ چنانچہ مجھے انہیں ڈرانے کے لئے کوئی خوفناک بات کرنی چاہئے۔ ہاں، مجھے اپنی واپسی سے پہلے یہ کام ضرور کرنا ہو گا۔"

ایک دم اس کا قد و قامت بڑھنے لگا اور اس نے کنج کو اجاڑنا شروع کر دیا۔ درخت زمین پہ آگرے، تالاب اور لعلی پہاڑ بدہیئت ہو گئے۔ خوبصورت اشوک باغ جلد ایک ملبے کا ڈھیر بن گیا۔ ہرن اور پرندے خوف کے مارے بھاگنے لگے۔ محو نیند راکشسیاں جاگ گئیں اور ناقابل بیان منظر دیکھ کر بہت پریشان ہوئیں۔

دیو قامت ہنومان غضبناک انداز میں باغ کی دیوار پر بیٹھا اپنے چیلنج کے جواب کا انتظار کر رہا تھا۔ کچھ راکشسیاں راون کو یہ خبر دینے کے لئے دوڑیں۔ کچھ نے سیتا کے پاس آکر پوچھا: "یہ قوی الجثہ بندر یہاں کیسے آگیا؟ تمہیں ضرور معلوم ہو گا کہ یہ کون ہے۔ کیا اس نے تمہارے ساتھ کوئی بات کی؟ ہمیں سچ سچ بتاؤ۔ ڈرو مت۔"

"مجھے کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ راکشسوں کی اس دنیا میں کیا کیا ہوتا ہے؟" سیتا نے سوال کے جواب میں سوال کر دیا۔ "یہ بندر بھی غالباً کوئی راکشس ہے، اور تمہیں اس کے بارے میں مجھ سے زیادہ معلوم ہو گا۔"

راکشسیاں بوکھلاہٹ اور خوف کے عالم میں باغ سے بھاگ نکلیں اور انھوں نے راون

کو جا کر اطلاع دی:

"اے بادشاہ! ایک دیو قامت بندر نے شاہی باغ اجاڑ دیا۔ وہ چھپ کر سیتا سے باتیں کر رہا تھا۔"

یقیناً انہوں نے یہ نہ بتایا کہ وہ خود سوئی پڑی تھیں جس کی وجہ سے سیتا کو بندر سے باتیں کرنے کا موقع مل گیا۔

راکشسیوں نے مزید کہا: "ہم نے سیتا سے کچھ اگلوانے کی بھرپور کوشش کی۔ ہم نے پوچھا کہ وہ کون ہے اور یہاں کیسے آیا۔ لیکن اس نے کوئی بھی جواب دینے سے انکار کر دیا۔ آپ اس مخلوق کو پکڑ کر قتل کر دیں۔ کسی طاقتور جنگجو کو بھیجیں۔ خوبصورت کنج مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔ صرف سم سوپ درخت سلامت ہے جس کے نیچے سیتا بیٹھی تھی۔ اس کی پھیلی ہوئی شاخوں کو کوئی نقصان نہیں ہوا۔ تالابوں اور درختوں کو تباہ کر دینے والے بندر نے سیتا کے درخت کو چھوڑ دیا۔ اس کی ضرور کوئی وجہ ہے۔ ہمیں شک ہے کہ وہ کوئی عام بندر نہیں۔ اسے ضرور آپ کے دشمنوں اندر یا کبیر نے بھیجا ہو گا۔ یا کیا اس کا تعلق رام سے نہیں ہو سکتا؟ یہ بندر سیتا سے بات کرنے کی جرات کیسے کر سکتا تھا؟ وہ ضرور رام کا قاصد ہو گا۔ اس خوفناک وحشی کو پکڑنے کے لئے اپنے جنگجوؤں کو بھیجیں۔"

راون یہ سن کر بہت غصے میں آیا کہ اس کا پسندیدہ باغ، جو صرف ملکاؤں کے لئے مخصوص تھا، تباہ ہو چکا ہے۔ اس کی آنکھیں سرخ انگاروں کی طرح دہکنے لگیں۔

وہ اپنے محافظوں کی طرف مڑا اور انہیں حکم دیا کہ "فوراً" جا کر دیو بندر کو مار دیں۔

بادشاہ کے حکم پر عملدرآمد کے لئے ایک طاقتور دستہ مسلح ہو کر روانہ ہوا۔

خوفناک ایلچی

راکشس جنگجوؤں نے حیرت کے ساتھ ایک دیو قامت وانر کو باغ کی دیوار پر بیٹھے دیکھا جو ان کی نظر پڑتے ہی مزید بڑھنے لگا تھا۔

"اوہ تم آ گئے ہو؟" یہ کہہ کر وہ نیچے کودا؟ زمین پر اپنی دم پٹخی اور اپنی زور دار گرج سے تمام گرد و پیش کو ہلا کر رکھ دیا۔ اس نے دروازے سے لوہے کی ایک بہت بڑی سلاخ نکالی اور راکشسوں پر حملہ آور ہوا۔

وہ تمام سمتوں میں اچھلا کودا اور سلاخ مار مار کر راکشسوں کو زمین پر لٹا دیا۔ یہ کام ختم کر کے وہ دوبارہ پھاٹک کے ستونوں پر جا بیٹھا اور زبردست انداز میں دھاڑا۔

"رام زندہ باد! لکشمن زندہ باد!" اس نے نعرے لگائے۔ "بادشاہ سوگریو زندہ باد! لنکا کے راکشسو، تمہارا انجام قریب ہے۔ عظیم سورما رام، لکشمن اور بادشاہ سوگریو نے تمہیں تباہ کرنے کے لئے مجھے یہاں بھیجا ہے۔ ہزاروں کی فوجیں لے کر آ جاؤ۔ میں یہاں تمہیں نیست و نابود کرنے کے لئے تیار کھڑا ہوں۔ میں نے سیتا کا آشیرباد حاصل کیا ہے۔ اور اب میں تمہارا شہر تباہ کرنے جا رہا ہوں۔"

سارا شہر اس کے گرج دار الفاظ سن کر خوف سے کانپ گیا۔ جب راون کو خبر ملی کہ ہنومان کے مقابلہ پر بھیجے گئے جنگجو مارے جا چکے ہیں تو اس کی آنکھیں غصے اور حیرت کے باعث کھلی کی کھلی رہ گئیں۔

"تم کیا کہہ رہے ہو؟" وہ بولا اور جمبو مالی کو بلوایا۔ یہ لاثانی جنگجو پرہست کا بیٹا تھا۔ راون نے اسے حکم دیا، "فوراً" جاؤ! اس بندر کو سبق سکھا کر مجھے اطلاع کرو۔"

راکشس جمبو مالی نے زرہ پہننے اور ہتھیار سنبھالنے میں کچھ وقت لیا۔ دریں اثناء ہنومان آرام سے نہ بیٹھا رہا۔ وہ پارک میں ایک مندر کی چھت پر چڑھ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کا جسم کسی فلک بوس سنہری پہاڑ کی طرح جگمگا رہا تھا۔

ہنومان کی دھاڑوں نے سارے راکشسوں پر خوف طاری کر دیا۔

"زندہ باد رام! زندہ باد لکشمن! زندہ باد بادشاہ سوگریو! میں کوشل کے بادشاہ کا قاصد بن

Scanned and Uploaded By Nadeem

کر آیا ہوں۔ میں لنکا کی اینٹ سے اینٹ بجا دوں گا۔ میں وایو کا بیٹا ہنومان رام کے دشمنوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ جان لو کہ میں ایک ہزار راونوں کو بھی شکست دینے کے قابل ہوں۔ میں راکشسوں کو بڑے بڑے پہاڑ اور درخت مار مار کر کچل دوں گا۔ یہی میرا یہاں آنے کا مقصد ہے!"

مندر کے محافظوں نے ہتھیار اٹھائے اور ہنومان پر حملہ کیا۔ وہ نیچے کودا اور مندر کا ایک بڑا ستون توڑ کر یم کی طرح کھڑا ہو گیا۔ اس نے ستون کو کسی کھلونے کی مانند گھما کر مارا اور محافظوں کو قتل کر دیا۔ مندر منہدم ہو گیا۔ جب ہنومان نے ستون زمین پر مارا تو اس میں سے چنگاریاں نکلیں۔

ہنومان بلند آواز میں بولا' "سوگریو کی فوج میں مجھ سے بھی زیادہ طاقتور بندر موجود ہیں اور وہ جلد ہی یہاں پہنچ جائیں گے۔ تم' تمہارا بادشاہ اور شہر ان کے ہاتھوں ملیا میٹ ہو گا۔ تمہارے بادشاہ نے اکشواکو نسل کے بادشاہ کی دشمنی مول لی ہے نا؟ لنکا کا خاتمہ قریب ہے۔ تباہی راکشسوں کی منتظر ہے۔ موت کا دیوتا راون کے پاس پہنچنے والا ہے۔"

آخرکار جمبو مالی وہاں پہنچ گیا۔ بڑی بڑی شعلہ بار آنکھوں' کریہہ دانتوں' قرمزی لباس' بھاری بھرکم زیور والے جمبو مالی نے ہاتھ میں کمان اٹھا رکھی تھی اور تلوار پہلو پر لٹک رہی تھی۔ وہ طوفان باد و باراں کی طرح اپنا رتھ چلاتا ہوا آیا۔

ہنومان نے اس پر نظر ڈالی اور تیار ہو گیا۔

اپنے رتھ میں سوار جمبو مالی نے دیوار پہ بیٹھے ہنومان کو کچھ تیروں کا نشانہ بنایا۔ اس کے چہرے پر زخم آئے اور خون بہنے لگا۔ یوں لگتا تھا جیسے آسمانوں پر سرخ کنول اچانک کھل اٹھا ہو۔ زخموں نے اسے اور بھی طیش دلایا اور اس نے ایک بڑا سا پتھر اٹھا کر رتھ پر دے مارا۔

پھر اس نے سال کا ایک درخت اٹھا کر جمبو مالی پر پھینکا' اور اس کے بعد اسے لوہے کی ایک بہت بڑی سلاخ کا نشانہ بنایا۔ جمبو مالی کا جسم ریزہ ریزہ ہو گیا۔

اس جنگ کا حال راون کو سنایا گیا۔ وہ دم بخود رہ گیا۔ وہ اپنے آپ سے بولا: "یہ تو واقعی حیرت انگیز بات ہے۔ یہ قاتل وحشی محض ایک بندر نہیں۔ یہ میرے پرانے دشمنوں کی بنائی ہوئی کوئی نئی مخلوق ہے۔"

اور اس نے سورماؤں کو حکم دیا کہ فوراً" ایک بہت بڑی فوج لے کر جائیں اور اس بندر کو قید کر کے پیش کریں۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

راکشس سورما رتھوں پر مشتمل ایک طاقتور فوج لے کر گئے۔ انہوں نے ہنومان پر بھرپور حملہ کیا جو پھاٹک کے اوپر بیٹھا تحقیر آمیز قہقہے لگا رہا تھا۔ انہوں نے اس پر آتشیں تیروں کی بارش کر دی مگر بے سود۔ ہر تیر لگنے کے بعد وہ قد و قامت میں اور بھی زیادہ بڑا اور غضبناک نظر آنے لگا۔ پھر اس نے آس پاس سے پتھر' بڑے بڑے درخت جمع کر کے راکشسوں کی ساری فوج تباہ کی۔ زندہ بچنے والے بھاگ گئے۔

تب ہنومان فاتحانہ انداز میں دھاڑا اور سارے لنکا شہر کو دہلا کر رکھ دیا۔ وہ دوبارہ باغ کے سنگین پھاٹک کے اوپر جا بیٹھا۔

ہنومان کو پکڑنے کے لئے بھیجی ہوئی فوج کا عبرت ناک انجام پتہ چلا تو پہلی مرتبہ راون کے دل میں خوف نے جھانک کر دیکھا۔

راون نے پریشان ہو کر سوچا: "ایک چھوٹے سے بندر کا اتنی زیادہ بربادی پھیلانا واقعی غیر معمولی ہے۔ یہ یقیناً دیوتاؤں کی میرے خلاف ایک سازش ہے۔"

لیکن اس نے اپنی تشویش کو اپنے تک ہی رکھا اور دیوانہ وار ہنسا۔

راون نے اپنی وسیع و عریض مجلس مشاورت پر نظر ڈالی۔ اس کا سورما بیٹا اکش سب سے آگے جنگ کے لئے بے قرار کھڑا تھا۔ مغرور باپ نے اسے دشمن کے خلاف جنگ پر جانے کا حکم دیا۔

نوجوان' توانا' طاقتور اور بہادر اکش فتح کا عزم لے کر ایک چمکدار رتھ میں روانہ ہوا۔

○

ہنومان قید میں

راون کے جوان بیٹے نے یہ سنہری رتھ تپسیا کے ذریعہ حاصل کیا تھا۔ جب اس نے پھاٹک کے اوپر بیٹھے ہنومان کو دیکھا تو اس کے شاندار جسم سے بہت متاثر ہوا۔ اسے محسوس ہوا کہ یہ دشمن اس کے شایان شان ہے۔ اس نے اپنی ساری طاقت اور بہادری کو مجتمع کر لیا۔

اکش نے ہنومان کو تیر مارے جنھوں نے اسے زخمی کر دیا۔ لیکن ہنومان کی طاقت اور بھی بڑھ گئی اور وہ زیادہ پرجلال نظر آنے لگا۔ وہ بھی نوجوان راکشس کی طاقت سے خوش تھا۔

دونوں کے درمیان بڑی زبردست جنگ ہوئی۔ سینکڑوں تیر ہوا میں سنسناتے ہوئے آئے اور ہنومان کے چٹان نما جسم پر لگے۔ وہ تیروں سے بچتا بچاتا اکش کے قریب آ گیا۔ ہنومان اکش کے جذبے اور بہادری کا معترف تھا اور اسے قتل کرنے سے باز رہنا چاہتا تھا۔ لیکن اکش کا غیض و غضب بڑھتا ہی جا رہا تھا' اور اسے زیادہ موقع دینے میں دانائی نہ تھی۔ آخرکار ہنومان نے اپنے دل کو سخت کیا اور نوجوان کو مارنے کا عزم کر لیا۔

وہ دوبارہ اکش کے رتھ پر جھپٹا اور اسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ گھوڑے گر کر مر گئے۔ راکشس شہزادہ اب زمین پہ کھڑا تھا۔ مگر وہ کسی پریشانی کے بغیر ہوا میں بلند ہوا اور تیر و تلوار کے ساتھ ہنومان پر حملہ کیا۔ فضاء میں زبردست لڑائی ہوئی۔ آخرکار اکش کی ہڈیاں ترخ گئیں اور وہ مردہ حالت میں زمین پہ آ رہا۔

ہنومان کے ہاتھوں شہزادے کی موت کا سن کر راون غصے کے مارے کانپ اٹھا مگر خود پہ قابو پا کر اپنے بیٹے اندرجیت کو بلایا جس نے اندر کے خلاف فتح حاصل کی تھی۔

اس نے کہا: "تم تمام ہتھیاروں پر مہارت رکھتے ہو۔ تم نے دیوں اور اسوروں کو جنگ میں ہرایا ہے۔ تم نے اپنے تپوں کے ذریعہ برہمہ کو زمین پر بلایا اور اس سے برہم استر وصول کیا۔ دنیا میں کوئی سورما تمہاری مدافعت نہیں کر سکتا۔ تھکن تمہارے پاس تک نہیں

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

آتی۔ تم نے تپسیا کے ذریعہ طاقت حاصل کی۔ تمہارے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں۔ معاملہ فہمی میں کوئی بھی تم پر سبقت نہیں رکھتا۔ مندر کے محافظ جمبو مالی' ہماری فوج کے پانچ سالار اور تمہارا پیارا بھائی اکش اس خوفناک دشمن کے ہاتھوں قتل ہو چکے ہیں جس نے ایک بندر کے روپ میں ہم پر حملہ کیا' اور اب تمہیں اس سے بدلہ لینا ہو گا۔ اسے کمتر نہ سمجھو۔ لگتا ہے کہ اسے ہتھیاروں کے ذریعہ شکست نہیں دی جا سکتی۔ کشتی میں اسے ہرایا نہیں جا سکتا۔ اس لئے اچھی طرح سے غور کر لو کہ کیا کرنا چاہیے۔ فتح پا کر واپس لوٹنا۔ تپسیا کے ذریعہ تمہارے حاصل کئے ہوئے استر اس موقع پر کام آ سکتے ہیں۔ پوری توجہ اور یکسوئی کے ساتھ لڑائی کرنا۔ جیت تمہاری ہو گی۔"

دیوتاؤں جیسے پرنور اندرجیت نے اپنے باپ کا حکم قبول کیا اور آداب کرنے کے بعد بڑے ذوق و ہمت کے ساتھ اشوک باغ کی جانب چل دیا۔

چار خوفناک شیر اندرجیت کا رتھ کھینچ رہے تھے۔ وہ رتھ پہ کھڑا اپنا کمان پکڑے آ رہا تھا۔ اس کا رتھ مون سون کی ہواؤں جیسا لگتا تھا۔ اس کی کنول جیسی آنکھوں میں فتح کی چمک تھی۔

ہنومان نے جب رتھ کو اپنی جانب آتے دیکھا تو خوشی سے مسرور ہو گیا۔ اندرجیت بھی لڑائی کا ماہر تھا' اس نے اپنی کمان کھینچ کر ہنومان کا نشانہ لیا ایک زبردست لڑائی ہونے کی اطلاع پا کر ناگ' یکش اور سدھ نظارہ کرنے کے لئے آسمان پر جمع ہو گئے۔

ہنومان اندرجیت کو دیکھ کر دھاڑا اور اپنے قد و قامت میں مزید اضافہ کر لیا۔ راکشس جنگجو نے خاموشی کے ساتھ اپنے تیر چلائے۔ تیروں کی برسات یوں ہونے لگی جیسے دیوتاؤں اور ان کے کٹر اسوروں کی لڑائی ہو رہی ہو۔ ہنومان آسمان پر بلند ہوا اور بجلی جیسی تیزی کے ساتھ تیروں کو نیچے پھینک دیا۔ اس کی دھاڑ پورے شہر میں گونج رہی تھی۔

لڑائی کی شدت میں اضافہ ہوتا گیا اور سب تماشائی حیرت زدہ کھڑے تھے۔ مہارت اور طاقت میں دونوں جنگجو برابر کی چوٹ تھے۔ کئی مرتبہ زخمی ہونے کے باوجود ہنومان کی طاقت میں کمی کا کوئی نشان ظاہر نہ ہوا۔ چنانچہ' اندرجیت نے عزم کیا کہ: میرے تیر اس بندر کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ میرے باپ کا کہنا درست نکلا۔ صرف برہم استر کے استعمال سے ہی اسے قید کیا جا سکتا ہے۔

راکشس شہزادے نے برہم استر پھینکا۔ اسے چھوتے ہی وانر سورما بے بس ہو گیا۔

ہنومان کو سارے واقعے کا علم ہو گیا۔ اس نے خود سے کہا: "میں برہم استر کے اثر میں ہوں۔"

اسے برہما سے حاصل کی ہوئی ایک عنایت یاد آئی: یہ ہتھیار تم پر صرف ایک مہورت (48 منٹ) تک کارگر رہے گا۔ اس نے سوچا' "میں کسی سنگین خطرے سے دوچار نہیں ہوں۔ چلو دیکھتے ہیں کہ اس بے دست و پا حالت میں راکشس میرے ساتھ کیا کرتا ہے۔ یوں بھی مجھے بطور قاصد اپنا کام کرنے کا زیادہ بہتر موقع مل جائے گا۔"

لافانیت کا تحفہ وصول کرتے وقت برہما کی دی ہوئی ہدایت کے مطابق اس نے برہم استر کے سامنے ہار مان لی اور زمین پر بے حس و حرکت لیٹ گیا۔ لیکن اس کی تمام صلاحیتیں بدستور قائم تھیں۔

جب ہنومان زمین پہ بے بس حالت میں پڑا نظر آیا تو اب تک خوف کے مارے دبکے ہوئے راکشس اس کے گرد جمع ہو گئے اور خوشی میں ناچتے ہوئے اسے برا بھلا کہنے لگے۔ وہ اپنے شہزادے کی تعریف میں نعرے لگا رہے تھے۔

وہ چلائے: "آؤ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیں!" "آؤ اسے کھا جائیں!" "آؤ اسے گھسیٹ کر راون کے پاس لے چلیں۔" وہ مختلف قسم کی آراء دیتے رہے۔

ان میں سے چند ایک خوفزدہ ہو کر بولے۔ "یہ صرف مکر کر رہا ہے۔ وہ ایک دم اٹھ کر حملہ کر دے گا۔" لہٰذا وہ پٹ سن اور ناریل کے بالوں سے بٹے ہوئے رسے لائے اور اسے مضبوطی سے باندھ کر بولے: "اب ہم نے اسے باندھ دیا ہے' آؤ اسے راکشسوں کے بادشاہ کے پاس گھسیٹ کر لے چلیں۔"

اندرجیت کو یہ بات دیر سے معلوم ہوئی اور وہ راکشسوں کو اس احمقانہ غلطی سے روک نہ پایا۔

اس نے افسوس کے ساتھ کہا۔ "انہوں نے میرا سارا کام بے کار کر دیا۔ ان بیوقوفوں کو مافوق الفطرت ہتھیاروں کے رموز کا علم نہیں۔ اسے رسوں سے یوں باندھنے کے باعث برہم استر کی طاقت زائل ہو گئی ہے۔ جب جسم کے سارے جوڑ مل جائیں تو منتر بے اثر ہو جاتا ہے۔ اب ہنومان صرف رسوں کی گرفت میں ہے' جنہیں وہ کسی بھی وقت توڑ ڈالے گا'

Scanned and Uploaded By Nadeem

اور برہم استر دوسری مرتبہ استعمال نہیں کیا جا سکتا۔"

ہنومان بھی یہ بات سمجھ گیا' اور اسے معلوم تھا کہ اب وہ جب چاہے' آزاد ہو سکتا ہے۔

لیکن اس نے راون سے ملنے اور بات کرنے کے لئے اسے ایک اچھا موقع خیال کیا۔ اس نے بڑے تحمل کے ساتھ راکشسوں کی ٹھوکریں اور گالیاں برداشت کیں اور چپ چاپ گھسٹتا گیا۔ وہ اسے گلیوں میں گھسیٹ رہے تھے عورتیں اور بچے اسے دیکھنے آئے اور اس کا مذاق اڑانے لگے۔

لنکا میں آگ

راکشس ہنومان کو راون کے دربار میں لے گئے اور اسے بادشاہ کے سامنے پیش کیا۔
ہنومان نے اپنی تکلیف اور توہین کو بھول کر غضبناک نظروں کے ساتھ اس دیو بادشاہ کو دیکھا۔ راون نے اس پر نظر ڈالی تو اس کے دل میں رحمدلانہ جذبات پیدا ہو گئے۔
سنہری رنگ کے ریشمی لبادے میں ملبوس اور سر پہ شاہی تاج رکھے ہوئے' زیوروں سے لدا پھندا راون وہاں شان و شوکت کی تصویر بنا بیٹھا تھا۔ اس کا کالا جسم شاہی نشانوں سے چمک رہا تھا۔ سارے دربار میں سونے' چاندی' ہیروں اور موتیوں کی چمک تھی۔
غصے' حیرت اور رحم سے لبریز ہنومان نے سوچا: "افسوس! اگر صرف یہ ایک شخص دھرم کی راہ سے نہ ہٹا ہوتا تو اندر بھی اس کی ہم سری نہیں کر سکتا تھا۔ کیا خوبصورت جسم' آب و تاب اور طاقت ہے! اپنی حاصل کردہ عنایت کے غرور میں یہ غلط راہوں پر جا نکلا اور اپنی عظمت کھو بیٹھا۔"

ہنومان ان خیالات میں کھویا ہوا تھا کہ راون نے اپنے وزراء سے مخاطب ہو کر کہا: "اس بدبخت سے معلوم کرو کہ یہ کون ہے' کہاں سے آیا ہے' اسے کس نے اور کیوں لنکا بھیجا ہے۔ اسے کہو کہ سچ سچ بتائے۔"

بادشاہ کے حکم پر پرہست نے ہنومان سے سوال کیا۔ "او وانر' خوف نہ کرو! اگر تم نے سچ بتایا تو سزا سے بچ جاؤ گے۔ کیا تمہیں اندر نے یہاں بھیجا ہے؟ یا کیا تم کبیر کے ملازم ہو؟ تم کس کے حکم پر یہاں آئے ہو؟ سچ بول کر اپنی جان بچاؤ۔ تم اس روپ میں یہاں کیوں آئے ہو؟ یاد رکھو' کچھ چھپانا نہیں!"

ہنومان نے راون کی طرف رخ کر کے کہا:

"مجھے یہاں کبیر اور نہ ہی اندر نے بھیجا ہے۔ میں ایک وانر ہوں۔ میں راکشس بادشاہ کو دیکھنے یہاں آیا ہوں۔ اسی لئے میں نے باغ کو تباہ کیا۔ ورنہ میں بادشاہ کے حضور نہ آ سکتا۔ اور چونکہ انہوں نے مجھ پر حملہ کر کے مجھے مارنے کی کوشش کی اس لئے میں نے

اپنے دفاع میں انہیں قتل کیا۔ میں وانر بادشاہ سوگریو کا قاصد بن کر یہاں آیا ہوں۔ او راکشس بادشاہ' میرے آقا تمہیں اپنا بھائی سمجھتے ہیں اور انہوں نے تمہیں سلام بھیجا ہے۔
ایودھیا کے بادشاہ دسرتھ کا مشہور بیٹا رام چندر میرے بادشاہ سوگریو کا دوست بن گیا ہے۔ اس نے بالی کو قتل کر کے سوگریو کو بادشاہت دلوائی۔ ایودھیا کے تخت کا وارث رام چندر جب اپنے باپ کا وعدہ پورا کرنے کے لئے ڈنڈک جنگل میں دن گزار رہا تھا تو اس کی اکیلی بیوی کہیں کھو گئی' اور رام د لکشمن کے ایماء پر بادشاہ سوگریو نے مجھے اس کی تلاش میں ساری دنیا کھنگالنے بھیجا ہے۔ میں اسی مقصد کے تحت لنکا میں آیا اور نیک شہزادی کو ڈھونڈ نکالا۔ او راکشسوں کے آقا' میں تمہارے ساتھ ایک بھائی بادشاہ کے قاصد کی حیثیت سے بات کر رہا ہوں۔ میں تمہارے ساتھ ایودھیا کے شہزادے کے وفادار خادم کے طور پر بھی مخاطب ہوں۔ تم جانتے ہو کہ شہزادی سیتا کا اغواء نہایت بزدلانہ اور خلاف دھرم اقدام ہے۔ اس کی وجہ سے یقیناً تمہاری نسل اور سلطنت برباد ہو جائے گی' بشرطیکہ تم اپنی غلطی پر اڑے رہے۔ سیتا شہزادے کو واپس دے کر معافی مانگ لو۔ یوں سمجھو کہ سیتا کی صورت میں تمہاری موت یہاں آئی ہے۔ زہر کو کھانا سمجھ کر نہ کھاؤ۔ تم اچھی طرح جانتے ہو کہ کسی دوسرے کی بیوی کی خواہش کرنے سے تمہارے تمام تپ ضائع جائیں گے اور تمہاری طاقت ختم ہو جائے گی۔ رام کے قدموں میں پناہ لینا ہی اب تمہاری آخری راہ ہے۔ رام کی دشمنی مول لے کر اپنی بربادی کو آواز نہ دو۔ تمہاری حاصل کردہ عنایات رگھو نسل کے شہزادے کے خلاف کچھ کام نہیں آئیں گی۔ اچھی طرح خود کو لاحق خطرے پر سوچ بچار کر لو۔ وانر بادشاہ کے اس ناچیز قاصد کی بات کو غور سے سنو۔ درست راہ پر واپس لوٹ آؤ اور فلاح پاؤ۔ بھائی بادشاہ کے یہ الفاظ سچ اور تمہاری بھلائی کے لئے ہیں۔"
ہنومان نے یہ کرخت دھمکی بلند اور واضح آواز میں دی۔ راکشس بادشاہ کی آنکھیں غصے کے باعث سرخ ہو گئیں اور اس نے حکم دیا کہ ہنومان کو فوراً قتل کر دیا جائے۔
دبھیشن نے نکتہ اٹھایا کہ ایک بادشاہ کے ایلچی کو قتل کرنا درست نہیں ہو گا:
"بادشاہوں کے قانون کے مطابق ایلچیوں اور قاصد کو کسی بھی صورت میں مارنے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ اس کے اعضاء کاٹ سکتے ہیں' اذیتیں دے سکتے ہیں' لیکن مار نہیں سکتے۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

راون نے پوچھا: "اتنے سنگین جرائم کے مرتکب قاصد کو قتل کرنے میں کیا خرابی ہے؟"

وبھیشن نے مناسب نرمی کے ساتھ جواب دیا: "اس کا جرم چاہے کتنا ہی سنگین ہے لیکن وہ دوسروں کے حکم پر کیا گیا۔ اس کے آقاؤں کو چھوڑ دینا اور اس محض ایک قاصد کو قتل کرنا کیا درست اور مفید ہے؟ آئیں مل کر اسے بھیجنے والوں کو سزا دینے کا کوئی طریقہ سوچیں۔ انہیں یہاں لا کر مناسب سزا دینا ضروری ہے۔ اگر اسے مار دیا گیا تو ہمارے اصل دشمنوں کے یہاں پہنچنے کا کیا امکان باقی رہ جائے گا؟ دوسری طرف' اگر اسے زندہ سلامت واپس بھیج دیا گیا تو وہ یہاں آ کر ہم پر حملہ کر دیں گے۔ تب انہیں ہمارے ہاتھوں قرار واقعی سزا مل سکے گی۔"

راون مان گیا' اور بولا: "تو ٹھیک ہے' بندر کا سب سے قیمتی اثاثہ اس کی دم ہوتی ہے۔ اس کی دم کو آگ لگا دو اور واپس بھیج دو۔"

راکشس بادشاہ کی یہ بات سن کر اس کے خادم ہنومان کو باہر لے گئے۔ انہوں نے اس کی دم کو دھجیوں میں لپیٹا۔ دم کا سائز بڑھ گیا۔ وہ مزید کپڑا لا لا کر لپیٹتے رہے۔ انہوں نے کپڑے پر تیل چھڑک کر آگ لگا دی۔

بندھے ہوئے ہنومان کو جلتی ہوئی دم کے ساتھ لنکا کی گلیوں میں گھمایا گیا۔

"وہ جا رہا ہے ہمارے شہر میں نقب لگانے والا چور!" عورتوں اور بچوں نے اس پر حملے کیے۔

اشوک باغ میں راکشسیوں نے سیتا کو بتایا: "جس بندر کے ساتھ تم خفیہ باتیں کر رہی تھی' کیا تمہیں معلوم ہے کہ اس کا کیا حشر ہو رہا ہے؟ انہوں نے اس کی دم پر تیل میں بھیگا کپڑا باندھ کر آگ لگا دی ہے۔ اس کی دم شعلوں میں گھری ہوئی ہے۔ وہ اسے باندھ کر سارے شہر میں پھرا رہے ہیں۔"

انہوں نے سیتا کو کہانی سنائی اور حقارت کے ساتھ ہنسنے لگیں۔

سیتا نے آگ جلائی اور آگ کے دیوتا سے پرارتھنا کی: "او اگنی! اگر میرے اندر کوئی نیکی اور اچھائی' کوئی پاکیزگی موجود ہے تو اس کے صدقے ہنومان کی آگ ٹھنڈی کر دے' اسے کوئی نقصان نہ پہنچا۔"

ہنومان نے توہین اور ذلت برداشت کی اور خاموشی کے ساتھ ایک سے دوسری گلی میں جاتے ہوئے مشاہدہ کرتا رہا۔۔۔۔ راکشسوں نے اپنی عورتوں کو محظوظ کرنے کی خاطر اسے تمام گلی محلوں میں پھرایا۔ اور ہنومان نے فصیل بند شہر کے تمام راز جان لیے۔

اس نے سوچا: "لیکن یہ کیسا معجزہ ہے کہ تیل میں بھیگے ہوئے کپڑے جل تو رہے ہیں لیکن آگ مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچا رہی؟ لگتا ہے کہ رام کے مقصد کی خاطر تکالیف اٹھانے والوں پر عناصر بھی مہربان ہیں۔ کیا پہاڑ نے سمندر میں سے بلند ہو کر مہمان نوازی کی پیشکش نہیں کی تھی؟ حتیٰ کہ اب اگنی دیوتا بھی مجھ پر رحمت نازل کر رہا ہے۔ یا ہو سکتا ہے کہ اگنی میرے باپ وایو کا دوست ہونے کی وجہ سے مہربان ہو گیا ہو۔ اب میرے خیال میں مجھے اس نادر موقع سے فائدہ اٹھا کر ان راکشسوں کو خدا کا خوف دلانا چاہیے۔"

اس نے ایک دم اپنا جسم سکیڑا اور اپنے گرد لپٹے ہوئے رسوں میں سے نکل کر دوبارہ بڑا ہو گیا۔ اس نے اپنی آگ لگی دم کے ساتھ ایک اونچی عمارت کی چھت پر چھلانگ لگائی' وہاں سے ایک ستون اکھیڑ کر زور سے گھمایا اور تمام تماشائیوں کو دم بخود کر دیا۔

پھر وہ ایک سے دوسرے مکان پر کود کر انہیں آگ لگانے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں تیز ہوا چلنے لگی اور سارا شہر شعلوں کی لپیٹ میں آ گیا۔

کسی نے کہا: "یہ بندر یم کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا۔" دیگر بولے: "نہیں' یہ ضرور اگنی دیوتا کا بیٹا ہو گا۔" اور وہ سب اپنے جلتے ہوئے گھر چھوڑ کر بھاگے۔

ان گھروں کو جلتا دیکھ کر ہنومان کو اپنے ساتھ ہونے والا سلوک یاد آیا اور وہ بہت خوش ہوا۔ وہ تری کوٹ پہاڑ کی چوٹی پر جا بیٹھا اور بڑے سکون کے ساتھ شہر سے اٹھتے ہوئے شعلوں کا نظارہ کرنے لگا۔

پھر وہ سمندر میں گیا اور دم کی آگ بجھائی۔

اس نے بے اختیار دکھ کے ساتھ کہا: "ہائے! ہائے! یہ میں نے کیا کر دیا؟ میں غصے میں آ کر اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھا۔ اگر کوئی اپنے غصے پر قابو نہیں رکھ سکتا تو تمام طاقت' مہارت اور دیگر خوبیوں کا کیا فائدہ؟ میری لگائی ہوئی اس آگ میں سیتا بھی جل گئی ہو گی۔ میرے غصے نے میرا اصل مقصد ہی تمام کر دیا۔ افسوس' اس زمین پر میرے جیسا کوئی بیوقوف کوئی پاپی نہیں۔ راکشسوں کے خلاف میرے غصہ کا نتیجہ سیتا کی موت کی صورت

Scanned and Uploaded By Nadeem

میں نکلا۔ مجھے یہیں اور اسی وقت اپنی زندگی اور ندامت کا خاتمہ کرنا ہو گا!"

تب اس نے آسمان پر کچھ آوازیں سنیں۔ چارن اور یکش خوش ہو کر آپس میں کہہ رہے تھے' "کیسا معجزہ ہے! ہنومان کی طاقت کا اقبال بلند ہو! سیتا والی جگہ کے سوا سارا لنکا شہر جل رہا ہے!"

اس آسمانی گفتگو کو سن کر ہنومان کی جان میں جان آئی۔ "سیتا نے خود کو بچا لیا ہے۔ اس نے مجھے بھی بچا لیا' اسی کی پاکیزگی اور طاقت نے مجھے آگ سے محفوظ رکھا۔ آگ اس پاکیزگی کی دیوی کی شان میں گستاخی کیسے کر سکتی ہے؟ ناری کو نار بھلا کیا کہے گی؟ میری لگائی ہوئی آگ سیتا کے قریب بھی نہیں جا سکتی۔ اور کیا یہی رام کا مقصد نہیں تھا؟ کیا ساگر دیوتا اور مائی ناک پہاڑ میری مدد کو نہیں آئے تھے؟"

یہ سوچ کر ہنومان دوبارہ سیدھا اشوک باغ میں گیا۔ وہاں سم سوپ درخت کے نیچے اس نے سیتا کو صحیح سلامت بیٹھے دیکھا اور سکھ کا سانس لیا۔

وہ خوشی کے عالم میں سیتا کے سامنے جھکا اور بولا: "اے ماں! میں نے آپ کو بحفاظت اور سلامت دیکھا ہے۔ یہ آپ کی قوت اور میری خوش بختی ہے۔ اب مجھے جانے کی اجازت دیں۔"

اور سیتا نے کہا: "تم واقعی سورما ہو۔ تمہارے لئے کچھ بھی ناممکن نہیں۔ دیکھنا' میرے شوہر بہت جلد یہاں آ کر راکشسوں کا خاتمہ کریں گے اور مجھے چھڑائیں گے۔ تم ہی میرا سہارا ہو۔ یہ کام تم اکیلے ہی کر سکتے ہو۔"

ہنومان بولا: "یقین رکھیں! سوگریو رام و لکشمن کے ہمراہ بہت جلد یہاں موجود ہوں گے۔ راون اور اس کا لشکر نابود ہو جائے گا۔ شہزادہ خوشی خوشی واپس ایودھیا جائے گا۔ غم نہ کریں۔ خدا آپ پر اپنی رحمت نازل کرے۔"

یوں ہنومان سیتا کو دلاسہ دے کر رخصت ہوا۔ وہ ساحل سمندر پر گیا اور ارشٹ نامی خوبصورت پہاڑ پہ چڑھ کر فضاء میں بلند ہوا۔

راستے میں اس نے مائی ناک پہاڑ کو اپنا منتظر پایا۔ اس نے محبت کے ساتھ اسے تھپکی دی' لیکن رکا نہیں۔ وہ تیر کی طرح اڑتا ہوا سیدھا دوسرے کنارے پہ گیا اور زور دار انداز میں دھاڑا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

درین اثناء وانروں نے اسے آسمان پر پرواز کر کے آتے ہوئے دیکھ لیا تھا اور وہ جمع ہو کر چلانے لگے: "وہ آ گیا ہے! وہ آ گیا ہے!"

اس سے کچھ دیر پہلے تک ان کے دل تشویش اور آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں۔ اب وہ خوشی میں اچھلنے کودنے لگے۔

جام بوت نے کہا: "وہ یقیناً فتح مند ہو کر واپس آیا ہے۔ ورنہ وہ اس طرح نہ کرتا۔"

وہ درختوں اور پہاڑیوں پہ چڑھ گئے اور لنکا سے واپس آتے ہوئے ہنومان کو خوشی کے ساتھ دیکھنے لگے۔ اور ہنومان ساری پہاڑیوں اور درختوں پر اپنے دوستوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ ان کی پر خروش چیخ و پکار میں وہ مہیندر پہاڑ پہ اتر گیا۔

○

جشن مسرت

وانر ہنومان کو دیکھ کر خوشی سے پھولے نہ سمائے۔ وہ مینندر پہاڑ کی چوٹی پر جمع ہو گئے اور دانا جام بوت نے سب کی طرف سے اس کا استقبال کرتے ہوئے کہا:

ہم تمہارے سفر کی مکمل تفصیل اور اس کا کامیاب انجام سننے کے لئے بے قرار ہیں۔ اس سے بھی زیادہ ہمیں یہ جاننے کا شوق ہے کہ تم نے سیتا کو کیسے ڈھونڈا۔ وہ اب کیسی ہیں؟ ان کے ذہن و جسم کا کیا حال ہے؟ او انجنا کے پیارے بیٹے ہمیں راون کے حال چال کے متعلق بھی بتاؤ۔ یہ سب کچھ جاننے کے بعد ہم آئندہ قدم اٹھانے کا فیصلہ کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔"

ہنومان نے دل ہی دل میں سیتا کو پرنام کیا اور اپنی کہانی سنانے لگا:

"تم جانتے ہو کہ کیسے میں نے اس پہاڑ سے چھلانگ لگائی تھی۔ میں اڑتا ہوا جا رہا تھا کہ پانی میں سے ایک دم ایک سنہری پہاڑ ابھر آیا۔ میں سمجھا کہ وہ میری راہ روکنا چاہتا ہے' اس لئے اپنی دم اس پر ماری۔ مگر پہاڑ نے عاجزانہ آواز میں کہا کہ وہ میرا دشمن نہیں۔ میرے باپ نے اسے اندر کے قہر سے بچایا تھا اور وہ اس کا تہہ دل سے شکر گزار ہے۔ اب وہ سمندر کی پناہ میں رہتا ہے۔ اور پرانے وقتوں میں ان پہاڑوں کے پر تھے اور وہ آسمان پر ادھر ادھر منڈلاتے پھرتے تھے۔ ساری دنیا ان سے خوفزدہ تھی۔ تب اندر نے دنیا کو اس خوف سے نجات دلانے کی خاطر ان کے پر کاٹ دیئے۔ میرے باپ نے اس کے پر کٹنے سے بچا لئے۔ اس نے مجھے کہا کہ میں کچھ دیر اس پہ ٹھہر کر آرام کر لوں اور اس کے بعد رام کے کام پر جاؤں۔ میں نے وقت کم ہونے کے باعث دعوت مسترد کر دی اور اپنے راستے پر اڑتا گیا۔"

اس کے بعد ہنومان نے الف سے لے کر یے تک راستے میں اور لنکا میں اپنے ساتھ پیش آنے والے تمام واقعات ترتیب وار سنائے: یعنی راون کے محل میں سیتا کی تلاش' اشوک باغ میں اس سے ملاقات' راون کا وہاں آنا اور اس کے ہاتھوں ذلیل ہونا' راکشسیوں کا سیتا کو ستانا اور سیتا کا خودکشی کے بارے میں فیصلہ کرنا' پھر اسے رام کے آنے کا یقین دلانا۔

اس نے اشکبار آنکھوں کے ساتھ انہیں بتایا کہ سیتا کتنی پاک نفس اور راستباز ہے۔ پھر اس نے راکشس سورماؤں کے ساتھ مقابلے' راون سے آمنا سامنا ہونے اور لنکا میں آگ لگانے کی تفصیل بتائی۔

(جب کوئی کردار اپنی سرگذشت سناتا ہے تو وہاں والمیکی کی فصیح البیانی اپنے کمال کو پہنچتی ہے۔ مذہبی عقیدت کے تحت رامائن پڑھنے والے لوگ واقعات کی اس تکرار سے اکتاتے نہیں۔ مگر عام آدمی ضرور انہیں دوبارہ پڑھنے پر مجبور ہوتا ہے۔ اس لئے یہاں ان سے دامن بچایا گیا۔)

ہنومان نے تفصیل بتانے کے بعد کہا: "ابھی تک ہماری کوششوں کی کامیابی کی وجہ کافی حد تک سیتا کی پاکیزگی ہے۔ میں یہ سوچ کر حیران ہوتا ہوں کہ راکشس انہیں اغواء کرتے وقت جل کر راکھ کیوں نہ ہو گیا۔ لیکن راون نے اپنے تپوں (ریاضتوں) کے ذریعہ زبردست قوت حاصل کر رکھی ہے۔ پھر بھی اگر سیتا چاہتی تو اسے راکھ کا ڈھیر بنا سکتی تھیں لیکن وہ یہ سب کچھ سہہ گئیں تاکہ راون ان کے شوہر کے ہاتھوں سزا پا سکے۔ اب تم کیا کہتے ہو؟ کیا ہم سیدھا لنکا جا کر راون اور راکشس لشکر کو تباہ کر دیں اور سیتا کو واپس رام کے پاس پہنچا دیں؟ ہم میں ایسا کرنے کی پوری پوری صلاحیت موجود ہے۔ میں انہیں اکیلا ہی ہاتھ سے نیست و نابود کر سکتا ہوں۔ اور جام بوت بھی اس قابل ہے' اسی طرح ہمارا شہزادہ انگد اور پاناس یا نیل بھی۔ میندا اور دوی ویدا (اسوتی کے بیٹے) بھی کسی سے کم نہیں۔ ہاں' ہم میں سے متعدد وانر دشمنوں کو تباہ کرنے کی قدرت رکھتے ہیں۔ دراصل میں لنکا میں اعلان کر کے آیا ہوں کہ میں رام کا قاصد اور بادشاہ سوگریو کا مشیر ہوں' اور لنکا کو تباہ کرنے آیا ہوں۔ لیکن اس وقت پاک دیوی سیتا وہاں سم سوپ درخت کے نیچے بیٹھی ہے اور اس کے گرد سخت پہرہ ہے۔ جب وہ زندگی سے مایوس تھی تو میں اس کے سامنے گیا اور اسے رام کی بہت جلد آمد کا یقین دلایا۔ اچھی طرح غور کر کے مجھے بتاؤ کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔"

یہ سب باتیں سن کر انگد نے پرغرور انداز میں چھلانگ لگائی اور کہنے لگا: "میں یہ کام اکیلا کر سکتا ہوں۔ اور ہمارے درمیان بہت سے پرشوق جنگجو لڑنے کو بے قرار ہو رہے ہیں۔ اتنے دن کے بعد خالی ہاتھ رام کے پاس واپس جانا مناسب نہیں۔ آؤ سیدھے لنکا چلیں اور راون اور راکشس فوج کو تباہ کر کے سیتا کے ساتھ واپس کشکندھیہ چلتے ہیں۔"

بوڑھے اور دانا جام بوت نے ہلکا سا احتجاج کیا: "نہیں' یہ درست نہیں' پیارے

Scanned and Uploaded By Nadeem

شہزادے۔ ہمیں چاہیے کہ رام اور لکشمن کو ساری تفصیل بتائیں اور پھر ان کی ہدایات کے مطابق ہی عمل کریں۔ رام کا مقصد اس کی خواہش کے مطابق پورا ہونا چاہیے۔ صرف یہی درست ہوگا۔"

ہنومان اور انگد سمیت تمام وانروں نے اسی پر اتفاق کیا۔ تب وہ فضاء میں بلند ہوئے اور کش کندھیہ کی جانب پرواز کر گئے۔

وہ وانر بادشاہ کے خصوصی باغ کے قریب اترے۔ انہوں نے باغ میں جا کر شہد پیا' پھل کھائے اور محافظوں کی دھمکیوں کی کوئی پروا نہ کی۔ وہ بے اختیار مسرتوں میں کھو گئے اور خوبصورت باغ کو تباہ کر دیا۔

سوگریو کا چچا اور شاہی باغ کا منتظم دادھی مکھ ان غارتگروں کے باغیانہ طرز عمل کو برداشت نہ کر سکا اور شکایت کرنے کے لئے بادشاہ کی جانب بھاگا۔

"تمہارا خصوصی باغ برباد ہو رہا ہے۔ جنوب کی طرف گئے ہوئے وانر واپس آ گئے ہیں اور اب انہوں نے باغ میں اودھم مچا رکھا ہے۔ وہ میری کوئی بات سننے کو تیار نہیں۔ اس کے برعکس انہوں نے میری بے عزتی کی ہے' انہوں نے سارا شہد پی لیا' چھتے توڑ ڈالے' پھل توڑ کر کھا لئے ہیں۔ اب وہ اپنی مرضی سے اچھل کود میں مصروف ہیں۔ سب درخت اور پودے خراب ہو چکے ہیں۔ ان بے قابو وانروں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔"

سوگریو فوراً" سارا معاملہ سمجھ گیا' اور بولا: "لکشمن' اس کا مطلب ہے کہ ہنومان' جامبوت اور انگد اپنی تلاش میں کامیاب لوٹے ہیں اور اب اپنی فتح کا جشن منانے میں مصروف ہیں۔"

پھر وہ دادھی مکھ کی جانب مڑا اور کہا۔ "ان سب کو فوراً" یہاں بھیجو۔"

دادھی مکھ کو بھی معاملات سمجھ آ گئے اور اس نے فوراً" وانروں کے پاس جا کر انہیں بادشاہ کا حکم سنایا۔

صورتحال سے آگاہی

سوگریو کا اندازہ رام کی سماعت کے لئے پیغام شفاء تھا۔ وہ وانروں کی واپسی کے شدت سے منتظر تھے۔ تھوڑی ہی دیر بعد وانر فوج نعرے لگاتی ہوئی پہنچ گئی۔

ہنومان اور انگد ان کی قیادت کرتے ہوئے بادشاہ کے حضور پیش ہوئے جو رام اور لکشمن کے ساتھ ان کی آمد کا انتظار کر رہا تھا۔

ہنومان جھکا اور بولا: "میں نے پاکیزگی کی دیوی اور آپ کی ملکہ سے ملاقات کی ہے۔ وہ لنکا میں محفوظ اور ٹھیک ٹھاک ہیں۔ میں انہیں دور سے سلام کرتا ہوں۔" اور اس نے جنوب کی جانب رخ پھیر کر آداب کیا۔

یوں مختصراً" اور جامع انداز میں ہنومان نے رام کو اطلاع دی کہ سیتا بالکل ٹھیک ہے۔ سوگریو اور لکشمن نے وفور مسرت میں رام کو گلے لگا لیا۔

ایودھیا کے شہزادے نے کہا' "پیارے وانر دوستو' مجھے ٹھیک ٹھیک اور تفصیل سے بتاؤ کہ سیتا کس جگہ پر ہے؟ اس کی حالت کیسی ہے؟ تم نے اس سے ملاقات کیسے کی؟ سب کچھ بتاؤ۔" وہ شدت جذبات میں سوال کرتا چلا گیا۔

دوسرے وانر اپنے پیچھے کھڑے ہنومان کی جانب مڑے اور اس سے کہا کہ وہ ساری روئیداد سنائے۔ ہنومان نے سب کچھ تن تنہا اور اپنے بل بوتے پر کیا تھا' مگر وہ شہزادے رام یا بادشاہ سوگریو کے سامنے خود کو بڑھا چڑھا کر پیش نہیں کرنا چاہتا تھا' بلکہ اس نے انگد' بوڑھے جامبوت اور دیگر کو تفصیل بتانے کا موقع دیا اور خود خاموش رہا۔ بندروں کے اصرار پر اس نے بتایا:

"ایک سو یوجن چوڑا سمندر پار کر کے میں جنوبی ساحلوں پر بدکار راون کے شہر میں پہنچا۔ وہاں ایک باغ ہے۔ میں نے وہاں سیتا کو سخت پہرے میں قید دیکھا۔ وہ حیرت انگیز حد تک دبلی ہو رہی تھیں۔ ان کی زندگی کی ڈور صرف اپنے شوہر کے خیال کے ساتھ بندھی ہوئی ہے۔ ان کے اردگرد ظالم اور بدنما راکشسیاں تھیں۔ میں نے انہیں زمین پر لیٹے دیکھا۔ ان کے بال الجھے ہوئے اور چہرہ غم کی گھٹاؤں میں لپٹا ہوا تھا۔ جب میں وہاں پہنچا تو وہ

Scanned and Uploaded By Nadeem

خودکشی کا ارادہ کر رہی تھیں تاکہ راکشس بادشاہ کے مظالم اور دھمکیوں سے نجات پا سکیں۔ میں مدھم آواز میں آپ کے متعلق تعریفی کلمات بولنے لگا تاکہ سامنے آئے بغیر ان کا اعتماد حاصل کر سکوں۔ پھر میں نے ان سے بات کی اور انہیں آپ کی اور بادشاہ سوگریو کی دوستی کے بارے میں بتایا۔ انہیں یہ بھی بتایا کہ آپ کی محبت پائیدار اور جدائی کا دکھ بے پایاں ہے۔ یہ سن کر وہ دکھی ہو گئیں اور ان میں زندہ رہنے کی امنگ دکھائی دینے لگی۔ میں نے ان سے کوئی نشانی مانگی تو انہوں نے مجھے یہ زیور دیا۔

"انہوں نے یہ بھی بتایا کہ ایک دفعہ آپ ان کی گود میں سر رکھے سو رہے تھے تو ایک کوے نے انہیں تنگ کیا اور آپ بہت افسردہ ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو یہ واقعہ یاد دلاؤں۔ اور اس کے علاوہ یہ بھی کہ ایک دفعہ جنگل میں گھومتے ہوئے پسینے کے باعث ان کا تلک گر گیا۔ اور آپ نے سرخ پتھر کا ایک ذرہ لے کر تلک کی جگہ چپکا دیا۔

"انہوں نے مجھے آپ کو یہ بتانے کا بھی حکم دیا ہے کہ وہ صرف ایک ماہ اور زندگی کے ساتھ لڑیں گی' اور اس کے بعد یا تو راون انہیں مار ڈالے گا یا پھر وہ خودکشی کر لیں گی۔ انہوں نے وانر بادشاہ کو سلام بھیجا ہے۔ آئیں اب مل کر سوچیں اور شہزادی کو رہا کروانے کے لئے فوراً لنکا جانے کی تیاریاں کریں۔"

یہ کہہ کر اس نے سکھا منی (سر کا زیور) شہزادے کو پکڑا دیا جو سیتا نے دیا تھا۔

رام نے اپنے ہاتھ پہ رکھے زیور کو دیکھا اور بیک وقت خوشی اور غم کے جذبات میں ڈوب گیا۔ اس نے زیور کو سینے سے لگایا اور "او لکشمن" کہہ کر رونے لگا۔ اس نے دوبارہ ہنومان کو سینے سے لگایا اور کہا: "وایو کے سورما بیٹے' تم بڑے خوش قسمت ہو کہ سیتا سے مل آئے۔ اب مجھے بھی وہ بالکل سامنے نظر آ رہی ہے۔ تم واقعی اسے اپنے ساتھ میرے پاس لے آئے ہو۔"

پھر پکارا۔ "پیارے جنگجو' میرے پیارے دوست! مجھے سب کچھ تفصیل سے بتاؤ۔ ایک دفعہ پھر سے کہو کہ سیتا کیا کہتی تھی۔ مجھے اس کے الفاظ بتاؤ جو ہونٹوں کو چھونے والے پانی کی طرح میٹھے ہیں۔"

"ہنومان نے مشتاق سامعین کو ساری کہانی سنائی اور جب ہنومان نے سیتا کے یہ الفاظ دوہرائے تو رام رو دیا: "میرے رام نے بہت سے راکشسوں کو مار ڈالا لیکن وہ راون کو مارنے اور میری تکلیفیں ختم کرنے کے لئے یہاں کیوں نہیں آئے؟ انہوں نے راکشس کو

Scanned and Uploaded By Nadeem

مارنے کے لئے بہادر لکشمن کو کیوں نہیں بھیجا؟ یہ نہیں ہو سکتا کہ انہوں نے مجھ سے منہ موڑ لیا ہو! کیونکہ مجھے اپنی کوئی غلطی یاد نہیں جس کی وجہ سے ان کی محبت کم ہو۔"

ہنومان نے کہا: "میں نے انہیں دلاسا دینے کے لئے کہا کہ ہم ہر وقت آپ کی سوچ اور تنہائی کے دکھ میں مبتلا ہیں۔ انہیں پل بھر کے لئے بھی سکون نہیں۔ اس لئے یہ نہ سوچیں کہ رام اور لکشمن آپ کو بھول گئے ہیں۔ اب چونکہ میں انہیں آپ کی یہاں موجودگی کی اطلاع دینے جا رہا ہوں' اس لئے بہت جلد وہ یہاں آئیں گے اور راون کو اس کی ساری فوج سمیت نیست و نابود کر دیں گے۔ یہ سن کر ہی انہوں نے اپنی ساڑھی کے پلو میں بندھا ہوا یہ رتن نکال کر مجھے دیا۔ میں نے اسے عقیدت میں اپنے سر پہ رکھا اور فوراً" واپس لوٹ آیا۔ انہوں نے مجھے روک کر دعا دی: پیارے دوست ہنومان' میرے شوہر اور ان کے بھائی کو' اور سوگریو اور ان کے وزیروں کو میری خیریت سے مطلع کر دینا۔ تم لوگ منصوبہ بندی کر کے مجھے بچانے یہاں آؤ۔ ہنومان' مجھے تم پر پورا بھروسہ ہے۔ خدا تم پر رحمت نازل کرے۔ انہوں نے آپ سے کہا ہے کہ غم نہ کریں۔ میں نے سیتا دیوی کو وانروں کی طاقت اور مہارت کا پورا یقین دلایا ہے' اور یہ بھی بتا دیا ہے کہ ہم بہت جلد وہاں پہنچ جائیں گے۔"

فوج کی پیش قدمی

رام نے بوجھل آنکھوں اور دل کے ساتھ ہنومان کی بات سنی اور جب وہ اپنا بیان ختم کرنے لگا تو بولا:

"اس دنیا میں کوئی شخص ہنومان جیسا عظیم کام کرنے کا سوچ بھی نہیں سکتا ___ سمندر پار کرنا' راون کے محفوظ لنکا میں داخل ہونا اپنے بادشاہ کی جانب سے دیا گیا کام ہر لحاظ سے پورا کرنا۔"

اور وہ اس بارے میں سوچ کر افسردہ ہو گیا کہ یہ عظیم خوشی مہیا کرنے پر ہنومان کو کوئی قابل قدر انعام دینا اس کے بس میں نہیں۔ "او ہنومان' میرا دل تمہارے لئے محبت سے سرشار ہے۔ ہمیشہ یہی سمجھنا کہ میں تمہارے سینے سے لگا ہوا ہوں۔" یہ کہہ کر اس نے دفور جذبات میں ہنومان کو باہوں میں لیا اور اپنے سینے سے لگا لیا۔

رام نے کہا: "سوگریو' ہنومان نے واقعی ایک معجزہ دکھایا ہے۔ وہ راکشسوں کے اس قدر سخت پہرے کے باوجود لنکا میں داخل ہوا۔ اس نے سیتا کو ڈھونڈا اور اسے تسلی دے کر اس کی زندگی بچائی۔ اس کے بارے میں اچھی خبر لا کر اس نے میری زندگی بھی بچائی۔

"لیکن اب ہم سمندر کیسے پار کریں گے؟ ہماری اتنی بڑی فوج دوسرے کنارے پر کیسے پہنچ سکتی ہے؟ راون کے شہر اور راکشسوں پر حملہ کرنے سے پہلے ہمیں سمندر پار کرنا ہے۔ آئندہ اقدام کے بارے میں پریشانی نے ہنومان کی کامیابی کی خوشی کو ماند کر دیا ہے۔"

لیکن وانر بادشاہ نے کہا: "میرے محترم رام' تو کیا ہوا؟ ناامید ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ میرے جنگجو تمہاری خاطر اپنی زندگیاں قربان کرنے کو تیار ہیں۔ تمہیں اور لکشمن کو لنکا پہنچانا ہمارے لئے باعث مسرت ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ ہم ایسا نہیں کر سکیں گے۔ جس لمحے ہنومان نے لنکا پر نظر ڈالی یوں سمجھیں کہ قلعہ اسی وقت فتح ہو گیا۔ شک صرف سورماؤں کو کمزور اور خوفزدہ کرتا ہے۔ اسے دل میں جگہ نہیں دینی چاہئے۔ ہماری فتح یقینی ہے۔ اس وقت میرے دل میں اعتماد کا جذبہ کافی نیک شگون ہے۔"

یوں سوگریو نے رام کو یقین دہانی کرائی اور اقدام پر آمادہ کیا۔ تب رام اور ہنومان نے

Scanned and Uploaded By Nadeem

لنکا شہر' قلعہ' خندق اور دیگر مدافعتوں کے بارے میں بات چیت کی۔ ہنومان نے لنکا کی دولت' راکشسوں کی پر مسرت زندگی' راون پر اعتماد کا ذکر کیا۔ اس نے رام کو راون کی فوج کی طاقت اور حجم کے بارے میں بتایا' اس کے علاوہ دیگر معلومات بھی مہیا کیں: قلعے کی مضبوطی اور ساخت' محافظوں کی تعیناتی' خندقیں' دیواریں اور دروازے' متحرک پل' دفاعی انتظامات کی احتیاط۔ اس نے یہ بھی بتایا کہ ساحل پر بھی پہرہ ہے تاکہ دشمنوں کا جہاز نزدیک نہ آ سکے۔

ہنومان نے کہا' "پھر بھی آپ پورا یقین رکھیں کہ ہماری وانر فوج لنکا کو فتح کرنے کی پوری قابلیت رکھتی ہے۔ ہمارے پاس انگد' دوی وید' میندا' جام بوت' پاناس' نل اور نیل جیسے سورما موجود ہیں۔ ہماری فوج بہت بڑی اور زبردست ہے۔ ہم آسمان پر اڑیں گے اور زمین کو چھوئے بغیر لنکا فتح کر لیں گے۔ اس کے پہاڑ اور جنگل ہمارے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے۔ ہم شہر کو زمین بوس کر دیں گے۔ مبارک وقت کا تعین کر کے ہمیں حکم دیں۔"

ستارہ فتح' اتر پھالگنی تلے' عین دوپہر کے وقت فوج جنوبی سمندر کی جانب روانہ ہوئی۔ نیک و سعید شگونوں نے انہیں فتح کی بشارت دی۔

جب وہ مارچ کر رہے تھے تو رام' سوگریو اور لکشمن آپس میں بات چیت کرتے رہے۔

رام نے کہا: "اگر سیتا کو کسی طرح ہماری روانگی کا علم ہو جائے تو وہ ہمت نہیں ہارے گی۔"

راستے سے آشنا ماہر وانر آگے آگے چل رہے تھے تاکہ تاک میں بیٹھے دشمنوں کا پتا لگا سکیں۔ وہ فوج کو ایسے راستے سے لے کر گئے جہاں پانی اور خوراک کافی مقدار میں میسر تھی۔ فوج نے تیز رفتاری کے ساتھ دشت و کوہ پار کئے۔

وانر گاہے بگاہے رام اور لکشمن کو اپنے کندھوں پہ بٹھا لیتے تاکہ سفر آہستہ نہ ہونے پائے۔ وانروں کا جوش و خروش ہر لحظہ بڑھتا گیا۔ وہ اچھلتے کودتے اور شور مچاتے رہے۔ رام کو ان کی آپس میں باتیں کرنے کی آواز سنائی دی' "میں راون کو ماروں گا! میں راون سے مقابلہ کر کے اسے قتل کروں گا!"

طاقتور سورما فوج کے پچھلے حصے کی حفاظت پر مامور تھے۔ بادشاہ سوگریو' رام اور لکشمن قلب میں تھے۔ رام نے سختی سے حکم جاری کیا کہ فوج راستے کے کسی شہر یا گاؤں کو نقصان نہ پہنچائے۔ مارچ کرتی ہوئی فوج کا شور چنگھاڑتے ہوئے سمندر کی طرح ہر طرف پھیل رہا

تھا۔

جب وہ مہندر پہاڑ کے پاس آئے تو رام نے چوٹی پہ [illegible] کر سمندر کا جائزہ لیا۔
اس نے کہا: "اب ہم غور اور فیصلہ کر سکتے ہیں کہ فوج سمندر کیسے [illegible] کرے۔ اتنی دیر تک جنگل میں ہی پڑاؤ ڈال کر آرام کیا جائے۔" سوگریو نے سالاروں کو حکم جاری کیا۔
وانروں نے ساحل پر جنگل میں ڈیرے ڈال لئے۔
جب سوگریو، رام اور لکشمن نے پوری طرح سے فوجیوں کے قیام کی تسلی کر لی تو دونوں بھائی علیحدہ ہو کر بیٹھ گئے۔

رام نے کہا: "جب کوئی شخص اپنی کسی عزیز چیز سے محروم ہو جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ وقت ہی اس نقصان کا مداوا کرے گا۔ لیکن لکشمن میں نے تو ایسا نہیں پایا۔"
مایوسی نے پھر رام کو آن دبوچا کیونکہ سیتا اور اس کی حالت کا خیال اس کے ذہن کو ماؤف کرنے لگا تھا۔ وہ تازہ غم کے ساتھ شکستہ آواز میں بولا:
"جب راون نے سیتا کو دبوچا اور اغواء کیا ہو گا تو وہ یقیناً ہائے رام، ہائے لکشمن، ہائے رام پکاری ہو گی۔ لیکن اسے کوئی بھی آتا دکھائی نہ دیا۔ ہم اس کی مدد کو پہنچنے میں ناکام ہو گئے۔ اس کی تکلیفوں اور اذیتوں کے بارے میں سوچنے پہ ہر دفعہ میرے زخم ہرے ہو جاتے ہیں۔ میں کیا کروں؟ زہر پینے والے شخص کی ٹانگوں کی طرح میرا سارا بدن درد کر رہا ہے۔ وہ ظالم راکششوں کی گرفت میں افسردہ بیٹھی ہے۔ عظیم دسرتھ کے گھر میں دلہن بن کر آنے والی جنک کی بیٹی زمین پر راکششوں کے پہرے میں سوتی ہے!"
لکشمن نے کہا: "رام! دکھ کو بھول جائیں۔ ہم بہت جلد راون کو تباہ کر کے سیتا کو ایودھیا لے جائیں گے۔ وہ پاکیزگی کی دیوی کی طرح اپنے شہر میں داخل ہو گی۔ غم نہ کریں۔ ہمت کا ہتھیار اٹھائیں۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

لنکا میں ہلچل

رام اور اس کے لشکر کو یہیں چھوڑ کر آیئے دیکھتے ہیں کہ لنکا میں کیا صورتحال ہے۔
تمام زبانوں کے عظیم شعراء اپنے برے کرداروں کو بھی ہمدردی کے ساتھ بہت بڑھا چڑھا کر بیان کرتے ہیں کیونکہ فطرت نے کسی کو برا پیدا نہیں کیا اور وہ نیکی کی جانب مائل ہو سکتا ہے۔

راکشس بادشاہ لنکا میں ہنومان کی کارروائی کی وجہ سے کچھ نادم اور خوفزدہ بھی تھا۔ اس نے اپنے مشیروں کو بلا کر مشورہ کیا۔
اس نے معذرت خواہانہ انداز میں کہنا شروع کیا۔ "جو کچھ ہوا وہ انوکھا اور غیر متوقع ہے۔ آج تک کوئی بھی ہمارے شہر میں داخل نہیں ہوا، لیکن رام کا یہ قاصد نہ صرف اندر آیا بلکہ اس نے کڑے پہرے میں رکھی گئی سیتا سے ملاقات اور بات چیت کی۔ اس نے مندر اور محلات تباہ کر دیئے، ہمارے بہترین جنگ جوؤں کو مار ڈالا، ہمارے لوگوں پر خوف طاری کر دیا، اور یہ معاملہ یہیں پر ختم نہیں ہوا۔ اس لئے ہمیں مل بیٹھ کر غور کرنا چاہیے۔ تم جانتے ہی ہو کہ بادشاہ کو اپنے وفادار اور ماہر مشیروں سے گفتگو کے بعد ہی حکمت عملی اپنانی چاہیے۔ اسی لئے میں نے یہ اجلاس بلایا ہے۔ رام ایک جانی دشمن بن گیا ہے۔ آؤ غور کریں کہ اب ہمیں کیا کرنا ہو گا۔
"بادشاہ کو ایسے مشیروں کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا جو کھل کر رائے نہ دیں یا رائے کا اظہار کرتے وقت دبدھا کا شکار ہوں۔ ہمیں ایک نہایت اہم معاملہ درپیش ہے۔ یقیناً وہ کسی نہ کسی طرح سمندر پار کر ہی لیں گے۔ صرف اسی ایک آسرے پر بیٹھے رہنا درست نہیں۔ اچھی طرح سوچ کر مجھے بتاؤ کہ ہم اپنے شہر اور فوج کو کس طرح مضبوط کر سکتے ہیں اور اپنے دفاع کے لئے ہم کیا اقدامات کریں۔"
بادشاہ کی یہ بات سن کر شرکائے اجلاس نے بیک آواز کہا۔
"او عظیم بادشاہ! آپ جانتے ہیں کہ ہماری فوج اور ہتھیار ساری دنیا میں سب سے زیادہ

طاقتور ہیں۔ خواہ مخواہ پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ کونسا ایسا دشمن ہے جس نے آپ کے قلعے پر حملہ کرنے کی جرأت کی اور جس نے کامیابی کی امید لے کر آپ پر فوج چڑھائی کی ہو؟ ساری دنیا آپ کی طاقت سے بخوبی واقف ہے۔ کیا آپ نے بھوگ وتی کے شہر پر حملہ نہیں کیا اور ناگ بادشاہ کو شکست نہیں دی؟ کیا آپ نے طاقتور کبیر پر حملہ کر کے اسے اور اس کے یکشوں کو شکست نہیں دی اور اس کا پشپک ومان اپنے قبضہ میں نہیں کیا۔ یہ جزیرہ لنکا بھی تو آپ نے اسی سے چھینا ہے؟ کیا مایا نے آپ کے خوف سے آپ سے دوستی کرنے کی خاطر اپنی بیٹی کا رشتہ نہیں دیا؟ کیا آپ نے بہت سے شہروں پر طاقت کے ذریعہ قبضہ نہیں کیا؟ رام اور اس کے وانر آپ جیسے سورما کا مقابلہ کیسے کر سکتے ہیں؟ ورونا کے بیٹوں اور خود یم نے بھی کیا آپ سے رحم کی التجا نہیں کی تھی؟ رام کی کیا حیثیت ہے؟ آپ کا بیٹا اندرجیت اکیلا ہی اسے اور اس کی وانر فوج کا خاتمہ کر سکتا ہے۔ کیا اس نے اندر کو قید نہیں کر لیا تھا؟ آپ کو تو بس اسے حکم دینا ہے۔ عظیم بادشاہ' آپ پریشان کیوں ہوتے ہیں؟"

وہ بادشاہ کی تعریف کے محل کھڑے کرتے گئے۔

سپہ سالار پرہست ایک قوی ہیکل کالے بادل کی طرح اٹھ کر بولا: "آپ نے لڑائی میں دیوؤں' دانووں اور گندھرووں کو شکست دی۔ اے شہنشاہ' آپ ان حقیر مخلوقات کی وجہ سے تشویش میں مبتلا کیوں ہوتے ہیں؟ یہ بات درست ہے کہ بندر چوری چھپے یہاں آیا اور ہمارا کچھ نقصان بھی کر گیا۔ لیکن ایسا دوبارہ ہرگز نہیں ہو گا۔ اگر وہ دوبارہ آیا تو مجھے معلوم ہے کہ اس کے ساتھ کیسے نمٹنا ہے۔ میں اکیلا ہی آپ کے حکم پر ساری وانر فوج کو نیست و نابود کر سکتا ہوں۔ آپ کو ان سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں۔"

اس کے بعد درمکھ اور وجر دمشٹھر نے رام کے خلاف جنگ کرنے اور اسے یقینی شکست دینے کے جذبات کا اظہار کیا اور اپنے بادشاہ کی ہمت بندھائی۔ وجر دمشٹھر نے مشورہ دیا: "ہم کچھ راکششوں کو انسانی روپ میں رام کے پاس بھیجیں گے۔ وہ اس سے کہیں گے کہ انہیں بھرت نے آگے روانہ کیا ہے۔ پیچھے سے مدد کے لئے ایک بہت بڑی فوج آ رہی ہے۔ رام جب اس دھوکے میں آ جائے گا تو ہماری راکشس فوج فضاء میں اڑتی ہوئی رام اور اس کے پیروکاروں پر حملہ کر سکتی ہے۔ یہ ہے میری تجویز۔"

کمبھ کرن کے بیٹے نکمبھ نے اٹھ کر کہا: "آپ سب یہیں بادشاہ کے پاس ٹھہریں۔ میں اکیلا ہی جا کر ان سب کا صفایا کر آتا ہوں۔"

ایک اور راکشس نے ہونٹ چاٹتے ہوئے شیخی بگھاری: "میں رام اور لکشمن کی دعوت اڑاؤں گا۔ مجھے اجازت دیں۔"

یوں وہ باری باری اٹھے' راون کو خوش کرنے کے لئے بڑے بڑے دعوے کئے اور پھر سب نے ایک ساتھ کھڑے ہو کر ہتھیار بلند کر کے نعرے لگائے۔

اس پر راون کے چھوٹے بھائی وبھیشن نے ان سب کو بیٹھنے کا کہا اور ہاتھ باندھ کر بادشاہ سے کہنے لگا: "بھائی' ان سب لوگوں کی باتیں سننے میں تو بھلی لگتی ہیں لیکن عملی لحاظ سے اتنی اچھی نہیں۔ نیتی شاستر (سیاسیات) کے برخلاف کیا ہوا کوئی بھی کام صرف دکھ اور تباہی تک پہنچاتا ہے۔ سام' دان اور بھید (ساز باز' رشوت' پھوٹ ڈلوانا) کے حربے آزما لینے کے بعد ہی ڈنڈ (ہتھیاروں کی قوت) کو استعمال کرنے کا سوچنا چاہئے۔ اگر آپ نے ان لوگوں کے مشورے کو مان کر ابھی جنگ چھیڑ دی تو لنکا کے ساتھ ساتھ ہم سب برباد ہو جائیں گے۔ ہمیں دھرم کے تقاضے بھی ملحوظ خاطر رکھنے ہوں گے۔ آپ نے رام کی بیوی کو زبردستی یہاں لا کر درست نہیں کیا' بلکہ یہ ایک گھناؤنا جرم ہے۔ پہلے ہمیں اپنے دامن سے اس جرم کا داغ دھونا ہو گا۔ رام نے ہمیں کیا نقصان پہنچایا تھا؟ ڈنڈک جنگل میں جو کچھ ہوا وہ اپنی حفاظت کے لئے تھا۔ وہ صرف انہی کے ساتھ لڑا جو اسے قتل کرنے گئے تھے۔ اس کا کوئی فعل ایسی بنیاد فراہم نہیں کرتا کہ آپ اس کی بیوی کو اغواء کر لائیں۔ اور اگر ہمیں اس کے خلاف کوئی شکایت ہوتی تب بھی ہمیں میدان میں اس کا مقابلہ کرنا چاہئے تھا۔ اس کی بجائے دھوکے سے اس کی بیوی کو اٹھا لانا غلط اور پاپ ہے۔ جب غلطی آپ کی ہے تو جنگ میں پہل کرنا ہمیں زیب نہیں دیتا۔ نیز جنگی اصولوں کا تقاضا ہے کہ ہم لڑائی لڑنے سے پہلے رام اور اس کی فوج کی طاقت کا اندازہ کر لیں۔ اس کے بارے میں باتیں کرتے رہنا فضول ہے۔ ہم نے ہنومان کی طاقت اور مہارت کا کچھ مزہ تو چکھا ہے۔ کیا اس نے حیرت انگیز کارکردگی کا مظاہرہ نہیں کیا؟ اگرچہ ہم خود بھی انتہائی مضبوط ہیں' لیکن اس کا موازنہ دشمن کی طاقت سے کرنے کے بعد ہی فیصلہ کرنا چاہئے کہ ہم جنگ کریں یا دامن بچا جائیں۔ لیکن سب سے پہلے سیتا کو واپس کرنا ضروری ہے۔ میرا مشورہ ہے کہ رام اور وانروں کے

Scanned and Uploaded By Nadeem

لنکا پر حملے سے پہلے سیتا کو واپس بھیج دیں۔ پیارے بھائی' میں یہ سب آپ کے فائدے کے لئے کہہ رہا ہوں۔ برائے مہربانی مجھ سے خفا نہ ہوں۔ ہمیں اپنی غلطی کا ازالہ کرنے کے بعد ہی دوسری چیزوں کے متعلق سوچنا چاہئے۔"

یوں وبھیشن نے ہاتھ جوڑ کر راون سے التجا کی۔

اگرچہ راون اپنے وزراء اور جرنیلوں کے کھوکھلے دعووں سے خوش ہوا تھا' لیکن اس کے ذہن میں شک پیدا ہو گیا۔ چنانچہ وبھیشن کی بات سن کر اس نے کہا: "کل ہم دوبارہ اس معاملے پر مل کر غور کریں گے۔"

اور اجلاس ختم ہو گیا۔

راون کی دوسری مجلس مشاورت

دن طلوع ہوتے ہی وبھیشن (55) بادشاہ کے پاس گیا۔ اس نے معاملے پر گہرا غور و خوض کرنے کے بعد حتمی فیصلہ کیا تھا۔ اس کے بھائی کی بھلائی کا تقاضا تھا کہ اسے کسی طرح اس راہ سے ہٹایا جائے۔

وبھیشن شاہی محل میں داخل ہوا اور بادشاہ کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کھڑا ہو گیا۔ راون نے اہم وزراء کے سوا سب کو وہاں سے بھیج دیا اور اپنے بھائی سے بولنے کو کہا۔

وبھیشن نے کہنا شروع کیا: "میرے بادشاہ اور میرے بھائی' اگر میری کوئی بات آپ کی سماعت پر گراں گزرے تو مجھے معاف کر دیں۔ میں آپ کی خوشامد کرتا نہیں بلکہ آپ کو ایک سنگین خطرے سے بچانا چاہتا ہوں کیونکہ اب بھی وقت ہے۔ میں درخواست کرتا ہوں کہ میری بات پر اچھی طرح غور کرنے کے بعد حکمت عملی طے کریں۔

"جب سے آپ سیتا کو لنکا میں لائے ہمیں صرف برے شگون ہی دکھائی دے رہے ہیں۔ بالکل درست منتر پڑھ کر بھی یگیہ میں گھی ڈالا جائے تو شعلہ بڑھ کر اسے وصول نہیں کرتا۔ عبادت گاہوں میں سانپ ملتے ہیں۔ نذرانوں اور بھینٹوں میں کیڑے پڑ جاتے ہیں۔ گایوں کا دودھ سوکھ گیا ہے۔ ہاتھیوں' گھوڑوں' اونٹوں اور بندروں کو بیماریاں لگیں' انہوں نے کھانے سے انکار کیا اور عجیب طرز عمل اپنایا۔ ادویات بااثر نہیں رہیں۔ بے شمار کوے گھروں کی چھتوں پر بیٹھے شور مچاتے رہتے ہیں۔ آسمان پر گدھ چکر کاٹتے ہیں۔ لومڑ بے باکی کے ساتھ شہر میں گھس آتے اور بے وقت چیختے چلاتے ہیں۔ گلیوں میں وحشی درندوں کا ڈیرہ ہے۔ ان بدفالیوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ میری درخواست ہے کہ سیتا اس کے شوہر کو واپس کر دیں۔ اس کی یہاں آمد کے بعد سے ہی یہ بدشگون ظاہر ہونا شروع ہوئے ہیں' جیسا کہ آپ دوسروں سے بھی میری بات کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ ہمارے پاس کھونے کے لئے بہت کچھ ہے۔ آخر ہم خوامخواہ کسی کی دشمنی مول کیوں لیں؟ سیتا اس کے شوہر کو لوٹا دیں اور ہنسی خوشی زندگی گزاریں۔"

یوں وبھیشن نے اپنے بھائی سے دست بستہ التجا کی۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

راون نے کہا: "ہرگز نہیں، ہرگز نہیں! سیتا کو واپس کرنے کے بارے میں یہاں اب کوئی بات نہ ہو- میں اس دشمن کو زیادہ اہمیت نہیں دیتا- مجھے ڈرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی- اب تم جا سکتے ہو-"

اس طرح فیصلہ کن انداز میں بات کرنے کے باوجود راون کا ذہن پرسکون نہیں تھا- سیتا نے ابھی تک ہار نہیں مانی تھی- اور اس کے اپنے ہی اقرباء اب اس پر اعتراض کرنے لگے تھے- وہ غصہ میں تو آیا مگر خود اعتمادی اور لاپروائی کا تاثر دیتے ہوئے دوبارہ مجلس بلائی- جنسی ہوس اور مجروح انا نے اسے درست راستہ نہ اپنانے دیا، لیکن اسے دوسروں کے ساتھ صلاح مشورہ میں کچھ تسلی ملی-

وہ محل سے راج سبھا کے ہال تک سنہری رتھ میں گیا- اس کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں مسلح جنگجو چل رہے تھے- ان کا یونیفارم شاندار تھا- کچھ سورما نیزے بھالے، کٹارے اور خوفناک ہتھیار لئے ہاتھیوں اور گھوڑوں پر پیچھے پیچھے آ رہے تھے- بگل اور ڈھول بجائے جا رہے تھے-

لنکا کا بادشاہ اپنے عملے کے ہمراہ شاہانہ انداز میں شاہراہ سے گزرا تو عوام نے سر جھکائے، ہاتھ جوڑے اور فتح کے نعرے لگائے- جب وہ ہال میں داخل ہوا تو بگل اور ڈھول کی آواز بلند ہو گئی-

راون ہال میں ایک بلند منبر پر بیٹھا- یہ ہال مایا نے تعمیر کیا تھا، اور اس میں ہر طرف سونا، چاندی اور فرش پر قیمتی قالین تھے-

باہر ہزاروں محافظ پہرے پر کھڑے تھے- بادشاہ کے حکم پر ہزاروں راکشس سورما وہاں جمع ہوئے تھے- گلیوں میں گاڑیوں کی لمبی قطاریں لگی تھیں- ہال کے اندر ہر کوئی اپنے عہدے کے لئے مخصوص نشست پر براجمان تھا- پروہت اور ویدی پنڈت کثیر تعداد میں آئے اور بادشاہ سے نشانات اعزاز لینے کے بعد ہال میں بیٹھ گئے-

وبھیشن، شک، پرہست اور دیگر نے بادشاہ کے سامنے جھک کر سلام کیا- بے لوث افسر ہال میں موجود تھے اور اپنے بادشاہ کی جانب سے اشارہ ملنے کے منتظر تھے-

ہوا خوشبوؤں سے بوجھل تھی- اس مجلس کی شان و شوکت اندر کی راج سبھا جیسی تھی- ہر ایک نے محسوس کیا کہ اہم فیصلے ہونے والے ہیں- راون نے اپنی گرجدار اور پر فکر آواز کے ساتھ سکوت توڑا- اس نے کہا:

"آپ طاقتور، بہادر اور امن و جنگ کے فنون میں ماہر ہیں- آپ ہر مشکل کا حل ڈھونڈ سکتے ہیں- آج تک کبھی آپ لوگوں کی رائے غلط ثابت نہیں ہوئی- اس لئے، میں ایک مرتبہ پھر آپ سے مشورہ طلب کرتا ہوں- آپ اچھی طرح جانتے ہیں کہ میں نے کیا کیا ہے- میں ڈنڈک جنگل سے سیتا کو اغواء کر کے یہاں لایا ہوں- میں اس پر اس حد تک فدا ہوں کہ اسے واپس بھیج دینے کا سوچ بھی نہیں سکتا- اس نے ابھی تک میری خواہشات کے سامنے سر نہیں جھکایا اور اس بیوقوفانہ امید میں بیٹھی ہے کہ رام اسے رہائی دلانے آئے گا- میں نے اسے جتایا کہ یہ امید پوری ہونا ناممکن اور توقع لاحاصل ہے- آخرکار اس نے ایک سال کی مہلت مانگی جو میں نے دے دی- اب میں آپ لوگوں کی رائے کا منتظر ہوں- میری خواہش ابھی پوری نہیں ہوئی- میں سیتا کو واپس بھیجنے اور رام سے معافی مانگنے پر ہرگز تیار نہیں ہو سکتا- ابھی تک آپ نے اور نہ ہی میں نے کبھی لڑائی میں شکست کھائی ہے- یہ درست ہے کہ ایک دیو قامت بندر کسی طرح سمندر پار کر آیا اور اس نے یہاں کچھ گڑبڑ پیدا کی- لیکن رام اور وانر فوج کا سمندر پار کر کے یہاں پہنچنا محال ہے- اور اگر وہ آ بھی گئے تو ہمیں ڈرنے کی کیا ضرورت ہے؟ وہ ہمارے خلاف بھلا کیا کر سکتے ہیں؟

"سمندر کے اس پار رام، لکشمن، سوگریو اور وانروں نے پڑاؤ ڈال رکھا ہے- اب غور کریں کہ ہم رام اور لکشمن کو کیسے مار سکتے ہیں-"

"مجھے مجلس پہلے ہی بلا لینی چاہئے تھی- لیکن کمبھ کرن سو رہا تھا اور مجھے اس کے جاگنے تک انتظار کرنا پڑا-"

یوں شہوت زدہ اور حریص راون نے اپنی حقیقی پریشانی پر پردہ ڈالا اور بیچ میں تھوڑا سا جھوٹ ملایا، کیونکہ اس سے سیتا نے مہلت نہیں مانگی تھی- اس نے تو صاف انکار کر دیا تھا، لیکن وہ اسے نظرثانی کا کہتا رہا اور خود ہی غور کرنے کے لئے ایک سال کی مہلت بھی دی-

Scanned and Uploaded By Nadeem

وبھیشن کا شک

کمبھ کرن' راون کے چھوٹے بھائی نے اٹھ کر اجلاس سے خطاب کیا:

"عظیم بادشاہ! ریاست کاری کے اصولوں کو نظر انداز کر کے آپ نے ایک بہت بڑا خطرہ مول لیا ہے۔ اگر آپ کو رام اور لکشمن کے خلاف کوئی شکایت تھی تو آپ کو چاہیے تھا کہ سیتا کو اٹھانے سے پہلے ان سے دوبدو مقابلہ کرتے۔ اگر آپ نے ایسا کیا ہوتا تو شاید وہ آپ کو قبول ہی کر لیتی۔ جیسے پانی پہاڑ سے نیچے کی جانب بہتا ہے' اسی طرح وہ بھی فاتح جنگجو کی طرف کھنچی چلی آتی۔

کمبھ کرن نے یہ کٹیلے الفاظ بول کر بادشاہ پر نظر ڈالی تو اسے تکلیف زدہ دیکھا۔ وہ اپنے بھائی کے چہرے پر افسردگی برداشت نہ کر پایا۔

اس نے سوچا: "جو ہوا سو ہوا۔ اپنی عزت نفس کو داؤ پر نہیں لگانا چاہیے۔" نتائج کے بارے میں کمبھ کرن کسی فریب کا شکار نہ تھا' لیکن اس نے اپنے محترم بھائی کی خاطر سب کچھ قبول کر لیا۔ وہ جانتا تھا کہ رام ایک زبردست جنگجو ہے۔ اسے اس کی کمان کی طاقت کا علم تھا' لیکن اسے یہ بھی پتا تھا کہ راون نے دیوتاؤں سے بہت سی مراعات حاصل کر رکھی ہیں۔ لیکن ایک ناگزیر مصیبت کے وقت سب کی ہمت توڑنے کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اس نے بھی باقی لوگوں کی طرح ستائشی انداز اپنا کر کہنا شروع کیا:

"آپ نے جو کچھ کیا وہ شاید غلط ہو' اور یہ کام کرنے کا طریقہ بھی۔ لیکن آپ نے جو بھی کرنا تھا کر چکے۔ مگر اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ میں رام کو قتل کر دوں گا۔ آپ خوفزدہ نہ ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کے ایک دو تیر مجھے چھو جائیں۔ اس کے باوجود میں اسے مار کر اس کا خون پی جاؤں گا اور فتح ہماری ہو گی۔ میرے بھائی' آپ تمام پریشانیاں دل سے نکال دیں اور دوسری باتوں کے متعلق سوچیں۔"

کچھ لوگوں کے خیال میں کمبھ کرن بیوقوف تھا' اسی لئے اپنی تردید خود کر دی' لیکن اس نے بیوقوفی نہیں بلکہ فراخدلانہ محبت کے تحت ناگزیر حالات کو قبول کر لیا۔ وہ ایک مغرور سورما تھا جسے اپنے بھائی اور عوام سے بہت محبت تھی' اور اس نے ان کے ساتھ باعزت

Scanned and Uploaded By Nadeem

موت مرنے کا فیصلہ کیا۔

پرہست راون کا مشیر اعلیٰ تھا۔ اس نے بادشاہ کی ناقابل شکست طاقت کے بارے میں بات کی اور اسے خوش کیا۔

راون پرجوش ہو کر بولا: "کیا میں نے کبیر کو شکست نہیں دی؟ کیا میں نے اسے لنکا سے باہر نکال کر یہاں قبضہ نہیں کیا؟ کسے ہمت ہے کہ یہاں آ کر میرا مقابلہ کرے؟ آؤ دیکھتے ہیں!"

اجلاس نے ان الفاظ کو بہت سراہا۔

بس ایک وبھیشن اس جوش و خروش میں شامل نہ ہوا۔ اس پر اپنے بادشاہ بھائی کے غصے کا کوئی اثر نہ ہوا۔ اس نے اپنا فرض خیال کیا کہ بھائی کو اس غلط فیصلے کے مضر نتائج سے آگاہ اور خبردار کرے۔

وبھیشن کھڑا ہو کر بولا: "آپ سیتا کو اور اس کے ساتھ ساتھ اپنی اور تمام راکشس نسل کی موت کو بھی یہاں لائے ہیں۔ آپ کا اولین ذاتی اور عوامی فریضہ یہ ہے کہ سیتا رام کو واپس کر دیں۔ اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو ہم سب کی بربادی یقینی ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں۔"

پھر اس نے رام کی طاقت' مہارت اور بہادری کا ذکر کیا اور بلا خوف و خطر بولتا گیا۔

اس نے کہا: "اگر ہم نے رام سے جنگ کی تو لازماً شکست سے دوچار ہوں گے۔ ہماری قسمت کی کشتی ڈوب رہی ہے۔ سیتا کو واپس کر کے رام سے معافی مانگیں اور ہماری سلطنت' ہماری زندگیوں' وقار اور دولت کو بچا لیں۔"

وبھیشن کی جانب سے اس ملامت پر راون کا بیٹا اندرجیت صبر نہ کر سکا اور پھٹ پڑا:

"اپنے چچا کی باتیں سن کر میں شرم کے باعث زمین میں گڑا جا رہا ہوں۔ ہم کیسی نسل ہیں؟ ہماری طاقت کیا ہے؟ میں حیران ہوں کہ پلستیہ کا ایک سپوت اس قسم کی باتیں کر رہا ہے اور یہاں سب لوگ خاموشی سے بیٹھے سن رہے ہیں۔ میرے چچا نے محض اپنے بد ارادوں سے روگردانی کی ہے۔ ہم اس کی تجویز ہرگز نہیں مان سکتے۔ کیا ہم دو ناچیز انسانوں سے خوفزدہ ہو جائیں؟ کیا میں نے اندر اور اس کے دیوتائی لشکروں کو جنگ میں نہیں ہرایا تھا؟ کیا اب بھی ساری دنیا ہمارے خوف سے کانپتی نہیں؟ وبھیشن کا مشورہ ہم سب کی توہین ہے!"

وبھیشن نے نرمی سے جواب دیا: "بھتیجے، تم زیادہ تجربہ کار نہیں ہو۔ اسی لئے ایسی باتیں کر رہے ہو۔ تم بادشاہ کے بیٹے ہو، اور تمہیں اس کا بہترین دوست ہونا چاہئے۔ لیکن مجھے ڈر ہے کہ تم اس کے بدترین دشمن ثابت ہو رہے ہو۔"

راون کا قصہ اب ضبط کی تمام حدود پھلانگ گیا۔ وہ طیش میں آ کر چلایا: "میں نے تمہاری باتیں ابھی تک صرف اس لئے برداشت کیں کہ تم میرے بھائی ہو۔ ورنہ تم اب مردہ پڑے ہوتے۔ اب مجھے پتہ لگا کہ بھائی سب سے بڑا دشمن ہوتا ہے۔ ساری دنیا جانتی ہے کہ بھائیوں کی باہمی رقابت بہادر کا حوصلہ پست کر دیتی ہے۔ وہ اپنی حقیقی خواہش کو چھپاتے اور اپنے وقت کا انتظار کرتے ہیں، اور جب یہ وقت آ جائے تو پیٹھ میں چھرا گھونپنے سے دریغ نہیں کرتے۔ ایک کہانی میں جنگلی ہاتھیوں کی شکایت کس قدر درست ہے! ہم جلتی ہوئی آگ سے نہیں ڈرتے۔ ہم شکاریوں اور ان کے لمبے تیزوں کی پروا نہیں کرتے۔ پھندے اور زنجیریں ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتیں۔ لیکن شکاریوں کے ساتھ آنے والے ہاتھی ہمیں دکھ دیتے ہیں، ہمارے وہ کزن اور بھائی جو دشمنوں سے جا ملے ہمیں خوفزدہ کرتے ہیں!۔۔۔۔ ہاں، جب تک آپ محفوظ اور خوشحال ہوں تو بھائی مسکراتا اور میٹھی باتیں کرتا رہتا ہے۔ لیکن جب خطرہ آن پڑے تو فوراً" چھوڑ کر چل دیتا ہے۔ مکھی شہد چوس لینے کے بعد پھول کے پاس نہیں ٹھہرتی۔ وہ دوسرے میٹھے پھولوں کی تلاش میں نکل پڑتی ہے۔ مشکل وقت میں بھائی اور کزن بھی ان مکھیوں کی طرح عمل کرتے ہیں۔ آپ ان پر بھروسہ نہیں کر سکتے۔ وبھیشن، اگر تمہارے علاوہ کسی اور نے اس طرح بات کی ہوتی تو میں اسے ابھی اسی وقت قتل کروا دیتا۔ او نیچ، تو ہماری نسل کے ماتھے پہ کلنک کا ٹیکا ہے!"

وبھیشن یہ توہین برداشت نہ کر سکا اور اٹھ کر بولا: "میرے بھائی، آپ جو چاہیں کہہ لیں۔ بے شک آپ دھرم کی راہ سے بھٹک گئے ہیں، لیکن پھر بھی آپ میرے بھائی ہیں۔ یم آپ کے گلے میں پھندا ڈال کر بیٹھ رہا ہے۔ آپ تباہی کے راستے پر چل رہے ہیں۔ میری ہمدردانہ مگر ناخوشگوار رائے کو آپ نے مسترد کر دیا۔ میٹھے بول بولنا بہت آسان ہے۔ آپ کے مشیر یہی آسان کام کر رہے ہیں۔ میں نے آپ کی بھلائی چاہی، لیکن سچائی بہت ترش ہے اور آپ کو اس سے نفرت ہے۔

"رام کے تیروں کا خوفناک منظر آپ کی عقل پر چھا گیا ہے اور آپ میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت باقی نہیں رہی۔ آپ نے مجھے اپنا دشمن قرار دیا۔ جہاں تک ممکن ہو اپنے شہر

Scanned and Uploaded By Nadeem

اور زندگی کا دفاع کر لیں۔ خدا آپ پر رحمت نازل کرے! میں جا رہا ہوں۔ آپ کو خوشی نصیب ہو! میں نے سوچا تھا کہ ضرورت کے وقت آپ کی خدمت کروں گا، لیکن آپ مجھے ایسا نہیں کرنے دیں گے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ میں آپ کا اور آپ کی املاک کا دشمن ہوں۔ جس شخص کا انجام قریب ہو وہ اچھے مشورے پر کان نہیں دھرتا۔"

وبھیشن نے محسوس کر لیا کہ اب اس کے لئے لنکا میں کوئی جگہ نہیں۔ اس نے اپنی تمام املاک سے دستبرداری اختیار کی، اور آسمان پہ بلند ہو کر اس مقام کی جانب چلا جہاں رام اور لکشمن نے پڑاؤ ڈال رکھا تھا۔ چار اچھے راکشس دوست بھی اس کے ہمراہ گئے۔

○

وانروں کا شبہ

شمالی ساحل پر کھڑے وانر سرداروں کو اچانک آسمان پر سنہری روشنی نظر آئی۔ نور کے ہالے میں پانچ دیو قامت راکشسوں کے پیکر دکھائی دے رہے تھے۔ وانروں کے بادشاہ سوگریو نے انہیں دیکھ کر کہا: "بلاشبہ یہ راکشس کوئی سازش لے کر لنکا سے آئے ہیں۔"

یہ سن کر وانر سورماؤں نے بڑے بڑے درخت اور پتھر اٹھا لئے اور کہا: "آؤ چلیں' ہم انہیں راستے میں ہی روک کر مار ڈالتے ہیں۔"

وانروں کے یہ الفاظ سن کر و بھیشن نے کوئی خوف ظاہر نہ کیا' بلکہ اوپر سے ہی جراتمندانہ آواز میں بولا:

"تمہارے سامنے راکشسوں کے مکار بادشاہ راون کا بھائی و بھیشن کھڑا ہے۔ میں راون کا بھائی تمہارے روبرو ہوں ------ اس راون کا بھائی جس نے جٹایو کو قتل کیا' سیتا کو زبردستی اٹھا لایا اور اب اسے لنکا میں قید کر رکھا ہے۔

"میں نے اسے برائی کی راہ سے ہٹانے کی پوری کوشش کی اور مشورہ دیا کہ سیتا کو واپس لوٹا کر رام سے معافی مانگ لے۔ لیکن اس کے جواب میں مجھے صرف بے عزتی اور توہین کا نشانہ بنایا گیا۔ اس لئے میں یہاں تمہارے سامنے کھڑا ہوں۔ اپنی سلطنت' بیوی اور بچوں کو چھوڑ کر میں رام کے قدموں میں پناہ لینے آیا ہوں۔ میری درخواست ہے کہ رام کو اس کی اطلاع کر دو۔"

سوگریو کو راکشس بادشاہ کے بھائی کی نیک نیتی پر شک ہوا اور اس نے رام کو یوں اطلاع دی: "راون کا بھائی و بھیشن اپنے چار راکشس دوستوں کے ہمراہ یہاں آپ کے قدموں میں پناہ لینے آیا ہے۔ وہ وہاں فضاء میں کھڑے ہیں۔ آپ ان معاملات میں ماہر ہیں۔ اچھی طرح سے سوچ لیں کہ اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ یہ راکشس دھوکا بازی میں ماہر ہیں۔ یہ غائب ہونے اور بہت سے دیگر کرتب دکھانے کی اہلیت بھی رکھتے ہیں۔ ان میں مکاروں والی تمام مہارت اور ہمت موجود ہے۔ ان پر بھروسہ نہیں کیا جا سکتا۔ مجھے یقین ہے کہ خود راون

نے ہی ان راکشسوں کو بھیجا ہے۔

"وہ ہمیں نقصان پہنچانے کے لئے ہم میں شامل ہونا چاہتے ہیں۔ یا پھر وہ ہمارے لشکر کے سربراہ کو قتل کرنے کا موقع ڈھونڈنے آئے ہیں۔ و بھیشن چاہے کچھ بھی کہے' مگر ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ وہ ہمارے دشمن کا بھائی ہے۔ وہ پیدائشی طور پر راکشس نسل سے تعلق رکھتا ہے۔ ہم اس پر کیسے اعتبار کر سکتے ہیں؟ مجھے شک ہے کہ یہ ضرور راون کی کوئی چال ہے۔ بہتر ہے کہ و بھیشن اور اس کے ساتھیوں کو فوراً" مار دیا جائے۔ اگر ہم نے اسے اپنی فوج میں شامل کر لیا تو وہ یقیناً ہمیں دھوکا دے کر واپس اپنے لوگوں میں چلا جائے گا۔ اس لئے آپ ہمیں راون کے بھائی اور اس کے ساتھیوں کو قتل کرنے کی اجازت دیں۔"

سوگریو راکشسوں کے بارے میں اپنا یہ خیال ظاہر کرنے کے بعد رام کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

رام نے ساری بات غور سے سنی اور پھر ہنومان و دیگر رہنماؤں سے مخاطب ہو کر بولا:

تم نے اپنے بادشاہ کی بات پوری طرح سن لی جو پالیسی بنانے میں خاصا ماہر ہے۔ راون کا بھائی وہاں کھڑا ہماری خوشی کا منتظر ہے۔ میں اس معاملے میں تمہاری رائے جاننا چاہتا ہوں۔ بحران کے وقت اپنے دوستوں سے مشورہ ضرور کرنا چاہئے۔ مجھے بلا ہچکچاہٹ بتاؤ کہ تمہارے دل کیا کہتے ہیں۔"

وانر شہزادہ انگد بولا: "وہ ہماری دشمن فوج میں سے آیا ہے۔ ہمیں یہ نہیں معلوم کہ اسے ہمارے دشمن نے بھیجا ہے یا وہ خود اپنی مرضی سے آیا ہے۔ لیکن شاید اسے فوراً" مسترد کر دینا درست نہیں' جبکہ اسے آزمائے بغیر قبول کرنا بھی خطرناک ہو گا۔ بہتر ہے کہ ہم اسے گڑبڑ کا کوئی موقع دیئے بغیر اچھی طرح جانچ لیں۔ اگر اس کی حرکات مشکوک ہوئیں تو ہم اسے اٹھا کر باہر پھینک سکتے ہیں۔ اگر وہ دوستانہ اور نیک نیت ثابت ہوئے تو ہم انہیں قبول کر لیں گے۔" بالی کے بیٹے نے اپنی بات مکمل کی۔

سربھ نے کہا: "اسے اس موقع پر قبول کرنا میرے خیال میں درست نہیں۔ اس کے بارے میں فیصلہ بعد میں کرنا بہتر ہو گا۔ پھر بھی اسے آزما کر فیصلہ کر لینا چاہئے کہ اس کے ساتھ کیا سلوک کرنا ہے۔"

جام بوت بولا: "اس قسم کے لوگوں کو آزمانے کے ذریعے کچھ بھی پتہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اگر وہ بدباطنی کے ساتھ یہاں آیا ہے تو کوئی پوچھ گچھ کامیاب نہیں ہو سکتی۔ راون ہمارا جانی

دشمن ہے۔ اس کے بھائی کا کہنا ہے کہ وہ اچانک اس سے علیحدہ ہو کر ہمارے پاس آ گیا ہے۔ بھائی کے ساتھ اس اچانک ان بن پر یقین کرنا کچھ مشکل ہے۔

"ہم نے ابھی تک سمندر پار نہیں کیا۔ ابھی ہم سمندر کے اس طرف ہی ہیں' تو اس کا ہمارے پاس پناہ کے لئے آنا سمجھ نہیں آتا۔ یہ سارا معاملہ مشکوک ہے۔ راکشس نسل بڑی دھوکا باز ہے۔ میرے خیال میں اسے قبول نہیں کرنا چاہئے۔"

میندا نے کہا: "ہم محض شبہ کی بناء پر ایک آدمی کو کیسے مسترد کر سکتے ہیں؟ محتاط جانچ پڑتال کے بعد ہی کوئی فیصلہ کیا جا سکتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ وہ اپنے بھائی راون کو چھوڑ کر ہمارے پاس آیا ہے۔ ہم اس کی بات کی صداقت کا پتا لگا سکتے ہیں۔ بہتر ہے کہ ہم میں سے کچھ لوگ اس سے بات کر کے فیصلہ کریں۔ یقیناً ہم میں یہ کام کرنے کی کافی اہلیت ہے۔"

اس کے بعد رام عقلمند ہنومان کی طرف متوجہ ہوا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

وبھیشن کا مسئلہ

رام کے کہنے پر ہنومان نے اپنی رائے کا اظہار واضح' خوبصورت اور دانش بھرے الفاظ میں کیا:

"آپ ہم سے مشورہ کیوں مانگتے ہیں؟ برہسپتی کو بھی آپ کو کوئی بات بتانے کی ضرورت نہیں۔ آپ سب کچھ پہلے سے جانتے ہیں۔ اگر وبھیشن کو قبول کرنا خطرناک ہے تو تاخیر اور آزمائش کا خطرہ کیسے دور ہو گا؟ ہمارے پاس آزمانے کا وقت اور موقع کہاں ہے؟ نیز وبھیشن ہمارے پاس چوری چھپے نہیں آیا۔ اس نے سیدھا آ کر سب کچھ واضح طور پر بتایا ہے۔ کوئی اس کے بارے میں کیا کھوج لگا سکتا ہے؟ کسی نے کہا ہے کہ اس کی اچانک آمد مشکوک ہے۔ لیکن کیوں؟ اگر وبھیشن نے اپنی توہین اور شکست کی پیش بینی کر لی تو اس میں حیرت کی کیا بات ہے؟ اگر اسے آپ کی سورمائی خصوصیات اور یقینی فتح پر یقین آ گیا ہے تو کیا ہوا؟"

"میری نظر میں اس کی آمد کا وقت اور انداز کسی شک کو جگہ نہیں دیتا۔ یہاں رائے دی گئی کہ اسے قبول کرنے سے پہلے ہمارا رہنما اس سے پوچھ گچھ اور اس کے جوابات کا تجزیہ کریں۔ لیکن جو شخص مشکوک ہو وہ اپنے فطری انداز میں بات نہیں کر سکتا۔ اسے ڈر ہو گا کہ ہم صرف اس کی غلطیاں ڈھونڈنے آئے ہیں۔ اس لئے وہ صحیح طرح سے اپنا مدعا بیان نہیں کر پائے گا۔"

"مجھے اس راکشس پر شک کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اس کی نظریں احساس جرم سے پاک ہیں۔ سیانے کہتے ہیں کہ چہرہ دل کا آئینہ ہوتا ہے۔ میرے خیال میں وبھیشن یہاں صدق دل سے آیا ہے۔ اسے راون کی حقیقی کمزوری کا علم ہے۔ وہ جانتا ہے کہ لنکا کے بادشاہ کی قسمت میں ذلت آمیز شکست لکھی ہے۔ اسے یہ بھی علم ہے کہ آپ نے بالی کو قتل کر کے سوگریو کو سلطنت دلوائی۔ فرض کریں کہ اس کا اصل مقصد لنکا کی بادشاہت حاصل کرنا ہے' تو تب بھی اس میں کوئی خرابی نہیں' اور یقیناً وہ ہمارے ساتھ وفادار رہے گا۔ چنانچہ میری رائے کے مطابق اسے اپنے ساتھ شامل کر لینا چاہئے۔"

یوں وانر رہنما اختلاف رائے کا شکار ہو گئے۔

رام نے بڑے تحمل کے ساتھ ان کی آراء سنیں۔ آخر میں ہنومان کی بات سن کر وہ بہت خوش ہوا۔

دھرم کے سچے پیروکار رام کو ہنومان کی گفتگو میں تسکین ملی۔ جب کسی دوست کی رائے اپنی رائے سے مل جائے تو انسان کو بہت خوشی ہوتی ہے۔

رام نے کہا: "اگر کوئی شخص دوست بن کر آیا ہے تو میں اسے کیسے مسترد کر سکتا ہوں؟ یہ میری زندگی کے اصول کے برخلاف ہے۔ میرے دوستو اور ساتھیو' آپ سب کو یہ بات جان لینی چاہئے۔ اگر ایک دفعہ کوئی شخص خود کو پیش کر دے تو اس کی تمام غلطیاں نظر انداز کر دینی چاہئیں۔"

لیکن سوگریو مطمئن نہ ہوا' اس لئے کہا: راکشس نے خود ہی بتایا کہ وہ اپنے بھائی کی یقینی شکست کے پیش نظر اسے چھوڑ آیا ہے۔ جو ضرورت کے وقت سگے بھائی کو چھوڑ آیا ہو اس پر اعتبار کیسے کیا جا سکتا ہے؟"

والمیکی نے لکھا ہے کہ سوگریو کے یہ الفاظ سن کر رام نے مسکرا کر لکشمن کو دیکھا۔ شاید یہ مسکراہٹ اس بات پر تھی کہ سوگریو د' بھیشن پر تنقید کرتے وقت اپنا معاملہ بھول گیا تھا۔

رام نے سوگریو سے کہا: "میں تمہارا مطلب سمجھ گیا۔ لیکن سنو۔ بادشاہوں کا اپنے بھائیوں یا پڑوسی بادشاہوں پر شک کرنا عام بات ہے۔ شاید ہی کوئی بادشاہ اس سے مستثنیٰ ہو۔ زیادہ تر بادشاہ اپنے بھائیوں کو دشمن ہی سمجھتے ہیں۔ تو اگر راون نے و' بھیشن پر شبہ کیا تو اس میں حیرت کی کیا بات ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ و' بھیشن اگر لنکا میں ہی ٹھہرتا تو اسے خطرہ لاحق تھا۔ چنانچہ میرے خیال میں وہ کوئی معاندانہ مقاصد لے کر ہمارے پاس پناہ لینے نہیں آیا۔ مزید یہ کہ وہ راون کی متوقع شکست کے بعد سلطنت حاصل کرنا چاہتا ہے۔ مگر اس خواہش میں کچھ بھی تو غلط نہیں۔ اچھا' لکشمن' کیا ہم سب لوگوں سے بھرت جیسے رویہ کی توقع کر سکتے ہیں؟"

یہ کہہ کر رام لمحہ بھر کو خاموش ہوا اور بھرت کی بے لوث محبت کو یاد کرتا رہا۔

پھر اس نے کہا: "اس دنیا میں مجھ جیسا بدقسمت کون ہے؟ بھرت جیسا بھائی کسے نصیب ہوا؟ اور میرا باپ بھی کیسا زبردست تھا۔ میری جنگل روانگی کے بعد اس کی جان بھی رخصت

ہو گئی۔ اور میرے جیسے دوست بھلا کیسے ملے ہوں گے؟"

رام نے اپنی آنکھوں سے آنسو پونچھے اور بات جاری رکھی۔

"مجھے اس دلیل کی کوئی بنیاد نظر نہیں آتی کہ و' بھیشن اسی طرح ہمیں بھی چھوڑ دے گا جیسے اپنے بھائی کو چھوڑ آیا ہے۔ اس کے پاس اپنے بھائی کو چھوڑنے کی وجہ موجود تھی' اور ہم اسے ایسی کوئی وجہ نہیں دیں گے۔ ہم لنکا پر قبضہ نہیں کرنا چاہتے۔ اور اگر و' بھیشن ایسا چاہتا ہے تو اس کی یہ خواہش صرف فتح کے ذریعہ پوری ہو سکتی ہے۔ ہماری حکمت عملی کے نقطہ نظر سے و' بھیشن کو مسترد کرنا غلط ہو گا۔

"لیکن ایک ٹھوس وجہ موجود ہے۔ جب کوئی میرے پاس پناہ مانگنے آتا ہے تو میں اسے مسترد نہیں کر سکتا۔ یہ میرا دھرم ہے۔ چاہے اس کے نتیجہ میں مجھے تکلیف ہی کیوں نہ اٹھانی پڑے۔ حتیٰ کہ میں اپنی جان دے کر بھی یہ فرض پورا کروں گا۔ میں اس کے برخلاف ہرگز نہیں جا سکتا۔ میں تمہیں بتائے دیتا ہوں کہ اگر راون بھی میرے پاس پناہ لینے آ گیا تو میں اسے بلا ہچکچاہٹ قبول کر لوں گا۔ تو پھر میں اس کے بھائی کو کیسے مسترد کر سکتا ہوں جس نے مجھے کوئی نقصان نہیں پہنچایا؟ جاؤ' و' بھیشن کو لے کر آؤ۔"

سوگریو نے کہا: "میرے مالک رام' آپ کی باتوں میں مجھے صداقت واضح طور پر نظر آ گئی ہے۔ میں جا کر و' بھیشن کو ساتھ لاؤں گا۔ کاش وہ بھی ہماری طرح آپ کا پیارا دوست بن جائے!" اور سوگریو چلا گیا۔

رامائن کے اس حصے کو وہی اہمیت حاصل ہے جو مہابھارت میں بھگوت گیتا کو ہے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

عظیم راہ گزر

اس دوران راون ایک بیوقوفی کر بیٹھا۔ اس نے اپنے جاسوس کو بھیج کر سوگریو کو رام سے جدا کرنے کی کوشش کی۔ یہ شک نامی راکشس بھیس بدل کر آیا اور سوگریو سے خفیہ ملاقات کر کے اسے ہر قسم کا لالچ دیا:

"لنکا کے بادشاہ راون نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کیونکہ وہ تم سے بہت محبت اور عقیدت رکھتا ہے۔ اس نے تمہیں دوستی کا پیغام بھیجا ہے۔ وہ بھی بادشاہ ہے اور تم بھی' اور اس بات میں کوئی عقلمندی نہیں کہ تم ایک جلاوطن شہزادے کے ساتھ مل کر مختار کل بادشاہ سے ٹکر لو اور اپنا سب کچھ داؤ پر لگا دو۔"

"راون کو رام کی بیوی پسند آئی اور وہ اسے اغواء کر لایا تو تمہارا اس معاملے سے کیا تعلق ہے؟ تمہارا کیا نقصان ہوا؟ اچھی طرح غور کر کے فیصلہ کرو۔ بہتر یہی ہے کہ تم اپنی فوج کو لے کر فوراً" کش کندھیہ واپس چلے جاؤ۔"

لیکن سوگریو کا جواب تحقیر آمیز اور دو ٹوک تھا:

"او نیچ! جا اور اپنے بادشاہ کو بتا کہ وہ ہرگز میرا بھائی نہیں۔ وہ بدبخت میرے دوست رام کا دشمن ہے اور اس لئے میں بھی اسے اپنا دشمن سمجھتا ہوں' اور ہم دنیا کو اس سے نجات دلانے آئے ہیں۔ اس نے یہ سمجھ کر بیوقوفی کی کہ وہ رام کی ناراضگی مول لے کر سلامت رہ سکے گا۔ اسے جا کر کہہ دے کہ اب وہ بچ نہیں سکتا۔ میری یہ تمام باتیں اسے جا کر کہہ دے۔"

جب سوگریو نے راکشس جاسوس کو یہ پیغام دیا تو وانروں نے اسے پکڑ لیا اور زدوکوب کرنے لگے' لیکن رام نے انہیں سختی سے منع کر کے جاسوس کو واپس جانے کی اجازت دی۔ جاسوس لنکا کی جانب بھاگا اور راون کو اپنی مہم کے نتائج سے آگاہ کیا۔

جونہی رام نے وبھیشن کو اپنے ساتھ ملانے کی منظوری دی تو سوگریو اور لکشمن نے فوراً" اسے لنکا کے بادشاہ کے طور پر تاج پہنایا اور سمندر کے پانی سے اسے اشنان دیا۔ وبھیشن نے رام سے وفادار رہنے کا وعدہ کیا اور جواب میں رام نے بھی وعدہ کیا کہ وہ راون

کو قتل کئے بغیر ایودھیا واپس نہیں جائے گا۔ تب سوگریو' وبھیشن اور لکشمن نے سمندر پار کرنے پر غور کیا۔ انہوں نے ساگر دیوتا کی مناجات سے آغاز کرنا بہتر سمجھا اور رام کو اپنی رائے سے آگاہ کر دیا۔

رام نے ان کا مشورہ قبول کیا اور ساحل پر دربھ گھاس بچھا کر اوپر بیٹھ گیا اور روزہ شروع کر دیا۔ اس نے ساگر دیوتا سے درخواست کی کہ انہیں پار جانے کا راستہ دے دے۔ وہ تین روز تک دعا کرتا رہا لیکن کوئی جواب نہ ملا۔ ساگر دیوتا کی لاپرواہی پر رام کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئیں اور اس نے لکشمن سے کہا:

"اس پست ذہن نے ہماری نرمی اور انکساری کو طاقت کی کمی سمجھا ہے۔ نرم روی کا کوئی فائدہ نہیں۔ اب دیکھو کہ میں اپنے تیروں کے ساتھ اس گھمنڈی ساگر کو کیسے ٹھیک کرتا ہوں۔ میرے تیر اسے بڑی بڑی مچھلیوں کی لاشوں سے بھر دیں گے۔ میرا تیر کمان لاؤ' او سومترا!"

پھر کمان ہاتھ میں پکڑے اور خوفناک آگ کی طرح غصے میں دہکتے ہوئے رام نے سمندر کی چھاتی میں آسمانی بجلی جیسے تیر مارے جنہوں نے اسے گہرائی تک دو حصوں میں تقسیم کر دیا' اور تکلیف زدہ پانی بھاپ دینے لگے۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے رام سمندر کو صحرا میں تبدیل کر دے گا۔ ساگر دیوتا مزید برداشت نہ کر سکا۔ وہ کوہ سومیرو کے پیچھے چمکتے سورج کی طرح ابھرا اور رام کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

اس نے ہاتھ باندھ کر کہا:

"میرے آقا رام چندر! میں بھی زمین' ہوا' آکاش' روشنی اور کائنات کے تمام اجزاء کی طرح قوانین فطرت کے تابع ہوں۔ میں اپنی فطرت سے کیسے روگردانی کر سکتا ہوں؟ میری فطرت میں وسعت' گہرائی' لہروں سے بھرپور اور ناقابل عبور ہونا ہے۔ لیکن میں یہ کام کر سکتا ہوں۔ وانروں سے کہیں کہ وہ راہگزر بنانے کے لئے پتھر اور درخت اٹھا کر لائیں۔ میں راستہ دے دوں گا۔ میں پتھروں اور درختوں کو اپنے اندر ایک ہی جگہ پہ قائم رکھ کر مدد کروں گا۔ میرے اندر بس یہی کرنے کی استعداد ہے اور میں بہترین جگہ کی نشاندہی بھی کر سکتا ہوں۔

"آپ کے ساتھ وشوکرم کا بیٹا نل ہے جو یہ راستہ بنانے کی قابلیت رکھتا ہے۔ فتح آپ کی ہو۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

رام نے اپنی فطرت کے مطابق ساگر دیوتا کی گزارش اور مدد کی درخواست قبول کر لی۔
اور پھر رام کے حکم پر سب نے کام شروع کر دیا۔ ہزاروں وانر بڑے جوش و جذبے کے ساتھ کام میں لگ گئے اور جلد ہی راستہ تعمیر کر لیا۔

والمیکی نے اس مرحلے کو بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ وانر پہاڑوں اور جنگلوں میں گئے اور بڑے بڑے پتھر اور درخت توڑ کر انھیں گھسیٹتے ہوئے ساحل تک لائے۔ پتھر اور درخت سمندر میں پھینکنے پر پانی آسمان تک اٹھتا۔ نل کام کی نگرانی کرتا رہا۔ جب بنیاد مضبوط ہو گئی تو پتھروں اور درختوں کے اوپر لکڑی کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں اور گھاس کو بچھا کر راہ ہموار کی گئی۔ بند تعمیر کرنے والوں کے شور نے ساگر کی آواز کو دبا دیا۔

تعمیر کا کام مکمل ہوا۔ سمندر میں نیا راستہ آسمان پر کہکشاں کے مانند چمک رہا تھا۔ جب زمین پر وانروں کے لشکر پرجوش نعرے لگا رہا تھا تو اوپر دیوتاؤں کے لشکر بھی بہت مسرور ہوئے۔ دیوتاؤں اور رشیوں نے انھیں دعائیں دیں۔

تب وہ راہ پر روانہ ہوئے۔ ہنومان نے رام کو اور انگد نے لکشمن کو اپنے کندھوں پر بٹھالیا۔ وانر فوج نے سمندر پار کر لیا۔

دوسری طرف مالیاوان نے راون کو سمجھانے کی بہتیری کوشش کی مگر ناکام رہا۔ راون نے اپنے جنگجوؤں کو تعینات کیا۔ اس نے پرہست کو مشرقی، مہاپارسو اور مہودر کو جنوبی اور اپنے ماہر فن بیٹے اندر جیت کو مغربی دروازے کی حفاظت کرنے کا حکم دیا جب کہ خود شمالی دروازے کی نگرانی سنبھالی۔ طاقتور ویروپاکش کو اندرون شہر کی فوج کا سربراہ بنایا گیا۔

ان انتظامات کے بعد اس نے اپنی فتح کو یقینی سمجھ لیا۔ چونکہ اس کا انجام قریب تھا، اس لئے اس نے کسی کی بات پر کان نہ دھرا اور احمقانہ طور پر خود کو ناقابل تسخیر خیال کرنے لگا۔ وزراء نے بادشاہ کو خوش کرنے کی خاطر فتح کے نعرے لگائے اور پھر منتشر ہو گئے۔

رام سوگریو، وبھیشن اور دیگر نے مجلس برائے جنگ بلائی۔ وبھیشن نے ان جاسوسوں کی حاصل کردہ معلومات پیش کیں جو راون کے انتظامات دیکھ کر آئے تھے۔

وبھیشن نے کہا: "اس وقت راون کی فوج اپنی تعداد، طاقت اور شجاعت میں اس فوج سے بڑھ کر ہے جس کے ساتھ اس نے کبیر کا مقابلہ کیا تھا۔ پھر بھی مجھے رام کی فتح پر کوئی شک نہیں۔"

رام نے اپنی فوجی طاقت کو تقسیم کیا اور ہر سربراہ کو مخصوص ذمہ داریاں دیں۔ اس

نے نیل کو مشرقی دروازے پر پرہست سے لڑنے بھیجا۔ انگد کو جنوبی دروازے پر مہاپارسو اور مہودر کی طرف روانہ کیا۔ ہنومان کو مغربی دروازے پر اندر جیت کا مقابلہ کرنے کا حکم دیا۔ اندر جیت کالے جادو کا ماہر تھا۔

"لکشمن اور میں دنیا کے خوف راون کا مقابلہ اور لنکا پر براہ راست حملہ کریں گے۔ سوگریو، جامبوت اور وبھیشن ہماری مرکزی فوج کے ساتھ پیچھے ہی ٹھہریں گے۔"

فوج نے رات کو کوہ سویل پر آرام کیا۔ اگلی صبح چوٹی پہ کھڑے ہو کر انھوں نے لنکا پر نظر ڈالی۔

تری کوٹ پہاڑ کی چوٹی پر بنا خوبصورت شہر فضاء میں معلق لگتا تھا۔ سونے کی فصیل شہر کے پیچھے کھڑی محافظ راکشس فوج بھی دیوار جیسی لگ رہی تھی۔

لنکا میں بڑی بڑی اور خوبصورت عمارتیں دیکھ کر رام کو بہت ترس آیا اور اس نے کہا:
"افسوس، وقت کے پھندے میں پھنسے صرف ایک گنہگار شخص کی وجہ سے راکشس نسل کی یہ ساری دولت اور شان و شوکت نیست و نابود ہو گی۔ افسوس کہ یہ مردود شخص اپنے لوگوں کی اور اپنی تباہی پر آمادہ ہے! تاہم، اب ہمیں اپنا سارا دھیان درپیش مقصد کی طرف لگانا چاہیے ــــــ یعنی جنگ جیتنا اور راون کو تباہ کرنا۔ جنگ کے دوران بہت گڑبڑ ہو گی۔ راکشس ہمیں کئی طریقوں سے دھوکا دینے کی کوشش کریں گے۔ وانر اور ریچھ لڑائی کے دوران اپنی اصل صورت میں رہیں۔ وبھیشن اور اسکے دوست لکشمن اور میری طرح انسانی بھیس اختیار کر لیں۔ ہمارے دشمن راکشس کبھی بھی انسان یا بندر کی شکل اختیار نہیں کریں گے۔ وہ ایسا کرنے میں اپنی ہتک خیال کریں گے۔ اگر ہم نے نظم و ضبط قائم رکھا تو ہمیں پتا چل جائے گا کہ کون، کون ہے۔ یوں ہمیں دشمنوں کو مارنے اور دوستوں کی مدد کرنے میں آسانی ہو گی۔"

جنگ کا آغاز

وانر فوج کوہ سوویل سے اتر کر لنکا شہر سے ملحقہ جنگل میں داخل ہوئی۔ جب فوج نے سیلاب کی طرح دھاوا بولا تو جنگلی جانور اور پرندے خوفزدہ ہو کر ہر طرف بھاگنے اور اڑنے لگے۔

رام نے نیچے سے قلعے کی پہاڑی اور وشو کرم کے تعمیر کردہ خوبصورت شہر کو دیکھا اور کہا: "ہائے کیسا خوب صورت اور امیر شہر ہے۔"

وانروں نے راکشس سورماؤں کی طاقت کا اندازہ کیا اور جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔ لنکا سے آنے والی بگل اور ڈھول کی آوازوں نے ان کے جوش و خروش میں اور بھی اضافہ کر دیا۔ فوج رام کی ہدایات کے مطابق ٹکڑیوں کی صورت میں منظم ہو کر کھڑی ہو گئی۔

رام نے لنکا کی طرف دیکھ کر کہا: "لکشمن' ذرا اس شہر کی خوبصورتی پر نظر ڈالو۔"

اس کا دھیان سیتا کی طرف گیا۔ اس نے سوچا کہ اب تک وہ جان گئی ہو گی کہ ہماری فوج آن پہنچی ہے۔ اس کے دل کو کچھ قرار ملا ہو گا۔ لیکن وہ اس بارے میں کچھ نہ بولا اور فوجی انتظامات میں لگ گیا۔

اچانک کسی اطلاع یا شور کے بغیر سوگریو نے فضاء میں چھلانگ لگائی اور لنکا شہر کے ایک مینار پر چڑھ گیا۔ وہاں سے اس نے شاہی پوشاک میں ملبوس راون کو دیکھا۔ وہ شام کے آسمان پر منڈلاتے ہوئے کالے بادل جیسا لگ رہا تھا۔ اس کی چھاتی پر اندر کے ہاتھوں کا لگایا ہوا زخم ہلال کی طرح نظر آیا۔

سوگریو پکارا: "راون! تم پھنس چکے ہو! آج تمہاری زندگی کا آخری دن ہے۔ میں رام کا دوست اور خادم ہوں۔"

یہ کہہ کر اس نے راون پر چھلانگ لگائی' اس کا تاج اتار پھینکا اور زوردار گھونسا رسید کیا۔ دونوں کافی دیر تک زور آزمائی کرتے رہے۔ انہوں نے ایک دوسرے پر اپنے داؤ آزمائے۔ راون کی ہمت جواب دینے والی تھی کہ اس نے کشتی کو چھوڑ کر جادو کی راہ اختیار

Scanned and Uploaded By Nadeem

کی۔ یہ دیکھ کر سوگریو نے خود کو چھڑایا اور کود کر رام کے پاس واپس آ گیا۔

وانر رہنماؤں نے سوریہ کے بیٹے کو واپس آتے دیکھا تو نعرے لگا کر اسے داد دی۔ یوں راکشسوں کو اپنے دشمنوں کی طاقت کا کچھ اندازہ ہو گیا۔ رام بھی سوگریو کو واپس دیکھ کر خوش تھا۔ اس کے جسم پر لگے زخموں سے خون بہتا دیکھ کر رام نے کہا:

"سوگریو! میں بہت حیران اور خوش ہوں' تم نے بڑی بہادری دکھائی۔ لیکن تمہاری یہ حرکت ٹھیک نہیں تھی۔ ایک بادشاہ کو اپنا آپ خطرے میں نہیں ڈالنا چاہیے۔ تم اچانک اور کسی سے مشورہ کئے بغیر ایسا خطرناک اقدام کیسے کر سکتے ہو؟"

سوگریو نے اپنی غلطی کا اعتراف کیا: "بے شک کسی سے مشورہ کئے بغیر جنگ چھیڑ دینا درست نہیں لیکن جب میں نے سیتا کی توہین کرنے والے بدمعاش کو دیکھا تو اپنے غصے پر قابو نہ رکھ سکا اور اپنا فرض بھول گیا۔"

وانر فوج نے رام کی ہدایات کے مطابق لنکا کو چاروں جانب سے گھیر لیا۔

رام نے انگد کو بلوایا اور کہا: "شہزادے! راون کے پاس میرا یہ پیغام لے کر جاؤ۔ اسے کہنا: او گنہگار' تیرا انجام قریب ہے۔ رام تیرے قلعے کے دروازے پر انتظار کر رہا ہے۔ دیوتاؤں کی عنایات پر بھروسہ کر کے تو مغرور اور بدکار ہو گیا ہے۔ تو نے بہت عرصہ تک دنیا کو مصیبت میں ڈالے رکھا اور بہت سے جرائم کئے۔ اگر تو کھلے میدان میں آ کر لڑا اور قتل ہوا تو تیرے گناہ دھل جائیں گے اور تجھے دنیا میں دوبارہ سورماؤں والی رفعت نصیب ہو گی۔ لیکن اگر تجھے اپنی زندگی پیاری ہے تو عاجزی کے ساتھ سیتا اس کے شوہر کو لوٹا دے اور معافی مانگ لے۔ تب تیری جان بخشی ہو گی۔ چاہے کچھ بھی ہو' تو بادشاہ رہنے کے قابل نہیں۔ لنکا کی سلطنت اب وبھیشن کی ہے۔ وہ لوگوں کو تحفظ دینے اور حکومت کرنے کا مستحق ہے۔ اگر تو ہتھیار پھینک کر تحفظ حاصل کرنا نہیں چاہتا تو اپنی آخری رسوم ابھی سے ادا کر لے۔ لنکا میں اپنے تمام عزیزوں اور پیاروں سے آخری دفعہ مل لے۔ موت کے لئے تیار ہو جا۔ باہر آ اور رام سے لڑائی کر ------ انگد جاؤ اور راون کو میرا یہ پیغام دو۔"

بہادر انگد نے ایسا ہی کیا۔ یہ پیغام سن کر راون کے غضب کا شعلہ لپکا اور وہ چلایا: "اس بدمعاش کو پکڑ کر مار دو!"

ایک دم دو راکشسوں نے انگد کو پکڑ لیا۔ وہ ان دونوں کے سمیت فضاء میں بلند ہوا

اور انھیں جھٹک کر پھینک دیا۔ پھر انگد مزید اوپر اٹھا اور نیچے آ کر زوردار ضرب سے راج محل کا مینار توڑ ڈالا۔ پھر وہ ایک ہی جست میں رام کے پاس واپس آ گیا۔

انگد کی اس کارروائی نے راکشسوں کو خوفزدہ کر دیا لیکن وہ چپ سادھے رہے۔ ٹوٹے ہوئے مینار کو دیکھ کر خود راون نے بھی گہری آہ بھری۔ اس نے اسے ایک بدفال کے طور پر لیا۔

انگد کے واپس آتے ہی رام نے فوج کو لنکا پر چڑھائی کرنے کا حکم جاری کر دیا۔

○

سیتا کی خوشی

راکشس جاسوس شک نے جا کر راون کو اطلاع دی: "میں نے آپ کی ہدایات کے مطابق عمل کیا۔ لیکن میری کوششیں بے ثمر ثابت ہوئیں۔ وہ میرے ساتھ درشتی سے پیش آئے اور واپس آنے کی اجازت دی۔ ویرادھ، کبندھ، کھر اور دیگر راکشسوں کو کھیل کھیل میں قتل کرنے والا رام سوگریو کی فوج کے ساتھ آیا ہے۔ انھیں کسی نہ کسی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ سیتا کہاں قید ہے۔ ریچھوں اور بندروں نے سمندر پار کیا اور لنکا کے سامنے جنگ کے لئے تیار کھڑے ہیں۔ ہر طرف فوج ہی فوج ہے۔ گفتگو اور بحث سے کچھ حاصل نہیں ہو گا۔ اے بادشاہ، ان کی نفرت کی آگ صرف خون سے بجھ سکتی ہے۔ اچھی طرح غور کرنے کے بعد ہی کوئی قدم اٹھائیں۔"

پھر اس نے مدھم آواز میں خوفزدہ ہو کر کہا: "اگر سیتا کو واپس کر دیا جائے تو ہم اب بھی بچ سکتے ہیں۔"

راون طیش میں آ کر بولا: "کیا کہا تم نے؟ اب کوئی بھی سیتا کو واپس کرنے کی بات نہ کرے۔ وہ میری طاقت سے آگاہ نہیں، اس لئے ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ میں دیوتاؤں، وانروں، گندھروں اور یکشوں کو مار سکتا ہوں۔ میرے تیر اندر اور یم کو بھی جلا سکتے ہیں۔ انتظار کرو اور دیکھو کہ اس حقیر رام اور اس کی فوج کا خاتمہ کیسے ہوتا ہے۔"

راون کو اپنی بات پر پورا یقین تھا۔ وہ اپنی سابق کامیابیوں کے باعث بہت مغرور ہو چکا تھا۔

تب اس نے اپنے دو وزراء کو بلوا کر انھیں کہا: "جاسوسوں نے آ کر اطلاع دی ہے کہ ایک بہت بڑی فوج سمندر میں راستہ بنا کر یہاں تک آئی ہے۔ یہ واقعی حیرت انگیز خبر ہے، لیکن ابھی تک کوئی تشویشناک بات نہیں ہوئی۔ جاؤ اور دشمن کا معائنہ کر کے مجھے ان کی طاقت کے بارے میں تفصیلی اطلاع دو۔"

راکشس جاسوس وانروں کے روپ میں رام کی فوج میں گئے اور واپس آ کر راون کو اطلاع دی: "اے بادشاہ! وبھیشن نے ہمیں پہچان لیا۔ ہماری جان کو خطرہ تھا لیکن رام نے انھیں ہمیں مارنے سے روک دیا۔ ہمارے دشمن پر یقین ہیں۔ رام اور لکشمن، وانر بادشاہ

سوگریو اور وبھیشن سب کی سوچ ایک جیسی ہے۔ اس قسم کے سورماؤں کی زیر قیادت فوج سے نمٹنا ہمارے لئے مشکل ہے۔ ہم نے دسرتھ کے بیٹے رام کو دیکھا ہے۔ وہ اتنا طاقتور ہے کہ ہمارے شہر اور فوج کو اکیلا ہی برباد کر سکتا ہے۔ ہم نے وانروں کا جذبہ اور جنگ کے لئے شوق بھی دیکھا ہے۔ ان کے ساتھ جنگ آزمائی کرنا ٹھیک نہیں ہو گا۔ بہتری نظر آتا ہے کہ سیتا رام کو واپس کر دی جائے۔ آپ اچھی طرح سے سوچ بچار کر لیں۔

بلاشبہ یہ مشورہ مخلصانہ تھا' لیکن راون اپنے غصے پر قابو نہ رکھ سکا۔ اس نے کہا: "اگر ساری دنیا بھی میرے خلاف ہو جائے' تب بھی میں خوفزدہ ہو کر ہتھیار نہیں ڈالوں گا۔ حتیٰ کہ اگر سارے دیو' گندھرو اور وانر مل کر بھی میرے خلاف اکٹھے ہو جائیں تب بھی میں سیتا کو واپس کرنے پر تیار نہیں۔ چونکہ دشمن نے تمہیں دھمکایا ہے' اس لئے تم مجھے یہ بزدلانہ مشورہ دے رہے ہو۔ بزدلو! کون ہے جو مجھے شکست دے سکے؟"

یہ کہہ کر وہ اپنے اونچے مینار پر گیا اور بذات خود دشمن کی طاقت کا جائزہ لیا۔ اس کے وزراء اور افسر بھی ساتھ تھے۔

جو راکشس جائزہ لینے باہر گئے تھے انہوں نے وانر سرداروں اور فوج کے بارے میں تفصیلاً" بتایا۔ ایک نے کہا: "دیکھو! وہ پر جلال اور خوبصورت نوجوان' جس نے ہاتھ میں کمان اٹھا رکھی ہے' یہ رام ہے۔ دیکھو وہ کیسے محبت بھری نظروں سے اردگرد دیکھ رہا ہے۔ اس کی نگاہوں میں مضبوط ارادے کی چمک ہے۔ اس کے ساتھ عزیز ترین لکشمن ہے۔ وہ بالی کا ہم پلہ ہے۔ وہ اس کے ساتھ تمہارا بھائی وبھیشن اور سوگریو ہیں۔ اس قسم کے سورماؤں کو شکست دینا آسان نہیں۔ ان حالات میں اچھی طرح سوچ سمجھ کر قدم اٹھائیں۔"

اپنے وزراء کے منہ سے دشمنوں کی طاقت کی یہ تعریف سن کر راون کا غصہ آخری حدوں کو چھونے لگا۔ اس کے خیالات ایک انوکھی روش پر چل نکلے۔ اس نے سوچا کہ اگر کسی نہ کسی طرح سیتا کو اپنی بات ماننے پر مجبور کر لیا جائے تو رام ذلیل اور شکستہ دل ہو کر گھر واپس چلا جائے گا۔ چنانچہ اس نے ایک آخری کوشش کچھ مختلف طریقے سے کرنے کا عزم کیا۔ اس نے راکشس جادوگر سے مدد مانگی: او برق زبان (یہ اس کا نام تھا سنسکرت میں ودیوت جیہو)! ایک بالکل رام جیسا سر تیار کرو' جس کی شکل اس سے اس قدر ملتی ہو کہ قریب ترین لوگ بھی دھوکا کھا جائیں۔ جب میں تمہیں بلواؤں تو اس باغ میں آنا جہاں سیتا قید ہے اور وہ سر اس کے آگے رکھ دینا۔"

جادوگر نے حکم کے مطابق عمل کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی۔

تب راون ایک مرتبہ پھر اشوک باغ گیا اور سیتا کو دھوکا دینے کی کوشش کی۔ اس نے کہا: "تمہارا شوہر اور اس کی فوج تباہ ہو گئی ہے۔ میرے سورماؤں نے سمندر پار کر کے رام اور اس کے بندروں پر سوتے میں حملہ کیا اور ان سب کو مار ڈالا۔ ایک سورما تمہارے شوہر کا کٹا ہوا سر مجھے دکھلانے کے لئے لایا ہے۔ تم ابھی تک اپنی ضد پر کیوں اڑی ہوئی ہو؟ اب تو میری بیویوں میں شامل ہو کر ملکہ بن جاؤ۔"

تب اس نے ایک راکشس کو حکم دیا کہ جادوگر ودیوت جیہوا کو بلا کر لائے۔ جادوگر آیا اور سیتا کے سامنے ایک کٹا ہوا سر رکھ دیا جو بالکل رام جیسا تھا۔

یہ دیکھ کر سیتا چلائی' "تو یہ ہے میرا مقدر؟" اور آہ و بکا کرنے لگی۔

دریں اثناء' رام کی فوج لنکا کے قریب آ گئی تھی اور افسروں و جرنیلوں نے راون کو فوری طور پر بلوا بھیجا۔ چنانچہ راون کو فوراً" سیتا کو وہیں چھوڑ کر راج سبھاء میں جانا پڑا۔

جادوگر کے سحر کو جاری رکھنے کے لئے راون کا وہاں موجود رہنا لازمی تھا۔ چنانچہ جب وہ وہاں سے گیا تو رام کا جادوئی سر بھی دھواں بن کر غائب ہو گیا۔ سیتا کے پاس بطور ملازمہ تعینات شاہی گھرانے کی ایک عورت شرما نے جادو کی وضاحت کر کے سیتا کی ڈھارس بندھائی۔ اس نے کہا: "رام کو کسی نے بھی قتل نہیں کیا۔ وہ اپنی فوج لے کر لنکا پہنچ گیا ہے۔ انہوں نے سمندر کے آر پار ایک شاندار راہگذر بنائی ہے اور تلاطم خیز سمندر کی طرح لنکا کو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہیں۔ راکشس حواس باختہ ہیں۔ راون محض ساحری کے ذریعہ تمہیں دھوکا دینے کی کوشش کر رہا ہے۔"

شرما نے سیتا کو مزید بتایا: "کئی ایک وزیروں نے راون کو تجویز دی ہے کہ وہ تمہیں واپس کر دے اور غیر مشروط معافی مانگ کر اپنی جان بچا لے۔ لیکن اس نے کسی کی بات نہیں سنی۔ وہ کہتا ہے کہ میں جنگ میں ہلاک تو ہو سکتا ہوں لیکن رام کے سامنے سر نہیں جھکاؤں گا۔ میں سیتا کو واپس کر کے امن کی درخواست نہیں کروں گا۔ او مقدس خاتون! اب تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا۔ فتح یقیناً رام کی ہو گی اور یہ گمراہ راون ہلاک ہو جائے گا۔"

شرما کے باتیں کرتے کرتے ہی وانروں کے بگلوں اور ڈھولوں کی آواز سیتا کے کانوں تک پہنچ گئی اور اس کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ راون کا انجام نزدیک ہے۔ لنکا میں موجود راکشسوں نے بھی یہ شور سنا اور خوف سے لرز کر رہ گئے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem
Uploaded By Nadeem

ناگ تیر

راون کو بروقت اطلاع دی گئی کہ رام کے وانر لشکر نے لنکا کو چاروں جانب سے گھیر لیا ہے۔ وہ غصے کے عالم میں اپنے محل کے مینار پر گیا اور نظارہ دیکھا۔ اسے ہر طرف وانر جنگجو نظر آئے جنہوں نے درخت اور پتھر اٹھا رکھے تھے۔ وہ سوچنے لگا کہ اس وسیع حملہ آور فوج کو کیسے تباہ کرے۔

دوسری طرف رام نے بھی راکشسوں کا قلعہ بند شہر دیکھا۔ وہ چشم تصور سے اس شہر میں قید افسردہ و ملول سیتا کو دیکھ سکتا تھا۔ اس نے فوری حملے کا حکم دیا۔

وانر فوج "وانر بادشاہ کی جے!" "رام اور لکشمن کی جے!" "راکشس مردہ باد" کے نعرے لگاتی ہوئی بدقسمت شہر پر حملہ آور ہوئی۔ کچھ وانروں نے قلعے کی دیواروں اور دروازوں پر بڑے بڑے پتھر اور درخت مارے' اور کچھ راکشسوں کی جانب بڑھے۔

تب راون نے ایک بڑا دستہ آگے بھیجا۔ اس نے انہیں حکم دیا کہ سارے وانروں کا صفایا کر دیں۔ انہوں نے اپنے ڈھول اور بگلوں کی آواز سے آسمان سر پہ اٹھا لیا اور وانروں پر ٹوٹ پڑے۔ وانروں نے راکشسوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پتھر' درخت' پنجے اور گھونسے استعمال کیے۔ دونوں جانب کے ہزاروں لڑاکے کھیت رہے۔ میدان جنگ میں ہر طرف خون اور مسخ شدہ لاشیں نظر آتی تھیں۔

جنگجوؤں کے دو بدو مقابلے بھی ہوئے۔ انگد اور اندرجیت کا مقابلہ رودر اور یم جیسا تھا۔ راکشسوں نے اپنے حملے کا مرکز رام کو بنایا اور ہزاروں کی تعداد میں اس کے تیروں کا شکار بنے۔

سارا دن جنگ ہوتی رہی۔ اور رات کے وقت بھی راکشسوں نے جنگ بندی نہ کی۔ لڑائی میں شدت آ گئی۔ خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ دونوں جانب زبردست خونریزی ہوئی۔ انگد نے اندرجیت پہ دھاوا بولا' اس کے گھوڑوں اور رتھ بان کو قتل کیا اور رتھ کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ وانروں نے اپنے شہزادے کی طاقت اور مہارت کو سراہا اور خوشی کے نعرے

لگائے۔ اندرجیت نے غصے میں آ کر جادو کا سہارا لیا۔ وہ نظروں سے اوجھل ہو کر رام اور لکشمن پر تیر برسانے لگا جو بہت بدحواس ہو گئے۔

تب اندرجیت نے رام اور لکشمن پر ناگ تیر چلائے۔ وہ دونوں ان کی گرفت میں آ کر بے حس و حرکت ہو گئے اور میدان جنگ میں لاچار پڑے رہے۔ انہوں نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا اور سمجھ نہ پائے کہ اب کیا کریں۔ رام کی اس حالت پر لکشمن بہت دلگیر ہوا۔ جہاں تک وانروں کا تعلق ہے تو وہ ہراس و پریشانی کے عالم میں اردگرد کھڑے تھے۔

اندرجیت نے راکشس فوج کو مبارک دی اور شہر میں واپس آ گیا۔ فتح کی خوشی میں وہ اپنے باپ کے پاس گیا اور اعلان کیا کہ رام اور لکشمن کی کہانی ختم ہو گئی ہے۔ راون خوشی میں پھولے نہ سمایا۔ اس نے اپنے بیٹے کو گلے لگایا اور اس کی ہمت و شجاعت کی داد دی۔

مجروح اور مایوس وانر سورما رام اور لکشمن کو دیکھ کر ماند پڑ گئے اور انہوں نے اپنی شکست کو بالکل سامنے دیکھا۔ وبھیشن نے وانر بادشاہ سوگریو کو حوصلہ دلاتے ہوئے کہا: "امید کا دامن ہاتھ سے چھوڑنا حماقت ہے۔ رام اور لکشمن کو دیکھو۔ ان کے چہرے اب بھی روشن ہیں۔ وہ ہنوز زندہ ہیں۔ ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ وہ بہت جلد اس سحر کے اثر سے نکل کر لڑائی لڑنے لگیں گے۔"

سوگریو کو کچھ حوصلہ ملا اور اس نے اپنی فوج کو ابتری سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کی۔ دستوں کے سردار دوبارہ تعینات کیے گئے۔

دریں اثناء راون نے لنکا میں منادی کرا دی کہ اندرجیت نے رام اور لکشمن کو مار دیا ہے۔ اس نے اپنی عورتوں کو بلا کر کہا: "فوراً جا کر سیتا کو اطلاع کرو کہ رام کا خاتمہ ہو گیا ہے' کہ دونوں شہزادے میدان جنگ میں مرے پڑے ہیں اور وانر فوج تباہ ہو چکی ہے۔ اسے قائل کرنے کے لئے پشپک ویمان پہ بٹھا کر میدان جنگ کا نظارہ کرواؤ۔ اس ضدی حسینہ کو سارا کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھنے دو۔ اب وہ اپنے آپ کو بے سہارا سمجھ کر میری طرف کھنچی چلی آئے گی۔"

راکشسوں نے اسی کے مطابق عمل کیا۔ سیتا نے وہاں پہ بیٹھ کر میدان جنگ کا نظارہ کیا۔ اس نے رام اور لکشمن کو زمین پہ پڑے دیکھا اور پاس ہی ان کے ہتھیار بکھرے پڑے تھے۔ وہ بہت دکھی ہوئی۔ اس نے سوچا کہ اب سب کچھ ختم ہو گیا ہے اور رونے

Scanned and Uploaded By Nadeem

گئی : "قسمت نے مجھے اس انجام تک پہنچایا ہے۔ رشیوں اور نجومیوں کی پیشگوئیاں غلط ثابت ہوئیں کہ میں مسرور بیوی اور ماں کی حیثیت سے ملکاؤں جیسی زندگی گزاروں گی۔ بیچاری کوشلیا! اب تمہیں کون دلاسا دے گا؟ یہ جنگجو پورا سمندر پار کر کے چھوٹے سے جوہڑ میں ڈوب جانے والے شخص کی طرح مرے پڑے ہیں۔ ہائے شہزادو! تمہارے الوہی ہتھیار کیسے ناکام ہو گئے؟ ہائے' تقدیر ہی مختار کل ہے!"

جب سیتا اس شدید دکھ میں مبتلا تھی اور اس کی راکشسی ساتھی تری جٹ' جو شہزادوں کے بے حرکت جسموں کو غور سے دیکھ رہی تھی' اچانک بول اٹھی : "پیاری سیتا! دکھی ہونے کی کوئی وجہ نہیں۔ تمہارا شوہر اور نہ ہی لکشمن مرا ہے۔ ان کے چہروں کو دیکھو۔ کیا مردے ایسے ہی نظر آتے ہیں؟ وہ ایک جادوئی ہتھیار کے اثر سے کچھ دیر کے لئے بیہوش ہو گئے ہیں۔ ذرا فوج کی منظم صفوں پر نظر ڈالو۔ ہمت کرو۔ خوفزدہ کیوں ہوتی ہو۔" اس کے الفاظ سیتا کے لئے آب حیات جیسے تھے۔ وہاں واپس لنکا آیا اور سیتا کو دوبارہ اشوک باغ میں پہنچا دیا گیا۔

کچھ دیر بعد تیروں کے جادو کا اثر ختم ہو گیا۔ رام نے آنکھیں کھولیں اور بیٹھ گیا۔ شدید زخمی ہونے کے باوجود اس کی طاقت بحال ہو گئی۔ اس نے اپنے بھائی کو زمین پر لیٹے دیکھا اور بولا : "افسوس! اب میرے لئے اس فتح کا کیا فائدہ؟ میرے پیارے بھائی میں تمہیں اپنے ساتھ جنگل میں کیوں لایا اور تمہیں یوں کیوں مروا دیا؟ میں تمہارے بغیر ایودھیا کیسے واپس جاؤں گا؟ تم نے ہمیشہ مجھے دکھ میں تسلی دی۔ اب میں عظیم ترین دکھ میں گرفتار ہوں اور تم خاموش پڑے ہو۔ میں تمہارے بغیر کیسے زندہ رہوں؟ پوری دنیا میں تمہارے جیسا سورما کہاں ہے؟ ہر کھوئی ہوئی شے دوبارہ مل جاتی ہے لیکن تمہاری کمی کون پوری کرے گا؟

"ہزار ہاتھوں والے کارت ویریہ ارجن کی طرح تم نے ان دو ہاتھوں سے تیروں کی بوچھاڑ کی اور راکشسوں کو مار ڈالا۔ تمہیں موت کیسے آ سکتی ہے؟ تم میرے ساتھ جنگل میں آئے اور یم کے پاس چلے گئے ہو۔ میں شکست کا اعتراف کرتا ہوں۔ وبھیشن سے کیا ہوا وعدہ میں پورا نہیں کر سکتا۔ او وانر بادشاہ! اپنے سورماؤں کے ساتھ واپس کش کندھیہ چلے جاؤ۔ تم نے میرے لئے بہت محنت کی۔ تم نے دوستی کے تمام فرائض ادا کر دیئے۔ میں تمہارا مشکور ہوں۔ لیکن اب مزید قتل و غارت کا کوئی فائدہ نہیں۔ اپنے شہر لوٹ جاؤ۔ مجھے

Scanned and Uploaded By Nadeem

یہاں مرنے کے لئے چھوڑ دو۔" رام لاچاری اور دکھ میں آہ و فریاد کرنے لگا۔

تب وبھیشن ہاتھ میں نیزہ لئے وہاں آیا۔ اس کے سیاہ قد و قامت کو دیکھ وانروں نے سمجھا کہ اندرجیت پھر آ گیا ہے اور وہ ادھر ادھر بھاگنے دوڑنے لگے۔

میدان جنگ کے ایک اور حصے میں سوگریو اور انگد باتیں کر رہے تھے۔ سوگریو نے پوچھا : "وانر خوفزدہ ہو کر بھاگنے کیوں لگے ہیں؟ کیا ہوا؟"

انگد نے جواب دیا : "کیا تمہیں نہیں معلوم کہ رام اور لکشمن زخمی پڑے ہیں؟"

سوگریو نے کہا : "نہیں یہ بات نہیں۔ ذرا دیکھو تو سہی کہ وہ کس طرح تتر بتر ہو کر بھاگ رہے ہیں۔ اس کی ضرور کوئی اور وجہ ہو گی۔"

تب اسے معلوم ہوا کہ اندرجیت کے ہاتھوں مار کھانے والے وانروں نے غلطی سے وبھیشن کو اندرجیت سمجھ لیا تھا اور خوفزدہ ہو گئے۔ اس نے جام بوت سے کہا کہ جا کر ان کا خوف دور کرے۔ وبھیشن نے رام اور لکشمن کو دیکھا۔ انہیں تیروں سے چھلنی اور لڑنے سے معذور دیکھ کر وہ روتے ہوئے بولا : "سب کچھ ختم ہو گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے؟"

سوگریو اپنے چچا سوشین کی جانب مڑا اور بولا : "رام اور لکشمن کو کش کندھیہ لے جاؤ۔ میں راون سے نپٹ کر سیتا کے ساتھ وہاں آتا ہوں۔"

سوشین نے جواب دیا : "کچھ ایسی جڑی بوٹیاں موجود ہیں جو شہزادوں کے زخموں کو ٹھیک کر کے انہیں تندرست کر سکتی ہیں۔ ہم میں سے کچھ ایک کو معلوم ہے کہ وہ کہاں ملیں گی۔ یہ رہا ہنومان۔ اگر تم اسے بھیجو تو یہ جڑی بوٹیاں لے کر آ سکتا ہے۔"

جب وہ باتیں کر رہے تھے تو ہوا کا تیز جھونکا آیا اور عظیم پرندہ گروڑ سامنے آ گیا۔

گروڑ کے آتے ہی رام اور لکشمن کے جسموں میں پیوست تیر فوراً غائب ہو گئے۔ وہ سب تیر زہریلے سانپ تھے جنہوں نے اندر جیت کے جادو کے اثر سے رام اور لکشمن کو بے بس کر دیا تھا۔ سانپوں کے خوفناک دشمن گروڑ کے آتے ہی وہ بھاگ گئے۔ تب گروڑ نے رام اور لکشمن کے جسموں کو تھپتھپایا اور ان کی پوری طاقت بحال کر دی۔ سب زخم بھر گئے اور وہ پہلے سے بھی زیادہ طاقت کے ساتھ اٹھ کھڑے ہوئے۔

اور رام نے پوچھا : "میرے محسن' تم کون ہو؟" اسے معلوم نہیں تھا کہ وہ خود وشنو

ہے اور گرودا اس کا اپنا ہی پرندہ ہے جس پر وہ سواری کیا کرتا تھا۔

گرودا نے جواب دیا: "میں آپ کا اچھا دوست اور پرانا ساتھی ہوں۔ آپ کی جے ہو! اب میں چلتا ہوں۔ جب جنگ ختم ہو گی تو ہم ایک دوسرے کو زیادہ بہتر طور پر جان لیں گے۔" یہ کہہ کر پرندہ اڑ گیا۔

رام اور لکشمن کو لڑائی کے لئے پوری طرح تیار دیکھ کر وانر دوبارہ پرجوش ہو گئے اور انہوں نے پھر سے راون کے قلعے پر حملے کرنا شروع کر دیئے۔

○

راون کی شکست

اپنے محل میں موجود راون ہوا کے دوش پر کانوں تک پہنچنے والے پرجوش نعرے سن کر حیران رہ گیا۔ وہ تو سمجھا تھا کہ وانر اس وقت اپنے شکست خوردہ رہنماؤں اور مقتول ساتھیوں پر افسوس کر رہے ہوں گے۔ وہ اپنے پہلو میں کھڑے راکشس کی طرف مڑا اور پوچھا: "وانر کس وجہ سے اتنا خوش ہیں؟ ضرور کوئی انوکھا واقعہ ہوا ہے۔ جا کر پتا کرو کہ کیا معاملہ ہے۔"

کچھ راکشسوں نے دیوار کے اوپر چڑھ کر دیکھا اور واپس راون کے پاس آ کر خوف سے کانپتے ہوئے بتایا: "بادشاہ سلامت! سوگریو کی قیادت میں وانر فوج قلعے پر زور دار حملے کر رہی ہے۔ رام اور لکشمن دونوں زندہ ہیں۔ انہوں نے ہاتھیوں کی طرح ناگ تیروں کا اثر زائل کر دیا ہے اور اب فوج کے ساتھ دوبارہ شامل ہو کر بھوکے شیروں کے مانند حملہ کر رہے ہیں۔ اندرجیت کے تیر بیکار ثابت ہوئے۔"

راون کا چہرہ اتر گیا۔ وہ تشویش کے ساتھ بولا: "میں تمہاری بات سن کر حیران ہوں۔ آج تک کوئی بھی ان تیروں سے بچ نہیں سکا۔ اگر ان انسانوں کے خلاف یہ ہتھیار بے اثر ہیں تو ہم یقیناً خطرے میں ہیں۔"

پھر وہ شدید غصے میں چلایا: "سنو' دھرم راکشس! تمہارے یہاں ہوتے ہوئے مجھے پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ تمام مطلوبہ افراد کو جمع کرو۔ فوراً" جا کر ان حقیر انسانوں کو قتل کرو اور واپس آ جاؤ۔"

دھرم راکشس اپنے بادشاہ کی جانب سے اہمیت ملنے پر بہت خوش ہوا۔ اس نے کچھ جنگجوؤں کو ساتھ لیا اور قلعے سے نکل کر ہنومان کی زیر قیادت دستے کے سامنے آیا جو مغربی دروازے پر دھاوا بول رہا تھا۔ اس کے بعد ہونے والی لڑائی میں زبردست قتل و غارت ہوئی۔ آخر کار ہنومان نے دھوم راکشس کو مار دیا۔ چند ایک راکشس جان بچانے کے لئے قلعے میں جا گھسے مگر زیادہ تر قتل ہوئے۔

اس شکست کی خبر نے راون کو آپے سے باہر کر دیا۔ اس نے جلدی جلدی وجر دمشتھر کو بلوایا اور کہا: "او بہادر ترین جنگجو' بلا تاخیر جاؤ اور ان بدکاروں کو تباہ کر دو۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

وجر دمشتھر بادشاہ کے سامنے جھکا، طاقتور فوج لے کر جنوبی دروازے سے باہر نکلا اور انگد سے ٹکرایا۔

وجر کی زیر قیادت راکشسوں نے زور دار جنگ کی اور بے شمار وانروں کو مار دیا۔ پھر بھی وانر فوج ثابت قدم رہی اور پیچھے نہ ہٹی۔ انہوں نے پتھروں اور درختوں سے لیس ہو کر لاتعداد راکشسوں کو مارا۔ انجام کار انگد نے راکشس رہنما کو طویل دست بدست لڑائی کے بعد قتل کیا اور راکشس بھاگ کھڑے ہوئے۔ وانر انگد کو گھیرے میں لے کر خوشی کے نعرے لگانے لگے۔

پھر راون نے پرہست کو حکم دیا: "اکمپن کو خوفناک ترین راکشسوں کے ہمراہ بھیجو تاکہ وہ جا کر رام، سوگریو اور وانر فوج کا قلع قمع کر دے۔ اکمپن کی طاقت اور مہارت کا مقابلہ کوئی نہیں کر سکتا۔"

پرہست نے تعمیل کی۔ اکمپن اسم با مسمی طاقتور اور بہادر تھا۔ اس نے اپنے ہتھیاروں اور جنگجوؤں کا انتخاب بڑے محتاط انداز میں کیا۔ روانہ ہوتے وقت اسے بدشگون نظر آئے۔ لیکن وہ انہیں خاطر میں نہ لایا۔ ان کے مقابلے کا شور سمندر کے شور سے بھی زیادہ تھا۔

بڑا زور دار معرکہ ہوا۔ خون کی ندیاں بہہ نکلیں۔ گرد نے سورج کو چھپا لیا۔ دونوں طرف کے بہت سے لڑاکا مارے گئے۔ نل، میندا اور دوی ویدا نے اکمپن پر حملہ کیا مگر وہ سہ گیا۔

جنگ وانر جنگجوؤں کے خلاف جانے لگی اور وہ بھاگنے ہی والے تھے کہ ہنومان نے آ کر انہیں ہمت اور امید دلائی۔ ہنومان نے ایک بڑا سا پتھر اٹھا کر اکمپن کی طرف پھینکا مگر اس کے تیروں نے اسے ریزہ ریزہ کر دیا۔ آخرکار ہنومان نے اپنے قد و قامت میں اضافہ کیا اور ایک بڑا درخت اکھیڑ کر راکشس کو اس کے ساتھ مار ڈالا۔ راکشس فوج یوں منتشر ہوئی جیسے پگھلا ہوا لاوا جنگل کو تباہ کرتا ہے۔ اُن کی شکست کی خبر نے لنکا کو ہلا کر رکھ دیا۔ وانر جشن منانے لگے۔

اکمپن کی موت کا علم ہونے پر راون کا حوصلہ ٹوٹ گیا لیکن غصے نے اسے نئی طاقت دی اور وہ نئے منصوبے سوچنے لگا۔ اس نے شہر کے دفاعی انتظام کا جائزہ لے کر سپہ سالار پرہست سے مشورہ کیا۔

"ہمیں وانروں کا یہ محاصرہ توڑنا ہو گا۔ ضروری ہے کہ ہم وانر رہنماؤں کو قتل کر دیں۔ میں، کمبھ کرن، تم، اندرجیت یا نکمبھ ہم پانچوں میں سے کوئی ایک فوج کو لے کر قلعے سے باہر جائے۔ کیا ہم بندروں سے ڈر کر بیٹھے رہیں؟ کیوں! وہ تو محض راکشس کے دھاڑنے کی آواز سن کر بھاگ جایا کرتے ہیں۔ وہ فنون حرب نہیں جانتے۔ وہ ہمارے تمام حملے کیسے برداشت کر گئے؟"

پرہست نے عاجزانہ جواب دیا: "واقعات ہماری امیدوں کے مطابق ہی ہوئے ہیں۔ ہم نے کافی پہلے مودبانہ رائے دی تھی کہ سیتا کو واپس کر کے امن قائم کرنا بہترین راہ ہے۔ لیکن میں حکم ماننے کا پابند ہوں۔ میں اپنی زندگی، اپنا خاندان، سب کچھ آپ پر قربان کرنے کو تیار ہوں۔ اگر آپ مناسب سمجھیں تو فوج کو میں اپنی قیادت میں لے کر جاتا ہوں۔"

بہت بڑی فوج اکٹھی کر کے خصوصی رسوم ادا کی گئیں، اور پرہست نے ڈھول کی آواز میں مارچ کیا۔ برے شگون ظاہر ہوئے مگر انہوں نے کوئی پروا نہ کی۔

پرہست کی قیادت میں ایک بڑی فوج مشرقی دروازے سے نکلتے دیکھ کر وانروں نے خوشی کے نعرے لگائے اور جنگ کے لئے تیار ہو گئے۔

راکشس وانر فوج پر یوں لپکے جیسے پروانے شمع پر لپکتے ہیں۔

رام نے کہا: "دیکھو، ایک راکشس عظیم فوج کی قیادت کرتا ہوا آ رہا ہے۔ وہ کون ہے؟"

وبھیشن نے جواب دیا: "یہ راون کا سپہ سالار پرہست ہے۔ ایک تہائی شاہی فوج اس کی کمان میں ہے۔"

پھر وانروں اور راکشسوں میں زبردست لڑائی ہونے لگی۔ تلواروں، نیزوں، تیروں اور کلہاڑوں کا مقابلہ پتھروں اور درختوں سے ہوا۔ دونوں فریقین کے بہت سے ارکان کام آ گئے۔ میدان خون سے بھر گیا۔ دوی ویدا، درمکھ اور جام بوت نے نرانتک، مہاناد اور کمبھانو کا مقابلہ کر کے انہیں قتل کیا۔ نیل نے پرہست کی زندگی ختم کی۔ راکشس سورما ہر طرف کو بھاگنے لگے۔ اس زبردست فتح کے بعد نیل رام اور لکشمن کے پاس گیا اور انہیں ساری کارروائی بتائی۔

کچھ بھگوڑے راکشسوں نے راون کو بتایا کہ اگنی کے بیٹے نیل نے پرہست کو قتل کر دیا ہے۔ راون نے غضب ناک ہو کر کہا: "ان وانروں نے میرے سپہ سالار کو مار ڈالا جس نے اندر اور اس کے دیوتائی لشکر کو شکست دی تھی۔ یہ کوئی چھوٹی بات نہیں۔ ہمیں رام اور

Scanned and Uploaded By Nadeem

"وانر لشکر کو تباہ کرنا ہو گا۔" یہ کہہ کر راون اپنے رتھ میں سوار ہوا۔ اس نے شہر سے نکل کر وانر لشکر پر نظر ڈالی اور ان کی خوفناک آوازیں سنیں۔

وانر ایک نئی فوج کو باہر نکلتے دیکھ کر تیار ہو گئے۔ وبھیشن نے رام کو باری باری اندرجیت کے تمام جنگجوؤں کے بارے میں بتایا۔ "وہ رتھ میں بیٹھا ہوا سورج جیسا چمکدار اندرجیت ہے۔" اور یوں بتاتے ہوئے راون تک آیا: "وہ بڑے رتھ میں دس سروں والا راون ہے۔"

رام نے اسے بڑے غور سے دیکھا اور کہا: "بے شک وہ ایک عظیم سورما ہے۔ لیکن وہ اس قدر بدکار ہے کہ اسے مرنا ہو گا۔"

راون نے حملہ کر کے بے شمار وانروں کو مار دیا۔ نیل نے بڑی شجاعت دکھائی مگر ایک آتشیں تیر کھا کر گر پڑا۔ ہنومان نے راون پر شدید حملہ کیا اور دونوں نے کچھ دیر تک برابر کی جنگ لڑی لیکن راون کو شکست نہ ہوئی اور اس نے وانر فوج میں بڑی تباہی مچائی۔

پھر لکشمن اور راون کی لڑائی ہوئی جس میں لکشمن بے ہوش ہو کر گر پڑا لیکن ہنومان اسے اٹھا کر رام کے پاس لے گیا۔

اس کے بعد رام نے ہنومان کے کندھوں پہ سوار ہو کر داد شجاعت دی۔ راون شدید زخمی ہوا۔ اس کا سنہری تاج ٹوٹ گیا' اور رتھ بھی۔ وہ تمام ہتھیاروں سے محروم ہو کر رام کے سامنے کھڑا تھا۔

رام نے کہا: "اب تم جا سکتے ہو۔ آج تم کافی اچھا لڑے۔ جا کر آرام کرو اور کل تازہ دم ہو کر ہتھیاروں کے ساتھ واپس آؤ۔" اور راون شرمسار چہرہ لے کر شہر واپس چلا گیا۔

○

دیو کی بیداری

راون کی شکست خوردہ حالت کو دیکھ کر دیوتا بہت خوش ہوئے کہ ان کی مشکلات اب دور ہونے والی تھیں۔ راون نے محل میں جا کر کچھ دیر غور و خوض کیا' اپنی ہمت بحال کی اور اپنے سوئے ہوئے بھائی کمبھ کرن کو جگانے کا حکم دیا۔

ایک بددعا کے نتیجہ میں کمبھ کرن مسلسل کئی ماہ سویا کرتا تھا۔ اور وہ اوپر بیان کردہ واقعات سے چند روز قبل ہی سویا تھا۔

راون نے دل میں سوچا: "میری تمام ریاضتیں بیکار ثابت ہوئیں۔ یوں لگتا ہے جیسے رشیوں کی پیشگوئی پوری ہو گی۔" لیکن اس نے آخری دم تک لڑنے کا عزم کیا اور حکم دیا: "سورما قلعے کو چاروں طرف سے اپنی حفاظت میں لے لیں۔ میرا بھائی سویا پڑا ہے اور اسے میری پریشانی کا علم نہیں۔ اگر اسے جگایا نہ گیا تو وہ کئی ماہ تک سوتا رہے گا۔ اسے سوئے ہوئے ابھی صرف نو دن ہوئے ہیں۔ اسے فوراً جگاؤ۔ اگر وہ اٹھ کر لڑنے گیا تو دشمن یقیناً بھاگ جائے گا۔ میرے بھائی کمبھ کرن کے سامنے کون ٹھہر سکتا ہے؟"

راون کے افسر اور ان کے ملازم کمبھ کرن کے محل میں گئے۔ انھیں علم تھا کہ بیدار ہونے پر اسے زبردست بھوک لگی ہو گی۔ لہٰذا پہلے انھوں نے کھانے کا ڈھیر لگایا اور پھر ڈھول بجانے لگے مگر کوئی اثر نہ ہوا۔ راکششوں نے ہاتھیوں کو اس کے جسم پر چلایا۔

آخر کار اس کی آنکھیں تھوڑی سی کھلیں' اس نے سب راکششوں کو ہاتھ سے ایک طرف دھکیلا اور جمائی لی۔

یوں کمبھ کرن بیدار ہوا۔ لیکن اس نے اٹھتے ساتھ ہی کھانا پینا شروع کر دیا۔ جب اس کی بھوک کچھ مٹی تو راکشس پاس گئے اور صورتحال سے آگاہ کیا۔

راون کے وزیر یوپاکش نے کہا: "میرے آقا' ہمیں جنگ میں شکست ہوئی اور شدید خطرے سے دوچار ہیں۔ آپ کو سیتا کا جھگڑا یاد ہو گا۔ وانر رام اور لکشمن کے ہمراہ آئے ہیں اور قلعے میں نقب لگا رہے ہیں۔ انہوں نے ہماری فوج کو قتل کیا اور ہرایا ہے۔ وانروں نے لنکا کو سمندر کی طرح گھیر رکھا ہے۔ راون بذات خود لڑنے گیا لیکن بری طرح شکست کھا

Scanned and Uploaded By Nadeem

کر واپس آیا۔ یہ ہماری خوش قسمتی ہے کہ اس کی جان بچ گئی۔"

یہ سن کر کمبھ کرن کو بہت غصہ آیا۔ "میں ابھی جا کر اس دشمن کو تباہ کر دوں گا۔ میں وانروں کو قتل کر کے رام اور لکشمن کا خون پی جاؤں گا۔ میں پہلے یہ کام کر لوں' پھر بادشاہ سے ملوں گا۔"

وزراء یہ خفبناک تقریر سن کر بہت خوش ہوئے لیکن انھوں نے کمبھ کرن سے درخواست کی کہ پہلے بادشاہ سے مل کر مشورہ کر لے۔

کمبھ کرن مان گیا' اس نے اپنا منہ دھویا اور پرشکوہ انداز میں رتھ پہ سوار ہو کر بادشاہ کی طرف چلا۔ اپنے ناقابل شکست بھائی کی آمد پر راون نے تخت سے اتر کر اسے گلے لگایا۔

کمبھ کرن نے پوچھا: "بھائی' میں تمہارے لئے کیا کر سکتا ہوں؟ تم نے میری نیند کیوں توڑی؟ تمہیں کس کا خوف ہے؟ مجھے بتاؤ کون اپنی زندگی سے اکتا گیا ہے اور اب مرنا چاہتا ہے؟"

"بھائی! تم نہیں جانتے کہ یہاں کیا ہوا ہے۔" راون نے بتایا' "تم نیند میں محو تھے۔ ایک انسان رام ہمارے لئے بلا بن گیا ہے۔ اس نے ناقابل عبور سمندر میں بند بنایا اور اب وانر فوج نے ہمارے شہر کو ہر طرف سے گھیر رکھا ہے۔ ہمارے تمام جنگجوؤں کو ان کے ہاتھوں شکست ہوئی۔ میں جنگ میں تمہاری ہمت اور ذوق و شوق سے بخوبی آگاہ ہوں۔ فوراً جا کر ان دشمنوں کا صفایا کر دو اور لنکا کو تباہی سے بچا لو۔"

کمبھ کرن راون کی یہ تشویشناک باتیں سن کر بہت غصے میں آیا' لیکن اسے جلد ہی اس کے جھوٹے اعتماد کی ساری کہانی یاد آ گئی اور وہ طنزیہ انداز میں ہلکا سا مسکرایا۔ اس نے کہا: "میرے بھائی' میں معذرت چاہتا ہوں۔ جب تم نے ہم سے مشورہ مانگا تھا تو اس پر کوئی توجہ نہ دی۔ ہمارے خدشات درست ثابت ہوئے۔ تم نے ہمارا نیک مشورہ مسترد کر دیا۔ اب تم اپنی ہی غلطی اور گناہ کے نتائج بھگت رہے ہو۔ تم سیتا کو اغواء کر لائے۔ جب کوئی اندھی خواہش کی رو میں بہہ کر بلا سوچے سمجھے قدم اٹھائے تو یہی ہوتا ہے۔ اگر تمہیں اس کی خواہش اور اپنی طاقت پر اعتماد تھا تو بہتر تھا کہ رام اور لکشمن کو قتل کرنے کے بعد سیتا کو اٹھاتے۔ تم نے سوچے سمجھے بغیر اور غلط انداز میں عمل کیا۔ عقلمند اور وفادار دوستوں کے مشورے کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ تباہی کی صورت میں ہی برآمد ہوتا ہے۔ کیا تمہیں ان نتائج کا علم نہ تھا؟ کیا ایک بادشاہ کو یہ ادراک نہیں ہونا چاہئے کہ اچھی رائے کون دے رہا ہے اور بری رائے کون؟"

راون کو یہ نصیحتیں پسند نہ آئیں۔ اخلاقیات یا سیاسیات کے اسباق اب اس کے کسی کام نہ آ سکتے تھے۔ اس کا چہرہ تمتما اٹھا لیکن خود پہ قابو پا کر بولا: "بھائی! اس قسم کی باتوں کا وقت گزر چکا ہے۔ مجھے اس وقت تمہاری تنقید کی بجائے طاقت کی ضرورت ہے۔ جو ہونا تھا ہو چکا اور یہ باتیں کرنا لاحاصل ہے کہ اچھا ہوا یا برا۔ سوال یہ ہے کہ اب ہم کیا کریں۔ تمہارا فرض ہے کہ اپنی طاقت اور مہارت استعمال کر کے ماضی کی غلطیوں کے موجودہ تباہ کن نتائج دور کر دو۔ سچا دوست اور سچا رشتہ دار وہی ہوتا ہے جو مشکل میں کام آئے' چاہے یہ مشکل اپنی ہی غلطی کا نتیجہ ہو۔ اگر تم واقعی میرے لئے فکرمند ہو تو اس کے اظہار کا وقت آ گیا ہے۔ میرا دار و مدار تمہاری طاقت اور شجاعت پر ہی ہے۔ اپنی بے پناہ ہمت کے ذریعہ میری مدد کرو۔"

کمبھ کرن پر اس التجا کا اثر ہوا۔ اس نے کہا: "اب تم فکر نہ کرو۔ میں تمہارا بھائی ہوں اور تمہیں ہرگز نظر انداز نہیں کر سکتا۔ باقی یقین رکھو کہ رام اور لکشمن کے مقدر میں موت لکھی جا چکی ہے۔ میں رام کا سر تمہارے قدموں میں لا کر ڈال دوں گا' اور تم وانر بادشاہ کا خون میدان جنگ میں بہتا دیکھو گے۔ رام میری لاش سے گزر کر ہی تم تک پہنچے گا اور یہ ممکن نہیں' کیونکہ کوئی مجھے شکست نہیں دے سکتا۔"

راون نے خوش ہو کر کہا: "او میرے وفادار سورما! او میرے بھائی! مصیبت کے وقت تم جیسا دوست کسے ملے گا؟"

کمبھ اپنے لمبے نیزے کے ساتھ اکیلا ہی میدان جنگ میں جانے والا تھا کہ راون نے اسے روکا اور ساتھ ایک فوج بھی مدد کے لئے بھیجی۔ لمبا تڑنگا کمبھ کرن سر سے پاؤں تک زیوروں سے سجا ہوا تھا۔ اس نے بھائی سے رخصت لی اور دعاؤں میں رخصت ہوا۔ جب دیو قامت راکشس کمبھ کرن شہر کی دیوار پھلانگ کر باہر آیا تو وانر بہت خوفزدہ ہوئے اور ادھر ادھر بھاگنے لگے۔ ان کے سرداروں نے انہیں بڑی مشکل سے منظم کر کے جنگ کے لئے تیار کیا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

کیا نارائن بذات خود؟

وانروں نے کمبھ کرن کو بڑے بڑے پتھر اور درخت اٹھا کر مارے لیکن وہ ہنستا ہوا آگے بڑھتا چلا آیا۔ اس کا پراعتماد انداز بڑا خوفناک تھا۔ ان میں سے کچھ وانر تو تعمیر شدہ ڈیم کی طرف بھاگے جبکہ دیگر نے ساحل اور جنگلوں میں پناہ لی۔

انگد نے ایک دفعہ پھر ان کی ہمت بندھائی اور انھیں لڑنے پر آمادہ کیا۔

ودی دیدا' ہنومان' نیل' وریشبھ' سربھ اور دیگر سرداروں نے کمبھ کرن پر زور دار حملہ کیا' مگر اس نے کوئی پروا نہ کی اور وانروں کو قتل کرتا گیا۔ خود انگد بھی بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ سوگریو کو شدید ضرب لگی۔ کمبھ کرن بے ہوش وانر بادشاہ کو اٹھا کر خوشی خوشی لنکا کی جانب چل دیا۔ راکشس فوج نے فتح کے زور دار نعرے لگائے۔ کمبھ کرن یہ قیدی وانر بادشاہ اپنے بھائی راون کو تحفہ میں پیش کرنا چاہتا تھا۔

جب کمبھ کرن سوگریو کو اٹھا کر لنکا کی گلیوں میں سے گزر رہا تھا تو راکشس عورتوں نے گھروں کی چھتوں پہ کھڑے ہو کر اس پہ پھول اور چندن پھینکا۔ سوگریو کو اتفاقاً" ہوش آ گیا۔ اس نے آنکھیں کھول کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھا اور پھر سب سمجھ گیا۔ اس نے کمبھ کرن کو دانت اور ناخن مارے تو راکشس نے اسے اٹھا کر نیچے پھینکا تاکہ پاؤں تلے کچل دے۔ لیکن وانر بادشاہ ایک بار زمین پہ پہنچنے کے بعد اچھلتا کودتا ہوا رام کے پاس پہنچ گیا۔

ہنومان کو پورا یقین تھا کہ سوگریو کسی نہ کسی طرح ضرور واپس آ جائے گا۔ اس پیش بینی کے تحت اس نے وانر دستوں کو جنگ کے لئے ترتیب دیا۔

کمبھ کرن اپنی ناک اور کان پر کھرونچیں لگنے کے باعث یم کی طرح غضبناک ہو رہا تھا۔ وہ سرخ چہرے کے ساتھ میدان جنگ میں واپس آیا اور اپنا لوہے کا نیزہ گھمانے لگا۔

اب کمبھ کرن کو کوئی نہیں روک سکتا تھا۔ وہ وانروں کو مارنے اور چیرنے پھاڑنے لگا۔ وانروں نے اس کے پہاڑ جیسے جسم پہ چڑھ کر ناخن مارے اور دانت کاٹے لیکن کوئی فائدہ نہ ہوا اور اس نے انہیں مکھیوں کی طرح مار ڈالا۔

لکشمن نے اپنے تیروں کے ذریعہ اس کی پیش قدمی روکنا چاہی لیکن راکشس سیدھا جا کر رام کے رو بدو کھڑا ہو گیا۔

رام کافی دیر سے راکشس کو تیروں کا نشانہ بنا رہا تھا۔ سات درختوں کو چیر جانے والے

Scanned and Uploaded By Nadeem

تیر اس کے خلاف بے اثر تھے۔ رام نے مزید تیز اور زور دار تیر مار کر راکشس کے ہاتھ اور پاؤں زخمی کر دیئے۔ لیکن اسے صرف موت روک سکتی تھی۔ اس کی ٹانگیں کٹ گئیں مگر وہ کہنیوں کے بل آگے بڑھتا اور لڑتا رہا۔

آخرکار رام نے ایک تیر سے اس کا سر کاٹ ڈالا۔ کٹا ہوا سر زور سے فضاء میں اچھلا اور لنکا میں جا گرا۔ یہ خبر راون تک پہنچائی گئی۔ اسے لگا کہ وہ خود مر گیا ہے۔

ہوش میں آنے کے بعد وہ دکھ اور غصے میں چلایا: "او طاقتور سورما! تم مجھے چھوڑ کر یم کے پاس کیسے جا سکتے ہو؟ میرا دایاں بازو کٹ گیا! رام نے تمہیں کیسے مار دیا؟ میں آسمان پہ دیوتاؤں کو خوشی مناتے دیکھ رہا ہوں۔ وانر خوشی سے ناچ رہے ہیں۔ اب یہ سلطنت میرے کس کام کی؟ میں اپنے پیارے بھائی کی موت کے بعد بھی کیوں زندہ ہوں؟ ہاں' میں اس انسان کو قتل کر دوں گا جس نے میرے بھائی کو مار ڈالا!"

پھر وہ پچھتاتے ہوئے فریاد کرنے لگا: "میں نے وبھیشن کی بات کیوں نہ مان لی؟"

تری سرس اور اس کے بیٹوں نے رام کو تسلی دینے کی کوشش کی' اور کہا "رونے دھونے سے کیا فائدہ۔ آپ جیسا طاقتور اور بہادر بادشاہ آخر کیوں روئے؟" اور تری سرس میدان جنگ میں گیا۔ کئی دیگر راکشس بھی ہاتھیوں اور رتھوں پہ سوار ہو کر پیچھے پیچھے چل دیئے۔

بڑی خوفناک جنگ ہوئی۔ انگد نے نرانتک کو قتل کیا' جبکہ ہنومان نے دیوانتک اور تری سرس' اور نیل نے مہودر کو انجام تک پہنچایا۔ لیکن ان چاروں نے مرتے مرتے وانر افواج کا کافی نقصان کر دیا۔

راون یہ خبر سن کر بوکھلا گیا' اور بولا: "یہ ناقابل یقین ہے۔ میرے یہ پہاڑوں جیسے سورما ایک ایک کر کے مارے گئے۔ آج تک شکست کا منہ دیکھنے والے میدان جنگ میں مرے پڑے ہیں۔ مجھے اس انسان رام کی طاقت کا راز سمجھ نہیں آتا۔ شاید یہ بذات خود نارائن (56) ہو؟"

راون کا دل بیٹھنے لگا۔ وہ چاہتا تھا کہ دشمن افواج قلعے اور بالخصوص اشوک باغ میں داخل نہ ہوں۔ اس نے کئی بار حفاظتی اقدامات پہ غور کیا اور نظریں نیچی کئے ہوئے اپنے محل میں واپس آ گیا۔

اندر جیت کی موت

اندرجیت نے اپنے باپ کو حوصلہ دیا: "میرے جیتے جی آپ کیوں پریشان ہوتے ہیں؟"

یہ کہہ کر اس نے اپنی فوج اکٹھی کی اور اس کے ساتھ ایک اور ہلہ بولا۔ اس نے ہزاروں وانروں کو قتل و زخمی کیا۔ وہ بے بس ہو گئے۔ اندرجیت کا برہم استر تو رام اور لکشمن پر بھی کارگر تھا۔ وہ زمین پر بے ہوش لیٹ گئے اور راکشس شہزادہ سیدھا اپنے باپ کو یہ کامیابی کی خبر سنانے گیا۔

وبھیشن نے وانر رہنماؤں کو جمع کر کے ہمت دلائی۔

نیم جان جام بوت نے مردہ آواز میں پوچھا: "کیا ہنومان زندہ ہے؟"

"ہاں' میں یہاں ہوں۔" ہنومان نے کہا اور جام بوت کے سامنے جھکا۔

بوڑھا وانر بولا: "میرے بیٹے' سمندر پار کر کے کوہ ہمالیہ کی جانب شمال میں جاؤ۔ رشبھ اور کیلاش پہاڑوں کے درمیان ایک جڑی بوٹیوں کی پہاڑی ہے۔ اس پر چار اودیاتی پودے اگتے ہیں۔ اگر تم انہیں فوراً یہاں لے آؤ تو رام' لکشمن اور وانر فوج ہوش میں آ جائے گی۔ ان کے زخم اچھے ہو جائیں گے اور وہ پھر سے لڑنے لگیں گے۔ ایک لمحہ بھی ضائع کئے بغیر یہ کام کرو۔ یہ صرف تم ہی کر سکتے ہو۔"

ہنومان نے فضاء میں چھلانگ لگائی اور تیزی سے اڑنے لگا۔ وہ جام بوت کی بتائی ہوئی پہاڑی پر پہنچا۔ وہ پودوں کی شناخت نہ کر سکتا تھا اس لئے ساری پہاڑی ہی اٹھا کر لنکا لے آیا۔

سنجیوی (57) پہاڑی کے وہاں پہنچتے ہی رام' لکشمن اور وانروں کے جسم میں کچھ حرکت پیدا ہونے لگی۔ ان کے زخم بھر گئے اور کچھ ہی دیر بعد وہ پہلے کی طرح شاداب کھڑے تھے۔

جنگ دوبارہ شروع ہوئی۔ اب سوگریو نے رام سے مشورہ کر کے چند وانروں کو منتخب کیا اور انہیں لنکا میں داخل ہو کر آگ لگانے کا حکم دیا۔

وہ آدھی رات کے قریب مشعلیں لے کر شہر میں گئے۔ انہوں نے محافظوں کو قابو کر

Scanned and Uploaded By Nadeem

کے ہر طرف آگ لگا دی۔ ہزاروں گھر جل کر راکھ ہو گئے۔ شاندار شہر جلنے کا ڈھیر نظر آ رہا تھا۔

والمیکی نے یہ واقعہ بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے' اور یہ کافی حد تک جدید جنگوں میں شہروں کی تباہی جیسا ہے۔

لنکا کو جلتے دیکھ کر راون بہت سیخ پا ہوا اور اس نے کمبھ کرن کے بیٹوں کمبھ و نکمبھ کو یوپاکش اور دیگر راکشس سورماؤں کے ہمراہ بھیجا۔

ایک اور خوفناک جنگ کے بعد سوگریو اور ہنومان نے کمبھ اور نکمبھ کو مارا۔ رام کے ہاتھوں قتل ہونے والے کھر کا بیٹا اس کے شعلہ بار تیروں کی بھینٹ چڑھا۔ بہت سے دیگر طاقتور راکشس سورما بھی کھیت رہے۔ راون کے کہنے پر اندرجیت ایک مرتبہ پھر لڑنے گیا۔ وہ آسمان پر بلند ہوا اور نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ یوں وہ سامنے آئے بغیر وانروں سے لڑتا رہا۔ اندرجیت نے اپنے جادو کے زور سے ایک مایا سیتا (مصنوعی سیتا) تخلیق کی' اسے رتھ میں ڈالا اور وانر فوج کے سامنے جا کر اسے مار دیا۔

اس دھوکے میں آ کر وانروں نے آپس میں کہا: "اب اس جنگ کو جاری رکھنے کا کیا فائدہ؟" وہ میدان جنگ چھوڑ کر رام کے پاس گئے اور یہ دلدوز خبر سنائی۔

اس کرتب کے ذریعہ اندرجیت کو اسوری قربانی انجام دینے کا موقع مل گیا۔ وانر جنگجوؤں کی طرح رام اور لکشمن کو بھی سیتا کی موت کا یقین آ گیا اور وہ غم کا شکار ہوئے۔ جب وبھیشن آیا تو وہ مکمل طور پر غمگین اور لاچار بیٹھے تھے۔ اس نے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے' اور جواب ملنے پر کہا:

"تمہیں دھوکا دیا گیا۔ راون سیتا کو مارنے کی اجازت ہرگز نہیں دے سکتا۔ یہ محض ایک جادوگری کا فریب ہے۔ اندرجیت نے جادو کے ذریعہ تمہیں شکست دینے کی کوشش کی۔ فتح کی کوئی امید نہ رہنے پر وہ اسوری یگیہ کرنے گیا ہے تاکہ عظیم طاقت حاصل کر سکے۔ اگر وہ کامیاب ہو گیا تو ہم اسے کبھی شکست نہیں دے سکیں گے۔ ہمیں اس یگیہ کو روکنا ہو گا۔ فوراً' لکشمن کو بھیج کر اندرجیت کو اس ارادے سے باز رکھیں۔"

رام نے یہ مشورہ قبول کر کے لکشمن کو ہنومان' وبھیشن اور دیگر وانروں کے ہمراہ بھیجا۔ وہ اس جگہ پر پہنچے جہاں اندرجیت بدروحوں کو مدد کے لئے بلانے والا تھا۔ یگیہ کے عمل میں رکاوٹ آئی اور طویل و خوفناک جنگ چھڑ گئی۔ راون کے بیٹے نے اپنے رتھ پر

سوار ہو کر تیر برسائے۔ لکشمن نے ہنومان کے کندھوں پہ سوار ہو کر جوابی تیر مارے۔ چونکہ وہ برابر کی چوٹ تھے اس لئے لڑائی کافی دیر تک جاری رہی۔ مقابلے کے دوران اندرجیت کا رتھ تباہ ہو گیا اور دونوں سورما اب زمین پہ لڑ رہے تھے۔

آخرکار لکشمن نے اندر استر کا استعمال کیا اور رام کا نام لے کر مہلک تیر چھوڑا۔ اندرجیت کا سر کٹ کر زمین پہ گر گیا۔ دیوؤں اور گندھروں نے آسمان سے پھول برسائے۔

تب لکشمن رام کے پاس گیا۔ وہ بری طرح زخمی تھا' اور جام بوت و ہنومان کے سہارے آہستہ آہستہ چل رہا تھا۔ رام کو اندرجیت کی موت کی خبر مل چکی تھی۔

وہ چلایا: "لکشمن! یہ راکشس نسل کا اختتام ہے۔ تم کامیاب ہو گئے۔"

لکشمن کھڑا رہا' لیکن رام نے اسے اپنی گود میں بٹھایا اور اس کا سر چوما۔

"تم نے ایک ناممکن کام کو ممکن کر دکھایا۔ تم نے راون کا دایاں بازو کاٹ دیا۔ اس دنیا میں تمہارا' وبھیشن یا ہنومان کا مقابلہ کون کر سکتا ہے؟ اب مجھے کوئی فکر نہیں۔ تم نے اندر کے فاتح کو ہرا دیا۔ مجھے یوں لگ رہا ہے کہ جیسے سیتا واپس مل گئی ہو۔"

راون کو خبر ملی کہ لکشمن نے اندرجیت کو مار ڈالا ہے۔ اس کام میں وبھیشن کی مدد کا بھی سن کر وہ بہت غم و غصہ کا شکار ہوا' اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے' اور منہ سے شعلے جاری ہوئے۔

اس نے کہا: افسوس' میرے بیٹے! او ناقابل شکست سورما! عظیم اندر کے فاتح! کیا آخرکار فتح یم کی ہوئی؟ کیا تو سورماؤں کے آسمان پر چلا گیا؟ لیکن میں غم نہیں کروں گا۔"

لیکن باپ کے دل کو قرار نہ آیا' اور وہ دوبارہ چلایا: "کیا! اندرجیت مر گیا؟ اب دنیا میں میرے لئے کچھ نہیں رہا۔ او بیٹے' تو اپنی ماں مندودری' اپنی بیوی اور مجھے رنجور چھوڑ کر چلا گیا۔ اب ہمارے پاس انتقام اور مایوسی کے سوا کچھ نہیں رہا۔

"بہتر ہے کہ اس سارے فساد کی جڑ سیتا کو مار دیا جائے۔ میرے بیٹے نے مایا سیتا کو مارا تھا' اب میں اصلی سیتا کو مار ڈالوں گا۔" یہ سوچ کر اس نے تلوار اٹھائی اور یہ کام کرنے کا ارادہ کیا۔

کچھ راکشس راون کو اس قدر غصہ میں دیکھ کر خوش ہوئے۔ لیکن وزیر سپارسو سہم گیا' اس نے راون سے کہا: "او بادشاہ! تم نے ایسی بات کیسے سوچ لی؟ تم یہ کیسے کر سکتے ہو؟ او دس سروں والے بادشاہ! کبیر کے بھائی! کیا تم ایک عورت کو قتل کرنے کا سوچ رہے ہو؟ کیا تم اس شرمناک گناہ کے مرتکب ہو گے؟ کیا تم غصے میں بے عقل ہو جاؤ گے؟ تم نے ویدوں اور تمام علوم پر مہارت حاصل کی۔ تم نے بہت سے تپ کئے۔ تم اس قسم کی حرکت کیسے کر سکتے ہو؟ تمہارا ہم پلہ کون ہے؟ اپنے غصے کا رخ رام کی جانب موڑو۔ کل نیا چاند ہو گا۔ فوجیں جمع کر کے لنکا سے باہر نکلو' رام و لکشمن کو مارو اور فتح پاؤ۔ پھر سیتا کو دیکھ لینا۔ تم برہمہ سے حاصل کی ہوئی زرہ پہننا' اور رتھ پہ چڑھ کر جنگ کرنے جانا۔"

راون کو سپارسو کی بات درست معلوم ہوئی۔ وہ اپنے تخت پہ کچھ دیر بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر ہاتھ باندھ کر اپنے کمانداروں سے کہا: "اپنی ساری طاقت لے کر ابھی جاؤ اور رام کو قتل کرو۔ اگر تم ناکام ہو گئے تو میں خود جا کر اس کا خاتمہ کروں گا۔"

وہ کبھی اپنے افسروں کے ساتھ اس قدر نرمی سے نہیں بولا تھا۔ خراب حالات نے اسے یہ سبق سکھایا۔ راون کی فوج ہاتھیوں' گھوڑوں اور رتھوں پر جنگ کرنے نکلی۔

وانروں نے پتھر اور درخت توڑ کر راکشسوں پر حملہ کیا۔ راکشسوں نے بھی برابر کا جواب دیا۔ وانر ہر طرف اچھلے کودے اور ان کے جانوروں کو ہراساں کیا۔ ہر راکشس متعدد وانروں کے ہاتھوں انجام کو پہنچا۔

رام نے تیروں کی بوچھاڑ کر کے راکشسوں کی فوج تباہ کر دی۔ ان پہ ہر جانب سے موت برس رہی تھی۔ بے شمار ہاتھی گھوڑے مر گئے' بیسیوں رتھ ٹوٹے۔ باقی ماندہ مٹھی بھر راکشس بھاگ کر لنکا میں گھس گئے۔ دیوؤں' گندھروں اور سدھوں نے رام کی مدح میں گیت گائے۔ لنکا میں راکشس عورتیں ایک دوسری سے چمٹ کر ماتم کرنے لگیں کہ راون کی حماقت نے ان پر اتنی عظیم آفت نازل کی۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

راون کا خاتمہ

لنکا کے ہر گھر میں صف ماتم بچھی تھی۔ راون کا غرور پوری راکشس نسل کو لے بیٹھا۔ اب بھی اسے اپنی طاقت پر پورا اعتماد تھا۔ وہ دشمن کو مارنے کا عزم کر کے نکل کھڑا ہوا۔ اس کے رتھ کو آٹھ گھوڑے کھینچ رہے تھے۔

جب راون لنکا سے باہر نکلا تو سورج کو جیسے گرہن لگ گیا' اور چرند پرند بدشگون آوازیں نکالنے لگے۔ لیکن وہ سب کچھ نظر انداز کرتے ہوئے ویروپاکش' مہودر اور مہاپارسو کے ہمراہ جنگ کرنے آیا۔ راون کے ساتھ آنے والے زبردست راکشس سورما تیروں اور پتھروں کی تاب نہ لا سکے اور مارے گئے۔ اب لکشمن راون کی راہ روکے کھڑا تھا۔ راون لکشمن کے پاس سے گزر کر رام کے سامنے آیا اور اس پر تیروں کی بارش کر دی۔ رام نے بڑی آسانی کے ساتھ جوابی تیروں سے انھیں روکا' تاہم اس کے تیر راون کی زرہ کو چھید نہ سکے۔ وہ دونوں اعلیٰ ترین کمانچی لڑتے رہے' جبکہ آسمان پر دیوتا جمع ہو کر یہ نظارہ دیکھ رہے تھے۔

رام نے اپنے تیروں سے راون کا ہر عضو کاٹ دیا' لیکن وہ پھر بھی نہ مرا۔ لکشمن اور وبھیشن نے مل کر راون پر حملہ کیا۔ راون نے اپنے بھائی پر مہلک تیر مارے مگر لکشمن نے انھیں روک لیا۔ پھر اس نے لکشمن کی طرف شکتی چھوڑتے ہوئے کہا' "اب تمہاری موت آ گئی!"

لکشمن اس کے اثر سے بیہوش ہو کر زمین پہ گر پڑا۔

رام اس کارروائی کو دیکھے بغیر راون پر دباؤ بڑھاتا گیا۔ اس خوفناک لڑائی کے دوران وانر رہنماؤں نے ہنومان کو ایک بار پھر سنجیوی پہاڑی پر بھیجا تاکہ لکشمن کی زندگی بچائی جا سکے۔ ہنومان دوسری مرتبہ شمال کی جانب گیا اور اصل پودے نہ ملنے پر پوری پہاڑی ہی اٹھا لایا۔ لکشمن پھر ٹھیک ہو گیا اور اٹھ کر لڑنے لگا۔

دریں اثناء' ماتلی اپنے گرو اندر کا رتھ رام کے استعمال کے لئے میدان جنگ میں لے کر آیا۔

ماتلی نے کہا: "دیوتاؤں کے بادشاہ اندر نے یہ آپ کے لئے بھیجا ہے۔ اس پر سوار ہوں اور دیوتاؤں کے دشمن راون کا خاتمہ کر دیں۔" رام نے ایسا ہی کیا اور ایک مرتبہ پھر زور دار لڑائی ہونے لگی۔

راون شدید زخمی حالت میں گر کر بیہوش ہو گیا۔ یہ دیکھ کر اس کا رتھ بان اسے میدان جنگ سے نکال لے گیا۔

کچھ دیر بعد جب راون کو ہوش آیا تو وہ رتھ بان پر بہت بگڑا اور اسے دوبارہ رام کے سامنے چلنے کو کہا۔ راون اور رام دونوں کے پاس ایک دوسرے کے ہتھیاروں کا جواب موجود تھا۔ دونوں کافی دیر تک جنگ آزما رہے جبکہ دونوں فوجیں سانس روکے کھڑی تھیں۔

رتھ بان ماتلی نے رام کے کان میں کہا: "راکشس کا خاتمہ قریب ہے۔ تاخیر نہ کریں۔ کیا میں آپ کو برہم استر کے بارے میں یاد دلاؤں؟"

رام نے منتر پڑھ کر برہم استر پھینکا۔ اگرچہ راون کے دس سر پہلے بھی کئی مرتبہ کٹے لیکن وہ دوبارہ اگ آتے۔ برہم استر شعلے برساتا ہوا راون کی جانب گیا اور اس کے سینے میں ترازو ہو گیا جہاں اس کے ناقابل شکست ہونے کا راز دفن تھا۔

تب راون کے ہاتھ سے کمان نکلی اور وہ رتھ سے نیچے گر کر میدان جنگ میں چت ہو گیا۔ دیوتاؤں نے شادیانے بجائے اور رام کے رتھ کو پھولوں سے لاد دیا۔ لکشمن' وبھیشن' جامبوت اور دیگر جنگجوؤں نے رام کو گھیر لیا اور خوشی کے نعرے لگانے لگے۔

اپنے بھائی کی لاش کو دیکھ کر وبھیشن کا فطری جذبہ ابھر آیا اور وہ اس کی موت پر رونے لگا۔

رام نے اس سے کہا: "راون سچے سورما کی طرح لڑا۔ موت نے اس کے گناہ دھو دیئے ہیں۔ اس میں غم کی کوئی بات نہیں۔ راون آسمان پر گیا ہے۔"

رام نے وبھیشن کے ذہن کی تمام الجھن دور کی اور اسے اپنے مقتول بھائی کی آخری رسوم ادا کرنے کو کہا۔

راون کے حرم کی عورتیں ماتم کرنے میدان جنگ میں آئیں۔ ملکہ مندودری سراپا غم تھی۔ وہ چلائی: "دیوتاؤں کا بادشاہ اندر بھی تمہارے غصے سے ڈرتا تھا۔ رشی اور گندھرو تمہیں دیکھتے ہی بھاگ جاتے۔ اور اب محض ایک انسان نے تمہیں مار دیا۔ یہ کیسے ہو گیا۔ واقعی قسمت پر کسی کا زور نہیں! لیکن میرے شوہر' میں نے تمہیں کافی پہلے خبردار کر دیا تھا۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

کیا میں نے تمہیں بتایا تھا کہ رام کوئی عام انسان نہیں بلکہ اندر یا اگنی یا یم سے بھی عظیم تر ہے؟ یہ رام انسانی صورت میں خود وشنو ہے------ بے آغاز و بے اختتام خدا۔ کیا میں یہ بات تمہیں اسی وقت سے نہیں کہہ رہی تھی جب اس نے جن استھان میں تمہارے بھائی کھر کو مارا تھا؟ جب ہنومان نے لنکا میں داخل ہو کر تباہی مچائی تو میں حقیقت جان گئی۔ میں نے التجائیں کیں کہ اس کی دشمنی مول نہ لو' لیکن تم نے کوئی بات نہ سنی!

"تم نے پاکیزہ سیتا پر لالچی نظر کیوں ڈالی؟ اسی دیوانگی نے تمہیں موت کے منہ میں دھکیل دیا۔ اسے اکیلے میں اغواء کر لینا کیا ایک سنگین جرم نہیں تھا! سیتا اور رام اب دوبارہ مل گئے ہیں' لیکن میرے اور ساری نسل کے پاس گلے لگانے کو دکھ کے سوا اور کچھ بھی نہیں رہا۔ افسوس' میرے شوہر' میرے پیارے! تم مردہ پڑے ہو۔

"اب میں کیا کروں؟ میرا شوہر لنکا کا مالک تھا! میرے بیٹے نے اندر کو ہرایا تھا۔ وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے اور میں بے در و بے سہارا بیوہ رہ گئی ہوں!"

مندودری فریاد کرتے کرتے راون کی لاش پر گری اور بیہوش ہو گئی۔

○

اختتام

وبھیشن کو ایک شاندار تقریب میں لنکا کا بادشاہ بنایا گیا۔ وہ وانر فوج میں آ کر رام کے سامنے جھکا۔

رام نے ہنومان سے کہا: "بادشاہ کی اجازت سے لنکا میں جا کر سیتا کو سب کچھ بتاؤ۔"

ہنومان اجازت لے کر اشوک باغ میں سیتا کے پاس گیا۔

سیتا کی خوشی ناقابل بیان تھی۔ اس کے منہ سے کوئی آواز ہی نہ نکل سکی۔

ہنومان نے پوچھا: "ماں' آپ بولتی کیوں نہیں؟"

اس نے جواب دیا: "میرے بیٹے میں اب کیا کہوں؟ میں تمہارا قرض کیسے چکاؤں گی۔ دنیا میں کوئی بھی شجاعت' تحمل اور عاجزی میں تمہاری برابری نہیں کر سکتا۔" یہ کہتے کہتے سیتا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔

ہنومان نے سیتا کی محافظ راکشسی عورتوں کی طرف دیکھا اور سیتا سے کہا: "میں ان ظالم عورتوں کو قتل کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے آپ کو تکلیف پہنچائی۔ مجھے اجازت دیں!"

سیتا نے جواب دیا: "نہیں میرے بیٹے' اس دنیا میں بے خطا کون ہے؟ نیک افراد کو سب پر رحم کرنا چاہیے۔ ان راکشسیوں نے تو محض اپنے مالک کا حکم مانا۔ انہیں الزام کیوں دیا جائے؟ ان کے بادشاہ نے اپنی موت کے ذریعہ گناہوں کو دھو ڈالا۔ اب ان راکشسیوں کو سزا دینا درست نہیں۔"

ہنومان عقیدت و احترام میں یہی کہہ سکا کہ وہ واقعی رام کی بیوی بننے کے قابل تھی۔

وہ واپس رام کے پاس آیا اور ملاقات کا حال بتایا۔ کسی وجہ سے رام کا چہرہ تاریک پڑ گیا اور چمکدار آنکھیں بجھ سی گئیں۔ کچھ توقف کے بعد اس نے وبھیشن سے کہا: "سیتا کو نہانے اور سنگھار کرنے کا کہو اور پھر یہاں لے کر آؤ۔"

قاصد نے اشوک باغ میں سیتا کو یہ پیغام پہنچایا تو اس نے کہا: "نہیں میں ایسے ہی جاؤں گی۔"

وبھیشن بولا: "نہیں محترم خاتون' شہزادے کے حکم پر عمل کرنا لازمی ہے۔"

Scanned and Uploaded By Nadeem

چنانچہ وہ نہانے اور سجنے سنورنے کے بعد ڈولی میں بیٹھی اور وانر فوج کی جانب روانہ ہوئی۔

سیتا کی آمد کا سن کر رام اپنی سوچوں سے بیدار ہوا۔ ماضی کے واقعات اس کے ذہن میں لہریں بن کر اٹھے اور اسے بیک وقت شرم' دکھ اور خوشی کا احساس ہوا۔

جب سیتا کی ڈولی آ رہی تھی تو وانر اس کی جانب بڑھے' رہنماؤں نے انھیں روکنے کی کوشش کی تو بہت بدنظمی ہوئی۔

رام نے کہا: "کسی کو بھی پرے نہ ہٹاؤ۔ ان وانروں نے میرا ساتھ دیا اور میری خاطر تکلیف اٹھائی۔ سیتا مجھے اتنے وفادار دوستوں کے درمیان دیکھ کر خوش ہو گی۔ کسی کو پرے مت دھکیلو۔"

رام کے چہرے پر تبدیلیاں رونما ہو رہی تھیں۔ سب لوگ' حتیٰ کہ لکشمن بھی اس کا سبب نہ سمجھ سکا۔

سیتا ڈولی سے اتر کر نظریں جھکائے رام کی جانب بڑھی۔ اس نے کہا "آریہ پتر!" اور سسکیوں نے اس کی آواز دبا دی۔

آریہ پتر کا مطلب پیارا اور محترم ہے' بیوی اپنے شوہر کو یہی کہہ کر بلاتی تھی۔

رام بولا: "میں نے دشمن کو مار دیا۔ میں نے تمہیں واپس حاصل کر لیا۔ بطور کشتریہ میرا فرض پورا ہو گیا۔ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا۔"

اس کے یہ الفاظ ناقابل تفہیم اور قطعی غیر متوقع تھے۔ کسی وجہ سے اس کا چہرہ تاریک پڑ گیا۔ پھر وہ زیادہ سخت الفاظ بولا: "میں نے یہ جنگ محض تمہاری محبت میں نہیں بلکہ کشتریہ دھرم پورا کرنے کے لئے لڑی ہے۔ تمہیں واپس حاصل کر کے مجھے کوئی خوشی نہیں۔

"اب تم کیا کرنا چاہتی ہو؟ تمہیں تنہا زندگی گزارنا ہو گی کیونکہ ہم اکٹھے نہیں رہ سکتے۔ تم ہمارے کسی بھی عزیز یا دوست کی زیر حفاظت رہ سکتی ہو۔ کوئی کشتریہ ایسی بیوی کو کیسے قبول کر سکتا ہے جو کافی عرصہ تک کسی اور کے گھر میں رہی ہو؟"

سیتا نے شعلہ بار آنکھوں کے ساتھ رام کو دیکھا۔

اس نے کہا: "آپ نے نہایت غلط الفاظ بولے ہیں۔ انہیں سن کر میرا دل پاش پاش ہو گیا ہے۔ کوئی گنوار تو اس قسم کے الفاظ بول سکتا ہے لیکن آپ جیسا مہذب اور شائستہ

Scanned and Uploaded By Nadeem

انسان نہیں۔ لگتا ہے کہ غصے نے آپ کی فہم کو تباہ کر دیا ہے۔ آپ کو یاد نہیں کہ میرا تعلق کس خاندان سے ہے۔ عظیم رشی جنک میرا باپ ہے اور اس نے میری تربیت کی۔ کیا یہ میری غلطی ہے کہ راکشس نے مجھے زبردستی اغواء کر کے یہاں قید کر دیا؟ لیکن آپ ایسا ہی سوچ رہے ہیں' اس لئے میرے پاس صرف ایک راہ باقی بچی ہے۔"

وہ لکشمن سے مخاطب ہوئی: "لکشمن' لکڑیاں لے کر آؤ اور آگ روشن کرو۔"

لکشمن مایوسی اور پریشانی کے عالم میں رام کا رویہ دیکھ رہا تھا۔ اس نے حکم لینے کے لئے اس کے چہرے پر نظر ڈالی' لیکن رام نے نہ تو "نہ" کہا اور نہ ہی سیتا کی درخواست پر کوئی نرمی ظاہر کی۔

چنانچہ لکشمن نے آگ روشن کر دی۔ شہزادی نے زمین پہ نگاہیں گاڑ کر اپنے شوہر کے گرد چکر لگائے اور بولی:

"اے دیوتاؤ' میں تمہارے سامنے جھکتی ہوں۔ اے رشیو' میں تمہارے سامنے سر جھکاتی ہوں۔ اے اگنی' کم از کم تو تو میری پاکیزگی سے آگاہ ہے۔"

یہ کہہ کر وہ آگ میں کود گئی۔ مگر عجیب کرشمہ ہوا۔ بھڑکتے ہوئے شعلے آسمانی شبیہوں سے معمور ہو گئے' کیونکہ تمام دیوتا وہاں آ کر جمع ہو گئے تھے' اور برہما نے کہا:

"نارائن! راون کو مارنے کے لئے انسانی روپ اختیار کرنے والے طاقتور خدا! کیا یہ تمہاری اپنی لکشمی نہیں؟"

آگ کا دیوتا اگنی شعلوں میں سے نکلا اور سیتا کو اٹھا کر رام کے حوالے کر دیا۔

رام نے برہما سے کہا: "میں کون ہوں؟ میں تو بس یہی جانتا ہوں کہ میرا نام رام ہے اور میں دسرتھ کا بیٹا ہوں۔ آپ جانتے ہیں کہ میں کون ہوں اور کہاں سے آیا ہوں' آپ کو ہی مجھے بتانا پڑے گا۔"

رام نے یہ کہہ کر اگنی کی تصدیق کردہ سیتا کو قبول کر لیا۔

"کیا تم سمجھتی ہو کہ میں تمہاری پاکدامنی کو نہیں جانتا؟ یہ امتحان لوگوں کو مطمئن کرنے کے لئے تھا۔ ورنہ وہ کہتے کہ رام نے محبت کے جنون میں مہذب انسانوں کا دستور توڑا۔"

پھر سیتا کو اپنے ساتھ بٹھا لیا۔

تب دسرتھ نیچے اترا اور شہزادے کو دعا دی۔ اس نے سیتا سے کہا: "بیٹی میرے بیٹے کو معاف کر دو۔ اسے اس کی یہ خطا معاف کر دو جو اس نے دنیا میں دھرم کو محفوظ بنانے کے

لئے کی!"

اندر نے اپنی برکت جاری کی اور رام کی جانب سے لڑتے ہوئے مارے جانے والے وانروں کی زندگی لوٹ آئی۔

رام اور سیتا پشپک پر بیٹھے جو انہیں ہوا میں تیزی سے اڑا لے گیا۔ اس پر دیگر دوست' وانر جنگجو اور وبھیشن بھی سوار تھے۔ وہ ایودھیا کی جانب اڑے جا رہے تھے۔

اڑان کے دوران رام نے کہا: "وہ دیکھو' وہ راہگذر نل نے بنائی تھی۔ وہ کش کندھیہ ہے' جہاں میں ہنومان اور سوگریو سے ملا اور انہیں اپنا دوست بنایا۔" اس نے سیتا کو وہ جگہیں بھی دکھائیں جہاں وہ غم اور مایوسی کے عالم میں گھومتے رہے تھے۔

بھرودواج کے آشرم میں اتر کر انہوں نے گوہا اور بھرت کو پیشگی اطلاع بھجوائی۔

ایودھیا کے شہر میں خوشی کا طوفان آ گیا۔ رام اور بھرت گلے ملے۔ کائیکی اور اس کی کبڑی نوکرانی بھرت کو رام کے قدموں میں جھکے دیکھ کر بے انتہاء خوش ہوئیں۔

وشنو بھجنوں میں بھرت کو رام سے بھی زیادہ سراہا جاتا ہے کیونکہ اس نے رام سے بے عیب اور بے لوث محبت کی۔ وہ رام کی واپسی تک چودہ سال کے دوران اس کی جوتیوں کا نائب بن کر امور سلطنت چلاتا رہا۔

اب رام اپنے باپ کی خواہش کے مطابق بادشاہ بنا تو بھرت کی ریاضت بھی اختتام پذیر ہوئی اور اس کا دل خوشی سے بھر گیا۔

ہنومان کے بارے میں کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں۔ سیتا نے رام سے ایک موتیوں کا گلوبند لے کر اس کے گلے میں ڈال دیا۔ ہنومان کو سیتا کے چہرے پر ایک الوہی مسکراہٹ دکھائی دی۔ وہ اس سے زیادہ کیا خواہش کر سکتا تھا؟

یہ تھی رام کی کہانی جو والمیکی نے بیان کی۔ ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ اس کو سننے یا پڑھنے والے لوگ دکھ یا گناہ سے پاک ہو جاتے ہیں۔

رام اوتار کے بعد وشنو گووند کے روپ میں آیا۔ اس نے گڈریوں کے درمیان زندگی گزاری اور ارجن کا رتھ بان بنا۔

○

Scanned and Uploaded By Nadeem

حوالہ جات

1- سوریہ بنسی یا سوریہ ونش---- شمسی خاندان کی نسل ہے۔ کشتریوں کی یہ نسل سورج کے پوتے اکشواکو سے چلی۔ رام کے علاوہ اور بھی بہت سے عظیم بادشاہوں کا تعلق اسی نسل سے تھا۔ بہت سے راجپوت خود کو چندر بنسی یا چاند کی نسل سے بھی قرار دیتے ہیں۔ مثلاً اودے پور کے رانا خود کو سوریہ بنسی جبکہ کچھ اور سندھ کے جھریجا خود کو چندر بنسی کہتے ہیں۔ شمسی خاندان کی سلطنتیں تھیں۔ بڑی شاخ اکشواکو کے بڑے بیٹے وکُکشی سے چلی اور ایودھیا پر حکومت قائم کی۔ جبکہ متھلا کی سلطنت پر اکشواکو کے دوسرے بیٹے نیمی کی اولاد حکمران بنی۔ وشنو پران میں ان کا شجرۂ نسب دیا گیا ہے۔

2- اندر۔ آکاش کا دیوتا۔ ویدوں میں وہ تمام دیوتاؤں کا سردار ہے۔ لیکن اس نے بھی ایک ماں اور باپ سے جنم لیا۔ اس کا رنگ سنہری اور بازو نہایت لمبے بیان کئے جاتے ہیں۔ اس کے سنہری رتھ کو سنہری گھوڑے کھینچتے ہیں۔ سوم رس اس کا پسندیدہ مشروب ہے۔ وہ بارش' بجلی' طوفان وغیرہ پر قادر ہے اور ہر وقت خشک سالی کے شیطان سے برسرپیکار رہتا ہے۔ اندر کے حوالے متعدد کہانیاں بیان کی جاتی ہیں۔ ویدی دور کے بعد اندر کی اہمیت کم ہوتی گئی۔

3- کبیر یا کویر۔ خدائے مال و دولت۔ یکشوں کا راجا۔

4- یگیہ۔ قربانی یا بھینٹ جو بطریق شاستر ہو۔ پوجا' ہوم۔

5- دیو۔ اس لفظ کا مادہ دیو یعنی چمکنا ہے۔ بعد میں یہ لفظ دیوتا بن گیا۔ ہندوؤں کے مطابق کل 33 دیوتا موجود ہیں جن میں سے گیارہ گیارہ تینوں دنیاؤں کا نظام چلاتے ہیں۔

6- اسور۔ لفظی مطلب روحانی اور مقدس ہے۔ رگ وید کے قدیم حصوں میں یہ لفظ اعلیٰ ترین روح کے لئے استعمال ہوا۔ دیوتا کے مفہوم میں کئی مرکزی دیوتاؤں مثلاً اندر' اگنی وغیرہ کو اسور کہا گیا۔ تاہم بعد میں اس کا مطلب بالکل الٹ ہو گیا آج شیطان یا دیوتاؤں کے دشمن کو اسور کہتے ہیں۔

7- راون۔ لفظی مطلب "دوسروں کو رلانے والا۔"

8- گندھرو۔ مطربان فردوس۔

9- وشنو۔ خداوند تعالیٰ۔

10- ہری۔ برہمہ۔

11- یایام۔ مقدس مخبراتی مشروب۔

12- کوشلیہ۔ ایودھیا کا دوسرا نام کوشل ہے۔ رام کی ملکہ ماں کو اسی کی نسبت سے کوشلیہ کہا جاتا تھا۔ ہندو دیو مالا میں اس نام کی متعدد عورتیں ہیں۔ کوشلیہ کا لفظی مطلب ہے "جس کا تعلق کوشل سلطنت سے ہو۔"

13- سوتیرا۔ لکشمن کی ماں، لفظی مطلب "بہترین ساتھی۔"

14- کائیکی یا کائیکی۔ کائیک کا مطلب ہے کایا یا جسم سے متعلق۔ دسرتھ کی اس بیوی کی مادی خواہشات ہی سیتا اور رام کی تکالیف کا باعث بنیں۔

15- سروتی۔ سماعت کئے جانے والے بھجنوں کی کتاب۔

16- وشوامتر۔ گادھی راجا کا بیٹا جو کثرت عبادت کے باعث کشتری سے برہمہ رشی ہو گیا۔ وشوامتر کا مطلب محبوب عالم بنتا ہے۔

17- آشرم۔ خانقاہ، سنیاسیوں کے رہنے کی جگہ۔

18- رشی اور یکش۔ رشی کا مطلب زاہد ہے۔ انگریزی میں اس کا متبادل Saint ہے۔ یکش یا یچھ ایک طرح کی مخلوق جو کبیر کی ملازم ہے اور دیوتاؤں سے کمتر اور راکشس سے افضل ہے۔

19- تج مان۔ یگیہ کرنے والا۔ مالک، آقا۔

20- پشکر یا پشکارا۔ ایک تیرتھ کا نام جو اجمیر کے قریب ہے۔ ایک جزیرے کا نام۔

21- کوکل۔ کوئل یا چکوا۔

22- من متھ۔ دیوتائے عشق، کام دیو، ہندوستانی کیوپڈ۔

23- ڈنڈک۔ ہندو دیو مالا میں بہت سے افراد اور جگہوں کے ناموں کی کوئی نہ کوئی وجہ ضرور ہے۔ یہ نام ان کی خصوصیات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ مثلاً ایودھیا (جو جیتا نہ جا سکے) سومترا (اچھی دوست) وغیرہ۔ ڈنڈک کا مادہ ڈنڈ یعنی سزا، جرمانہ ہے۔ رام، سیتا اور لکشمن

ناکردہ جرم کی سزا بھگتنے چودہ سال کے لئے جس جنگل میں گئے اس کا نام ڈنڈک یعنی سزا والی جگہ پڑ گیا۔ یہ جاننا قریب قریب ممکن ہے کہ ان جگہوں کے نام پہلے بھی یہ تھا یا شاعر نے محض اپنی داستان میں انہیں یہ نام دیا۔ یہ روایت کوئی دو ہزار برس بعد وارث شاہ کی "ہیر" میں بھی نظر آتی ہے۔ ان کے تمام کرداروں کے نام ان کی خصوصیات کے عین مطابق ہیں۔ ڈنڈک جنگل دریائے گوداوری اور سرمدا کے درمیان واقع تھا۔ رامائن کے کچھ حصوں میں اسے جمنا کے جنوب میں بتایا گیا۔

24- وامن۔ وشنو کے ایک اوتار کا نام۔ ایک وامن پران بھی ہے۔

25- مانو استر۔ منو کا ہتھیار۔

26- متھلا۔ ودیہا یا شمالی بہار کی راجدھانی جو گنڈکی اور کوشی دریاؤں کے درمیان واقع تھی برہمنوں کی پانچ شمالی اقوام میں ایک قوم اور ایک مکتبہ منطق کا نام بھی متھلا ہے۔ اس جگہ کا نام اب جنک پور ہے۔

27- سیتا۔ "زمین سے جنم لینے والی۔"

28- وردنا۔ ویدی دیوتاؤں میں سب سے قدیم۔ اس نے زمین آسمان کو بنایا اور قائم رکھا۔ یہ کائنات کا بادشاہ، دیوتاؤں اور انسانوں کا بادشاہ، بے پناہ علم کا مالک اور خصوصی پرستش کے قابل سمجھا جاتا ہے۔

29- رودر۔ ویدوں میں رودر دیوتا کے بہت سے نام اور خصوصیات ہیں۔ رودر کا لفظی مطلب غصہ ور، فانی، گرجنے والا اور خوفناک ہے۔

30- یایاتی۔ چندر بنسی سلسلے کا پانچواں بادشاہ، نہوش کا بیٹا۔

31- ماتلی۔ اندر کا رتھ بان۔

32- تمس۔ تامس یعنی اندھیرا، تاریکی، ظلمت، غضب کا مخفف پاتال میں اس نام کا ایک دوزخ ہے جس میں دریا بہتا ہے۔

33- سرائو۔ دریائے سراجو یا گوگرا۔

34- پرشوتم۔ بہترین انسان جس کا کوئی مدمقابل نہ ہو۔

35- کالندی۔ یہ بھی دریائے جمنا کا ایک نام ہے۔ اسے سورج (کالندا) کی بیٹی خیال کیا جاتا ہے۔

Scanned and Uploaded By Nadeem

36- یدھ اجیت— "جسے جنگ میں شکست نہ دی جا سکے۔"

37- پریاگ— شہر الٰہ آباد کا نام جہاں گنگا اور جمنا کا ملاپ ہے اور تیسری ندی سرسوتی کا سنگم زمین کے نیچے مخفی طور پر ہے۔ اس مقام کو تربینی کہتے ہیں۔

38- رگھو— سورج بنسی راجہ دلیپ کے بیٹے کا نام جو رام کا پردادا تھا۔ اسی کی نسبت سے اس کی اولاد رگھو کہلائی۔

39- مندرائنی— گنگا کا ایک نام۔

40- پمپا— ایک دریا جو رشیہ موک پہاڑوں سے نکلا اور انگندی سے نیچے تنگ بھدرا میں گرتا ہے۔

41- گنپتی— گنپت ایک دیوتا کا لقب ہے جو خدائے عقل و دانش اور مہادیو کا فرزند ہے۔ گنپتی کا مطلب گنپت کا پیروکار بنتا ہے۔

42- پنچ وٹی— دریائے گوداوری سے متصل ایک جگہ کا نام— یہاں پیپل' بلوہ' بڑ' دھاتری اور اشوک پانچ قسم کے درخت تھے۔ اسی لئے اس کا نام پنچ وٹی یا پنچ وٹی پڑ گیا۔

43- گوداوری— ایک مشہور مقدس دریا کا نام جو دکن میں ہے۔

44- ویتارنی— لفظی مطلب "جسے پار کرنا ہو۔" پاتال کے دوزخی خطوں میں داخل ہونے سے پہلے اس دریا کو عبور کرنا پڑتا ہے۔ یہ خون اور گندگی سے بھرا رہتا ہے۔

45- سوگریو— "خوبصورت گردن۔"

46- رشیہ موک— دکن میں دریائے پمپا کے ماخذ کے قریب ایک پہاڑ۔

47- وندھیا— وہ سلسلہ کوہ جو مدھیہ دیش کو جنوب سے الگ کرتا ہے۔

48- دانو— رشی کشیپ کی اولاد— ان دیوؤں نے دیوتاؤں کے خلاف جنگ لڑی تھی۔

49- ونیت کا بیٹا— یعنی گرودا— اس کی ماں کا نام ونیت یا ونتا تھا۔

50- مہندر— ہندوستان کے سات سلسلہ ہائے کوہ میں سے ایک جو گونڈوانا سے اوڑیسہ تک جاتا ہے— سری لنکا میں ایک مہندر نامی پہاڑ کے ساتھ بودھیوں کے بہت سے قصے منسلک ہیں۔

51- سورس— ناگوں کی ماں' ایک راکشی۔

52- امراوتی— اندر کے آسمان کی راجدھانی— اسے میرو پہاڑ کے قریب بتایا جاتا ہے— کہیں

کہیں اس کا نام دیو پور یعنی دیوتاؤں کا شہر بھی ملتا ہے۔

53- روہینی— دکش اور سرابھی کی بیٹی' چاند کی پسندیدہ بیوی۔

54- پاری جات— یہ درخت سمندر کو بلوتے پر پیدا ہے— اسے اندر کے آسمان پر رکھا۔ اس کی بیوی ساچی کو اس درخت پر بہت فخر تھا۔ لیکن جب کرشن سورگ میں اندر سے ملنے گیا تو اس کی بیوی ستیہ بھاما نے اسے یہ درخت ساتھ لے آنے کی تحریص دلائی— نتیجتاً اندر اور کرشن میں زبردست لڑائی ہوئی اور اول الذکر نے شکست کھائی— کرشن نے یہ درخت لا کر دوارکا میں لگا دیا لیکن اس کی موت کے بعد اندر کو واپس کر دیا گیا۔

55- وبھیشن— "خوفناک' ڈرانے والا۔"

56- نارائن— وشنو کا لقب۔

57- سنجیوی— سنجیون سے' یعنی زندہ کرنے' جان ڈالنے والا۔

○ ○ ○

Scanned and Uploaded By Nadeem